تم دل کی وہ ضد ہو،
جس کے آگے تقدیر نے بھی ہار مان لی

جانِ تمنا

کچھ تعلق، چاہت سے نہیں
تقدیر سے جڑتے ہیں...
اور بعض رشتے دل کو توڑ کر ہی
جانِ تمنا بن جاتے ہیں۔

جہاں انا کی دیواریں اونچی ہوں،
وہاں محبت چپکے سے راستے بنا ہی لیتی ہے۔

از
ایمن انصاری

جانِ تمنا
از ایمن انصاری

Cover Prepared By

مکمل ناول

جانِ تمنا

ایمن انصاری

یامیرے مولا! آج ایک گاڑی تک نہیں ہے کیا۔ ''سڑک کنارے کھڑی'' وہ غالباً کئی وقت سے سواری کی منظر تھی مگر آج مانو کال سا پڑ گیا تھا گاڑی کا۔ مزاج برہم سے ہونے کو تھے اور چہرے پر بیزاری کا بستر اہونے لگا۔ وثقیٰ'' ''نے ایک نگاہ لمبی سڑک پر ڈالی وہ اب بھی ویران سی تھی۔

اس طویل انتظار سے بہتر عرش کا انتظار تھا یا گھر سے گاڑی کو بلوا لینا مگر''

''میری عقل کو سلام ہے جو خود نکل آئی۔

گرمی کی شدت میں مزید اضافہ معلوم ہوا تھا۔ہاتھ میں تھاما بڑا سا بیگ"
جس میں اس وقت خوبصورت سا لباس تھا غالباً وہ ہی اسے یہاں لانے کا سبب
بنا تھا۔شدید اصرار تھا کہ یہ لباس خود پہنچا دیا جائے۔اس لیے وہ بوتیک سے
جلد ہی نکل گئی تھی مگر شوئی قسمت کے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو جانے کے
باوجود بھی وہ ناکام ٹھہری تھی۔"

پرس میں سے ٹشو نکل کر ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا تھا کہ یکا یک ایک سفید"
رنگ کی گاڑی عین اس کے پاس آن ٹھہری۔"

آپ شاید کسی سواری کی منتظر معلوم ہوتی ہے۔گاڑی کا کانچ نیچے کرتے"
نہایت شائستہ لب و لہجے میں استفسار کیا گیا تھا۔"
وثقیٰ نے نگاہ بھر کر سوال کرنے والے کو دیکھا تھا۔
گہری کتھی رنگ کی شرٹ، آنکھوں پر سیاہ چشمہ لگائے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

جی!"اس نے سمبھل کر یک حرفی جواب دیا گیا۔"

مگر محترمہ! یہ انتظار بے کار ثابت ہو گا.. جس جگہ آپ کھڑی ہیں وہاں کسی" بھی سواری کا آنا خاصا دشوار امر ہے کیوں کے پیچھے سڑک ٹوٹ گئی ہے گھوم کر آنا ہے آٹو وغیرہ تو یہاں آئیں گے نہیں آپ کی خوش بختی رہی تو دو ایک گھنٹے میں شاید ہی کوئی ٹیکسی آجائے۔"دراب کی جانب سے خاصا مفصل جواب آیا تھا۔

اس نے اطراف میں نگاہ دوڑائی وہ اپنے بوتیک سے اچھا خاصا دور نکل آئی" "تھی گاڑی کے چکر میں۔

وثقیٰ نے گہری سانس لی تھی۔اب کیا کیا جائے وہ پہلے ہی بہت وقت برباد" کر چکی تھی۔اور اتنی دیر میں اول بار دراب کو اس کے چہرے پر کچھ متفکر سی " لکیر ابھری محسوس ہوئی تھی وہ بھی لحظہ بھر کے لیے۔

ویسے اگر آپ مناسب خیال کریں تو میں آپ کو آپ کی مطلوبہ جگہ تک" باحفاظت چھوڑ سکتا ہوں۔ قوی گمان ہے کہ مزید انتظار سوائے حماقت کے "کچھ نہیں۔

لفٹ! کہہ تو ٹھیک ہی رہیں ہیں مزید وقت برباد کرنے سے اور حاصل ہی" کیا ہے۔لہجے اور اطوار سے اچھے گھرانے کے چشم وچراغ معلوم ہوتے ہیں زہن مسلسل کام کر رہا تھا جب کے دراب اس کے چہرے کو پڑھنے میں "مصروف تھا۔

آپ بھروسہ کرلیں محترمہ.. یا پھر ضمانت کے طور پر میری گاڑی کا نمبر یا" کاغذات کی تصاویریں لے لیں۔ "لبوں کے کونے سے پھوٹتے تبسم کو بامشکل چھپاتے وہ گویا ہوا تھا۔

تو آپ کس گمان میں ہیں محترم! یہ دنوں شے تو ذمہ داری کے طور پر لی ہی" جائیں گی۔ "بے ساختہ وہ کہہ کر گاڑی کی تصویر لینے لگی اور دوسری جانب دراب زیدی کا چہرا دق رہ گیا تھا وہ تو مزاق کر رہا تھا مگر یہاں تو حقیقتً عمل کیا جا چکا تھا۔

اب آپ دروازہ کھولیں تو بیٹھوں بھی۔ "حکم صادر ہوا وہ ہڑ بڑا کر متوجہ" ہوا۔

بہت شاہانہ اور بھرپور اعتماد سے وہ گاڑی میں بیٹھی تھی اس کے یہ ہی انداز"
اُسے دراب کے دل کا مکین بنا گئے۔ محبت تو لمحے میں وارد ہوتی ہے دراب کا
"دل بھی ایک لمحے میں اس پری پیکر کے پہلو میں جا گرا تھا۔
بے خوف، نڈر مگر اپنی حفاظت کے معملے میں کسی پر بھروسہ نہ کرنے"
والی۔ "دراب کے لب آپ ہی آپ مسکرا اٹھے تھے۔
مانو تمام جانب قمقمے سے جل اٹھے زندگی میں پہلی بار وہ کسی سے متاثر ہوا تھا
اور ایسا کہ دل ہی ہار بیٹھا۔

نگاہیں مسلسل اس کے وجود پے بھٹک رہی تھی۔ گرے اور نیلے امتیاج"
کے سوٹ میں سر پر گرے رنگ کا حجاب لیے وہ کسی بھی بناوٹی آرائش سے
پاک تھی۔ سفید رنگت جو گرمی کے باعث سرخ سی ہو رہی تھی اس پر
مغرورانہ انداز اسے مزید دلکش بناتے تھے ناک میں ڈالی سونے کی بالی پر
دراب کے نگاہ کئی بار ٹھہری تھی۔ وہ عام لڑکی نہیں تھی وہ مغرور شہزادی

جیسے تھی جو اپنے وجود و انداز سے بے نیاز تھی وہ بے شک چاہے جانے کے
"قابل تھی دراب کے دل نے سراہا تھا۔

یا وہشت! خدارا تھوڑا عجلت سے کام لیں گے آپ۔ماشاءاللہ گاڑی ہے یہ"
کوئی بیل گاڑی تو نہیں۔"ہاتھ میں باندھی گھڑی پر نگاہ کرتے کہا تھا۔اس
کے طنز پر دراب کا قہقہہ گونجا تھا جس پر وہ گھورا کر رہ گئی۔
میں تو یہ سفر کبھی تمام ہی نہیں کرنا چاہوں۔"وہ سوچ کر رہ گیا۔اور گاڑی"
کی رفتار کچھ بہتر کر دی۔

اب وہ پرس سے کچھ تلاش رہی تھی جب کچھ لمحے بعد اس کی پکار گونجی۔"
ہاں تمہیں یاد ہے نا آج میرا تحفہ لانا ہے۔پھر ویسے ہی حاکمانہ انداز میں کہا"
گیا۔
آپ پر یہ ہی انداز جچتے ہیں۔"دراب کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔"

افف خدا کا کچھ تو خوف کرو وثق مانو یہ تمہارا تیسرا فون ہے۔ مقابل سے" کسی کی آواز ابھری تھی۔ جو خاصی جھنجھلا ہوئی تھی۔

بے ساختہ وثقیٰ کی ہنسی گونجی...اور دراب کے لیے خود کا سمبھالنا محال" "ہو گیا۔

"یہ مجھے تباہ کر رہی ہیں اور مجرم بھی نہیں ٹھہرنے والی۔"

کیا کوئی ایسا بھی قابض ہوتا ہے کسی پر کہ اُسے خود ادراک نہ ہو کے کیا کر" بیٹھا ہے؟" دراب کی سوچیں بے قابو سی ہوئیں تھی۔ جب کے وہ ہر شے " سے بے نیاز اپنے گفتگو میں مگن تھی۔

بھئی میں نے سوچا ایک بار پھر سے احتیاطاً از بر کروادوں کہ بعد میں مجھے"
الزام نہ دیا جائے۔ کیوں کہ اگر تم بھولی نا تو قسم سے تمہارا سر پھوڑ دوں گی۔
دراب کی موجودگی سے بے نیاز وہ کہہ گئی تھی۔ "جو مسلسل مسکرا رہا تھا۔

یا اللہ جانتی ہوں۔ پاگل لڑکی ہو تم نہیں بھولوں گی اگر بھولی تو گھر نہیں"
آؤں گی بس اب فون رکھو میں جاتی ہوں شام کو ملتے ہیں زرباب نے بے
"زاری سے کہا تھا

تم کیا نہیں آؤ گی میں ہی گھر میں داخل نہیں ہونے دوں گی۔ نام تو جانتی ہو"
نہ میرا۔ "وہ بڑبڑائی تھی جب کہ دوسری جانب سے سلسلہ منقطع کیا جا چکا
تھا۔

آپ کیوں مسکرا رہے ہیں...دوسروں کی باتوں پر کان دھرنا مہذبانہ"
"حرکت تو نہیں دراب کے چہرے پر نگاہ پڑی تو یک دم بول اٹھی۔
میں... نہیں میں نے کچھ نہیں سنا میں تو بس...وہ بوکھلایا تھا۔"

گاڑی آپ سے چلائی نہیں جاتی ہے اور لفٹ کی مجھے پیش کش کر دی "
"دیکھیں آپ کی وجہ سے کتنی دیر ہو چکی ہے۔

جی بس پہنچ گئے۔" وہ جو دوسروں کی زبان پر قفل ڈالتا تھا اس وقت کوئی"
اس کے ڈال گیا تھا اور دراب زیدی مانو کوئی بھیگی بلی ہی تو بنا ہوا تھا اور اپنی
حالت اسے مزہ بھی دے رہی تھی۔

بس یہی روک دیں.. "کچھ دیر بعد ایک بار پھر آواز ابھری۔"

یہاں! مگر یہاں کہاں؟''دراب نے اطراف میں دیکھتے کہا۔اسے یہاں ''
کوئی گھر نظر نہیں آیا تھا یہ سیدھی سڑک تھی جو بائیں جانب ایک موڑ تھا
بس۔
کیا مطلب یہاں کہاں آگے میں خود چلی جاؤں گی۔آپ کا شکریہ وہ بیگ ''
میں موبائل رکھتے گویا ہوئی۔

واپسی کب تک ہو گی، میں انتظار کر لیتا ہوں واپس بھی تو آپ نے جانا ''
ہو گا؟''ناچاہتے ہوئے بھی وہ کہہ گیا تھا۔
لفٹ عنایت کی تھی آپ نے، میں نے آپ کو پک اینڈ ڈراپ کی سروس ''
پر نہیں خود کے لیے رکھ لیا۔''وہ سختی سے گویا ہوئی۔
تو رکھ لیں ناساری زندگی کے لیے ہم تو تیار ہیں۔''اس کے لب''
پھڑ پھڑائے۔
کیا کہا آپ نے؟''دروازہ کھولتے وہ تھمی۔''

"وہ واپس، واپس کیسے جائیں گے آپ؟"
ایئر بلون منگوالیا ہے میں نے آپ غم میں ڈھال نہ ہوں اسی میں بیٹھ پر "
جاؤں گی۔" وہ اتر پر زور سے دروازہ بند کرتے گویا ہوئی تھی۔

مگر... دراب نے کچھ کہنا چاہا تھا مگر وہ ان سنا کرتی آگے بڑھ گئی۔
وثقی کنارے پر موڑی تو دراب نے تعجیل میں سیٹ بیلٹ نکالا اور اتر کر اس
.... کے پیچھے گیا مگر
یہ کہاں گئیں... افف یہ واقعی بہت ہوشیار ہیں۔ جانتی تھی یہاں سے "
کالونی کا شروع ہے اس لیے پہلے ہی گاڑی رکوادی کہ میں اگر پتہ بھی کرنا
چاہوں تو جان نا سکوں۔" موڑ کے ساتھ ہی دو کالونی کے دروازے لگی
تھے۔
ماشاءاللہ وکیل سے کھیل گئیں ہیں آپ۔" وہ سر پر ہاتھ پھیرتا ہنس دیا۔"

میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی جو میں نے وثقیٰ خانزادی کی فرمائش "
معلوم کرلی کہ انہیں کیا چاہیئے اپنی سالگرہ پر۔ یہ لڑکی حلق میں ہدی بن کر
" اٹک گئی ہے۔

وہ کینٹین میں کھانا کھانے آئی تھی جب وثقیٰ کا فون آیا تھا۔ اب کھانا تو کیا ہی کھانا تھا پہلے مطلوبہ شے لانی تھی۔ اُسے سو فیصد علم تھا کہ وہ ہی گھر میں داخلے کا ٹکٹ ہے۔

"مشی! کیا تم فارغ ہو؟ تمہاری ڈیوٹی تو آف ہو گئی ہے نا۔"
وہ کینٹین سے نکل ہی رہی تھی جب سامنے کوریڈور میں ڈاکٹر مشی کو کھڑا پایا تھا۔

ہاں گھر کے لیے نکل ہی رہی تھی۔ کیوں سب خیریت؟" وہ الٹا استفسار" کرنے لگی۔

مہربانی کر کے میرے ساتھ زرابنارس مارکیٹ چل لو۔ وثقی کا شو پیش بن" گیا ہو گا وہ لینا ہے۔ میرے پاس گاڑی نہیں ہے۔" زرباب نے کہا تھا۔

ہاں تو کیا مسئلہ چلو.. مشی نے ہاتھ میں تھامی فائل کاؤنٹر پر رکھتے کچھ" "ہدایت دی پھر زرباب کے ساتھ باہر نکل گئی۔

بھائی صاحب یہ بالکل درست فیصلہ کیا ہے۔ التمش پر زور زبردستی کر کے" کچھ حاصل بھی نہیں ہونا تھا۔" اسد کی گمبھر آواز گونجی تھی۔

زرباب بھی تو ہمیں عزیز ہے نا التمش کی طرح..." وہ مزید گویا ہوئے۔" عصمہ بیگم نے ان پر نگاہ جمادی۔

التمش قطعی طور پر راضی نہیں ہے پھر چلیں گر وہ دباؤ میں آکر مان گیا ہوتا" تو کیا بھروسہ وہ نبھا بھی کرتا۔اس کی ضدی طبعیت بھلا کون نہیں جانتا ہے۔ "اسد نے بہت احتیاط سے فقروں میں کہا تھا۔

بالکل بات تو بہتر ہے بھائی صاحب! زندگی بچوں نے گزارنی ہے زرباب" کے ساتھ رسک کیوں کھیلنا جب کہ واضح تھا سب کچھ۔عباس نے بلال "صاحب کو تسلی دی تھی۔

میں نے ہمیشہ زرباب کو اپنے التمش کے لیے سوچا تھا۔مگر یہ بچے بھی نا " عصمہ بیگم بھرائے لہجے میں بولی۔

ہمارے چاہنے سے کیا حاصل بھابھی بیگم اور اچھی امید باندھیں کیا معلوم"
التمش کی رائے تبدیل ہو جائے زرباسے مل کر سالوں سے دونوں کے
درمیان کوئی رابطہ نہیں رہا ہے روبرو کی بات اور ہے سمرین نے حوصلہ
"فراہم کیا تھا ان کی بات پر عصمہ بیگم خاموش ہو گئی۔
خیر ہم راضی تو ہو گئے ہیں ناں۔ "بلال صاحب گویا ہوئے۔"
مگر بلال صاحب! بے شک آپ مان گئے ہیں اور اگر التمش کی یہ شرط ہے کہ
"جاننے کے بعد فیصلہ کرے گا تو زرباب کو بھی یہ حق سونپا جائے گا۔

آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ ہم نے اسے کچھ نہ کہا۔ مگر زرباب لاوارث نہیں"
ہے ہم اس کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دیں گے بلال صاحب کے لہجے میں
"بھی برہمی تھی۔

اسد تم نے اُسے فون تو کر دیا تھا نا کب تک آ رہا ہے۔ عباس نے پوچھا تھا۔

ابھی بتایا نہیں اس نے۔ میں دوبارہ پتہ کراؤں گا۔

السلام علیکم !" لاؤنج میں آواز گونجنے پر رانیہ نے نگاہ ٹی وی سے ہٹا کر اندر" داخل ہوئے شخص کے جناب دیکھا۔ جہاں آرا کی نگاہ بھی اس پر ٹھہری جس کے چہرے سے تھکن عیاں تھی۔ وہ گرنے کے سے انداز میں ان کے ساتھ آن بیٹھا۔

"کہاں تھے دردو دن بعد گھر آئے ہو... جہاں آرا متفکر سے گویا ہوئی تھی۔"

آفس میں بھی نہیں تھے۔ "اس نے جہاں آرا کے کاندھے سے سر ٹکایا تو وہ" مزید بولی۔

"ایک دوست کے ساتھ تھا امی کسی سلسلے میں۔"

حد ہوتی ہے در... صبح نکلتے تو رات دیر سے لوٹتے ہو اس پر یہ غیر حاضریاں" بندہ اطلاع ہی کر دیتا ہے میرا دل ہولتا ہے۔ "مگر تمہیں مانو پرواہی کہاں ہوتی ہے وہ یک دم غصہ ہوئیں تھیں۔

امی! بھائی کی غیر حاضری میں در بھائی کی یہ ہی موجیں ہوتی ہیں ویسے کوئی" پوچھتا جو نہیں ان سے۔" رانیہ جو چپ چاپ بیٹھی دونوں کی گفتگو سن رہی تھی شرارت سے گویا ہوئی۔

او خاموش بالکل بالاج بھائی کی چمچی نا ہو تو۔ "دراب نے اُس کی پونی کھینچتے" کہا تھا۔ جس پر اس کا احتجاج گونج اٹھا۔

افف در کیوں ستاتے ہو بہن کو۔ "جہاں آرا نے تبسم چھپاتے گھورا۔"

بھئی میں نے کچھ نہیں کیا!" وہ معصوم بنا۔"

بھائی آ گئے ہیں سب بتاؤں گی میں۔" رانیہ شکایتی انداز میں بولی تھی جس" پر وہ مسکرا دیا۔

ہاں جانتا ہوں! ویسے کہاں ہیں اور بابا بھی نہیں آئے کیا ابھی تک؟" اس" نے کہتے استفسار کیا تھا۔

بالاج تو دوپہر کو ہی آتے کہیں چلا گیا تھا۔ اور تمہارے بابا کو صبح کسی "

"سیمینار میں جانا ہے ایک ہفتے کے لیے غالباً اسی وجہ سے تاخیر ہوئی ہے۔

لیں ابھی بھائی آئے اور صبح بابا جا رہے ہیں۔ اسی لیے میں نے اپنی فیلڈ الگ" رکھی شکر خدا کا۔" گہری سانس لیتے وہ جہاں آرا کی بات پر بولا تھا۔

دربھائی ویسے وکالت پڑھ کر سوائے آپ نے وقت کے ضیاع کے اور کچھ "
نہیں کیا ہے آپ کا چہرہ دیکھ کر بھروسہ کرنا خاصا دقیق عمل ہے۔ بابا کا پیسہ
ہی برباد ہوا۔ "رانیہ نے بھرپور مزاح سے کہا تھا۔
اچھا اور تم نے ڈاکٹر بن کر کون سا تیر مار لینا ہے۔۔ کوئی تم سے بھی علاج"
نہیں کروائے گا اور اب جاؤ میرے لیے کھانے کا بندوبست کردو یار بھول
"لگ رہی ہے دوپہر میں بھی کچھ نہیں کھایا ہے۔

دراب کے کہنے پر وہ منہ کے زاویے بگاڑی اٹھ کھڑی ہوئی تو جہاں آرا اور وہ
مسکرا دیے۔

ویسے امی بھائی کو زیادہ وقت نہیں لگ گیا تھا وہ تو پندرہ دن کے معاہدے پر"
"گئے تھے۔

ہاں! کچھ سینئرز ڈاکٹر کی کمی تھی اور نئے ڈاکٹرز کو آنے میں بھی وقت"
درکار ہے۔اس لیے جب انہوں نے مزید رکنے کا کہا تو انکار نہ کیا۔"جہاں
آرا مفصل سا گویا ہوئی۔

ویسے یہ اچھی بات ہوئی تھی ڈاکٹر بالاج زیدی کی سخت گیری سے کچھ وقت"
بیچارے کیئر ہاسپٹل کے اسٹاف کو سکون میسر تو ہوا تھا مگر اب وہ آ گئے
ہیں۔"دراب متبسم سا کہہ اٹھا۔

سب بتاؤں گی میں بھائی کو...ان کی غیر موجودگی میں آپ کیا رائے ظاہر"
کرتے ہیں۔"رانیہ نے اس کے سامنے کھانا رکھتے کہا تھا۔

بھئی خلاف حقیقت تو نہیں۔ ہسپتال کا عملہ گھر سے نکلنے سے پہلے دعائیں"
کرتا ہے کہ ان کی ڈیوٹی مسٹر بالاج کے ساتھ نہ لگ جائے۔ مگر تم فکر مت
"کرو ان شاءاللہ ان کے ہی انڈر تم بھی اپنی پرکٹیس کرو گی۔

حد کرتے ہو در تم بھی... بس وہ اپنے مریضوں کے لیے بہت حساس ہے اور"
پھر کچھ وجہ عزتساکھ بھی ہے۔" جہان آرا اسے کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

خیر دو ماہ طویل غیر حاضری رہی ہے اللہ نئے ڈاکٹر پر رحم کرے۔ میں"
خصوصی ان سب کے لیے دعا گو رہوں گا لقمہ منہ رکھے وہ پھر گویا ہوا تھا اور
اس بات جہاں آرا نے سختی سے گھورا تھا۔" مگر وہاں پروا کیسے تھے۔

درست کہہ رہا ہوں۔ اب دیکھیے نا آتے ہی ہسپتال کی جانب بھاگیں ہیں"
" جیسے وہ ان کی محبوبہ ہوں اور نہ ملنے پر روٹھنے کا اندیشہ ہو۔
در بہت ہو گیا ہے اب میں مزید کوئی فضول گوئی نہ سنو اپنے کمرے کی"
جانب بڑھی انہیں نے ٹوکا تھا جب کہ وہ قہقہہ لگا پر ہنس دیا۔ اور رانیہ کے
" ہاتھ سے ریموٹ جھپٹے کافی کا حکم صادر کیا تھا۔

بالاج بھائی دیکھیے گا آتے ہی ہوں گے میں انہیں سب بتاؤں گے رانیہ رونی"
"صورت بناتے مانو دھمکی آمیز لہجے میں بولی تھی۔

بالکل بھی پریشان مت ہو.. میں نے مکمل معائنہ کر لیا ہے۔کچھ ٹیسٹ "
ہیں وہ بھی کہہ دیا کر کروانے کو.. تمہارے کہنے پر میں فوراً ہی آ گیا تھا یار بس
سامان رکھا تھا گھر میں۔" بالاج مین سڑک پر کھڑے غالباً کسی سے فون پر ہم
کلام تھے۔" مقابل کی بات سن کر سر ہلاتے فون پر سلسلہ تمام کیا تھا۔"
تبھی کوئی اس تک آیا تھا۔

کیا آپ مجھے یہ پتہ بتا سکتے ہیں؟" دو قدم کے فاصلے پر ایک شخص ہاتھ میں"
کارڈ تھامے پوچھ رہا تھا انہوں نے چند ثانیے دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر اشارہ

کرتے آگاہ کرنے لگے مگر اسی لمحے ایک نسوانی چیخ ان کی سماعتوں سے آن
"ٹکرائی تھی۔

بے ساختہ انہوں نے اپنے برابر میں دیکھا تھا۔ایک لڑکی چہرے پر ہاتھ"
"رکھے کراہ رہی تھی۔ایک بیگ اور پرس زمین بوس ہوا پڑا تھا۔

اتفاقاً بالاج کے مضبوط ہاتھ کی پشت اس کے چہرے پر جا لگی تھی یہ قطعی"
غیر ارادہ حرکت تھی کہ انہوں نے راستہ سمجھانے کی غرض سے ہاتھ اٹھایا
کر اشارہ کرنا چاہا تھا اور سامنے سے آتی زرباب کی ناک سے جا لگا تھا ضرب
شدید تھی اس کے ناک سے سیال سا بہنے لگا تھا اور وہ درد سے تڑپ اٹھی
تھی۔یقیناوہ شدید تکلیف میں تھی۔

اوہ بہت معذرت محترمہ ! آپ کو زور سے تو نہیں لگی۔ ''مشی بھی پریشان'' سی زرباب کی سامنے تھی۔ بالاج کی فکر مندانہ پکار پر زرباب نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تھا۔

زور سے جناب، آپ کو کیا لگتا ہے یہ آپ کا ہاتھ کوئی پھول کی پنکھڑی ہے'' جو لگے تو پتہ بھی نہ چلے۔ ''زرباب نے تکلیف کے باعث گھورتے ہوئے دیکھا تھا ہاتھ اب بھی ناک پر تھا۔

معذرت۔ ''وہ زرباب کے آنکھوں میں دیکھتے شرمندہ ہوئے تھے جو'' تکلیف کی شدت سے برس پڑی تھیں۔

معذرت ! افف میرے اللہ آپ کا ہاتھ نہیں مانو ہتھوڑا معلوم ہوتا ہے۔'' ''غالباً پہاڑ توڑنے کا کام سرانجام دیتے ہیں آپ۔

اپنی بات کے اختتام پر اس کی نگاہ اپنی انگلیوں کے پورے پر ٹھہری تھی۔
جہاں سرخ سیال تھا۔

آہ خون! آپ نے میری ناک پھوڑ دی۔ ''وہ غم سے گویا ہوئی، آنکھوں''
میں بے یقینی تھی۔ اور اتنی گھمبیر صورت حال میں بھی زرباب کے فقرے
''پر ان کے لب مسکرا دیے تھے۔

میں پانی لاتی ہوں۔ ''مشی دیکھ کر برق رفتاری سے پانی لینے دوڑی تھی۔''

یقین جانے یہ غیر ارداہ ہوا آپ مہربانی کر کے میرے ساتھ ہسپتال''
چلیں۔ وہ بھی مسلسل بہتے خون سے متردد ہوئے تھے۔ ''اس پر اطراف
سے گزرتے لوگ بھی متوجہ ہونے لگے تھے۔ عین ممکن تھا کہ سب مجمع بنا
لیتے۔

یامیرے خدا! یک دم زرباب کی بے یقین سے آواز ابھری تھی وہ جو آگے"
"کی جناب بڑھے تھے تھم کر واپس پلٹ کر دیکھا۔

میرا بیگ! ہاتھ میں چند گلاس پیش کے ٹکڑے تھامے وہ یقیناً اب رو دینے"
کو تھی۔"یہ تو ٹوٹ گیا ہے۔ مشی کو آتے دیکھتی اطلاع دیتے اس نے سخت
نگاہ سے بالاج کو دیکھا تھا۔

ہسپتال کو چھوڑیں.. آپ نے یہ توڑ ڈالا میری ناک کی طرح۔"اسے
حقیقت صدمہ ہوا تھا۔ مشی کے کہنے کے باوجود بھی اس نے پانی منہ پر نہ ڈالا
تھا۔

بالاج نے تصور میں اپنا سر پیٹا تھا...اُسے اپنی چوٹ سے زیادہ معمولی سے" گلاس پیس کے ٹوٹ جانے کی فکر تھی جب کہ ناک سے مسلسل خون بہہ کر "اس کے دوپٹے پر نشان ثابت کر رہا تھا۔

مجھے ابھی! ابھی کہ ابھی یہ ٹھیک چاہیئے..کانچ کے ٹکرے بالاج کے ہاتھ" میں زبردستی تھماتے ضدی بچے کے مانند وہ کہہ رہی تھی۔"لحظہ بھر انہوں نے زرباب کی جانب دیکھا۔گہری کتھی کانچ سی آنکھیں، ملائم سے نفوش، اور بائیں گال پر پڑتا گڈھا۔وہ چند پل واقعی بے خبر ہوئے تھے مگر پھر سمبھل "گئے۔

افف! یہ بھی ٹھیک ہو جائے گا پہلے علاج ہو جانے دیں۔" بالاج نے" سمجھانا چاہا۔مگر وہاں پر وا کیسے تھے۔

نہیں پہلے یہ.... ''وہ باضد ہوئی۔''

اچھا کتنے کا ہے مجھے بتائیں میں پیسے دے دیتا ہو؟''انہوں نے مصلحت گہا''
اور جیب سے پرس نکالنے لگے۔

پیسے !آپ کا کیا خیال ہے میرے پاس اتنے بھی پیسے نہیں کہ یہ دوبارہ''
خرید سکو۔''ٹشو سے ناک صاف کرتے کہا گیا۔
افف مشی وہ مجھے جان سے مار دے گئی۔''وہ منمنائی تھی۔ ''

آپ کی غلطی ہے، ساری مجھے نہیں علم آپ یہ ابھی لا کر دیں گے ورنہ میں''
''آپ کو کبھی نہیں بخشوں گی۔

لگتا ہے بخشش تواب واقعی نہیں ہونی ان کے دل سے آواز اٹھی تھی۔ ''اور'' وہ بے ساختہ کے فقروں پر چونک اٹھے۔

اچھا بابا ٹھیک ہے کہاں سے لیا تھا بتائیں میں لادوں گا بس مخبوط الحواس'' لڑکی۔ ''وہ اس کی چوٹ کو لے کر فکر مند تھے۔ معملہ بحث میں سنگین بھی ہو سکتا تھا۔

آڈر پر بنوایا تھا۔ ایک ہفتہ لگا ہے مجھے ویسا ہی دیں بنوا کر ورنہ میں شکایت'' کر دوں گی تھانے میں۔ ''بے ساختہ بالاج ہنس پڑے تھے اس دھمکی پر۔ ''میں مزاق نہیں کر رہی ہوں وہ خائف ہوئی۔''

اچھا ٹھیک ہے بتائیں کیسا تھا میں ویسے ہی بنوا دوں گا وہ سمجھلے تھے یہ لڑکی" انہیں انوکھی معلوم ہوئی تھی جو بے جان شے کے پیچھے خود کو فراموش کر گئی "تھی۔

نمبر دیں اپنا میں تصویر بھیجتی ہوں۔ زرباب نے پرس سے موبائل نکالتے" کہا تھا۔

اور برائے مہربانی کوئی گڑبڑ نہ کیجئے گا... تصویر بھیج کر تنبیہ کیا گیا تھا۔ دونوں" کو بحث میں چھوڑ کر مشی گاڑی یہی لانے کے لیے چلی گئی تھی۔

ٹھیک ہے شام تک مل جائے گا بس.. یا اور کچھ بھی موبائل پر عکس دیکھتے وہ" متعجب سے کہہ رہے تھے عام سا گلاس پیش تھا جس پر جالی حرف میں وثقیٰ "خانزادی لکھا تھا۔ کچھ بھی خاص نہ تھا اس میں تو۔

بالکل اپنا آئی ڈی کارڈ مجھے ضمانت کے طور پر عنایت کریں گے آپ۔ نمبر"
بلاک کر دیا کہاں تلاشا جائے گا آپ کو۔"اس نے خدشہ ظاہر کیا۔
ارے! اچھا آپ کو علم نہیں نا میں کون ہوں تو چاہیں میرا کارڈ رکھ لیں۔"""
وہ تعجب سے دیکھتے گویا ہوئی۔

نہیں مجھے جاننا بھی نہیں آپ کون ہیں بس آپ آئی ڈی دے دیں۔جب"
"میرا پارسل مل جائے گا تو آپ کا کارڈ پہنچا دوں گی۔

اوکے دیتا ہوں! بالاج نے پرس نکالا تھا۔چوٹ واقعی بہت گہری معلوم"
ہوتی ہے محترمہ مکمل شوریدہ سر ہو گئیں ہیں۔"بالاج کے لب پھڑ پھڑائے
تھے۔

اپنا کارڈ دیتے وہ بہت جاذب نگاہ سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔زرباب"
"نے بنا دیکھے ہی گارڈ پرس میں ڈالا تھا مشی گاڑی کے آئی تھی۔
...ڈاکٹر کے پاس چل لیں اب تو"
میں خود چلی جاؤ گی آپ پہلے میرا یہ کام سرانجام دے دیں۔"وہ کہتی گاڑی
میں بیٹھ چکی تھی جب کہ وہ وہیں کھڑے رہ گئے۔

کچھ تھا جس نے انہیں تھم جانے پر مجبور کیا تھا... کیا...ذہن پر زور دیا۔اور
"لمحے میں عکس ابھرا۔
ہاں گال کا بھنورا...زرباب کے گال پر پڑنے والا گڑھا انہیں کسی دیس لے"
"جانے کو تھا۔

افف ! زرباب بحث کرنے میں لگی تھی گر کوچوٹ گہری ہوتی تو... مشی"
"نے ڈپٹا تھا۔ جواب سر پر پانی ڈال رہی تھی۔

اور وہ بچارے مسلسل تمہیں ہسپتال لے جانے کو کہہ رہے تھے مگر تم نے"
" ایک نہ مانی۔ "وثقیٰ کی صحبت کا گہرا اثر ہے تم پر مشی نے گھورا۔
ہاں واقعی مجھے بھی کبھی کبھی ایسا ہی لگتا ہے۔ "وہ ہنس دی۔"

"بچارے واقعی شرمندہ تھے۔ زرباب کو بھی احساس جاگا تھا۔"

تم نے بھی حد کر دی نمبر لے کر تصویر تک بھیج دی۔ بھلا اپنا نمبر ہی دے"
"بیٹھی ہو مشی نے غصہ ظاہر کیا تھا۔

بات تو درست تھی عجلت میں حماقت کر بیٹھی تھی مگر آئی ڈی کارڈ والی"
بات مخفی رکھ لی۔ "ورنہ وہ اور ڈپٹتی۔

اچھا چھوڑو اور مجھے ہسپتال چھوڑ دو ایک گھنٹا رہتا ہے میری ڈیوٹی میں"
ہے۔ "گفتگو سمیٹی وہ باہر دیکھنے لگی تھی۔

مشعل کیا کر رہی ہوں بیٹا؟" وہ صوفے پر بیٹھی موبائل میں محو تھی جب"
سمرین نے پکارا تھا۔
نہیں کچھ نہیں... کیوں؟" فون سے نگاہ اٹھا کر دیکھا تھا۔"

زرا جا کر تم چوکیدار سے کہہ دو کے کچھ مہمان آئیں گے بھابھی بیگم کے"
"انہیں احترام کے ساتھ اندر لائے۔ زیادہ سوال جواب نہ کرئے۔

اوچاچی کسی اور سے کہہ دیں ناسلطانہ کہاں ہے؟" مشعل بے زاری سے"
گویاہوئی تھی۔

میرا بچہ جاؤناسلطانہ کچن میں لگی ہے۔" سمرین محبت سے گویاہوئی تواُسے"
اٹھناپڑا تھا۔

یہ حرکت واقعی مجھے زیب نہیں دیتی تھی بھلا کیاضرورت تھی مجھے۔ نمبر"
بلاک کرتے تومیرانامیں کسی اور کے نمبر سے بھی توفون کر سکتی تھی۔" گر کو
"ٹال بھی جاتے توکیاقباحت تھی میں بعد میں لے لیتی۔

واقعی مشی درست کہتی ہے یہ سب وثق کی سنگت کااثر ہے۔ برحال یہ واپس
"کرنا بہتر ہے۔

پاس موجود ملازم کوآواز دیتےاُسنے پرس سے کارڈ نکالا تھا۔

بشیر بابا اس پر پتہ لکھا ہے آپ یہ دے آئیں۔اور کہے گا بی بی نے معذرت"
"کہلوائی ہے۔

اور دھیان سے نام پتہ دیکھ کر دیے گا۔اپنی بات کہہ کر وہ آگے بڑھی تھی
جب خیال آنے پر دوبارہ پلٹی۔

ارے چلے گئے! میں بھی ناکم از کم نام ہی دیکھ لیتی۔اس قدر عجلت تھی مجھے
آج کوئی کام توجہ سے نہیں کیا ہے۔

کن سوچوں کی سیر کو ہیں زرباب بی بی! ویسے بھی آپ کے ذہن پر زور"
ڈالنے کے لیے کچھ رہا نہیں ہے مشعل کی پکار اسے تصور سے کھینچ لائی
"تھی۔

تمہیں آگاہی ہے نا تایا صاحب مان گئے ہیں۔ویسے تمہارا وجود اتنا بھی اہم "
نہیں تھا شاید اب تم پر واضح ہو جائے۔میں التمش کو بہتر جانتی ہوں۔ٹھکرا تو

وہ تمہیں دے گا ہی مگر سوچو جب وہ ملنے کے بعد پرکھنے کے بعد تمہارے وجود کی نفی کرے گا تو۔ تمہارے مان، پندار کی کیا حیثیت ہو گی۔" مشعل کی زبان قہر برسا رہی تھی۔ اور زرباب کا دل بے قابو سا ہو چلا تھا کجا کے آنکھ برس پڑتی وہ سرعت سے اندر کی جانب بڑھی تھی۔ جب کہ مشعل کے لبو پر بڑا جاندار تبسم در آیا تھا۔

چوکیدار کو سمرین کا پیغام دے کر پلٹنے کو تھی کہ اسی اثنا میں کوئی اندر داخل" ہوا تھا۔ نہایت شائستہ بھرالب ولہجہ، بہترین شخصیت سے مالا مال، نیوی بلو شرٹ کے ساتھ کالی جینز، ہلکی سے شیو حقیقتاً وہ سحر کرنے والی شخصیت "کے مالک تھے۔

غالباً چوکیدار سے کچھ کہا جا رہا تھا مگر مشعل کو اپنی سماعتیں بے جان سی" "محسوس ہوئی تھی کہ نگاہ اس وجود میں کھو سی گئی تھی۔

کیا بات ہے ! دل نے ہم کلام ہونے کی خواہش ظاہر کی اور پہلی بار مشعل"
خانزادی نے کسی کی جانب پہل کی۔ نئی امنگ لمحے میں جاگ اٹھی دل بے
"قابو سا ہوا تھا۔

یہ عرش خانزادہ کا ہی گھر ہے نا۔ مشعل کو یقین سا ہو چلا تھا عرشمان کا "
دوست تھا تبھی تو عرش کے تخاطب سے پکار بیٹھا تھا۔ جب کہ زرباب نے
غلطی سے ادھورا نام لکھ بھیجا تھا۔ اپنے نام کو وہ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی مشی
کی بات اس کے دل کو لگی تھی انجان تو بہر حال تھا ہی نمبر بھی بلاک کرنے کا
"سوچ لیا تھا۔

ٹھہریں میں بلاتی ہوں.. وہ استفسار پر یہ ہی خیال کر بیٹھی کہ بلوانے کا"
"عندیہ ظاہر کیا گیا ہے۔

ٹھہریے! انہیں نہ بلائیں بس یہ عرش تک پہچا دیے گا۔" بالاج نے ایک"
گفٹ بیگ اس کی جانب بڑھایا تھا۔

اور آپ کا نام؟" بیگ تھامتے بے چینی سے اس کے لبو سے آزاد ہوا تھا۔"

بس یہ دے دیے گا آپ.. سپاٹ سے لہجے میں کہتے وہ چلے گئے جب کے"
مشعل کو مانو محسوس ہوا کہ اس کی اطراف سے زندگی گئی ہو۔ پوری فضا میں
"عجب سے مہک بس سی گئی تھی جس نے مشعل کو بھی مہکا دیا تھا۔

کیا کسی میں لمحوں میں سحر کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ وہ کتنے ہی"
ثانیے ٹھہری رہی تھی۔ نام کی تلاش، ہم ڈھونڈ لیں گے دلفریب سے تبسم
"نے اس کے لبو کو چھوا تھا۔

عرشم کے نام کوئی پارسل آئے گا۔مجھے اطلاع کر دینا کچن سے نکلتی سلطانہ"
"کو دیکھتے وہ گویا ہوئی تھی۔

ریا! کیا ابھی تک وثق نہیں آئی ہے۔زرباب صوفے پر ریاط کے برابر میں"
"براجمان ہوئی۔
"ہاں آج خاصی تاخیر ہو گئی انہیں۔"

یہ عرش کے نام سے کوئی دے کر گیا ہے اُسے بتا دینا۔۔ مشعل نے لاؤنج"
"میں رکھی میز پر بیگ رکھتے با آواز کہتے اپنے کمرے کی راہ لی تھی۔

ماشاءاللہ! لے بھی آئے وہ بھی وقت سے اتنی پہلے۔"
"آہ خوامخواں پریشان کیا تھا۔"اسے واقعی افسوس سا ہوا تھا۔"

اس میں کیا ہے زرباب؟" ریاط نے اُسے باکس کھولتے دیکھا تو استفسار" کیا۔

ایک نہایت ضدی ترین لڑکی کا تحفہ۔ "مسکراہٹ دبا کر کہا گیا تھا۔"

"جب کے ریاط نے ایسا کوئی تکلف نہیں کیا تھا۔ وہ باقاعدہ ہنس پڑی تھی۔"

بہت دیر کر دی بالاج؟ لاؤنج میں داخل ہوتے جہاں آرا کی ان پر نگاہ گئی تو" "مستقر ہوئی تھی۔

جی بس!" دراب کے ساتھ وہ تھکے سے صوفے پر آن بیٹھے۔"

"اور بھئی تم بتاؤ کہاں کی سیر و تفریح ہو رہی تھی آج کل؟"

سیر و تفریح کہاں کی بھائی!" کیس کے سلسلے میں سر پھرے لوگوں سے" نپٹنا آسان کہاں۔

اچھا آپ یہ سب باتیں رہنے دیں وہ بتائیں تصویر والا کیا معملہ تھا۔اور ہو گیا"
کام؟"گہری نگاہ سے بالاج کو دیکھے وہ معنی خیزی سے گویا ہوا تھا۔
ریشما میرے لیے ایک کپ اچھی اور اسٹرونگ سی چائے بنا دو جلدی اور"
"ساتھ میں سر درد کی گولی بھی لے آنا۔

نگاہوں کو سمبھالو سمجھے اور کیا ہی معملہ ہونا ہے یار..."ملازمہ کو کہتے "
انہوں نے دراب کو گھوتے کہا تھا۔

بس غلطی ہو گئی تھی مجھ سے ٹوٹ گیا تھا اور جن محترمہ تھا وہ مخبوط الحواس"
"ٹھہری تھی۔ بالاج کے ذہن میں پھر سے تمام واقعہ ابھرا تو وہ مسکرا دے۔

بالاج!"اور کیا ٹوٹ گیا، نقصان تو نہیں ہوا۔ان کے فقروں پر ٹوکتی وہ"
فکر مندی سے گویا ہوئی۔

درست کہہ رہاہوں میں امی...''وہ تمام واقعہ ان کے گوش گزار کرنے''

''لگے جس پر دراب کا قہقہہ فضا میں ابھر رہا تھا۔

''مسکراہٹ جہاں آرا کے لبو پر بھی نمودار ہوئی تھی۔''

وہ تو در نے پتہ بتادیا اور اس کا فون کام کر گیا ورنہ کوئی بھی بنانے کو راضی نہ''

''تھا اتنی جلد پھر مجھے خیال آیا وہ کیوں اتنا پریشان ہوئی تھی۔

''آپ نے اپنا ویسٹنگ کارڈ کیوں نہ دیا؟''

خیال یہ گزرا تھا مجھے اپنا کارڈ دے دوں مگر پھر آئی ڈی ہی دے دیا۔اب ''

''دیکھو کب واپس آتا ہے ورنہ دوبارہ جانا پڑے گا۔

نام نہیں پتہ کیا تم نے؟''جہاں آرا نے استفسار کیا۔''

اس پورے معملے میں مجھے کچھ کہنے کی گنجائش تھی بھلا وہ ان کی بات پر شریر
”لہجے میں بولے تھے۔

یہ تو ہے!“ وہ بھی ہنس دیں، م“

بھائی!“ اسی اثنا میں رانیہ اوپر سے آئی تھی۔“

کوئی آپ کا آئی ڈی کارڈ دے کر گیا تھا اور ساتھ میں معذرت بھی کی“

ہے۔“ رانیہ نے بالاج کے ہاتھ میں تھماتے آگاہ کیا۔

کب دے گئے؟“ وہ مت مستقر ہوئے۔“

... کچھ دیر پہلے بھائی

اچھا نام بتایا تھا؟“ اس بار دراب نے سوال کیا تھا۔“

نہیں! کوئی بابا تھے بس یہ دے کر کہا کہ بالاج صاحب کو دے دیں اور"
ساتھ بی بی نے معذرت کہلوائی ہے۔"رانیہ نے بالاج کے ہاتھ سے چائے کا
خالی کپ لیتے مفصل انداز میں بتایا۔

اوہ! جہاں آرا کو افسوس سا ہوا۔"مگر پھر سمبھل گئی۔"
"تم یوں ہی کہہ رہے تھے دیکھو کتنی پیاری بچی ہے پہلے ہی اپنا کام کر دیا۔"

حیرت ہے ورنہ انہیں مجھ پر بالکل بھروسہ نہ تھا۔"بالاج متبسم سے کہتے"
اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"...میں کچھ دیر آرام کرنے جا رہا ہوں امی"
مگر کھانا..."جہاں آرا نے کہا۔"
اٹھ کر کھالوں گا۔ابھی بہت تھک گیا ہوں۔"وہ کہتے ہوئے اپنے کمرے"
کی جانب بڑھ گئے۔

کوئی بہت دھیرے سے ان کے ذہن و دل میں آن بسا تھا مگر وقت کیا"
مہربان تھا اور وہ اپنے جزبات کی وقت پر ہی آگاہی پالیں گے کیا یا ان کے وجود
"کو تنہایاں میسر آنے والی تھی۔

وہ بے حد مضطرب سی ہو چلی تھی دل میں خوبصورت سا احساس کیا جاگا وہ"
مانو بنا پنکھ اڑنے لگی تھی۔ بالاج کے وجود نے اسے نئے خواب سے ہمکنار کیا
تھا لبو پر تبسم نے بسیرا کر لیا تھا۔ وہ اس چکر میں بہت کچھ فراموش کر گئی
"تھی

افف! کیا کوئی یوں بھی تسخیر کرتا ہے...اور کیا میں اتنی بے بس تھی لمحہ"
"میں دل اپنا کسی کو سونپ بیٹھی۔

وہ سحر میں جکڑنے والا شخص بالکل بھی عام نہیں ہے۔بہت خوش قسمت"
ہیں آپ جناب جو میرے نگاہ میں سما گئے۔" لہجے میں غرور کی جھلک تھی۔
لبو پر گیت سے گنگنا اٹھے تھے۔

تمہارا نام بھی بلکل تمہاری طرح شاندار ہو گا اس کا مجھے علم ہے۔ جلد ہی"
"میری تلاش مکمل ہو جائے گی۔

آپی ! یہاں کیا کر رہی ہیں...نیچے چلیں وثقی آپی کی سالگرہ کی تیاری کرنی"
"ہے حیا اچانک وارد ہوتی تھی مشعل کی سوچوں کا سلسلہ ٹوٹ سا گیا۔

کیا ہے !" وہ برہم ہوئی تھی۔"
آپی سب بلا رہے ہیں چلیں نا..." حیا نے لجاجت سے کہا۔"
"اچھا ٹھیک ہے تم چلو میں آتی ہوں۔"

"اور سنو عرش آگیا کیا؟"

جی وہ تو کب کے آگئے ہیں۔ "آگاہ کر کے وہ واپس چلی گئی تھی۔ جب کے"

"مشعل ک سوچیں پھر بھٹکنے لگی۔

بھئی کیا میں اس بات کی پوری امید روار کھوں کے آپ سب میرے لیے"

گفٹ لائے ہیں۔ ورنہ آگاہ تو ہوں گے ہی کیک نہیں ملنا ہے۔" چھری

اٹھاتے ہوئے وثقیٰ شرارت سے گویا ہوئی تھی تو سب بے ساختہ ہنس

پڑے۔

یہ بات ہم سے بہتر کون جان سکتا ہے بھئی.. پچھلا واقعی کوئی خاصا پرانا تو"

نہیں اسد نے یاد دلایا تھا۔ سابقہ بار وہ ہی تحفہ لانا بھول گئے تھے اور جب تک

"وہ لے نہ آئے وثقیٰ نے نہ کیک کاٹنا نہ کسی کو جانے دیا تھا۔

ویسے چاچوایک چھوٹے سے کیک کے ٹکرے کے لیے اتنا مہنگا تحفہ لانا مجھے" تو سراسر نقصان معلوم ہوتا ہے۔"عرشمان نے شرارت بھرے لہجے میں مصنوعی افسوس سے کہا تھا۔

مجھے آگاہی ہے عرشم کے تم انتہائی بخیل انسان ہو۔سال بھر میں سوائے" سالگرہ کے تمہیں ویسے کون سی توفیق ہوتی ہے کہ مجھے کچھ عنایت ہی کر دو جو ابھی بھی نگاہ بچاؤ گے۔"وہ چڑ کر بولی۔

میں نے تو اپنی تمام زیست تمہارے نام کر دی ہے۔تم اب بھی بے جان" شے کی بات کرتی ہوں۔"عرشمان نے بہت ہولے سے وثقیٰ کی سماعتوں میں محبت بھرا رس ڈالا تھا۔

بے ساختہ اس نے نگاہ اطراف میں ڈالی سب مگن سے تھے۔

مجھے پریشان نہ کرو عرش ورنہ.... فقرے ادھورے سے رہ گئے تھے"
عرشمان کی نگاہ میں دیکھنا اس لمحے کہاں سہل تھا۔"اس کے انداز پر عرشمان کا جاندار قہقہہ فضا میں گونجا۔

میری بددعا ہے عرش۔اللہ تمہیں نہایت ہی کوئی بدتہذیب دلہن سے"
نوازے جو ساتھ میں ان پڑھ بھی ہو۔"وہ تپی تھی جب کے وہ مسلسل مسکرا رہا تھا۔
افف !آپی آپ کی بددعائیں بھی ناحیا بھی ہنس پڑی۔ان کا روز کا کام ہے یہ سمرین نے ماتھا پیٹا تھا۔

تو کیا میں یہ تسلیم کرلو وثقیٰ خانزادی صاحبہ کہ آپ کے خود کے بارے میں"
خیال بہت شاندار ہیں؟"نگاہوں میں در آئی شوخی پر وثقیٰ چند پل تھم گئی۔

ایک بار پھر نگاہ سب پر گئی تھی۔سب عصمہ بیگم کے منظر تھے۔اس لیے" کوئی ان کی جانب ابھی متوجہ نہ تھا۔"ورنہ فقرے اتنے واضح تھے کہ فہم میں آنا دشوار تو نہ تھا۔

پرفیسر عرشمان عباس خانزادہ! آپ اپنی فضول گوئی بند کریں گے۔بہت" دھیمے سے تب کر کہا گیا تھا جب کے عرشمان کے لبو میں در آیا تبسم وثقیٰ کے دل کے دنیا میں طوفان سالا رہا تھا۔مزید اس کے جانب دیکھنا محال ٹھہرا تو زرباب کے جانب رخ موڑ گئی۔

کوئی بہت ہی سخت دل واقعی ہوئی تم وثق...بندہ دل رکھنے کو ہی محبت بھرا" فقرہ کہہ دیتا ہے۔"اس کی خاموشی پر وہ کہہ بیٹھا۔

بہم اشارے جنہوں نے ابھی تک اقرار کا درجہ تک نہ پایا ہو عرش میرے"
"لبو پر قفل کے پہرے بیٹھا دیتا ہے۔
تمہاری نگاہوں سے چھلکتے پیغام میں گر اظہارِ حق بھی غالب آجائے تو کچھ"
سوچنا مجھے بھی ذیب دے وگرنہ میرے دل کی آگاہی تو تم بھی رکھتے ہو۔"
ملفوف فقروں میں مکمل گفتگو کہہ سنائی تھی عرشمان نے گہرے سانس لی
ذہن الگ ہی نہج پر تھا۔

کیا تم اس بات سے انحراف کرتے ہو مانی کے وثقیٰ خانزادی عام لڑکی"
ہے۔"زرباب کی بات پر وہ مسکرا دیا۔
قطعی نہیں بھلا شہزادیاں بھی کبھی عام ہو سکتی ہیں۔وہ بولا تو وثقیٰ کے لب
مسکرا اٹھے۔

اچھا بس لڑنا ہو گیا ہو تو کیک کاٹو...بینا نے متوجہ کیا تھا۔"

السلام علیکم ! تمام افراد خانہ وثقیٰ کی جانب متوجہ ہی ہوئے تھے جب اسی اثنا" میں عقب سے گھمبیر مردانہ آواز ابھری تھی۔" بے ساختہ وہ سب پلٹے تھے اور جیسے ہی آنے والے پر نگاہ پڑی سب کی خوشی میں ڈوبی آواز ابھری۔

"التمش ! بلال صاحب آگے بڑھے تھے وہ ان سے معانقہ ہوا تھا۔"

زرباب کے چہرے کا رنگ پل میں بدلا تھا۔"وثقیٰ نے ہاتھ تھام کر اُسے" مانو تسلی فراہم کی تھی۔

عصمہ بیگم نے محبت سے بڑھ کر اس کا ماتھا چوما دس سال کے طویل عرصے" بعد وہ لوٹا تھا۔"سب کے چہرے پر خوشی کی چمک تھی۔

ارے کیسے ہو یار ؟"اسمائیل اُس سے بغل گیر ہوتے گویا ہوئے۔"

بالکل ٹھیک۔"مسکراتے جواب دیتا وہ سب سے ملا تھا۔"

”بھائی بتایا ہوتا ہم لینے آجاتے۔“

اگر بتادیتا تو سب کے چہرے پر یہ چمک نہ دیکھ پاتا جو ابھی محسوس ہو رہی“

”ہے۔ وہ بینا کو ساتھ لگائے عرشمان کی بات پر کہہ رہا تھا۔

کیا کسی کی سالگرہ ہے؟“ ٹیبل پر رکھے کیک کی جانب دیکھتے وہ استفسار“

کر رہا تھا۔

میری! وثقیٰ محبت سے کہتی اس تک آئی تھی۔ اور یقین جانیں آپ نے“

”آکر بہترین تحفہ دیا ہے۔

ارے تم تو بہت بڑی ہو گئی ہو بھئی! وثقیٰ کو پیار سے دیکھتے وہ ریاط کی جانب“

”نگاہ کرتے گویا ہوا۔

آپ بھی تو کتنے عرصے بعد آئے ہیں۔ حیا اس کے کاندھے سے لگ کر"
"چہک کر بولی تھی۔
اسی لمحے التمش کی نگاہ زرباب پر ٹھہری تھی۔ نیلے سیفون رنگ کی فراق"
میں کھلے بالوں میں ڈوپٹہ کو ایک شانے پر ڈالے وہ کچھ مضطرب سے کھڑی
تھی۔ "اور اس کی اسی کیفیت نے اس کی پہچان کروائی تھی۔

زرباب! التمش اس کے نزیک آتے نگاہوں میں ستائش لیے گویا ہوا تھا۔
السلام علیکم! "ہولے سے کہا گیا۔"
وعلیکم السلام! "تم تو میری سوچ کے برعکس نکلی ہو بھئی وہ متبسم کا بولا۔"
"...کافی بدل گئیں تم تو

خود کو دیکھو! تم سے زیادہ کوئی نہیں تبدیل ہوا ہے... یہ داڑھی، بال افف"
کیا وہاں نائی وغیرہ نہیں ہوتے ہیں مشعل نے مداخلت کی تھی اور اول بار
"زرباب کے لیے اس کی مداخلت بہتر ثابت ہوئی تھی۔

ارے بھئی یقین جانیں ملاقاتیں تو ہوتی رہیں گی التمش بھائی کہیں نہیں"
"جائیں کے مگر میری سالگرہ آج ہی ہے۔ تو کیا کیک کاٹ لیا جائے۔

ہاں بھئی ہم میں قطعی حوصلہ نہیں ہے آپ کی ناراضگی مول لینے گا اسد"
"نے محبت ہے وثقی کو سینے سے لگایا تھا۔
زرباب کو عجیب بے چینی نے آگھیرا تھا۔ التمش کا آنا اُسے واقعی اضطراب میں
"مبتلہ کر گیا تھا مشعل کی گفتگو اس کے سماعتوں میں گونج اٹھی تھی۔

کیاہوازرباب! سب ٹھیک ہے وہ کونے میں کھڑی سوچوں کے بھنور میں"
"غوطہ زن تھی جب عرشمان کی پکار پر چونک اٹھی۔
ارے نہیں! "کچھ نہیں وہ سمبھلی تھی۔"

مگر تمہارا چہرا تو کچھ اور کہانی بیان کر رہا ہے۔ "عرشمان نے گہری نگاہ سے"
دیکھا تھا۔

"کہانیاں تو بہت سی ہیں عیاں ہونے کو عرش... مگر یہ موقع نہیں"
"خیر! مجھے کچھ اور ہے جس سے تمہیں آگاہ کرنا ہے۔"

عرشمان نے سر ہلایا تو وہ آج کا تمام واقعہ اس کے گوش گزار کر گئی اور"
عرشمان کے لبو پر مسکراہٹ گہری سی گہری ہوتی گئی جو گفتگو کے اختتام پر وہ
"باقاعدہ قہقہہ میں بدل گئی تھی۔

مان ہنسا بند کرو ورنہ میں بہت ماروں گی۔ ''وہ چڑ کو گویا ہوئی۔''

بالکل درست ڈاکٹر مشی سو فیصد ٹھیک کہتی ہیں تم پر سچ میں وثق کی صحبت کا اسر ہے۔ کہتا ہوں اس جنگلی بلی سے دور رہا کرو ''فقروں کے تمام ہوتے ہی زرباب نے مانو اس کا گلا دبایا تھا۔

اللہ! ڈاکٹر جان بچاتے ہیں تم لینے کے درپہ ہو وہ خود کو بچاتے ہوئے''

''بولا۔

''یہ تمام منظر گھر والوں کے لیے تو عام سا تھا مگر ایک نگاہ الجھ سی رہی تھی۔''

زرباب کو بچپن سے ہی اُس نے بہت گم گو اور خود کی ذات میں مگن رہنے والا پایا تھا۔ نہ اس کے دوست بہت تھے نا ہی اُسے کسی سے خاص دلچسپی تھی۔ وہ ایسی شخصیت تھی جلد کسی کی نگاہ میں بھی نہ آتی تھی۔ اس سب وجہوں کے

باعث التمش کی جانب سے انکار ہوا تھا۔ مگر اب جو زرباب اس سے سامنے
"تھی وہ مختلف تھی۔
اس کے تصور جیسی، مکمل بہترین پڑھی لکھی لمحوں میں ذہن نے فیصلہ"
"کر لیا تھا۔

ارے بھئی کہاں کھوئے ہو.. وہ جو کافی دیر سے زرباب کی جانب نگاہ"
جمائے کھڑا تھا عباس نے کاندھے ہاتھ رکھا تو وہ چونک اٹھا۔
"کہیں نہیں چاچو.. گہری سانس لے کر وہ سب کی جانب متوجہ ہوا تھا۔"

وثق! سمجھالو اُسے کب سے ہنس رہا ہے کہہ دو اُسے اب میرے صبر کا"
" پیمانہ لبریز ہونے کو ہے۔
عرشمان کے رویے پر وہ چڑ کر وثقی کو پکار بیٹھی تھی۔

عرش نہ تنگ کرو... مگر معملہ واقعی خاصامزاح آمیز ہے کاش میں بھی"
تمہارے ساتھ ہوتی یہ واقعہ اپنے نگاہوں سے دیکھنے کی خواہش ہے میری۔"
وثقیٰ کی شرارت بھی عروج کو پہنچی تھی۔

عرش!"نوک جونک جاری تھی جب مشعل نے پکارہ۔"
"وہ تم سے کچھ پوچھنا تھا۔"وہ فقروں کو ترتیب دے رہی تھی۔"

ہاں کہو؟"عرش متوجہ ہوا تھا۔"

آج تم سے ملنے کوئی آیا تھا... مطلب کے کوئی پارسل لے کر آیا تھا۔کون"
تھاوہ؟"خاصی سرسری سے لہجے میں دریافت کیا تھا مگر وجود میں بے چینی
تھی جلداز جلد جان لینے کی۔

کون؟ یکایک استفسار پر وہ حقیقتً نہیں سمجھ پایا تھا۔"

یہ انہی مسٹر کے بابت پوچھ رہی ہیں؟" زرباب نے ہولے سے عرشمان کے کان کے قریب کہا تھا۔

"اوہاں! کیوں کیا ہوا کوئی بات ہوئی تھی کیا؟"

نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا بس کبھی دیکھا نہیں تو..." مشعل کو سمجھ نہ آئی کہ وہ" کیا کہے۔

ہاں وہ میرے دوست کے شائد دوست تھے۔ زرباب پر پرداہ کرتے اس" نے لاپروائی ظاہر کی تھی۔

"...ہاں نام سے بھی آگاہ نہیں کیا تھا... تمہیں بھی علم نہیں کیا نام"

نہیں مجھے پتہ نہیں، آگاہ کیا تو ہے دوست کے اوسط سے آئے تھے میں جانتا" نہیں ہوں۔

"مشعل کے چہرے کی چمک اس لمحے مانند پڑی تھی۔"

"آپ کیوں استفسار کر رہی ہیں مشعل! وثقیٰ نے پوچھا تو ٹال گئی تھی۔"

کس وقت کیا ذہن میں چلتا ہے ان کے کچھ سمجھ نہیں آتی اس کے انداز پر وثقیٰ نے بے زاری سے کہا تھا۔

اور واپس گفتگو میں مشغول ہو گئی۔

معذرت زرباب! آپ نے مجھ سے کیک منگوایا تھا میں لانا بھول گئی تھی وہ"

"تائی جی نے بلا لیا تھا۔

سیڑھیوں سے اترتے نگاہ زرباب پر پڑی تو ریاط شرمندہ سی گویا ہوئی تھی۔

ارے نہیں لاؤ یہی دے دو۔ اُس نے ہاتھ سے ٹرے تھامی اور عرشمان اور"

حیا کے ساتھ صوفے بیٹھی تھی۔ بھئی اتنی رات میں کون سی پڑھائی ہو رہی

ہے۔کیک کو چمچے میں لیتے منہ میں رکھتے وہ حیا سے ہم کلام تھی۔جو عرشمان " کے سامنے کتابیں پھیلائے بیٹھی تھی۔

میرے ذہن سے ہی محو ہو گیا تھا میرا کل ٹیسٹ ہے وثقیٰ آپی کی سالگرہ" کے چکر میں۔"حیا کے لہجے میں بیچارگی تھی۔

ہم!اور آخر میں میں ہی ملا ہوں میری بھی نیند خراب کی جا رہی ہے۔""" "عرشمان نے مصنوعی غصے سے کہا تھا۔

بس مکمل ہو تو گیا کام...."حیا نے فوراً کہا تھا۔"

زرباب چائے پئیں گی۔اگر قباحت نہ ہو تو..."ریاط کے استفسار پر وہ بولی" تھی۔

حیا اپنا کام مکمل کر کے اٹھ کھڑی ہوئی تھی جب کہ عرشمان وہی بیٹھا رہا۔

کیا بات ہے زربا! کوئی پریشانی ہے... چہرے پر رقم کوئی تحریر تھی جس نے"

"اسے چونکایا تھا۔

متفکرانہ صورت حال تو ہے.. زرباب نے لمبا سانس لیا۔

تم التمش بھائی کو لے کر پریشان ہوں... عقب سے وثقیٰ کی ابھری تھی۔

"عرشمان بھی مضطرب ہوا اٹھا تھا۔

"میں نے ابھی ان کے بابت کچھ نہیں سوچا ہے۔ "

پھر! وثقیٰ عرشمان کے ساتھ آن بیٹھی۔

دراصل! سر توقیر کل سیمینار کے لیے اسلام آباد جا رہے ہیں۔اور ڈاکٹر"
بالاج زیدی کی واپسی ہو گئی ہے۔

تو! زرباب کی بات قطعی عرشمان کے فہم میں نہیں آسکی تھی۔
اور یہ ڈاکٹر بالاج زیدی کون ہیں کبھی تم نے ذکر نہیں کیا۔

ڈاکٹر بالاج، سر توقیر کے صاحبزادے ہیں دو ماہ سے تھے نہیں ان کی توکل" واپسی ہو رہی ہے۔اور سر توقیر نے میری ڈیوٹی کو ان کے ساتھ منتقل کر دیا ہے اپنی واپسی تک۔"

اس میں اتنا متردد ہونے والے کون سی بات ہے زر! ویسے بھی اچھی بات" ہے سینز کا روب اچھا ہوتا ہے تم بھی ان کے ساتھ رہو گی تو کام میں بہتری ہی آئے گی۔اپنا بہترین دینا اور پھر اس پیشے میں تو ویسے بھی کوتاہی کے لیے جگہ نہیں ہوتی ہے۔" وہ ہولے سے سمجھا رہا تھا۔

میں پوری کوشش کروں گی وہ ہولے سے مسکرا دی تو وہ اس کا ماتھا چوم" گیا۔"

یوں بے مطلب کی سوچوں کو اپنے دل میں جگہ نہ دیا کرو زر۔ میں ہوں اور"
پھر ابھی تو بہت سی لڑایاں جیتنی ہیں تم نے۔ "عرشمان کا اشارہ کس جانب تھا
وہ باجوبی آگاہ تھی۔

تشکر چلواب میں سونے جاتی ہوں صبح جلدی ہسپتال جانا ہے پہلے روز میں
ڈاکٹر بالاج کی نگاہ میں خراب نہیں کرنا چاہتی۔ وہ کہتی اٹھ گئی تھی۔

عرشو! مجھے واقعی زرباب کی فکر ہو رہی ہے۔ "مجھے تو لگتا ہے اس نے"
التمش بھائی والے معملے کو ڈاکٹر بالاج کے پراہن میں لپٹ دیا ہے۔ التمش
بھائی نے شرط ہی فضول رکھی ہے۔ "وثقیٰ نے غصے و فکر مندی سے کہا۔

محترمہ آپ اتنا متفکر ہو کر اپنے اس خوبصورت مزاج کو برباد تو نا کریں.. کم
"سے کم ہم پر رحم کیا جائے۔ بندہ التجا گزار ہے۔

ہم سمبھال لیں گے ناسب۔ عرشمان کی سرگوشیانہ انداز میں آواز ابھری تھی۔

عرش انسان بن جاؤ!" بے ساختہ اس نے نگاہ اٹھی تھی۔ مگر سامنے" جزبے لٹاتی نگاہ کو لحظہ بھر دیکھنا بھی محال ٹھہرا تھا۔

لبو پر آپ ہی پہرے بیٹھے اور وہ چہرا جھکا گئی۔ مگر عرشمان کا بے تکلف قہقہہ پھونٹ پڑا۔

تم میں زرا لحاظ نہیں عرش۔ "نہ وقت دیکھتے ہو نا موقع۔"

بد تمیز.. کتنی بار کہا ہے کہ دائرے میں رہا کرو۔ "اپنی نگاہوں اور زبان پر" پہرے بیٹھایا کرو۔اس نے تنبیہ کی تھی۔

میری نگاہوں میں ایسا کیا ہے جن پر مجھے پہرے بیٹھانا ہوں گے۔ وہ پھر"
شوخ ہوا اور اس بار خود کے دل سے گھبرا کر اس باقاعدہ ساتھ رکھا کشن اٹھا
کر اس کے کاندھے پر مارا تھا۔ "جس پر عرشمان کی ہنسی مزید بڑھی تھی۔

مجھے بالکل اندازہ ہونا چاہئے تھا۔ وثقیٰ میرے ساتھ تھی تو وقت کی پابندی"
"ممکن کیسے ٹھہرتی۔
وہ گاڑی کو پارکنگ میں لگاتی عجلت میں تھی جب کسی سے ٹکرائی تھی اور ہاتھ
"میں تھمی فائل زمین بوس ہوتے کاغذات کو آزاد کر گئی تھی۔
ٹکرانے والا تو معذرت کے چند بول اسے تھما کر جا چکا تھا جب کہ وہ پنجوں کے"
"بل بیٹھی کاغذ اکھٹا کرتے مسلسل بڑبڑانے کا کام رہی تھی۔

اسی اثنا میں سیاہ رنگ کی گاڑی عین اس کے پاس آکر رکی تھی کجا کے وہ نگاہ"
اٹھاتی یا خود اٹھتی مقابل فون پر مصروف ہونے کے باعث بے دھیان سا
دروازہ کھول گیا تھا جو سیدھا زرباب کے ماتھے سے ٹکرایا تھا اور وہ کراہتے
"ہوئے دوزانو ہو بیٹھی۔ کاغذ ایک بات پھر ہاتھ سے چھوٹ گئے تھے۔

گاڑی سے نکلتے وہ آواز پر متوجہ ہوئے تھے. اور سامنے موجود بیٹھے وجود پر نگاہ
پڑتے لمحے میں وہ معملہ سمجھ بیٹھے تھے۔ تعجیل میں فون بند کرتے وہ بے
ساختہ نزدیک آئے تھے۔

"بہت معذرت! میں نے دیکھا نہیں۔"
وہ بھی برق رفتاری سے کاغذ اٹھانے لگے تھے جب زرباب نے ان کی"
"....جانب دیکھا
"اب مجھے یقین ہو چلا ہے کہ آپ مجھ سے دشمنی ہی نبھا رہے ہیں۔"

بالاج کے محترک ہاتھ پل کو ٹھہرے انہوں نے نگاہ اس کے چہرے پر ڈالی"
اور تھم سے گئے۔ "کل سے وہ ایک لمحے کے لیے بھی تو اُسے نہیں بھولے
"تھے دوبارہ یوں اور اتنی جلد ملاقات ہو گی کہاں گمان تھا۔
کیا اتفاق ایسے بھی ہوا کرتے ہیں۔ انہیں تو حسین اتفاق کہا جاتا ہے۔ بالاج"
کو معلوم ہوا ان کے اندر کسی انجانے احساس نے سر اٹھایا تھا۔ قوس و قزا کے
"رنگ پہلی بار انہیں دیکھائی دیے تھے۔

آپ مجسمہ سازی میں کیوں کر تبدیل ہو گئے ہیں جناب۔ "وہ ان کے"
سامنے منتظر سی ہاتھ بڑھائے کاغذ تھامتے کے لیے کھڑی تھی۔

میں واقعی شرمندہ ہوں.. وہ سمبھلے تھے ورنہ دل وانداز تو عیاں ہونے کے"
"در پر ہو چلے تھے۔

زرباب نے سخت نگاہ سے دیکھا ماتھے پر ہاتھ ابھی بھی رکھا ہوا درد شدید"
"ہو رہا تھا۔

اچھا دیکھائیں مجھے کیا ہوا ہے؟" وہ چند قدم مزید نزدیک ہوئے وہ واقعی"
انہیں بے بس کر رہی تھی۔

قطعی ضرورت نہیں... بھلا دشمنی بھی کوئی یوں کرتا ہے کل ناک زخمی"
"کر دی آج ماتھا... اللہ جانے کل کیا کر دیں۔
جھپٹنے کے سے انداز میں ان سے پیپر لیتے کہا گیا تھا۔

مانا کی آپ کی آنکھیں خاصی چھوٹی ہیں مگر مجھے امید ہے ان کی روشنی کم"
نہیں تو برائے مہربانی ان کا درست استعمال کریں اور گاڑی چلاتے ہوئے

فون پر بات کرنا بالکل مناسب نہیں ہے۔" وہ گھورتے ہوئے کہہ رہی تھی
جب کہ بالاج کے لبوں پر دھیمہ سا تبسم ٹھہرا ہوا تھا۔
وہ سمجھ نہیں پائے تھے ان کی آنکھوں کی تعریف کی گئی یا طنز مگر جو بھی تھا"
"انہیں انداز بہت بھایا تھا۔

"...بس آپ کی عمر کا لحاظ روا رکھا ہے میں نے اور کچھ کہا نہیں ورنہ"

ارے! اتنی دیر سے آپ مسلسل مجھے کچھ نہیں بہت کچھ کہہ چکی ہیں۔""
انہوں نے شرارت آمیز لہجے میں کہا تھا۔

بیچ راہ میں وہ زندگی میں اول بار کسی سے یوں ہم کلام ہوئے تھے اور"
خواہش نے سر اٹھا کر کہا تھا کہ یہ تکلم کبھی تمام نہ ہو۔" مگر جب تک وہ سوچ
...کے بھنور سے نکلے تو وہاں خود کو تنہا پایا

کیا کوئی حصار اتنا شدید بھی ہوا کرتا ہے کہ انسان تصور میں یوں قید"
"ہو جائے کہ پھر سب اوجھل سا محسوس ہونے لگے۔
اطراف میں نگاہ کرتے انہوں نے اس چہرے کو تلاشنا چاہا مگر ناکام ٹھہرے تو
دل کی کیفیت پر کم فہمی کا پردا ڈالے اندر کی جانب بڑھ گئے مگر دل میں
"دوبارہ مل جانے کے آرزو بیدار ہو چکی تھی۔

ابھی ناشتہ کرنا پسند کرو گے یا کچھ دیر میں؟"التمش کو لاؤنج میں آتا دیکھ کر "
بینا محبت سے گویا ہوئی تھی۔
نہیں ناشتہ نہیں بس ایک کپ اچھی ہی کافی پیوں گا۔"مشعل کے برابر"
میں بیٹھتے سست لہجے میں کہا اور صوفے کے پشت سے سر لگا لیا۔

ارے بھئی ! یہ کیا ناشتہ کر و خالی پیٹ کافی کون پیتا ہے۔ ''انہوں نے ڈپٹا۔''

فٹ رکھتا ہے نا یہ اپنے آپ کو اس لیے۔ ''مشعل نے لیپ ٹاپ سے نگاہ'' اٹھا کر کہا۔

لو بھلا یہ بھی کوئی صحت بنانے والی چیز ہے میں پراٹھا انڈا لاتی ہوں وہ کہتی'' کچن میں چلی تھی۔ ''جب کہ وہ مسکرا دیا۔

لوٹ آئے ہو اب جم جانا ہو گا۔ چاچی اور تائی تو رحم نہیں کریں گی۔ ''مشعل ہنستے ہوئے گویا ہوئی تھی۔

اچھا التمش ایک سوال میرے ذہن میں گھوم رہا ہے جو مجھے بے چین کر رہا'' ہے۔ ''وہ مکمل طور پر اس کے جانب متوجہ ہوئی تھی۔

''کیا؟ التمش بھی سیدھا ہو بیٹھا تھا۔''

تم میرے بہترین دوست ہو مجھ سے جھوٹ بالکل مت کہنا سمجھے۔ ''اس'' نے پہلے ہی تنبیہ کیا تھا۔

''کیا آج سے پہلے کبھی کہا ہے۔''

''تو پھر بتاؤ کیا تم حقیقت میں مان گئے ہو شادی ہے لیے۔''

تم سے کس نے کہا بھئی۔ ''بابا نے میری بات کو تسلیم کر لیا تھا کہ فیصلہ '' میں آکر کروں گا۔

تو کیا فیصلہ کیا ہے؟ ''مشعل کو انہونی سا احساس ہوا تھا۔''

ابھی تو کچھ نہیں ہاں زرباب ویسی نہیں رہی اب جیسی تشبیہ اُس کی میرے'' زہن میں تھی مگر وہ پھر بھی میرے خاکے پر پوری نہیں اتر رہی ہے۔ابھی

وقت لگے کا اُسے سمجھنے میں۔ پھر ہی میں کچھ کہہ سکوں گا وہ صاف گوئی سے

''بولا تھا۔

ابھی تو گفتگو بھی نہیں ہوئی ہے۔

ہاں سمجھ جاؤ گے تو قدم پیچھے کر لو گے...اس کا ظاہر و باطن ایک نہیں ہے...''
مشعل کے ذہن میں اچانک کچھ وارد ہوا تھا۔ ''بہم فقرے میں التمش کو
الجھایا۔

کیا مطلب! نہیں ابھی وقت نہیں ہے کچھ دن ٹھہر جاؤ آگاہ ہو جاؤ گے۔''''
لبو پر مچلی مسکراہٹ شیطانی سی تھی۔

چلو خیر میری رہنے دو اپنی کچھ سناؤ...التمش نے بات کا رخ بدلا تھا۔''

میرے پاس تو بہت کچھ ہے بتانے کے لیے ادھوری معلومات وہ مزہ نہیں دیں گی۔ کچھ دن میں آگاہ کروں گے اپنے معملے سے بھی پھر مدد تو تم نے ہی کرنی ہے لمحے میں اس کے چہرے پر رنگ سے بکھر گئے تھے۔

معملہ ! وہ توطے ہو گیا ہے نا... رسم ہونی ہے اب تو.. التمش الجھا تھا۔

اسے اب جانے دو.. مشعل نے لاپروائی سے کہا تو وہ بس اُسے دیکھے گیا۔

زرباب یہ کیا ہوا؟ ''مشی اسٹاف روم میں تھی جب وہ بھی ونہی چلی آئی'' تھی ماتھے پر گہرا سرخ نشان بہت واضح تھا۔ جو توجہ کا سبب بنا۔

کیا ہی ہونا ہے مانو ستارے گردش میں آن پہنچے ہیں... بظاہر رخم وچوٹیں تو'' دیکھ رہی ہیں مگر جو زخمی دل ہے اس کا کیا کیا جائے...'' نا جانے کیوں کر مشی '' کے سوال پر اُسے التمش کا خیال در آیا تھا اور آنکھ کا کنارہ بھی نم سا ہو گیا۔

کیاہوا ہے ! وہ متر دد ہوئی تھی۔ارے کچھ نہیں بس ان صاحب سے مانو" کوئی دشمنی ہو چلی ہے۔ "ٹیوب لگاتے اس نے کچھ خود کو سمبھال کر لہجے کو سرسری سا بنایا تھا۔

کس کے بارے میں کہہ رہی ہو؟"مشی حقیقتً کم فہم گویا ہوئی تھی۔"

کل والے... آج جناب نے ماشاءاللہ سے گاڑی کا دروازہ ہی دے مارا ہے۔" زرباب کی بات پر بے ساختہ مشی کا قہقہہ گونجا۔

کیا ارتباط ہے بھئی ! بلکہ بہت ہی خوبصورت..."مشی نے اس کے گال پر" تھپکی دیتے شرارت سے کہا۔

کوئی بہت ہی فضول قسم کی دوست ہو تم...ڈیوٹی کا وقت ہے نا، تمہاری تو"

"اوپر شفٹ ہے... ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے وہ کھڑے ہوئی تھی۔

ابھی تو نہیں آدھے گھنٹے بعد ہے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے مشی نے اطلاع"

"دی اور ان باتوں میں وہ حقیقت بھول گئی تھی کہ اُسے کہاں جانا ہے۔

میرے علم میں تو لایا گیا تھا کہ ڈاکٹرز ارباب وقت کی بہت پابند ہیں۔ تو کیا "

"اسے وقت کی پابندی کہتے ہیں؟

کس قدر غیر ذمہ داری کا مظاہرہ ہے آدھے گھنٹے سے زیادہ ہونے کو آیا ہے

"مگر ان کا کچھ علم نہیں۔

غالباً وہ ہسپتال آئی بھی ہیں یا بنا اطلاع کے تعطیل پر ہیں؟" بالاج سخت

برہمی سے کہہ رہے تھے۔

اتنا وقت انتظار کی نظر ہوا تھا کہ دورے پر زرباب کے ساتھ ہی جانا تھا اور"
"کچھ معلومات بھی اُسی نے فراہم کرنی تھی۔

مجھے علم نہیں سر! اپنے کام کو لے کر بہت پابند ہیں وہ آج کیا ہوا میں کچھ"
نہیں سمجھ پا رہا ہوں۔ آپ ٹھہریں میں ابھی دیکھتا ہوں وہ کہاں ہیں۔ "ڈاکٹر
سلمان برق رفتاری سے باہر کی جانب دوڑے تھے۔

جب کہ وہ خود کھڑکی کے پاس آن موجود ہوئے۔ سامنے گزری گاڑیاں"
انہیں تحیل تھمانے لگی تھی۔

ذہن کسی پری وش میں الجھ سا رہا تھا۔ مگر کیوں اس کا چہرہ ابھر رہا تھا وہ سمجھنے"
"سے قاصر ٹھہرے ہے۔

ڈاکٹر زرباب! آپ اس قدر پر سکون سی یہاں براجمان ہے۔ جب کہ "
وہاں ڈاکٹر بالاج کب سے آپ کے منتظر ہیں؟" "خوش گپیوں میں مگن ڈاکٹر
"سلمان کی آواز پر وہ چونکی اور لمحے میں اپنی عقل کو کوسا تھا۔
افف! میں میں بھول گئی۔" "بے ساختہ تعجیل میں اسٹاف روم سے نکلی"
تھی۔

کہاں ہیں ڈاکٹر بالاج؟" "پھر ٹھہر کر پوچھا۔"

اپنے روم میں ہی ہیں۔ وہ بھی اس کے ساتھ چل دیے تھے مگر زرباب کے "
"قدموں میں برق رفتاری تھی۔

کمرے کے باہر تھم کر تنفس کو بحال گیا تھا اور خود کو مکمل طور پر سرزنش و"
"چشم نمائی کے لیے تیار کیا تھا۔

کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے ڈاکٹر؟" دروازہ بجاتے وہ پوچھ رہی تھی۔"
"بالاج کی سماعتیں بیدار ہوئی یہ آواز...وہ تھم گئے پلٹنا بھول گئے۔"
جن کا عکس میری آنکھوں میں ابھر سا رہا ہے کیا وہ یہ وہی ہیں۔وہ کیوں کر"
مجھ سے ہی روبرو ہو رہی ہیں۔دل نے مہر مانگی وہ پلٹ گئے آنکھیں چمک
اٹھی انہیں احساس نہ ہوا،دل کی دھڑکن بھی کچھ بڑھی تھی دھیان کہاں
"دیا۔وہ سامنے تھی، بالکل سامنے۔وہ لب بستہ اُسے دیکھے گئے۔

طویل خاموشی پر نگاہ اٹھا کر دیکھا وہ بھی تو ساکت ہوئی تھی دونوں واقعے"
"ذہن میں ابھر آئے۔کچھ ندامت سی بھی چہرے پر ابھر آئی۔

آپ! جی ڈاکٹر بالاج زیدی! کام کے وقت دل کو دھڑکنے کا موقع فراہم"
"نہیں کر سکتے تھے سمبھل گئے۔

آپ ڈاکٹر ہیں... کیا ڈکٹرز اتنے ہی لاپروہ ہوتے ہیں.. کون ہے وہ احمق"

"جس نے آپ کو ڈگری دی؟

لمحے میں خود کو سمبھال کر وہ پیشہ وارانہ انداز میں چشم نمائی کر رہے تھے۔"

لہجہ سخت ترین تھا۔

کوتائی تھی وہ سر جھکائے سنتی رہی لبو کا کونا دانتوں میں دبا تھا گال کا بھنور گہرا"

"سا ہو رہا تھا۔ بالاج نے نگاہ ہٹالی۔

میں بہت شرمندہ ہوں؟ وہ کیا کہتی منمنا کر رہ گئی بالاج اس کے انداز پر تھم"

"سے گئے۔

"وہ غلطی تسلیم کر رہی تھی تو مزید اور کیا کہتے۔"

دنیا واقعی بہت چھوٹی ہے اور گول بھی زرباب کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

یہ وہ ہی ہیں جو عمر کا لحاظ روا رکھ کر بہت کچھ کہنے کے بعد کہتی ہیں کچھ کہا"
کب ہے اور اب مہر بہ لب کھڑی ہیں بالاج کے لب مسکرائے تھے۔"
"انہیں لطف آیا تھا۔

جی وارڈ نمبر گیارہ میں جو بیڈ نمبر دو ہے اُس کی کیا پروگریس ہے؟" وارڈ کی"
جانب بڑھتے وہ استفسار کر رہے تھے۔

"ان کے فائل میل کی گئی تھی مجھے مگر مریض کو دیکھنے کی بات اور ہے۔"
جی ڈاکٹر کافی بہتر ہیں ڈاکٹر شمائلہ معالجہ کر رہی تھی ان کا۔ برق رفتاری سے"
قدم ملاتے وہ ان کے گوش گزار تمام شے کر رہی تھی۔

السلام علیکم! کیسی طبعیت ہے اب آپ کی؟" بزرگ خاتون کے پاس"
آتے وہ نرم لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

ارے بیٹی یہ چوٹ کیسے لگی؟" بالاج کی پکار پر ان کے آنکھ کھلی تھی، مگر نگاہ" زرباب پر جا ٹھہری جوان کے دو قدم پیچھے ہی تھی۔

بس بے دھیانی میں کسی شے سے ٹکرا گئی تھی.. "وہ متبسم سی گویا ہوئی" تھی۔

بالاج نے دھیان سے دیکھا تھا بلاشبہ وہ اچھی ڈاکٹر تھی اب تک وہ ان کے" ساتھ تھی اور کافی مریض اسے جانتے تھے۔

لہجے میں نرمی تھی، اپنے کام کے لیے وہ بہت پر جوش سی تھی۔

"بابا درست تھے... وہ خود سے ہم کلام ہوئے تھے۔

دل یک بار پھر دوسری روش پر لے جانے لگا تھا... وہ بے چین سے ہو" اٹھے۔ کوئی تبدیلی آئی تھی ان میں جیسے وہ سمجھ کر بھی سمجھ نہیں پا رہے" تھے۔

”گویا کوئی منزل کی جھلک دیکھا کر بھی یوں روپوش ہوتا ہے کیا بھلا؟“
وہ کتابی چہری جس کی تخیل پر چاند نے تمام رنگ انڈیل دیے تھے بھلا اس
”بھری دنیا میں ڈھونڈنا آسان فہم ٹھہرا۔
ہوگا کوئی مجھے جیسا خارج والعقل جس کی نگاہیں دیدار کا جام نوش فرمانے“
”کے بعد یوں مدہوش ہوئی کہ خود کو بھی بھلا بیٹھی۔

افف! کہاں کہاں نا تلاشا ہے آپ کو... مگر میری بد بختی کے کوئی سرا تک“
نہ رکھ پایا۔ ایک نام تو میسر ہوتا تو کیا مشکل امر تھا مگر میں تو آپ کی موجود
”میں خرد گم کردہ ہو گیا تھا۔ سب کچھ فراموش کر بیٹھا۔

کیفے کے باہر چند دوستوں کے ساتھ کھڑا دراب ہر نفوش کو تک رہا تھا۔ مانو“
”... مل جانے کا یقین ہو اُسے

ولی کی تلاش جاری تھی کتنے ہی پھیرے اس رستے کے لگا آیا تھا جہاں سے"
یہ سلسلہ چل نکلا تھا مگر قسمت کہاں مہربان ہوئی تھی اب ہر کونا یوں دیکھا،
" ہر نفوش کو یوں تکتا مانوا بھی مل جائے گی۔

کیا بات ہے کون سی مشکل درپیش ہے دراب، کیس تو تقریب تم جیت"
چکے ہو کل ہی سنوائی میں فیصلہ ہو جائے گا۔ پھیر کیوں پریشان ہو؟" رضا
نے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ چونک پر متوجہ ہوا۔
میری زندگی کا فیصلہ تھم گیا ہے۔" یار ایک شخص کو تلاشنا ہے، اس کے"
لب پھڑ پھڑائے تھے۔ پھر گہری سانس لیتے ان کی جانب متوجہ ہو گیا تھا اسی
اثنا میں کسی نے پکارا تھا۔

سنیے ! مجھے... مجھے بچالیں... ''دراب نے بے ساختہ اپنے ہاتھ کی جانب '' دیکھا جہاں کسی نسوانی وجود کا نازک سا ہاتھ لرز رہا تھا۔ یقیناً بے خیالی اور خوف میں یہ عمل ہوا تھا۔

وہ مجھے... میرے پیچھے کوئی ہے۔ ''بے ربط فقرے اس کے لبو سے آزاد'' ہو رہے تھے دراب نے عقب میں نگاہ کی۔

غالباً اس کا وجود بھی لعزش لیے ہوئے تھا۔ دراب نے ہاتھ تھپک کر حوصلہ'' فراہم کیا تھا ریاط نے ہاتھ فوراً ہٹا یا بد حواسی میں وہ کچھ نہ سمجھی تھی۔

کون ہے ؟'' وہ نرم لہجے میں گویا ہوا۔ یقین ریاط کا سہمہ وجود اُسے بھی'' پریشان کر گیا تھا۔

پتہ نہیں یونی سے دو آدمی میرے پیچھے لگے ہی وہاں۔ ''سسکی لیتے ہاتھ''
کے اشارے سے جگہ بتائی۔

''آپ روئیں نہیں...رضا، رمیز...دراب کا اشارہ سمجھتے وہ ڈورے تھے۔''

آپ یہاں آئیں؟''وہ گاڑی کے جانب اشارہ کرتے گویا ہوا تو ریاط اطراف''
میں دیکھتے پیچھے چل دی۔

اچھا بتائیں کیا ہوا تھا؟''پانی کی بوتل کھول کر ریاط کی جانب بڑھاتے وہ''
تفیشی انداز میں پوچھ رہا تھا۔
...چند گھونٹ حلق میں اتار پر وہ سمبھلی تھی

میری وین نہیں آئی تھی تو میں بس کا انتظار کرنے لگی۔''

تبھی وہ دونوں میری نزدیک آنے لگے میں.... ڈر کر بھاگی تو وہ بھی میرے پیچھے بھاگنے لگے۔" ریاط سسکی کے درمیان کہہ رہی تھی۔

حدافسوس ان بے شرموں کے وجہ سے لڑکیوں کا تعلیم حاصل کرنا مشکل" ہو گیا ہے۔ تعلیم ہی کیا، گھر سے نکلنا محال کرر کھا ہے۔ "خیر یوں متفکر نہ ہوں میں آپ کو گھر چھوڑ دیتا ہوں۔

نہیں، نہیں میں... خود چلی جاؤں گی۔" وہ بے ساختہ کہہ گئی۔"

پریشان نہ ہوں.. میں ایڈوکیٹ دراب زیدی ہوں۔ مجھ پر بھروسہ کر سکتی" ہیں۔" وہ نرم سا تبسم لیے گویا ہوا تو ریاط شرمندہ سی ہو گئی۔

رضا اور رمیز نے اطلاع دی کوئی نہیں ملا تو وہ ریاط کو گھر چھوڑنے کا کہہ" "گیا۔

ایڈریس!" وہ ابھی تک خوف کے زیر اثر تھی دراب کی آواز پر بے ساختہ" اچھلی پڑی۔

"آرام سے، گھبرائیں نہیں بھئی۔"

مگر اگلی بار سے احتیاط کیجیے گا۔۔ کوشش کیا کریں جب یونی سے باہر نکلیں تو" دوستوں یا چند لڑکیوں کے ساتھ ہوں۔ اور احتناط کے طور پر پیپر اسپرے یا

"دوسری کوئی شے لازمً اپنے ساتھ رکھیں وہ اُسے سمجھا رہا تھا۔

اور خدانا کرے کبھی دوبارہ کچھ گڑ بڑ ہو تو بھاگیں نہیں بلکہ واپس یونیورسٹی" "کے اندر چلی جائیں۔

"ریاط کا سر اثبات میں ہل گیا لمحے میں اُسے تحفظ کا احساس ہوا تھا۔"

یہ ہی ہے؟" دارب نے ایک سوسائیٹی کے داخلی دروازے پر گاڑی روکتے" استفسار کیا۔

جی!" وہ سر ہلا کر بیگ تھامتی اتر گئی تھی۔"

بہت شکریہ آپ کا... ہوش سمبھلا تو نگاہ اٹھی... نرم سے تاثرات چہرے پر" رقم... خوبصورت مسکراہٹ روشن کرتی چہرے کو... وہ کچھ کہہ رہا تھا مگر دیاط "کا دھیان کہا تھا۔

اگلی بار احتیاط کیجے گا... وہ سمبھل کر پلٹ گئی مگر جب اپنی گھر کے قریب جا" "کر پلٹی تو وہ اب بھی وہ نہیں تھا۔ غالباً باحفاظت جانے کا منتظر۔

کیا انجان لوگ بھی ایسے ہوتے ہیں۔ پرفیوم کی مہک اُسے اب بھی محسوس" ہوئی۔ کس شے نے مجھے متاثر کیا... ظاہریت نہیں وہ بے شک شاندار شخصیت کے مالک ٹھہرے مگر میرے قلب میں اتارا ہے ان کے باطن نے۔ ادراک ہو گیا... کاش دنیا کے تمام مرد ان جیسے ہو جائیں تو کتنا اچھا ہو اور خاص کر زرباب جیسی لڑکیوں کے لیے۔

... ریاط ! عرشمان کی پکار اُسے حال میں لائی"

کیا ہوا ہے تم ٹھیک ہوں۔ چہرے پر رقم کچھ ان چاہا اُسے متوجہ کر گیا تھا۔

جی بھائی ! وہ سمبھل گئی بتا کر فکر مند کرنے والی بات تھی پھر وہ باحفاظت"
"گھر پہنچ گئی تھی۔

بس گرمی کی وجہ سے سے طبعیت کچھ ناساز معلوم ہوتی ہے وہ متبسم سی"
"کہتی گھر کے اندر داخل ہوئی تھی۔

عرش آج یہ طے ہے کہ تم میرے ان خوبصورت ہاتھوں سے ضائع ضرور"
"ہوگے... خاموشی کو چیرتی آواز بالکل بھی نظر انداز کرنے والی نہ تھی۔

یہ اس وقت گھر میں کیوں ہے ریا؟" "کیا میری گھڑی غلط وقت بتا رہی ہے یا"
"میری نگاہیں غلط تصور کر رہی ہیں۔

ولیٰ کے انداز اُسے کچھ گڑ بڑ ہونے کا اشارہ کر رہے تھے۔ غیر محسوس طریقے سے وہ دو قدم پیچھے ہوا تھا۔

سب کچھ درست ہے بھائی! غالباً آپ نے دشمن کو حملہ کرنے کا کوئی بہانا" عنایت کر دیا ہے ریاط کے لب ہولے سے پھڑ پھڑائے تھے۔

"جب کے عرشمان کو ذہن پر زور دینے کی باوجود بھی کچھ حاصل نہ ہوا تھا۔

کہاں تھے تم! فون کہاں ہے تمہارا جب استعمال نہیں کرنا تو رکھا کیوں ہے" آخر۔ کسی ضروت مند کو تحفہ کر دو۔ "وہ بے قابو ہوتی اس تک آئی تھی۔

"ایک لمحہ تو درکار ہو مجھے... کیا کیا ہے میں نے؟"

تم سے کیا کہا تھا میں نے؟" بہم فقروں میں کہا جا رہا تھا جو عرشمان کی سمجھ سے پرے ٹھہرا تھا۔

کیاہواہے کیوں طوفان مچار کھاہے ؟''عصمہ بیگم نے جھڑ کا تھا۔''

تائی امی... یہ آپ کا بھتیجا... میری کسی بات کو اہمیت نہیں دیتا ہے... وہ''
''چہرے پر بلا کی معصومیت طاری کیے ان سے جا لگی۔
اب کیا کیا ہے عرش تم نے ؟''محبت سے اسے دیکھتے عرشمان کو گھورا۔''

تائی امی ! یقین جانیں مجھے آگاہی نہیں میں تو ابھی آیا ہوں۔''صفائی دی گئی تھی۔

یہ ہی تو بات ہے تائی امی ! میں نے لاکھ بار اسے کہا تھا کہ کالج سے واپسی پر''
مجھے لیتا آئے مگر یہ بھول گیا میں کتنی دیر کھڑی رہی سڑک پر فون بھی نہیں
'' اٹھ رہا تھا۔

"بے ساختہ عرشمان نے اپنے سر پر ہاتھ مارا وہ واقعی بھول گیا تھا۔"

عرشمان یہ انتہائی غیر مہ دارانہ حرکت ہے۔ تم سے یہ امید نہ تھی۔" عصمہ بیگم نے سختی سے کہا تھا۔

تائی امی سچ میں میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔ اچھا معافی کا طلبگار آج واقعی میری غلطی و ثقی کی جانب دیکھتے وہ مسکرا کر گویا ہوا۔

اور اب سے مجھے کہہ دینا میں لے آیا کروں گا بس..." التمش نے کہا تو وہ جو" کچھ کہنا چاہتی تھی تھم گئی۔ عرشمان بھی خاموش ہو گیا۔

اچھا اب میں جاؤ تھک گیا ہوں پھر مجھے ابھی کہیں جانا بھی ہے وہ آگے بڑھ" گیا تو عصمہ بیگم بھی سحرش کی جانب متوجہ ہو گئی۔ ریاط پہلے ہی چلی گئی تھی۔

کیا بھائی یہ کیا کیا آپ نے؟" سب کے جاتے وہ التمش سے گویا ہوئی۔"

ارے میں نے؟"اس نے متعجب سا وثقیٰ کی جانب دیکھا تھا۔"

جی آپ نے..اب آپ مجھے پک اینڈ ڈروپ کریں گے تو مانی سے لڑائی کے"
بہانے کہاں سے میسر ہوں گے۔

لیکن جہاں تک مجھے اندازہ ہوا ہے اس سے لڑنے کے لیے تمہیں کسی بھی"
جواز کی ضرورت نہیں۔"التمش شرارت سے کہتا ہنس پڑا تھا جس میں وثقیٰ
بھی شامل تھی۔

ویسے ایک راز کی بتاؤں آپ کو..."وہ سرگوشیانہ لہجے میں بولی۔"

میں نے عرشم سے نہیں کہا تھا مجھے لانے کے لیے..."وہ کہہ کر بھاگ گئی"
تھی جب کہ التمش سمجھ کر قہقہہ لگا گیا۔

بے شک اُسے احساس گزرا تھا کہ وہ اتنے سال اس ماحول میں نہ ہو کر اپنا"
"...نقصان کرتا رہا تھا یہاں زندگی تھی...اپنے تھے محبتیں تھی

''بس ایک فیصلہ تھا جو جلد ہی ہونا تھا جیسے بس اُسے ہی کرنا تھا۔''

یہ تو نہیں کے حسین چہرے میری نگاہ سے نہ گزرے, آخر وہ کیا شے ہے''
جس نے میرے حواسوں کو معطل کر چھوڑا ہے۔انداز بیاں، کیا یہ میری عمر
ہے ان راستوں پر قدم رکھنے کی۔

''وہ یک دم چونکے کوئی فقرہ ان کی سماعتوں پر واپس لوٹا۔
کون سا قدم؟''کن راستوں پر نکل جانے کا خیال آیا ہے۔''

کیا مجھے اندر آنے کے اجازت ہے؟''پکار ہوئی اور تخیل ہوا ہوا وہ سمبھلے''
''اور میز پر رکھا پانی حلق میں اتارا۔

آئیں! بالاج نے اجازت تھمائی تھی۔دل پھر بے چین ہوا مگر چشم نمائی"
"کی۔

سر چھے بج رہے ہیں میری ڈیوٹی تمام ہو چکی ہے.. یہ کچھ فائیل ہیں اور چند"
" میل بھی آپ کو کر دی ہیں، تو کیا اب میں جاؤں؟
فائنل میز پر رکھتے وہ منظر سی کھڑی ہوئی تھی۔

ناجانے کس خیال کے تحت وہ اجازت طلب کر رہی تھی بالاج نے گہری"
"سانس لیتے سر کو اثباتی میں ہلا دیا۔

وہ چلی گئی تھی مگر بالاج کے نگاہ اب بھی دروازہ میں ٹکی تھی وہ بے بس"
ہونے لگے تھے۔جاتے ہوئے خدا حافظ کہتے وہ شاید مسکرائی تھی تبھی تو وہ
"بھنورا نہیں دیکھا تھا۔

یہ کون سے کمزور لمحے کے قید میں جکڑ گیا ہوں میں۔انہوں نے سر جھٹک کر اپنے خیالوں کے انجمن سے پیچھا چڑوانا چاہا تھا مگر تصورات نے کروٹ نہ بدلی۔"

توقیر صاحب انہیں پہلے ہی کسی وعدے میں باندھ گئے تھے۔بس اُسے پورا کرنے کا وقت آن پہچا تھا۔وہ الجھن میں مبطلہ ہونے لگے تھے۔تو کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔"

یہ کیسے ممکن ہے کہ آج کے دور میں کسی کا سوشل اکاؤنٹ نہ ہو۔" "

اضطرابی حالت میں اس نے لیپ ٹاپ کو بستر پر ڈالا تھا

کل سے آج تک اس نے تمام جگہ بالاج کو تلاش کر ڈالا تھا مگر حاصل کچھ نہ ہوا۔

عرشمان کا اکاؤنٹ حتہ اس کے دوستوں کو بھی تلاش لیا تھا مگر بے سدھ۔"
ایک عکس تک موجود نہ تھا عرشمان کا اس کے ساتھ۔
اور ملتے بھی کیسے کوئی نام پتہ کہاں تھا۔ پھر وہ عرشمان کے دوستوں کی"
"فہرست میں ہوتے تو شناخت ہاتھ لگتی نا۔

تھک کر اس نے اپنا سر انگلیوں سے دبایا تھا۔ گھر بھر میں اس کے رشتے کی"
بابت بات چل ہی تھی۔ کچھ روز پہلے تک وہ بھی راضی تھی مگر یکایک سب
بدل گیا تھا۔ اس کی سوچ کا دائرہ کھل گیا تھا اور اس میں کسی شخص کا پڑاؤ ہو گیا
"تھا۔

فیصلہ کر بیٹھی تھی وہ گھر والوں سے کہہ دے گی کہ وہ اب رضامند نہیں۔
اب کیسے پتہ چلے گا۔ گمنام شخص جو ٹھہرے ہیں کاش تمہارے نام کا ہی"
آسرا مل جاتا۔ مگر میں بھی مشعل خانزادی ہوں ڈھونڈ لوں گی۔ التمش سے
"مدد طلب کرنا ہو گی۔

بالاج بھائی! اب وقت تمام ہوا ہے۔ وہ لاؤنج میں بیٹھے چائے پینے کے"
"ساتھ ٹی وی بھی دیکھ رہے تھی جب رانیہ ان کے ساتھ آ بیٹھی۔
کس چیز کا وقت بھئی؟" وہ متبسم سے گویا ہوئی تھی۔"
"امی! آپ بھی آئیں یہاں پر اس نے جہاں آرا کو بھی پکار لیا تھا۔"

بھئی اب آپ کی شادی ہو جانی چاہئے کب سے یہ معملہ درمیان میں اٹکا ہوا"
"...ہے کبھی آپ چلے جاتے ہیں کبھی بابا
کب سے یہ گفتگو گھر میں گھوم رہی ہے کہ آپ کا رشتہ تقریباً طے کیا جا چکا
ہے مگر پھر...." رانیہ استفسار کر رہی تھی جب ان کا ذہن بھٹکنے لگا تھا مگر وہ
سمبھل گئے تھے۔

کیوں نایوں کیا جائے در کی شادی کروادیں میرا معملہ رر کا ہی رہنے دیں۔"
انہوں نے بہم فقروں میں دل کی بات کہی تھی۔اور اندر آتے دراب کو بیچ
"یں لائے۔

"اللہ کو مانے بھائی! عمر ہی کیا ہے ابھی میری...دراب اس حملے پر تڑپا۔"

"جی بھائی اب بابا کے آتے ہی ہم رسم کے لیے جائیں گے اور امی مہربانی آپ
شادی کی تاریخ لے کر ہی لوٹئے گا۔" رانیہ نے مانو حکمیہ انداز میں کہا تو جہاں
آرا مسکرادیں۔

"کاش میں رضامندی ظاہر نہ کرتا یا مزید وقت ہی مانگ کر لیتا۔ تمام راستے تو
بند ہو چلے...یہ دل بھی غلط وقت پر بغاوت کیوں کر رہا ہے کیوں وہ وجود مجھے
"اپنے ارادوں سے پلٹ جانے کا کہہ رہا ہے۔

کیااحساس ہے اس نام کا... میں تو بڑا عام سا بندہ رہا ہوں کبھی اس جھمیلوں"
میں نہیں پڑا... میرا دل تو میرے قابو میں رہا ہے۔ پھر اب یہ کون سے
"احساس کو ہم کنار کرنے لگا ہے۔

محبت! محبت ہے وہ احساس بالاج جس نے تمہیں مضطرب کر رکھا ہے..."
دل نے لمحے میں انہیں آئینہ دیکھا دیا۔ وہ ساکت رہ گئے۔ سماعتیں غیر
متحرک رہ گئی انہیں لگا مانو سانس بھی تھم سا گیا تھا یہ کب ہوا کچھ احساس نہ
"ہوا۔

بھائی! آپ جانے سے پہلے تو بھابھی سے نہیں ملنے گئے مگر اب تو چلے جائیں"
نا۔ "دراب کی آواز انہیں حال میں لائی۔
کس حوالے سے بھلا۔ "وہ کہہ گئے۔"

لیں آپ کی ہونے والی منگیتر ہیں کہیں تو سلسلہ کلام بھی کروادیں۔"رانیہ" نے بھی حصہ لیتے ہوئی شرارت سے کہا تھا۔

کوئی فصول حرکت مرتکب کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم سب۔" بات بڑوں میں طے ہوئی ہے۔"انہی میں رہنے دو۔
مگرامی! بھابھی بھی تو منتظر ہوں گی نہ...رانیہ نے جہاں آرا کے بات پر" "کہا۔

رانیہ! بس کرو یہ سب چلواب رات بھی بہت ہوگئی ہے.. بالاج نے محفل" "سمیٹتے کہااور اٹھ کھڑے ہوئے۔

امی! بھائی کا مزاج کچھ مختلف معلوم نہیں ہوتا ہے دراب کی نگاہ نے دور" "تک ان کا پیچھا کیا تھا۔

تھک گیا ہو گا شاید اس لیے.. جہاں آرا نے دھیان نہیں دیا تھا دراب"

"خاموش ہو گیا۔

تم کیوں یہ بھول بیٹھے ہو بالاج کے کسی سے منسلک ہو گئے ہو تم... کسی اور کو

"سوچنا اب ذیب تو نہیں دیتا تمہیں۔

باباوعدہ ایفا کر بیٹھے ہیں اور تم دل لگی کرنے چلے ہو۔اس لڑکی کا سوچو جو تم"

سے وابستہ کر دی گئی ہے۔ "وہ بستر پر لیٹے خود سے ہم کلام تھے۔

تمہارے زندگی میں مشعل خانزادی نے داخل ہونا ہے تمہیں پہرے

بیٹھانے ہوں گے زرباب کا سراپا نگاہ میں ابھرا تو وہ رخ موڑ گئے مگر یہ اب

"آسان کب رہا تھا۔

زر مجھے تم کچھ متفکر سی معلوم ہوتی ہو؟''لان کے ایک جانب باڑ کے پاس''
کھڑی وہ نازک سی کلی ہاتھ میں لیے اسے نرمی سے سہلا رہی تھی جب وثقیٰ
''اس سے ساتھ آن کھڑی ہوئی۔

تباہی کو کچھ بچا کب ہے۔ طوفان تو آن پہنچا ہے۔''وہ ہولے سے گویا''
ہوئی۔
زرباب، التمش بھائی کی واپس تمہارے ذہن میں کیا تخیل لائی ہے۔''وہ''
جب سے لوٹے ہیں تم مہر بہ لب ہو۔

میرا ذہن مانو نکارہ ہو گیا ہے وثق وہ گہری سانس لیتے گویا ہوئی۔ التمش کیا''
سوچ رہے ہیں کچھ علم نہیں...ماموں ابو نے کیا سوچ کر انہیں راضی نامہ تھاما
''میں نے کچھ نہ پوچھا۔

تم متردد نہ ہو زر تم سے آگاہی لیے بغیر کوئی بھی فیصلہ نہیں ہو گا۔ تاتا ابو"
نے التمش بھائی کو جو حق دیا وہ ہی تمہیں بھی حاصل رہے گا۔ "عرشمان
ہاتھوں میں مگ تھامے ان تک آیا تھا۔
فیصلے کا اختیار رہے بھی تو کبھی کبھی آپ دوسرے پر انحصار ہو جاتے ہیں"
"عرشم۔ مگ تھام کر وہ گویا ہوئی۔

خود کو بے بس تصور کرنا چھوڑ دو زربا! زندگی کے کچھ فیصلے ہمیں حوصلے"
سے لینے ہوتے ہیں۔ میں ہوں ہم سب ہیں تمہارے ساتھ پھر خوف کیسا۔
عرشمان نے ہمت فراہم کی تو وہ سر ہلا گئی۔ یہ نہ کہہ سکی ہے کچھ رشتوں کا مان
"اتنا ہوتا ہے کہ کبھی کبھی سر تک نہیں اٹھ پایا۔

خیر یہ چوٹ کیسے لگی؟" ولیٰ نے پوچھا تھا مقصد صرف اس کی ذہنی رو کو" بھٹکانا تھا۔

ناپوچھو فلحال میں گردش زدہ ہوں۔ کل شوپیس والے مسٹر، اور ڈاکٹر" "بالاج ایک ہی ہستی ٹھہرے ہیں۔

افف! میرے تو لبو پر قفل ہی پڑ گئے تھے کتنی شرمندگی ہوئی مجھے بتا نہیں" سکتی۔ مگر یہ ماننا ہو گا کہ وہ واقعی اپنے کام اور ذاتی معملے کو الگ رکھتے ہیں اگرچہ ان کی جگہ کوئی اور ہوتا تو یقیناً میرے سابقہ عمل پر کوئی ردِ عمل ضرور ظاہر کرتا۔" وہ سچائی سے گویا ہوئی۔

ویسے مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے میں نے یہ نام گھر میں کسی سے سنا ہے۔ شاید" "مشعل کے حوالے سے... وثقیٰ نے ذہن پر زور دیتے کہا تھا۔

عرش یہ کہیں وہ تو نہیں جن کا رشتہ مشعل کے لیے آیا تھا۔"

نہیں! مجھے نہیں لگتا... وہ تو کسی فوجی کا تھا بات ابھی تک منظر عام پر تو نہیں

"آئی مگر اتنا مجھے پتہ ہے وہ اسد چاچو کے اوسط سے آیا ہے۔

مشعل کا رشتہ طے ہو گیا ہے کیا؟" زرباب نے متعجب سے لہجے میں کہا۔"

تقریباً! مگر ابھی بات گردش میں نہیں آئی ہے۔ خاموشی سی"

ہے۔" عرشمان نے کہا تھا۔

ویسے تم کیسے چوک گئی ہو اس خبر سے ورنہ کب کوئی مدعا تم سے چھپ پایا"

ہے۔ عرش تو چلو آج کل امتحانوں میں مصروف تھا تمہیں کیسے علم نہ ہوا۔"

زرباب نے شرارت سے کہا تھا۔

مشعل کے معملے میں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رکھتی اس لیے۔" وہ بے"

بیزاری سے گویا ہوئی تھی۔

اچھا زرابہ دیکھوا بھی بھی تکلیف ہے عرشمان نے اس کا چہرا تھام پر ماتھے کر"
"چھوا۔

نہیں اب بہتر ہے۔" وہ جواب دے رہی تھی جب اُسی اثنا میں التمش ان"
تک آیا تھا۔ التمش نے اس منظر کو عجیب نگاہ سے دیکھا تھا۔ عرشمان اور
زرباب کی یوں نزدیکیاں اسے الجھا رہی تھی۔ ایک شک کا بیج دل میں آن پڑا
"تھا۔

زرباب میں تم سے کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں...التمش نے سپاٹ لہجے میں"
"کہتے سخت نگاہ عرشمان پر ٹھہرائی۔
عرشمان نے سر کو جنبش دی تھی اور وثقیٰ کے ساتھ اندر چلا آیا۔

تم نے انہیں تنہا کیوں بات کرنے لے لیے چھوڑا عرش ناجانے وہ کیا کہیں"
"زرباب سے وہ پہلے ہی بہت متردد ہے۔

کچھ عقدے خود حاصل کرنا ہوتے ہیں وثق یہ زندگی اس کی ہے سمبھالنا"
بھی اسے ہی ہوگا۔ ہم مشورہ تو دے سکتے ہیں مگر اس کے فصیلے نہیں
کر سکتے۔ "عرشمان نے رسان سے سمجھایا تو وہ سر ہلا گئی۔

" تمہیں آگاہی تو ہوگی کہ میرے واپس نہ لوٹنے کے پیچھے کیا وجہ تھی۔ "
مگر اب معملہ اور ہو گیا ہے بابا بھی رضامند ہو گئے ہیں۔ ویسے یہ ایسی کوئی"
مضائقہ خیز بات بھی نہ تھی۔ شادی زندگی بھر کا معملہ ہے جاننا پہچنا مرضی
ظاہر کرنا غلط تو نہیں وہ مسلسل بول رہا تھا جب کہ زرباب ہاتھ میں تھامی کلی
"پر نگاہ ٹکائے کھڑی تھی۔

بہر حال ! تم خوش ہو جاؤ.. کیونکہ تمہیں اب تک جتنا سمجھا ہے لگتا ہے"
فیصلہ تمہارے حق میں ہی آئے گا۔ بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کہا
"تھا جب کہ زرباب کو اپنے وجود میں خون منجمد ہوتا محسوس ہوا تھا۔

مجھے اس بات کی آگاہی ہمیشہ سے تھی التمش کہ تم ایک انتہائی غرض آشنا"
انسان ہو۔ تمہارے وجود میں بے حسی کے سوا کوئی احساس نہیں۔ میں کے
آگے کچھ نہیں سوچ سکتے ہو، تمہاری نگاہ میں میں پہلے بھی نہ کچھ تھی، نہ آج
کچھ ہوں اور یقین ہے آئیندہ بھی میرا وجود بے جان ہی ہو گا مانو حاکمیت چاہتے
"ہو تم بس۔

کل بھی مجھے اپنی مرضی کے آگے روندھ دیا تھا تم نے اور آج بھی میری"
کوئی حیثیت نہیں ہے۔ وجود میں تباہیاں سی ہونے لگی تھی نگاہ میں نمی سے
"اتر آئی تھی۔ وہ خود سے ہم کلام اس سفاک شخص کو دیکھ رہی تھی۔

لیکن خیر ابھی فلحال میں کچھ وقت اور چاہتا ہوں۔ جلد ہی بابا کو اپنا فیصلہ دے دوں گا۔" وہ اس طرح زرباب سے تکلم کر رہا تھا جیسے بس اُسی کے جانب سے فیصلہ کیا جانا ہو۔

میں تم جیسے انسان کے ساتھ نباہ نہیں کر سکتی جس کی نگاہ میں میرا وجود بے جان شے جیسا ہوا۔" وہ بھی ایک فیصلہ کر گئی تھی۔

تم کافی حد تک میرے مزاج جیسی ہو باقی میری مرضی میں بھی ڈھل جاؤ گی۔" وہ متبسم سا کہتا چلا گیا تھا جبکہ زرباب کو اپنے پیر بے جان سے محسوس ہوئے تھے۔ نگاہ برس پڑی تھی مگر لبوں سے سسکی نہ نکلنے دی۔

کیا مطلب ہے میری منگنی کی جارہی ہے کیوں؟" بینا کی دی گئی اطلاع نے "
اُسے کتنے ہی لمحے کچھ بولنے کے قابل نہ چھوڑا تھا۔
کیوں کا کیا سوال ہے مشعل! رشتہ طے ہی ہے اور اب مہر کی صورت منگنی"
ادا کی جارہی ہے اور اس میں اتنا استعجابی انداز کیوں؟ جیسے تم سے بنا پوچھے ہم
نے رشتہ طے کر دیا ہو۔" بینا برہم سے گویا ہوئی تھی۔

ہاں پوچھا تھا... مگر رسم کے لیے نہیں پوچھا تھا آپ لوگوں نے... مجھے ابھی"
نہیں کرنی ہے آپ کہہ دیں۔" اس کا دماغ مانو مفلوج سا ہو رہا تھا۔ گمنام
انسان سے محبت دل کے نہال خانوں میں بس سی گئی تھی۔ وہ بے قابو ہی تو
ہونے لگی تھی۔

فضول گوئی بند کرو مشعل! رشتہ طے ہے وہ پرسو آنے والے ہیں اور تمہارا"
"کہنا ہے منع کر دیا جائے۔ بھلا کوئی جواز ہے اس بات کا۔

جی ہاں ہے اور وہ یہ کہ میں یہ اس شادی پر رضامند نہیں ہوں۔ ''بڑے'' سکون سے اس نے دوسروں کا سکون غارت کیا تھا۔

مشعل! حواس مختل ہو گئے ہیں تمہارے کیا۔ بینا نے استعجاب سے سمرین'' ''کے جانب دیکھا۔ جن کی حالت بھی ان سے مختلف تو نہ تھی۔

مشعل! تم... تم کسی کو پسند کرتی ہو نا جانے کس احساس کے تحت سمرین'' نے استفسار کیا تھا اور مشعل نے چہرے اٹھا کر انہیں دیکھا تو وہ مہر بہ لب ''ہو گئی۔

مشعل! بینا سختی سے چیخی تھی۔ تم ایسا کیسے کر سکتی ہو مشعل اگر کوئی پسند'' ''تھا تو پہلے کیوں نہ کہا۔ کیوں راضی ہوئی تم اس رشتے پر۔

یہ سب اچانک ہوا ہے امی!'' وہ ہولے سے بولی۔''

کون ہے وہ، کیا نام ہے ؟''سمرین نے بینا کو حوصلہ دیتے پوچھا۔''

''اور بس یہی تو آکر مشعل تھم گئی وہ خود نہیں جانتی تھی کسی کو کیا بتاتی۔''

بتاؤ کون ہے وہ کیا کرتا ہے ؟''بینا نے سخت لہجے میں کہا تھا۔''

معلوم نہیں۔''وہ کہہ گئی۔''

کیا مطلب معلوم نہیں۔''عصمہ بیگم بھی اُسی وقت اندر آئی تھی وہ معملہ فہم ہونے پر گویا ہوئی۔

''میں کچھ نہیں جانتی بس ایک بار ملی ہوں۔''

''افف ! یہ لڑکی نئے اختراع ڈھونڈتی ہے پریشان کرنے کے لیے۔''

مجھے امید ہے کوئی شخص نہیں ہے جیسے یہ پسند کرتی ہے۔''اس کی بات پر''

بینا نے کہا تھا۔

''امی ! میں کہہ رہی ہوں نا۔''

تو نام و پتہ بتاؤ۔''سمرین ترکی بہ ترکہ بولی۔''

دیکھو مشعل ! تمہارے باپ، تایا نے زبان دے دی ہے وہ بھی تمہاری رضامندی ملنے پر کیوں ان کے عزت کو مٹی کرتی ہو۔ ''عصمہ بیگم نے تحمل سی کہا تھا۔

''بھابھی کسے سمجھا رہی ہیں آپ... یہ سب اس کے ذہن کا اختلال ہے کیا جانتے نہیں ہیں اس کو، یہ فیصلہ بھی بدل جائے گا بھلا جس کا نام تک معلوم نہیں ہو محبت کیسی پھر۔''

''میں نہیں چاہتی مشعل یہ بات باہر آئے تمہارا تو یہ شوقیہ عمل ہو گا میری تربیت پر انگلی اٹھ جائے گی۔ رسم ہونے والی ہے رشتہ جہاں کیا ہے وہی پر ذہن کو تعمیر کر لو تم سمجھی۔ بینا کہتے چلی گئی مگر وہ اپنے فیصلے سے ایک انچ بھی ہٹنے کو تیار نہ تھی۔''

منتشر الحواس ہی تو بیٹھا تھا وہ نگاہ سامنے موجود ڈبے پر تھی۔ آخر کون ہے۔"
جو اس قسم کی حرکت کا ارتکاب کر رہا ہے۔
"اتنے زور میں یہ تیسرا تحفہ ہے۔

ڈبہ پر سے پیپر کھولتے وہ خود سے ہم کلام تھا۔ اندر سے سیاح لیڈر کی جیکٹ"
تھی ساتھ ایک چٹ جس پر سنہری حرفوں میں انت الحیات لکھا تھا ساتھ نیچے
"دررری... جیسے اس نے اول بار میں ہی اپنے نام کا مخفف جانا تھا۔
بے نام تحائف تھے یہ۔ جو بہت مہنگے ہوا کرتے تھے۔ پچھلی بار تحفے میں"
گھڑی تھی جو اُسے اپنے آفس کے باہر کسی بچے کے ہاتھوں ملی تھی۔ پوچھنے پر
"بتایا گیا کسی لڑکی نے دیا ہے کون، کہاں معلوم نہ ہوا۔

دوسری بار گاڑی کے ڈش بوڑ پر رکھا ملا، اور ہر بار مختلف جگہ سے ملنے پر وہ" واقعی الجھ سا گیا تھا اور ابھی یہ اس کے گمان میں بھی نہ تھا کہ یہاں اسے مل سکتا ہے ایک بعام خانے میں جب ویٹر نے اسے بیگ دیا تو اس کا استعجاب میں "آنا تو درست تھا۔

پسند اور شے دیکھ کر آپ کی حیثیت کا باخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کسی" "اچھے گھرانے سے تعلق ہے آپ کا۔

یہ کھیل مخفی رہنے کا زیادہ طول نہیں پکڑے گا جلد ہی آپ تک رسائی" "پالوں گا۔ گہری سانس لیتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ "تبھی رانیہ اندر آئی تھی۔

در بھائی! آپ جانتے ہیں آج شام بھائی کے سسرال جانا ہے۔ تو مہربانی" کر کے مجھے مارکیٹ لے جائیں ایک اچھا سا جوڑا لینا ہے۔ "وہ لاڈ سے اس کے کاندھے لگی تھی۔

رانیہ ابھی کچھ روز پہلے ہیں تو تم نے اچھے سے دو جوڑے لیے تھے۔ ''وہ'' متعجب ہوا۔

ارے تو وہ پہن لیے نا اب ایک بھی نہیں۔ ''میں بھائی کو کہتی مگر وہ ہسپتال'' سے نہیں لوٹے ابھی آپ لے چلیں نا۔ ''رانیہ نے لہجے میں بلا کی معصومیت طاری کی تھی۔ اچھا زیادہ معصوم نہ بنو چلو میں آتا ہوں وہ اس کے سر پر چپت لگاتا گویا ہوا تو وہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

اللہ خیر! مجھے معلوم ہوتا ہے مانو میری نگاہ عجیب سے تصورات دیکھ رہی ہو'' جو حقیقت معلوم ہوتے ہیں مگر ذہن ماننے کو قطعی رضامند نہیں۔ ''عرشمان کچن کے دورازے میں ایستادہ شرارت سے مسکراتے سامنے کھڑی وثقی کو آٹا گھوندتے دیکھتے کہہ رہا تھا۔

تو نامانو! کسی نے کون سا تمہاری کنپٹی پر پستول رکھ دی ہے وہ پہلے ہی ضبط"
" کیے تھی عرشمان کے تنگ کرنے پر برہم ہوئی تھی۔
عرش آج نہ چھیڑ واُسے ورنہ کوئی بھروسہ نہیں کہ جان سے جاؤ۔ سحرش"
نے عرشمان کے کندھو پر ہاتھ رکھتے متبسم لہجے میں کہا تھا۔
کیوں خیریت ہے نا بھئی؟ "اُس نے سحرش کی ہاتھ سے لیتے کہا تھا۔"
آج وہ مہمان آنے والے ہیں نا مشعل کی رسم کے لیے چاچی اور امی نے"
بوتیک جانے سے منع کر دیا ہے ساتھ بعام کی ذمہ داری بھی انہی کے سر
ہے۔ "سحرش اب باقاعدہ ہنس پڑیں تھی۔
بھابھی آپ ہنس رہی ہیں اور تم عرشم چلے جاؤ ورنہ تمہاری نہاری بنانے"
"میں وقت نہیں لگاؤں گی وہ خفگی سے بولی تھی۔
ارے یار تمہارے ہاتھ میں ذائقہ بھی تو بہت ہے نا اس لیے۔ "وہ محبت"
سے گویا ہوا۔

ہاں! رسم مشعل کی مگر سزا ہمیں مل رہی ہے اور وہ شہزادی اپنے کمرے"
میں گوشہ نشین ہیں انہیں تو مانو کوئی سروکار ہی نہیں ہے کہ گھر میں
افراتفری کیوں ہے۔ "کھیر کو فریج میں رکھتے بلند آواز میں بڑبڑائی۔
اچھا اب مزید برہم نہ ہو جاؤ نہالو اور کچھ دیر آرام بھی کر لو۔ باقی میں دیکھ"
لوں گی۔ "سحرش نے محبت سے کہا تھا۔
شکریہ بھابھی!" زرباب کو بھی میں نے نہیں بخشنا کہا تھا دوپہر کو جلد"
آجاؤں گی مگر اب تک کچھ پتا نہیں ان محترمہ کا۔

کیوں اپنے اتنے خوبصورت چہرے پر غصہ کی بادل رکھ کر اس کے"
خوبصورتی کو مانند کرتی ہیں آپ۔ "سرخ چہرہ ماتھے پر چند پسینے کے ننھے
قطرے پر غصہ لیے خوبصورت لگ رہی تھی ناک کی سونے کی بالی مزید چمکنے
لگی۔

مان! موقع وجگہ کو نظروں میں رکھ لیا کرو اس کی نگاہ سے وہ لمحے کے لیے"
"تھمی تھی۔

تعریف کے لیے موقع کب تلاشنا ہوتا ہے۔ ویسے تمہاری ناک کی بالی مجھے"
"بے قابو کر دیتی ہے۔

عرش خدا کے لیے بھابھی ہیں یہاں...اس نے چور نگاہ سے سحرش کو دیکھا"
"جو ہانڈی میں چمچہ چلاتے مکمل اس میں مگن تھی۔

اچھا تو جگہ بتا دو میں وہاں آجاؤ گا تعریف کرنے کے لیے۔ "وہ مزید ستاتے"
بولا تو وہ ثقی گھور کر چلی گئی پیچھے وہ بھی بڑھا تھا۔ سحرش نے نگاہ اٹھا کر خالی
دروازے کی جانب دیکھا ان کی لبو پر بڑا جاندار تبسم تھا۔

بھئی ہو گئی سب تیاری دیکھوں شام سے پہلے سب ہو جائے اور یہ ریاط"
"کیوں نہیں آئی اسی اثنا میں عصمہ بیگم اندر آتے گویا ہوئی۔

جی امی، ولی نے تقریباً سب کر لیا تھا باقی جو رہ گیا ہے میں سلطانہ کے ساتھ" کر لوں گی۔ ریاط ابھی آئی ہے حیا اور حدید کے ساتھ کھانا کھا رہی ہے کمرے میں۔ "سحرش نے مفصل سے جواب دیا تھا تو وہ کچھ مطمین ہوئی۔

ڈاکٹر زرباب! واڈ بوائے نے اسے پکارا تھا۔ وہ جو اسٹاف روم کی جانب بڑھ" "رہی تھی متوجہ ہو کر مڑی۔

یہ ڈاکٹر بالاج نے آپ کو بھجوایا ہے.. ایک ڈبہ اس جانب بڑھاتے اس نے" کہا گیا تھا۔ زرباب نے متعجب سا ہو کر اسے تھامتے کھول کر دیکھا اس میں سنہری کھسے تھے جن پر خوبصورت سی سرخ رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی۔" بے ساختہ زرباب کے لبو پر تبسم آن ٹھہرا کچھ گھنٹو پہلے کا واقعہ ذہن کے پردے پر وادر ہوا تھا۔

سر یہ آپ کی کافی ! میز پر کافی کا مگ رکھتے وہ ضبط سے گویا ہوئی تھی۔ غیر "
محسوس طریقے سے بالاج نے کافی کی ذمہ داری اس پر ڈال دی تھی۔ ناچاہتے
ہوئے بھی وہ زرباب کو خود کی نگاہ سے اوجھل نہیں رکھ پائے تھے۔ یا خود کو
"وہ سمجھا نہیں پا رہے تھے۔ ابھی وقت درکار تھا انہیں۔

میں جاؤ سر یا کچھ اور کام بھی ہے۔ "ہلکی سی خفگی لہجے میں سموئے وہ گویا"
ہوئی تھی۔ ہمیشہ سے اُسے کافی بنانے سے چڑ تھی وہ یہ کام عرشمان سے ہی
کرواتی تھی مگر یہاں بالاج نے بنا پوچھے ہی حکم صادر کیا تھا۔ اور وہ انحراف
"بھی نہ برت پائی تھی۔

بامشکل انہوں نے تبسم کو چھلکنے سے روکا تھا اس کی خفا نگاہوں کے رنگ "
نے بالاج کا قلب دھڑکایا تھا۔ "جی جائیں اور یہ ایکسرے ڈاکٹر رابعہ کو دے
"دیے گا۔

جی ! وہ تھام کر پلٹی تھی جب میز کنارے رکھا کپ اس کے ہاتھ سے پلٹا تھا"
جو سیدھا پیروں کے پاس آن گرا۔ وہ بروقت دو قدم پیچھے ہوئی تھی بالاج
"برق رفتاری سے اس تک آئے تھے۔

زرباب آپ کو لگی تو نہیں ؟" وہ نگاہ اس کے پیروں پر جمائے گویا ہوئے"
جہاں سفید کھسے داغ دار ہو چکے تھے۔
آپ کے پیروں پر گری ہے دیکھائیں وہ بے ساختہ گھٹنو کے بل بیٹھے۔"

ارے نہیں سر ! یہ کارپیٹ پر گری ہے وہ بالاج کی اس حرکت پر ہڑ بڑائی"
"تھی۔

شکر خدا ہے ! دھیان کہا ہوتا ہے ہانم گرم کافی تھی پیر جل سکتا تھا اتنی" عجلت کیوں کرتی ہیں ہر کام میں۔" وہ اب مگ اٹھاتے اُسے سختی سے کہہ رہے تھے۔

معذرت سر میں دوسری لاتی ہوں !" وہ پلٹی یہ انداز بالاج کے اُسے متغیر ہی تو کر رہے تھے۔

نہیں ضرورت نہیں ہے آپ جائیں انہیں بھی غالباً اپنے عیاں ہونے کا" خوف ہوا تھا۔

وہ سر جھکا کر چلی گئی تھی جب کہ ان کی نگاہ سفید داغدار گھسے میں اٹک گئی تھی

"وہ موبائل نکال کر کسی کا نمبر ملانے لگے تھے۔

جی بابا میں پہنچ جاؤں گا آپ بے فکر ہو جائیں۔ فون پر مقابل توقیر صاحب تھے۔

"بس آپ مجھے پتہ بھیج دیں۔جی آجاؤں گا اوکے۔

نہیں تم ہمارے ساتھ ہی جاؤ گے ہم منتظر ہیں۔" وہ گویا ہوئے۔"

مگر! مجھے علم ہے دس منٹ ایک گھنٹہ ہو گا اس لیے جب تک تم نہیں " آتے ہم نہیں جائیں گے۔ توقیر صاحب نے گفتگو تمام کی اور سلسلہ منقطع "کر دیا۔

وہ کچھ بول ہی نہیں پائے تھے۔اسی لمحے زرباب ان تک آئی تھی بے" ساختہ بالاج کے نگاہ اس کے پیر تک پہنچے مگر...افسوس نے ان کے وجود کو اپنے حصار میں لیا تھا۔ نگاہ اٹھا کر چہرے پر ٹکائی وہ بھی ان کی بات سمجھ گئی۔

بہت شکریہ سر!" مگر یہ اس کی قطعی ضرورت نہیں اس نے ڈبہ ان کے جانب بڑھایا تھا۔

"میں علم رکھتا ہوں آپ اپنے نقصان کا ہرجانہ وصول ضرور کرتی ہیں۔" وہ کہہ گئے اور زرباب کے لب مسکرا اٹھے۔ان کا دل بے قابو ہونے لگا گال کر گڑھا مزید گہرا ہوا تھا انہیں نگاہ کو سمبھالنا دشوار معلوم ہوا تھا۔ لمحے میں اپنے چہرے کے زاویے کو سخت کیے ہاتھوں کو پشت پر باہم پیوست کیا ورنہ دل گستاخی پر آمادہ کر رہا تھا انہیں رسوا کروانے کے در پر تھا۔

مگر یہ نقصان آپ سے نہیں ہوا تھا اس لیے۔ "وہ اس کا گزیز سمجھ گئے تھے" اس لیے ڈبہ تھام لیا۔

ویسے سر مجھے آف چاہیئے تھا! اس کا مزید ٹھہرنا بالاج کے لیے محال تھا اور"
"وہ آج مانو بڑی فرصت میں تھی۔

میری ڈیوٹی حبا لے لیں گی معذرت سر کچھ بہت اہم کام ہے گھر میں۔""
امید تو نہ تھی عنایت کر دی جائے گی پھر بھی مزاج اچھا دیکھا تو کہہ بیٹھی
تھی۔

ٹھیک ہے جائیں مگر اس کی تلافی میں اگلے ہفتے رات کی شفت آپ کریں"
گی۔ مضبوط لہجے میں بنا کسی تاثرات سے وہ کہتے آگے بڑھ گئے جب کہ وہ
"ساکت رہ گئی۔

مانو یوں کہ وہ رضامند ہو ہی جائے گی۔ ظالم، سنگ دل، بے رحم وہ القابات"
سے نوازتی بیگ لینے چلی تھی۔ "مگر ان کے دل سے انجان ٹھہری تھی۔

خانزادہ ہاؤس کی بنیاد زبیر خانزداہ اور جمیلہ خاتون نے رکھی تھی ان کی چار اولادیں بلال، عباس، اسد اور زہرا تھیں۔

بلال صاحب اور عصمہ بیگم کی اولاد میں التمش اور حیا تھی۔ جب کہ اسمائیل، عرشمان اور مشعل، عباس اور بینا کے بچے تھے۔

اسد کی بس دو ہی بیٹیاں تھی وثقیٰ اور ریاط۔

زہرا کی شادی عاصم سے ہوئی تھی ان سے ایک بیٹی زرباب تھی مگر عاصم کی یہ شادی ان کے مرضی کے خلاف ہوئی تھی وہ پہلے ہی کسی کو پسند کرتے تھے اسی لیے زہرا کے ساتھ نبھاہ نہ ہو سکا اور یوں زرباب کے پیدائش سے تین ماہ پہلے ہی عاصم نے زہرا کو چھوڑ کر اپنی پسند کی شادی کر لی۔ وہ واپس میکے کی دہلیز پر چلی آئیں تھی۔ غم بڑا تھا کہ شادی کو سال بھی نہ ہوا تھا بیٹی کی پیدائش پر شاید وہ بھی ہار جاتی مگر تمام گھر والوں کے ساتھ نے انہیں حوصلہ فراہم

کر دیا۔ کچھ وقت بعد ان کی بے رونق زندگی کو دیکھتے بلال صاحب نے پھر سے انہیں رشتہ ازدواج میں باندھنے کا فیصلہ کیا۔

زرباب چھوٹی تھی ویسے بھی وہ گھر میں سب سے بہت قریب تھی دوسرا زہرا کی زندگی میں کوئی مشکلات نہ آئیں سب کا فیصلہ تھا اور زرباب و نہیں سب کے پاس رہے۔

قاسم اچھے فطرت کے مالک تھے انہیں زرباب کے زہرا کے ساتھ آنے پر کوئی مسئلہ نہ تھا مگر خود بھی زرباب ننھیال کی عادی ہو گئی تھی یوں اس کی پرورش ننھیال میں ہوئی تھی۔

اسمائیل اور التمش تقریباً ہم عمر ہی تھے۔ اسمائیل کاروبار سمبھال رہے تھے ان کی شادی سحرش سے ہو چکی تھی اور ایک پانچ سال کا بیٹا حدید بھی تھا۔ التمش پڑھنے کے لیے چاہئنہ گیا تو وہی کا ہو کر رہ گیا تھا۔

مشعل کا اپنا جیولری کا آئن لائن کام تھا۔اس میں اور عرشمان میں دو سال کا فرق تھا۔

عرشمان، وثقیٰ سے چھے ماہ بڑا تھا جب کے وثقیٰ زرباب سے دو ماہ چھوٹی تھی۔

عرشمان یونیورسٹی میں پرفیسر تھا، وثقیٰ کا اپنا چھوٹا سا بوتیک تھا جب کہ زرباب ڈاکٹر تھی۔ریاط بھی ایک پینٹر تھی جو پرفیشنل کام کرتی تھی حیا ابھی چھوٹی تھی وہ پڑھ رہی تھی۔

حتہ کے خانزادہ ہاؤس سے تمام بچے ہنر سے مالا مال تھے۔

مشعل! آپ ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں نیچے سب منتظر ہیں۔"لاپرواانداز" میں اسے بیڈ پر لیپ ٹاپ میں مگن دیکھ کر وہ جھنجھلائی تھی۔

کیوں میرے منتظر کیوں ہیں؟"وہ ازلی بے پروائی سے گویا ہوئی تھی۔"

حد کرتی ہیں آپ کیوں کا کیا مطلب ہے مہمان آنے والے ہیں۔ ”تائی جی“
کتنی مرتبہ آپ کا پوچھ چکی ہیں۔
خدارا کوئی تماشہ نہ کیجیے گا میں جا رہی ہوں پندرہ منٹ تک آجائیں ورنہ تائی
جی کو بھیج دوں گی۔ وثقیٰ کہتی باہر نکل گئی تھی۔

عرشو! کیا بدتہذیبی ہے یہ۔ ”وہ نیچے کی جانب جا رہی تھی جب پہلی پر“
عرشمان نے اس کا نیلا آنچل کا کونا تھام کر اسے روکا تھا۔

اگر اس طرح روکنا بدتہذیبی میں شمار ہوتا ہے تو کیا ہاتھ تھام کر روکنا جائز“
”ٹھہرا ہے؟

ابھی تمہیں یہ حق میسر نہیں۔ تم باخوبی آگاہ ہو میری کچھ حدودیں ہیں کچھ“
”اصول ہیں۔

جانتاہوں !اور یہ سب انداز ہی تمہیں انمول بناتے ہیں۔ ''وہ سچائی سے'' گویاہوا تھا۔

خیر یہ لو! ''ایک شاپر اس نے آگے لیا۔''
یہ کیاہے؟ ''وہ متعجب سے گویاہوئی۔''

خود دیکھ لو۔ ''عرشمان نے متبسم سا کہا تھا نگاہوں میں امنگ کے بے شمار'' رنگ تھے۔

ارے! مگر یہ کیوں.. خوبصورت سرمئی نیٹ کے سوٹ پر شیشوں کا کام کیا'' ہوا تھا وہ بے شک عمدہ سوٹ تھا۔ ''وثقیٰ کی نگاہ میں ستائش تھی۔

رسم میری نہیں مشعل کی ہے وہ ستانے کو گویا ہوئی۔ ''عرشمان کی''
مسکراہٹ تھمی۔

ہاں جیسے تمہاری ہوتی تو عرشم تحفہ دے رہا ہوتا تھا نادان لڑکی۔ ''زرباب''
نزدیک آتے گویا ہوئی تھی۔

اگر ایسا ہو جائے تو؟ ''وہ مسلسل چھیڑ رہی تھی۔''

زربا کہہ تو اس سے لبوں پر مہر لگا لے۔ یہ نہ ہو کہ آج میں اُس سے خفا
ہو جاؤ۔ ''عرشمان نے شکایتی انداز میں کہا۔

آج ایسا کیا ہے؟ ''اس نے فقروں کو پکڑا تھا تو زرباب ہنس دی وہ بھی علم''
میں آجائے گا پہلے جاؤ تیار ہو جاؤ تم۔ اسے کمرے میں دھلتی وہ عرشمان کو دیکھ
کر مسکرائی۔

”تمام کام سرانجام دیا جا چکا ہے جناب اور کوئی حکم۔“
زر! عرشمان نے گھورا تھا مگر وہ ہنستی چلی گئی۔

بس کوئی گڑبڑ نہ ہو وہ سمبھال لینا تم۔ ”بے ساختہ ان نے زرباب کے ہاتھ“
تھامے۔
نہیں ہو گی میں ہوں نا۔ ”وہ اس سے سینے سے لگ کر بولی تو عرشمان مسکرا“
دیا۔
دو ردو نگاہوں نے یہ منظر بہت گہری نگاہ سے دیکھا تھا چہرے پر کراہت سا“
”تاثر در آیا تھا۔

مشعل، ریاط کے ہمراہ لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔ مگر الگے ہی لمحے مانو“
” دونوں مجسمہ ہو گئی تھی۔

آؤ بیٹا! جہاں آرا کی پکار ہی انہیں حال میں کھینچ لائی تھی مشعل تو قدم بڑھا"
بھی گئی تھی۔ "مگر ریاط کے وجود میں اتنی بھی ہمت نہ تھی کہ بیٹھ سکتی۔اس
کی نگاہ میں تو ایک منظر قید ہو گیا تھا اور وہ دیوانی پلک میں ارتعاش بھی نہ چاہتی
"تھی۔

دراب کا وجود سامنے تھا جس کی ایک جھلک کے لیے وہ مشکلات اٹھاتی تھی"
"وہ ایڈووکیٹ دراب زیدی اس کے روبرو تھا۔

ماشاءاللہ! جتنا سوچا تھا اُس سے بھی زیادہ خوبصورت پایا ہے آپ کو۔""
جہاں آرا نے محبت سے بوسہ دیا تھا۔
مگر مشعل کی جانب سے کسی ردِ عمل ظاہر نہ ہوا اس کی نگاہ کا ارتکاز تو بالاج
"تھے۔

مجھے کہاں آگاہی تھی کہ تم میرا مقدر ہی بنے والے ہو کہاں کہاں نا تلاشہ"

"تمہیں اور تم یوں میرے سامنے آن موجود ہو گے معلوم کہا تھا۔

جس کے لیے میں انکاری تھی۔اب اقرار ہونا ہے۔ مگر نہیں میں کبھی نہیں"

بتاؤں گی کہ تمہیں پہلی نگاہ میں اپنا دل دے بیٹھی تھی۔ بلکہ میں کسی کو بھی

"اس بات سے آگاہ نہیں کروں گی۔امی کا کہاں سچ ہو جائے گا۔

میں چاہے جانے کے لائق ہوں۔ تم مجھ سے اظہار کرو گے میں نہیں"

"ناجانے کون کون سے فیصلے وہ اس لمحے کر رہی تھی۔

ہم پہلے بھی مل چکے ہیں آپ کو یاد ہے گھر آئے تھے آپ ایک پارسل لے"

کر۔ "مشعل کی آواز نے انہیں متوجہ کیا تھا اور یہ ہی خیال تو انہیں کب سے

متردد کر رہا تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی وہ الجھ سے گئے تھے اس روز زرباب

"نے انہیں یہاں کا پتہ دیا تھا۔

تو کیا یہ ان کا گھر تو تھا؟" ذہن نے خیال ظاہر کیا۔ نہیں نام تو عرش کے"
بھجوایا تھا۔ جب کہ اس پر نام وثقیٰ خانزادی کا تھا وہ بے انتہا الجھ گئے تھے۔ دل
"میں ایک ہی پکار تھی کہ وہ یہاں نہ ہو مگر یہ ناممکن تھا۔

میں تسلیم کرتا ہوں کہ میری شرارتیں بہت ہیں، میں تنگ بھی تمہیں "
بہت کرتا ہوں، مگر یہ سب تمہارے وجود کی وجہ سے ہے تم نہیں تو عرشمان
"خانزادہ کی ہنسی نہیں مانو جیسے میں بنجر ہو جاؤں گا۔
جب میں تمہارے ساتھ ہوتا ہوں تو وہ عرشمان ہوتا ہوں جس کی زندگی میں
قوز و قزا کے رنگ ہوتے ہیں مجھے اعتراف ہے۔ وثقیٰ میرا دل تمہارے محبت
"سے لبریز ہے۔

تمہاری رضامندی عنایت ہو جائے تو میں اس رشتے کو کسی مضبوط بندھن"

"میں باندھنا چاہتا ہوں۔

اپنی زندگی تمہارے نام منسوب کرنا چاہتا ہوں۔ حق عنایت ہو تو ضبط کی"

"مشقت سے آزادی میسر ہو جائے گی۔

وثقیٰ جو کب سے بس اُسے سن رہی تھی اس کے کلامی مانو سماعتوں میں رس" بن کر اتر رہی تھی۔ "وہ تیار ہو کر نیچے جانے والی تھی جب زرباب نے اُسے چھت کی جانب بھیجا تھا اور یہاں قدم رکھتے وہ مجسمہ سازی میں تبدیل ہو گئی تھی۔ ایک جانب بے انتہا سرخ گلاب رکھے تھے۔ چند تحائف کے ساتھ دھیمے سر میں کوئی گیت بھی ماحول میں گونج رہا تھا۔ ایک کونے میں روشنی تھی مگر اس سے زیادہ چمک عرشمان کی نگاہوں میں تھی۔

کہوں ناوثقیٰ! امید رکھوں کہ محرم بن کر میرے زندگی کو روشن کرو"
گی۔ "ایک گلاب اٹھا کر اس کے سامنے کیا۔ وہ تو سانس تک لینا بھول چکی
تھی جواب کہاں سے لب سے آزاد ہوتا۔ "صبیح چہرہ سرخی لیے ہوئے تھا۔

احترام کا تقاضا ہے وثقیٰ ورنہ تمہارے ان مومی ہاتھوں کو تھامنے کی بڑی چاہ"
ہے۔ "بھاری لہجے میں آواز یک بار اور گونجی تھی اور وثقیٰ کو ہوش فراہم
کر گئی۔ سرعت سے اس نے چہرا جھکایا تھا۔

میرے وجود میں لہو بن پر تمہارا عشق ڈورتا ہے عرشمان خانزادہ۔ مجھے"
"انتظار رہے گا اس لمحے کا جب میں تمہیں سونپ دی جاؤں۔
مجھے وہ زمین تو میسر ہے عرشمان جہاں دل کے ماتھے عشق کے حضور ٹکتے"
ہیں۔ بس وہ حق بھی میری جھولی میں ڈال دو کہ کھو دینے کا احساس مٹ
جائے۔ جہاں تمہیں نگاہ بھر کر دیکھنے کے لیے دنیا کا خیال نہ کرنا ہو۔ گلاب

تھامتے وہ حق دے رہی تھی عرشمان کی مسکراہٹ گہری سے مزید گہری ہوتی
”جارہی تھی۔
ایک ایک کر کے عرشمان نے تمام گلاب وثقیٰ کو تھمائے تھے۔
میں منتظر رہوں گی عرش ایجاب وقبول کے ان مراحل کے لیے جن کا“
”خواب روز میری نگاہوں میں ابھرتا ہے۔

”بہت شکریہ وثقیٰ... ہمارے زندگی میں لمحہ جلد آئے گا۔“

مجھے خوشی ہے کہ آپ دونوں نے بلآخر اظہار محبت کر دیا۔ ”زرباب کی“
آواز ابھری تو دونوں ہی چونک اٹھے۔

تم یہی تھی!“ وثقیٰ کو تعجب ہوا تھا۔“

اب ایسا بھی نہیں ہے ہیر رانجھا کے درمیان ہوئی گفتگو میں میرا کیا کام۔ ہم"
تو پہرے دار تعینات کیے گئے تھے زرباب تبسم چھپائے گویا ہوئی تھی۔
اچھا اب یہ محفل تمام ہو گئی ہو تو نیچے چلو گر جو کسی کو غیر حاضری محسوس"
"ہو گئی۔ کسی کی بھی آمد طے ہے۔
تم دونوں جاؤ میں یہ سب رکھ کر آتی ہوں وثقیٰ نے گلابوں اور تحائف کی"
" جانب اشارہ کیا تھا۔

تم جانتی ہو یہ خواہش میرے دل میں ایک عرصہ دراز سے تھی۔ وہ کہتا "
"ہوا اس کے ساتھ نیچے کی جانب آیا تھا۔
سیڑھی پر تھم کر زرباب نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ مسکرا دیا۔"

"... تم سوچ رہی ہو گی مجھ جیسا بندہ اور اظہار محبت

کچھ جزبات ہوتے ہی ایسے ہیں جن کا اظہار ضروری ہوتا ہے۔بہت شکریہ"

بے شک تم بھی میری محبت کی حق دار ٹھہری ہو عرشمان نے دھیرے سے

"اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے کہا تو وہ ہنس دی۔

"اور یہ محبت ساری زندگی نبھانی ہو گی۔

مجھے خوشی ہو گی... عرشمان نے مان سے کہا تھا۔اچھا اب چلو نیچے مہمان"

"آ گئے ہیں۔

ماما مجھے فٹ بال نکال دیں نامل نہیں رہی ہے۔حدید سحرش کا ہاتھ ہلاتے مسلسل کہہ رہا تھا۔

لائیں بھابھی یہ میں لے چلو آپ اسے دیکھ لیں۔چائے کے ٹرے سیٹ کرتی سحری کے پاس آتے وہ بولی۔

شکریہ !اور وثقی کہاں ہے؟"سمرین نے استفسار کیا تھا۔"

باہر ہے وہ !سحرش نے مسکرا کر سر ہلا دیا تو وہ ان کے ساتھ چل دی۔

السلام علیکم!''لاؤنج میں آوازیں گونجی تھی۔''
قسمت تھی یہ...ایک ساتھ تمام مہرے ایک جگہ اکھٹے ہو چلے تھے۔ کھیل''
''ابتداء پا گیا تھا۔

وثقیٰ یہ...یہ ڈاکٹر بالاج ہیں...زرباب نے استعجابی لہجے میں اس کے کان''
کے پاس سرگوشی کی تھی۔''ٹرے ہاتھ میں لرزی تھی۔
اور بالاج کا دل چاہا کوئی منتر پڑھ کر اس لمحے غائب ہو جائیں۔قسمت نے ''
''کیا ہی ستم کیا تھا ان پر۔دعا قبولیت کے درجے پر نہیں پہنچی تھی۔
بالاج کو اپنے دل میں ٹیس سے محسوس ہوئی تھی۔''وہ نگاہ جھکا گئے۔''
کیا سچ میں؟''وثقیٰ نے نگاہ کی۔''
ان سے رشتہ جڑا ہے کیا مشعل کا؟''اس کے لہجے میں تعجب تھا۔''

ارے ڈاکٹر زرباب! توقیر صاحب کی پر شفقت آواز ابھری تھی۔ وہ" سمبھل کر مسکرائی تھی۔

آپ جانتے ہیں زرباب کو؟" بلال صاحب گویا ہوئے۔"

جی ماموں ابو! سر کے ہسپتال میں بھی تو جاب کرتی ہوں۔ آپ کو بتایا تو تھا۔" وہ گویا ہوئی تھی۔

ارے! ہم نے تو دھیان ہی نہیں دیا۔" بلال صاحب مسکرائے" بھائی صاحب اس نام کے تین اور ہسپتال ہیں نام کی مماثلت وجہ" بنی۔" اسد نے کہا تھا۔

بیٹا دیکھنا دراب کہاں رہ گیا ہے. چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے؟عصمہ بیگم نے"
باہر کے جانب نگاہ کی۔
میں دیکھتی ہوں سحرش نے کہا تھا.. رہنے دیں بھابھی میں بلا لاتی ہوں وہ
جہاں آرا سے محو گفتگو تھیں اسی خیال سے وثقیٰ نے انہیں روکا اور خود آگے
بڑھ گئی۔

"سنیں! اندر سب بلا رہے ہیں آپ کو بات کو مختصر کر دیں آپ۔بے جھجک"
وہ اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی تھی وہ جو مین دروازے سے ساتھ کھڑا تھا
چونک کر متوجہ ہوا۔"سانس تھم گیا تھا۔
وہ پیری پیکر چہرا... دراب نے مزید دھیان سے دیکھا... ناک میں چمکتی بالی
ستارہ چشم سی آنکھیں ہاں یہ وہی تھی۔اس کے دل کی ملکہ۔نگاہ میں جگنو چمکے
وہ دل میں ہی سجدہ زیر ہوا تھا۔

آپ! مسکراہٹ بہت گہری تھی مانو یاد تازہ کرنا چاہی ہو مگر ولی کی نگاہ میں"
"کوئی رموق نہ ابھری تھی وہ پہچانی نہیں تھی۔

جی! وثقیٰ تعارف ہو گیا۔اب چلیں اندر آپ کو سب بلا رہے ہیں۔" وہ"
اپنے ازلی لاپرواہ لہجے میں بولے تھی۔
دراب کا دل لمحے کے لیے ویران سا ہوا۔ مگر پھر اپنی حرکت پر مسکرا دیا۔"
"بھلا وہ مغرور شہزادی ادنیٰ غلام کو کیسے پہچانیں گی۔
..وثقیٰ نے پلٹ کر متعجب سا دیکھا اس کی مسکراہٹ پر۔ مگر روکی نہیں

بھئی انکل آپ نے زر کو اپنے ہسپتال میں ملازمت پر رکھا ہے۔اچھے سے"
پرکھ لیا تھا نا مجھے تو اب بھی شک ہے اس کی صلاحیتوں پر وثقیٰ واپس آتی
"شرارت سے گویا ہوئی تھی۔
"سب کے لبو پر بے ساختہ مسکراہٹ دوڑی۔"

بالکل نہیں ! بڑی قابل ہیں یہ تو۔ ”توقیر صاحب کے لہجے میں سچائی تھی۔“
بابادرست ہیں ! جوڈاکٹر بالاج کے ساتھ ڈیوٹی پر ہوں ان کی قابلیت پر “
شک کی گنجائش نہیں بنتی۔ دراب کے فقرے مکمل ہوئے اور سب کا قہقہہ
فضا میں گونجا۔ ”زرباب نے وثقی کو سختی سے گھورا۔

مشعل کو اپنے اتنے اہم موقع پر بھی زرباب کے گردان نے اشتعال میں“
”ڈالا تھا۔

تم ہر اس جگہ کیوں پائی جاتی ہوں زرباب جہاں مجھے ہونا ہوتا ہے۔ دل میں“
”نفرت مزید بڑھی تھی۔
بالاج کی جانب نگاہ کی تو وہ خود زرباب کی جانب متوجہ تھے جو عرشمان پر“
”کسی بار پر غصہ ہو رہی تھی۔

بے ساختہ اس نے بنا کسی کا لحاظ رکھے اپنا ہاتھ بالاج کے ہاتھ پر رکھ کر متوجہ" کیا تھا وہ یک دم چونکے غیر محسوس طریقے سے ہاتھ بھی نکلا تھا مگر وہاں پروا "کسے تھے۔

ویسے بھابھی! مشعل کے لیے تو کسی فوجی کا رشتہ آیا تھا یہ ڈاکٹر میں کیسے" تبدیل ہوا۔ "کب سے مچلتے سوال کو وثقیٰ نے زبان دی تھی۔

دونوں کا تھا... ووٹ ڈاکٹر بالاج کے حصے میں زیادہ آئے تو یہاں ہاں کر دی" "سحرش نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا تھا۔

ویسے اتنی اچھی قسمت ہے مگر قدر کہاں... انہیں واقعی افسوس ہوا تھا۔ پہلی نگاہ میں ہی ڈاکٹر بالاج انہیں پسند آئے تھے متقی، شائستہ، آبرودار سے پڑھے لکھے۔ وہ تو یہ خیال میں تھی کہ ناجانے کون تھا جسے مشعل پسند کر بیٹھی "تھی۔

بالاج کو زندگی میں اول بار نگاہ پر پہرے بیٹھنا دشوار ترین معلوم ہوا تھا۔ یہ رشتہ گر یہاں ہی جڑنا تھا تو کیا زرباب میرا نصیب نہیں ہو سکتی تھی۔ ''دل میں نارسائی کا احساس جاگا۔ وہ بڑے غلط جگہ پھنسے تھے کہ نکلے کا کوئی راستہ نا تھا۔

تمہارے قلب نے رستہ نیا دیکھا ہے مگر زرباب کی نگاہ میں تو کوئی رنگ'' نہیں ہے۔ ''انہوں نے سب کے ساتھ عام سے انداز میں محو گفتگو کرتے ''دیکھا تو خیال ذہن میں ابھرا۔

تو مشعل خانزادی سے کون سا میرا کوئی محبت کا رشتہ ہے دل کا بھی جواب حاضر تھا۔ مگر دل و دماغ کی بحث لاحاصل ٹھہری تھی۔ ''کچھ وقت سر کا تو جہاں آرا نے رسم کے لیے کہا۔ وہ سمبھل گئے۔ انہیں اب پہرے بیٹھانے تھے۔

انگھوٹی کا تبادلہ ہوا اور وہ یوں نڈھال ہوئے مانو کسی مشقت سے گزرے"
"ہوں۔
بینا نے سکون سا کا سانس لیا تھا۔ مشعل نے کوئی ہنگامہ نہ کیا۔ سمرین نے"
"ان کے کاندھے پر تسلی بھرا ہاتھ رکھا تھا۔
مٹھائی، اور مبارک باد کا شور اٹھ گیا تھا۔ بزرگ اب ایک جانب شادی کے"
"معملات طے کرنے بیٹھے تو جوانوں کا ٹولہ اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

ویسے عرش تمہیں لگتا ہے اب یہ رشتہ داری کا لحاظ روا رکھ کر مجھ پر رعایت"
کریں گے۔ "پلیٹ اٹھا کر وہ پلٹتے ہوئے گویا ہوئی۔
مزید سختی بھی کی جا سکتی ہے وہ چڑاتا ہوا اس کے ناک کھینچتے ہوئے بولا"
تھا۔ "مشعل کے ساتھ باہر جاتے ان کے سماعتوں میں فقرے پڑے تھے
لب مسکرا دیے۔ انہوں نے رخ موڑ کر دیکھا اب وہ عرشمان کے ساتھ لڑ
"رہی تھی۔ یہ انداز انہیں انوکھے لگے تھے۔

زرباب آپ لوگوں کے ساتھ رہتی ہیں؟"لان میں آتے وہ استفسار کر بیٹھے۔

جی! مشعل نے سرسری سے انداز میں کہا تھا اس وقت اسے خود کے علاوہ" کسی کے بابت گفتگو میں کوئی دلچسپی نہ تھی پھر وہ تو زرباب کے متعلق "استفام کر رہے تھے۔

ان کے والدین۔"بے ساختہ کہا گیا۔"

سیاہ بخت ایسے لوگوں کو ہی کہا جاتا ہے۔دنیا میں سانس لینے سے پہلے" والدین کے درمیان علیحدگی کروادی کا سبب بنی اب ہمارے زندگیوں پر گہری سالے لیے گھوم رہی تھی۔وہ بنالحاظ کیے گویا ہوئی تھی۔"بالاج کتنے ہی لمحے غیر محترک رہ گئے۔"زرباب کی بابت جاننے کے بعد نہیں بالکل مشعل کے انداز پر۔

ان کی زندگی میں جو شامل ہونے جارہی تھی اس کے اندازنے واطوار نے
"انہیں ششدر کیا تھا۔

مشعل! فضول گوئی سے اجتناب برتنا چاہئے انسان کو۔دل کانچ سے ہوتے"
ہیں جو زراسی ٹھیس سے ٹوٹ جاتے ہیں۔"وثقیٰ نے قدرے سختی سے کہا
تھا۔

سچ سے آگاہ کرنا فضول گوئی تو نہیں ہے۔"مشعل کو بالاج کے سامنے یوں"
تلخی سے کہا جانا بھایا نہیں تھا۔

بالاج بھائی! کچھ لوگ بہت انمول ہوتے ہیں اس لیے بے قدرا فگن لوگ"
کی زیست کا حصہ نہیں بنتے۔ایسی ہی روشن ستارہ لڑکی اللہ نے ہمیں دے
دی۔وہ ہمارے ساتھ بچپن سے ہی ہے۔کچھ آپسی چپلش کے چلتے راہ ایک نہ
"ہو سکی تھی اس لیے علیحدگی مناسب جانی۔

رشتہ ازدواج میں پھوپھو کو پھر سے باندھ دیا گیا جبکہ عرصہ دراز ہوا اس"
کے والدنے کوئی خیر خبر نہ لی۔ "مختصر قصہ نرم لہجے میں بہت شائستگی سے
بیاں کیا تھا وثقیٰ نے۔
زرباب کی زندگی کا یہ باب بالاج کو افسردہ کر گیا تھا مگر جس انداز میں وثقیٰ
" نے بتایا تھا قابل تعریف تھا۔

بے شک اس کا انداز بہت بہتر تھا... آپ کو تمام حالات عمدہ طریقے سے"
سمبھالنے آتے ہیں۔ جگہ کوئی بھی ہو قصہ جو بھی ہو مجھے اعتراف ہے آپ
حاضر دماغ رہتی ہیں۔ "دراب کے آواز پر وہ چونکی تھی۔
معذرت میں سمجھی نہیں!" کج فہمی سے اس کے جانب دیکھتے وہ استفسار"
کر رہی تھی۔
اب بندے کو اتنا بھی فراموش گار نہیں ہونا چاہئے۔ ممکن گمان ہو کے اب"
"بھی میری گاڑی کی تصویر آپ کے پاس محفوظ ہو۔

آپ کی گاڑی کی تصویر... ''وہ فقروں کو ضرب دینے لگی تھی اور لحظہ بھر''
میں اس کے نگاہیں چمکی مانو شناخت کا رنگ ابھرا ہو۔
ارے آپ! بہت معذرت میں آپ کو قطعی نہیں پہچان سکی۔ یا یوں کہوں''
''کہ میں نے آپ کو اس روز ٹھیک سے دیکھا نہیں تھا۔
آپ کچھ زیادہ صاف گو نہیں ہیں۔ ''دراب نے افسوس سے کہاں تھا۔''
''وہ ملاقات ہم بھول نہ پائے اور آپ کو یاد نہیں۔''

عرش!''اس کے بات پر دھیان دیے بغیر اس نے پکارا تھا۔''
''ہم!'' یہ معلوم ہے کون ہیں۔''
ہاں بھئی... ایڈوکیٹ دراب زیدی، بالاج بھائی کے چھوٹے بھائی اور توقیر''
.....انکل
عرشو! اس کے شرارتی انداز پر وہ سختی سے گویا ہوئی دراب کے لبو پر بھی تبسم
آن ٹھہرا۔

یہ وہ ہیں جنہوں نے مجھے لفٹ دی تھی۔ ''واضح انداز میں کہا۔''

اوہ! جن کی گاڑی کا نمبر اور گاڑی کی تصویر اب بھی میرے پاس محفوظ'' ہے۔ ''عرشمان بے ساختہ ہنس دیا۔

بھئی میں نے توازہ کرم بات کہی تھی انہوں نے حقیقت کا لبادہ ہی اوڑھا دیا'' تھا۔ ''دراب نے سچائی سے کہا تھا۔

یہ وثقیٰ خانزادی ہیں اپنی حفاظت کے معملے میں کسی پر اعتبار نہیں کرتی'' ہیں۔ ''عرشمان کے لہجے میں فخر تھا۔

عورتوں کو ہر قدم پر مشکل کا سامنا ہے وکیل صاحب یہ حفاظتی بند"
ضروری ٹھہرے وہ مسکرائی تھی۔ مکمل تو نہیں مگر ایک فقرہ دراب کے
سماعتوں میں اٹک گیا وکیل صاحب.. یہ تخاطب اس سے پہلے اتنا خوبصورت
"نہیں لگا تھا اُسے۔

ریاط کی نگاہ نے کچھ گھڑیوں میں بھی ایک زار کو پالیا.. راستے بے نشاں"
ٹھہرے تھے۔ محبوب کے نگاہ میں کسی اور کا عکس یوں جھلک رہا تھا کہ اب
"کسی اور کی گنجائش ہی نہ نکلتی تھی۔

پہنچان کے مرحلے تو تب آتے جب دراب کے نگاہ مجھ پر کرم کرتی۔ دل"
میں درد سا بڑھنے لگا تھا مگر چہرے سے عیاں نہ ہونے دیا۔ "وہ اس سے ہم
کلام نہ ہوا تو اس نے بھی موقع نہ دیا۔ یوں لب بستہ رہنے کا فیصلہ ہو گیا۔

عرش! آخر کیوں تم ہمیشہ ہی ایسا کرتے ہو۔ ''پر سکون سے ماحول میں''

... یکایک وثقیٰ کے آواز گونجی

... عرشمان متوجہ ہوا... وہ تو التمش سے ہم کلام تھا پھر

یہ کھیر میری تھی۔ ''اس نے پیالیہ کی جانب اشارہ کیا۔''

''اوہ معذرت بھئی یہ بے ارادہ ہوا۔''

تم اور بے ارادہ کوئی حرکت ناممکن۔ ''وہ واضح بولی۔''

اس بار تم میرے ہاتھوں سے ضائع ضرور ہو گے ایسا قیمہ بنے گا کہ حد نہیں''

پیالیہ واپس لیتے اس نے غصے سے کہا تھا۔

وثقیٰ! کیوں پہلی ہی ملاقات میں واضح کرتی ہو اپنی دوسری شناخت۔''''

تبسم دبائے وہ گویا ہوا۔

کون سی؟ ''تھم کر پوچھا۔''

خونخوار بلی والی! ''عرشمان کے لبوسے قفرے آزاد ہوئے اور قہقے فضا میں'' گونجے۔

مانی اللہ کرے تمہارا سمجھایا کوئی لیکچر تمہارے طلبہ کے ذہن میں نہ'' بیٹھے۔ ''وہ تپ کر گویا ہوئی۔

یہ ناممکن ہے میرے طلبہ تمہاری طرح کن ذہن نہیں۔ ''ترکی بہ ترکی'' جواب آیا تھا۔

''یہ نہ ہو عرش کہ تم میرے ہاتھوں قتل کر دیے جاؤ۔''

بے شک بندہ حاضر اب ہمارے درمیاں وکیل موجود ہیں میری ان سے''

''درخواست ہو گی تمہیں عمر قید کروائیں۔

انہوں نے کہاں قید ہونا ہے یہ تو قید کرتی ہیں دراب کے لب پھڑ پھڑائے''

''تھے۔

عرش! بہت ہو گیا۔ ''وہ اب کے زچ ہوئی تھی۔''

اچھا معافی۔ ''وہ مسکراتے منانے کے سے انداز میں بولا۔''

عرشمان بھائی! ''آپ کے شاگرد تو بہت خوش ہوتے ہوں گے آپ کی''
کلاس میں۔ آپ کی مزاح شخصیت کی وجہ سے۔ ''رانیہ نے پوچھا تھا۔
یہ عزاز بس ہماری وثق کے سر ہے۔ ''ورنہ کالج میں کبھی مان کو کسی نے''
مسکراتے ہوئے بھی نہیں دیکھا ہے یہ اپنی سخت مزاجی کی وجہ سے مشہور ہے
زرباب نے وضاحت دی تھی۔

اچھا! ''وہ متعجب سے گویا ہوئی تھی تو عرشمان مسکرا دیا۔''

کچھ لوگ بہت خاص ہوتے ہیں جن کے سامنے آپ اپنا انداز بدل لینا پسند''
''کرتے ہیں۔

.. کیا مطلب! ''دراب کے ذہن میں کچھ ابھرا''

بھئی ہم بچپن کے بہترین دوست ہیں...اور صرف دوست ہی تو ایسے"
ہوتے ہیں جب کے لیے انداز میں احتیاط ضروری نہیں ہوتی۔"عرشمان کے
فقرے بہت کچھ عیاں کر دینے کو تھے بروقت وثقیٰ نے بات سمبھالی تھی۔
کیوں زرباب درست ہے نااور مجھ سے زیادہ تو زرباب خاص ہے عرش"
کے لیے۔"وثقیٰ کی بات پر وہ مسکرا گئی۔

بالاج ابھی وہاں آئے تھے اختتام کی فقرے ان کے سماعتوں سے ٹکرائے"
تھے کوئی رنگ تھا جو زرباب کے چہرے پر پھیلا تھا۔ان کے نگاہ عرشمان پر
" گئی ایک الجھ نے انہیں بھی گھیر لیا۔

مشعل !ایک بات بتاؤ گی؟"وہ کئی دیر سے بالاج کے ساتھ ایک جانب محو"
گفتگو تھی ان کا فون آیا تو یہ سلسلہ ٹوٹا...اب وہ دونوں بھی ان سب میں شامل
ہوئے تھے جب التمش نے پوچھا۔

ہاں!" ہمارے گھر میں کوئی دودھ شریک ہے نا۔ "قفرے کیا تھے مشعل" کے وجود کو سناٹے میں لے آئے۔

تم سے کس نے کہا؟" وہ لمحے میں سمبھلی۔"

کسی نے نہیں مگر مجھے یاد ہے... کوئی ہے یہ یاد نہیں مگر عرش کے ساتھ"

"شاید۔

"وثقیٰ، وثقیٰ ہے... وہ یک دم بولی تھی التمش نے ٹھہر کر دیکھا۔ سچ میں۔"

"تم نے دونوں کے درمیان دوستی نہیں دیکھی ہے اسی لیے تو ہے۔"

اچھا!" وہ پر سوچ ہوا۔"

"کیا تائی امی یا امی سے مہر لگوا دوں۔"

تصدیق وہاں ہوتی ہے جہاں بھروسے کی کمی ہو اور میں تم پر آنکھ بند کر کے"

یقین کرتا ہوں جانتی ہو نا۔

بالکل!" وہ مسکرا دی دل میں سکون سا میسر ہوا تھا۔"

آہ! سبک روی سے وہ کچن سے نکلی تھی جب بے ساختہ التمش سے ٹکرا" "گئی۔

بہت معذرت میری نگاہ نہیں پڑی۔ "چند قدم پیچھے ہوتے ندامت سے" گویا ہوئی۔

اس نے گہری نگاہ سے اسے دیکھا تھا۔ چہرے کے تاثرات سخت ہوئے تھے" کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے تھے کہ عرشمان کی آمد ہو گئی۔

زربا! یہ سب کیا ہے یار...التمش کے ساتھ کھڑا ہوتے وہ چڑ چڑے لہجے میں گویا ہوا۔

کیا ہوا؟ اس لمحے اسے عرشمان کا آنا سکون فراہم کر گیا تھا ورنہ التمش کا بیچ راستے کھڑے رہنا اُسے عجیب لگا تھا۔

یہ میرے شرٹ کس نے استری کی ہے۔جب کہ تم باخوبی جانتی ہو کہ ''
''مجھے تمہارے ہاتھ کے سواء کسی کے بھی استری شدہ کپڑے پسند نہیں۔
مان ! آج پہن لو اور ریاط نے اتنی بری بھی نہیں کی پریس کی ہے۔''لہجے کو''
سرسری بنا کر گویا ہوئی تھی۔

بالکل نہیں لو اور دوبارہ کرو۔''ہاتھ تھام پر اُسے شرٹ تھمائے۔''
وثقی درست کہتی ہے پر فیسر گری تم گھر میں بھی دیکھاتے ہو۔''وہ چڑی''
تھی۔

سب پر نہیں صرف تم پر اور یہ ساری زندگی کی ہے۔''وہ ہنس دیا تھا۔''
بس یہ ہی افسوس ہے وہ بھی دھیمے سے بولی تھی۔''التمش کے لیے مزید''
کھڑے رہنا محال ہوا تھا اس قسم کی گفتگو اس کے ذہن میں بھگدڑ مچا گئی تھی۔

کیاہوا لگتا ہے جلد ہی راز پالیا تم نے ؟''راستے میں ہی مشعل نے آن گھیرا تھا
وہ کچن کا منظر باخوبی دیکھ چکی تھی۔التمش نے الجھن زدہ نگاہ سے دیکھا۔
''بھئی واضح ہے سب مگر کوئی ماننا نہیں چاہتا۔''
کیا مطلب ہے تمہارا؟''یوں مبہم فقرے میرے ناقص عقل سے پرے''
ٹھہرے ہیں۔التمش نے غلط جگہ استفسار کیا تھا۔

جو تمہاری عقل کہہ رہی ہے درست ہے دوستی کے پیراہن میں لپٹ کر یہ''
عشوہ گری عروج پر ہے۔کھلے عام معانقہ کیا جاتا ہے، محبت کی مہر ثابت کی
''جاتی ہے میری نگاہ میں وہ عکس قید ہیں۔ مشعل نے سفاکی کی حد کی تھی۔
التمش کے جبڑے بھنچے تھے اس وقت کا منظر نگاہ میں گھومنے لگا۔عرشمان''
نے ہاتھ تھام رکھے تھے پھر وہ اس کے سینے سے جا لگی تھی۔
عرش تو سیدھا ہے سمجھتا ہی نہیں اس کے ارادے خیر تم ہو نا تم سے شادی
کے بعد سمبھل جائے گی ویسے بھی یہ محبت شادی تک تو پہنچے سے رہی وقت

کی گزاری ہے۔آگ میں لپٹے فقرے التمش کی سماعتوں میں ڈال کر وہ آگے
"بڑھ گئی تھی لبوپر بڑی جان دار ہی مسکراہٹ تھی۔

چہرے پر معصومیت کالبادہ اوڑھ کر بد کراد کی راہ پر چلا جارہا ہے اور مجھے مہرا"
سمجھ لیا ہے۔میرے ماں باپ کو مجھ سے بد ظن کر دیا ہے میں کبھی نہیں
بخشوں کا تمہیں۔"التمش کے وجود میں آتش سے لگی تھی۔جس سے وہ
زرباب کو تباہ کرنے کے درپر تھا۔سب کی نگاہوں سے بچ کر یہ بیہودا کھیل
کھیلا جارہا ہے۔یہ جانتے ہوئے بھی گھر والے میرے ساتھ رشتہ منسلک
"کرنے لگے ہیں۔
تمہارے یہ ارادہ تواب کبھی پایا تکمل نہیں پہنچے گے۔یہ طے رہا ہے شادی"
تمہاری مجھ سے ہی ہو گی پھر میں بتاؤ گا میرے نام پر بیٹھ کر سب حرکات
کرنے کا انجام کیا ہوتا ہے۔

آپ کی وہاں موجودگی میرے وجود کی عمارت پر زلزلہ ہی تو ثابت ہوئی"
"تھی۔ کاش میں اپنے جزبات کی تغیر کر پاتا۔
مجھ جیسے ہوش مند بندے کو بھی نظر انداز کر دینے کی سعی لاحاصل"
ٹھہری۔ آپ کے حصے میں وہ جرم عائد ہوا ہے زرباب جس کی مجرم بھی آپ
نہ ٹھہری۔ بالکنی میں کھڑے وہ سگرٹ کے دھواں میں بنتے زرباب کے
"عکس سے ہم کلام تھے۔

بالاج! کمرے میں سے جہاں آرا کی آوازان کی سماعتوں سے ٹکرائی تو برق"
رفتاری سے سگریٹ کو ایس ٹرے میں بجھاتے اندر پلٹے۔
امی! آپ اس وقت سب خیریت؟" کچھ متعجب سے وہ ان تک آئے"
تھے۔ وہ سر اثبات میں ہلاتی بستر پر بیٹھ گئیں۔

بالاج! کیا تم اُس رشتے سے مطمئین ہو؟" یک دم وہ کہہ اٹھی بالاج نے" استعجابیہ سا ان کی جانب نگاہ کی۔

جی امی!" وہ بامشکل مسکرائے تھے۔"

مگر تمہارے نگاہیں اتنی ویران سی کیوں معلوم ہو رہی ہیں وہاں بھی میں"

"نے تمہارا کھویا ہوا انداز محسوس کیا تھا۔

مشعل کو انگھوٹی پہنانے سے پہلے وہ کتنے ہی پل ٹھہرے رہے تھے۔مانو" پہنانا چاہتے ہوں۔ "جہاں آرا نے اسے اپنا وہم جانا تھا مگر کچھ انوکھا تھا۔ نہیں امی ایسا کچھ نہیں ہے۔بس تھکاوٹ سی ہے اور کچھ روز سے نیند بھی" پوری نہیں ہوئی اس لیے۔ "متبسم سے کہتے انہوں نے تسلی دینی چاہی تھی۔

بیٹا! اگر دل میں کوئی بھی بات ہو تو بلا جھجک کہہ دینا۔ مجھے یا تمہارے بابا کو" اپنے بچوں کی خوشیاں عزیز ہیں پھر چاہے اس لے لیے ہمیں فیصلے کیوں نہ تبدل کرنے پڑیں وہ محبت سے کہتی اٹھ گئی۔" بالاج نے گہری سانس لی تھی۔

آپ کے بیٹے کو چاند پانے کی تمنا ہو گئی ہے امی...اور یہ ممکن کہاں ہے کہ وہ" کسی کو حاصل ہو جائے۔ میں تو چکور بھی نہ بن سکوں گا کہ اس تک پہنچنے کے کوشش کرتا رہے کہ میرے تمام رستے مقفل ہو گئے۔ کسی کی چاہ مجھے بے کل کر رہی ہے۔ اس آگ میں مجھے تنہا جلنا ہے کہ بتا کر بھی تو کچھ میسر نہیں کہ دل میں وہ عکس آن بسا ہے جس کی بہن سے منسوب قرار دے دیا گیا ہوں۔"

یہ راز افشا ہو کر ممتاز میں کمی زرباب کے بھی کر دے گا اور میں آپ کی" تربیت پر انگلی اور بابا کی ساکھ پر حرف نہیں آنے دے سکتا۔"

کیا روزز رباب کا سامنا کر پاؤ گے ؟''اندر کوئی پکار رہا تھا۔''

محبت میرا مسلہ ہے۔دوری کا عذاب بھی مجھے ہی مبارک ہو۔''پیکٹ سے''
ایک اور سگریٹ نکال کر انہوں نے لبو میں دبائی تھی۔

آپ بلاوجہ ہی پریشان تھی بھابھی دیکھانا مشعل بس تنگ کرتی ہے۔بینا''
''نے سکون کا سانس لیا تھا۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں بس اس لیے لب بستہ تھی کہ کچھ وقت میسر رہے''
مجھے۔''مشعل نے ان سب کا سکون غارت کیا تھا۔

مشعل!''بینا نے گھورا۔''

امی!آپ کو لگتا ہے میرے قول میں ہمیشہ ہی تصادم رہتا ہے۔وہ سختی سے''
گویا ہوئی۔مجھ میں ٹھہراؤ نہیں ہے۔اسے واقعی غصہ آیا تھا۔ایسی اشتعال
میں اس نے بالاج والے معملے کو واضح نہ کیا۔

"تم مخبوط الحواس ہو گئی ہو مشعل! منگنی ہو چکی ہے۔"

شادی نہیں ہوئی بھابھی... میں ڈھونڈ لوں گی شادی سے پہلے ہی اسے۔" "وہ" ان سب کو ششدر چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

یہ دیکھیں بھابھی جان میری تربیت پر انگلی اٹھائے گی یہ لڑکی بینا باقاعدہ رو" "پڑی تھی۔

حوصلہ کرو بینا۔ عصمہ بیگم نے تسلی دی تھی۔ وہ خود بھی مشعل کے انداز پر" "متفکر ہوئی تھی۔

امی! آپ متردد نہ ہوں.. بس احمق ہے یہ آپ نے دیکھا نہیں آج بالاج" کے ساتھ خوش معلوم ہوئی ہے اور پھر جس کی پہچان ہی نہ ہو آگے کیا ہو گی

گمنام شخص کو کہاں ڈھونڈے گی وہ بھلا۔ ''سحرش نے رسان سے سمجھایا تھا۔

سحرش ٹھیک کہہ رہی ہے بھابھی... بامشکل پندرہ روز ہیں شادی کے تیاری''

''میں الجھ جائے گی تو سب بھول جائے گی۔

سمرین نے کہا تو وہ سر ہلا گئی۔

میری اب تک کی زندگی تو بہت سیدھی سادی گزری تھی.. آپ کی ان ''

حفاظتی انداز نے مجھے یہ خواب دیکھا دیا دراب۔ ''آپ کی جادو بھری شخصیت نے میرے وجود میں تارے ٹانک دیے ہیں۔ بھلا اب یہ ممکن کہاں ''ہے انہیں خود سے نوچ پھینکو۔

آئینے سے سامنے کھڑی وہ ہم کلام تھی۔

آپ کی محصور کن روشنی تو جنگلوں میں جھٹکتے راستہ فراہم کر دے۔ مگر"

"آپ نے نگاہ مجھ تک ایک بار بھی نہ اٹھی۔

میرا دل محبت سے سج گیا ہے... مگر یہ خیال مجھے تباہ کر رہا ہے کہ آپ کی نگاہ"

"میں رنگ نہیں میرا۔

مگر میں اپنی آخری حد تک اپنی جان فشانی کروں گی... شدید آپ کو مجھ تک"

نگاہ کرنے پر مجبور کر دے۔ وہ گہرے سانس لے کر کرسی پر آ بیٹھی... برش اٹھا کر ادھورا عکس مکمل کرنے لگی۔

میرا دل خواہش کر رہا ہے دراب کے آپ کا عکس کینوس پر ابھاروں اور"

"تحفہً جھجھ دو مگر ابھی اس کا وقت نہیں۔

جس دن آپ نے میرے تلاش جاری کر دی اس دن ضرور ایسا کروں گی

"نرم سی مسکراہٹ نے ریاط کے لبو کا احاطہ کیا تھا۔

ریاط آپی مہربانی کر کے آپ باقی کی تصویر کل مکمل کر لیے گا میرا صبح ٹیسٹ ہے سونے دیں نا... حیا کی آواز نے اُس کا سلسلہ تخیل توڑا تھا۔ ''ہاں بس بند کر رہی ہوں لائٹ... وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا زیادہ بیمار ہے زہرا، بیٹا؟'' زرباب سفری بیگ لیے نیچے آئی تھی اور'' اچانک اپنے جانے کی وجہ بتائی تو بلال صاحب متردد سے گویا ہوئے۔

معلوم نہیں ماموں ابو! زوبی بہت پریشان تھی۔ ''کہہ رہی تھی بخار میں'' مسلسل مجھے پکار رہی ہیں۔ سمرا بھی گھر پر نہیں ہے کالج ٹرپ پر دو دن کے لیے گئی ہوئی ہے۔ قاسم پاپا بھی انہیں لے کر بہت پریشان تھے۔

اوہ تو جاؤ بچے۔ ''زہرا اس طرح تو کبھی نہیں کرتی ہے اسد بھی متفکر ہوئے'' تھے۔

ہسپتال سے چھٹی ٹلی تم نے زربا! ولیٰ نے استفسار کیا تھا۔"
ہاں انہیں آگاہ کر دو گی۔ میرا نہیں خیال وہ منع کریں گے۔"

اچھا ہے کچھ روز ہمیں بھی سکون نصیب ہو گا۔ "مشعل کی بڑبڑاہٹ اتنی " واضح تھی کہ سب تک باآسانی پہنچی تھی۔

مشعل! لحاظ کھو بیٹھی ہو بڑوں کا تم۔ "بینا نے سختی سے ٹوکا تھا مگر وہ بے" پروائی ظاہر کرتی ناشتہ میں مصروف ہو چکی تھی۔

زرباب ٹکٹ کروالی ہے کیا؟ وہ عصمہ بیگم سے مل کر ہٹی تو عباس نے پوچھا تھا۔

"جی ماموں جان عرش نے کروادی ہے۔"
ہاں اُس کے علاوہ اور کون ہو گا۔ جو تمہارے کام کرے گا۔ "التمش نے" وہاں آتے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا تھا۔

زرباب نے نگاہ اٹھا کر التمش کی جانب دیکھا تھا کچھ عجیب سا تھا اس کے انداز میں۔" مگر ابھی سوچنے کا وقت نہ تھا۔

عرش منتظر ہے میرا گاڑی میں وہ کہتی باہر نکل گئی۔

اگر علم ہو جائے ان سب کو کہ تم کیا کچھ کر رہی ہو۔ تم سے محبت کرنا تو دور" نگاہ تک اٹھا کر دیکھیں۔ مگر جلد ہی تمہارا یہ دوغلا چہرہ سب کے سامنے ہو گا۔" التمش کی اشتعال بھری نگاہ نے دور تک زرباب کا پیچھا کیا تھا۔

بہت معذرت چاہتی ہوں کہ اتنی تعجیل میں کہہ رہی ہوں۔ مگر سر کچھ" "ضروری ہے اس لیے چند روز کی چھٹی درکار ہے۔

فون کو کان سے لگائے وہ بیگ پچھلی سیٹ پر رکھتی عرشمان کے ساتھ آ بیٹھی۔

سب ٹھیک ہے زرباب، یوں اچانک گھر میں تو خیریت ہے نا؟" مقابل" سے نرم سی آواز ابھری تھی۔

" جی سر! بس میری والدہ بیمار ہیں۔ تو مجھے ان سے ملنے جانا ہے۔"

اوان شاء بہتر ہوں گی وہ! چلیں ٹھیک ہے آپ کی درخواست میں قبول" کر لو گا اور شفٹ بھی مرتکب کروادی جائے گی۔ مگر آپ ڈاکٹر بالاج کے "ساتھ تھی اس لیے انہیں بھی آگاہ کر دیں لازمی۔

"جی سر میں انہیں بھی کر چکی ہوں میل۔"

"ٹھیک ہے پھر... اللہ حافظ.. وہ اجازت دیتے سلسلہ منقطع کر گئے تھے۔"

عرشم! "فون رکھتی اس کی آواز ابھری تھی۔"

"ہمم! گاڑی کا موڑ کانٹے ایک نگاہ سامنے سے ہٹا کر زرباب پر ڈالی۔"

معلوم نہیں یہ میرا وہم ہے یا کیا ہے مگر التمش کے چہرے پر کچھ عجیب سی"
"جھلک محسوس ہوئی مانو کوئی تپش ہو۔

"تمہیں ایسا کیوں لگا.. کچھ کہا ہے کیا انہوں نے؟"
نہیں اس روز کے بعد سے تو کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ مگر مجھے احساس"
گزرا وہ نگاہ پہلے والی نگاہ نہیں تھی میں یہ نہیں کہوں گے ان میں پہلے
"پسندیدگی شامل رہی مگر ابھی ایک چبھن سی تھی۔

مشعل کے قریبی ہیں ان کا اثر تو آنا ہی ہے تم پریشان نہ ہو۔ دونوں کی"
جبلت تقریباً ایک جیسی ہے... کب کیا تصور کرنے لگیں کوئی نہیں جانتا۔ یہ
تمہارے لیے بہترین موقع ہے پھوپھو کے گھر رہو گی تو کام اور دوسری شے
سے کچھ وقت کے لیے مستعی رہو گی تو التمش بھائی کے معملے بہتر رائے قائم
"کر سکو گی۔

ہمم! شاید تم درست ہو۔ زرباب نے ذہن میں ابھرے خیالات کو جھٹکا"
"تھا۔

خیر زر یہ بات یاد رکھنا فیصلہ وہ ہو جو تمہیں تمہارے لیے بہتر لگے نا کے"
"کسی اور کے لیے۔ عرشمان نے مبہم انداز میں کہا تھا وہ سر ہلا گئی۔

ڈاکٹر زرباب کہاں ہیں؟ اب کس کے ساتھ مذاکرات کرنے بیٹھی ہیں کہ"
وقت کا خیال بھی محو ہو گیا۔ وہ برہم سے تھے۔ ایک کیس فائل انہوں نے
زرباب کو دے رکھی تھی۔ مگر وجہ فائل تو نہ تھی اس کی کاپی ان کے پاس
"تھی پھر۔

ہاں نگاہ کا سکون ! ''انہیں ایک نگاہ دیکھنے کی چاہ رہی تھی۔دل کیسا نو عمری'' کی حرکات مرتکب کر رہا تھا۔

خود کو تنبیہ کرتے،دل بغاوت پر اکساتا... نگاہ پر بس نہ رہا۔خواہش غالب'' آگئی اور نتیجہ پھر اشتعال کی صورت سامنے آگیا۔''جو سب کو اپنے لپیٹے میں لینے لگا۔چھوٹی سے چھوٹی کوتاہی پر وہ اب تک تقریباً ہر کسی کو سرزنش کر چکے تھے۔

اب اپنے کمرے میں موجود یہ کوئی تیسرا پانی کا گلاس تھا جو ان کے عصاب'' ''کو پر سکون نہ کر سکا تھا۔

حد ہے بالاج ! ایک لڑکی نے تمہارے حواسوں پر گرفت کر لی.. تم اتنے'' ہی حوصلہ مند نکلے۔ایک دل تک کو قابو نہ کر سکے۔وہ خود کو نفرین کرنے لگے تھے اسی لمحے دروازہ بجا تھا۔''وہ سمبھلے انہیں امید تھی آنے والے

زرباب ہو گی اور بے قابو ہو کر عیاں نہیں ہونا چاہتے تھے۔ مگر جو نفوس ان کے سامنے آیا وہ بے ساختہ نگاہ بند کر گئے۔

یہ فائل سر! مشی نے سمبھل کہا تھا... سب کی زبانی وہ جان گئی تھی آپ"

"ڈاکٹر بالاج کے سامنے جانا شیر کے سامنے سے اس شکار اٹھانا تھا۔

ٹھیک ہے۔ "وہ کرسی پر آن بیٹھے۔"

زرباب آگئی ہوں تو انہیں میرے پاس بھیج دیں۔ "لہجے کو سرسری سا"

بنانے کی پوری کوشش کی گئی تھی۔

زرباب! مگر سر وہ تو چھٹی پر ہیں۔ "مشی کی آواز ابھری تھی۔"

کیا! کس سے پوچھ کر۔ "ان کا لہجہ درشت ہوا تھا اور مشی کو تعجب نے آن"

گھیرا تھا۔

یااللہ اس لڑکی کو اپنی نوکری پیاری نہیں تھی جو بنا آگاہ لیے غائب ہو گئی۔""
مشی نے تصور میں اپنا سر پیٹا تھا۔

آپ کو کس نے آگاہ کیا؟" وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔"
مشی نے اپنا حلق تر کیا تھا۔ وہ سر میسج آیا تھا اس کا کہہ رہی تھی کچھ روز نہیں"
آؤ گی۔" اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔
جائیں!" جان بخشی تو مشی برق رفتاری سے نکلی تھی۔"

انہوں نے موبائل اٹھا کر کچھ تلاشہ اور اگلے ہی لمحے وہ منتظر سے فون کان"
"سے لگائے کھڑے تھے۔
غالباً چوتھی بیل پر فون رسیو ہوا تھا۔ اور مقابل سے آواز ابھری بالاج کو"
محسوس ہوا وہ اپنا غصہ قائم نہیں رکھ پائیں گے مگر انہیں سمبھلنا تھا۔

کس کی اجازت سے آپ بنا اطلاع دیے غیر حاضر ہو سکتی ہیں۔ سامنے والا" چاہیے دید میں انتظار لیے موت کی دہلیز پر پہنچ جائے مگر ہمیں کیا پرواہم تو "غیر حاضر رہیں گے۔

کسی کی پرواہے آپ کو یا من مرضیوں کے سوا کچھ آتا نہیں ہے۔ "لبو کا" قفل جو ٹوٹا تو پھر انہیں بھی احساس نہ رہا ہے کہ وہ کیا کہہ گئے تھے۔

معذرت سر! میں معافی چاہتی ہوں مگر میں نے اطلاع دی تھی۔ "وہ جو" غیر محترک سی ساکت کھڑی انہیں سن رہی تھی گھبرا کر کہہ گئی... بالاج کے لبو پر بھی اس کی مداخلت نے ٹھہراؤ ڈالا تھا۔

مجھے تو نہیں ملی، نادر خواست، نہ میسج تو ابھی کے ابھی میں آپ کو یہاں چاہتا" ہوں۔ وہ مزید سختی سے گویا ہوئے۔

ارے سر! میں نے آپ کو میل کی تھی کہ نمبر نہیں تھا آپ کا اور سر توقیر" کے اجازت مل گئی تھی۔ وہ بے بسی سے گویا ہوئی کوئی امید نہ تھی کہ وہ اپنی "بات پر قائم رہتے۔

میل دن میں لاکھوں موصول ہوتی ہیں ان میں آپ کی کہاں تلاشتہ" پھروں میں... اور نمبر کی تو کیا ہی بات کی ہے۔ لسٹ میسر نہیں آپ کو، تمام سینئرز کے نام نمبر کے ساتھ اس میں ہیں جب ڈاکٹر توقیر کا نمبر مل گیا تو میرا کیوں نہیں۔ وہ غالباً میرا نمبر تو پہلے سے ہی آپ کے پاس موجود ہے۔" وہ استہزایہ سے گویا ہوئے۔

چند لمحے تو وہ مہر بہ لب ہی رہ گئی.. واقعی یہ بہانہ بچکانہ تھا وہ گھر سے نکلنے" سے پہلے ہی میل کر چکی تھی.. فون کرنے کا حوصلہ نہ تھا.. کچھ زوبی کا فون "آگیا تو جو خیال تھا وہ بھی زائل ہو گیا۔

معذرت سر میں نے واقعی دھیان نہ دیا۔ معذرت خواہ لہجے میں گویا" ہوئی۔ بالاج کے تنے اعصاب بھی کچھ بہتر ہوئے تھے۔

خیر واپس کتنی دیر میں آرہی ہیں آپ.. وہ اب بھی اپنی بات پر قائم" "تھے۔

حد ہے کیا ان کے ہسپتال میں ڈاکٹر چھٹی نہیں کرتے ہیں۔ اور اگر کر لیتے" "ہیں تو کیا یہ ایسے ہی واپس بلواتے ہیں۔

مانو کوئی جرم ہے جو مجھ سے ہو بیٹھا ہے۔ پھر میں بتا چکی تھی۔ "وہ سختی سے جز بز ہوئی تھی۔

سر بات سمجھیں میں اس وقت شہر میں نہیں ہوں۔ "وہ تحمل سے کہتی ان" کے وجود پر ایک اور ضرب لگا گئی۔ وہ ضبط سے لب بھینچ گئے۔

"....میں نے ایک ہفتے کی لیف کا کہا ہے سر... میری وال"

دو دن... آج اور کل.... پرسوں میں آپ کو یہاں مانگتا ہوں۔ زرباب کے"
فقرے مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بول اٹھے تھے۔

"مگر سر! وہ متغیر ہی تو رہ گئی تھی اس حکم پر۔"
تو ٹھیک ہے... ایک ہفتے بعد بھی آنے کا تکلف نہ کی جیے گا... وہ سخت ہوئے"
"تھے۔

ٹھیک ہے... ٹھیک ہے جو آپ کا حکم۔" وہ چڑھ ہی تو گئی تھی۔"
بہتر! اس کے انداز پر ہلکا سا تبسم ان کے لبو کے کنارے آیا تھا۔ سلسلہ"
"منقطع کیا جا چکا تھا۔

آپ نے مجھے یہ کن لہروں کے سپرد کر دیا ہے ہانم...نہ اظہار کا حق ہے نا"
دستبردار ہو پا رہا ہوں۔ آپ کی غیر حاضری نے طوفان مچا دیا ہے۔۔ آپ کی
جدائی کیا قہر ڈھائے گی۔

میری نگاہوں میں آپ کا عکس اتنا گہرا ہو رہا ہے کہ نگاہ ملانا بھی اب مشکل
ٹھہرے گا۔" کرسی کے پشت سے سر ٹکا کر وہ خود سے ہم کلام تھے۔ دل
تھک سا رہا تھا...بس دیدار کو مچل رہا تھا... نگاہ بے ساختہ انگھوٹی پر ٹھہری تو
کتنے ہی لمحے ساکت رہ گئی۔ جس کے نام سے منسوب ہو چلے تھے پچھلے
چوبیس گھنٹوں میں ایک لمحہ بھی اسے نہیں سوچا تھا...اور جسے خبر بھی نہیں
تھی اُسے لحظہ بھر بھی اپنے سوچوں سے جدا نہ کر پائے تھے۔

"آپ نے مخبوط الحواس کر دیا ہانم۔

مشعل!" لان میں رکھی کرسی پر براجمان وہ غالباً کسی سے فون پر محو گفتگو"
تھی التمش اُسے پکارتے ساتھ آن بیٹھا۔

" اپنی گفتگو سمیٹے وہ فون بند کرتے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔"
یہ سب کیا ہے مشعل؟" التمش نے غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔"
کیا کیا ہے؟" وہ نا سمجھی سے گویا ہوئی تھی۔"

یہ ہی جو چچی جان کہہ رہی ہیں کہ تم اُس رشتے سے خوش نہیں ہو بلکہ"
ناجانے کون سی گوہر افشائیاں کر رہی ہو۔" اس کا انداز تفتیشی لیے ہوئے
تھے۔

"نہیں! کچھ نہیں امی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔"
مشعل غلط فہمی ایک کو ہو سکتی ہے سب کو نہیں اور تم واضح دار فقروں میں"
"اپنی بات کہہ رہی ہو۔ وہ ممکنہ طور پر جاننے کے لیے بیٹھا تھا۔

ارے بھئی ! کچھ نہیں بس میری شوئی قسمت، جلدی بازی لے ڈوبی مجھے"

"اب افسوس ہے وہ بے ساختہ ہنس پڑی۔

مشعل آسان فہم فقروں میں مدعا بیان کروامی اور چاچی سب فکر مند"

"ہیں۔

اچھا ٹھیک ہے مگر پہلے وعدہ کرو کسی سے کچھ نہیں کہو گے۔ وہ راضی ہوئی"

"تھی۔

دراصل جس کے لیے میں انکار کر رہی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ بالاج ہی"

ہیں۔ کچھ روز پہلے بالاج، عرش کا کچھ سامان دینے آئے تھے۔ تب ہی ملاقات ہوئی بس سرسری سی۔ مگر میرے لیے یہ بالکل بھی عام ثابت نہیں ہوئی تھی۔ اس کا اندازہ تمہیں بالاج سے مل کر ہو گیا ہو گا نا۔" مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

میں تلاش میں تھی کہ امی نے بتایا کہ اب رسم ہو رہی ہے انہیں تو واضح" کہہ دیا تھا اور رسم کے لیے راضی یوں ہوئی کہ کچھ وقت میسر ہو جائے تو ڈھونڈ لو گی مگر قسمت مہربان جس کی تلاش میں ہلکان تھی وہ ہی میرا نصیب "تھا۔

ابھی یہ بات مخفی رکھی ہے امی کی عادت کو جانتے ہو۔ پھر بالاج کو میں نہیں" چاہتی کہ علم ہو بے شک وہ چاہے جانے کے قابل ہیں مگر میں چاہے جانا چاہتی ہوں۔ ساری زندگی وہ میری گرد گھومے، میں نہیں۔" وہ بات کے اختتام میں قہقہہ لگا کر ہنس دی۔

افف مشعل! کس قدر مخبوط الحواس لڑکی ہو... بلاوجہ راہ مشکل کرنے کے" "در پہ ہو باقی سب الگ نیم جان ہو بیٹھے ہیں۔

جانے دو بھئی انہیں تو عادت سی ہو چلی ہے۔ ”وہ بیزاری سے بولی۔ خیر یہ“
”سب چھوڑو تم بتاؤ زرباب کے بارے میں فیصلہ کر لیا ہے۔
اس مسئلے کو ابھی رہنے دو.. تمہاری شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں میں“
نہیں چاہتا کہ کوئی بدمزگی ہو ورنہ جو کچھ میں دیکھ اور سن رہا ہو وہ میرے
برداشت سے زیادہ ہے۔ یہ نہ ہو کہ کچھ کر بیٹھوں۔ میں متعجب ہوں گھر
”والے کیوں نگاہ بند کر بیٹھے ہیں۔

معصومت کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔ اب تم سے ہی امید ہے عرش تو سیدھا“
بہت ہے وہ سمجھ نہیں پا رہا ہے۔ اصل میں تو وہ تم سے بدلہ لینا چاہتی ہے۔ ”
مانو مشعل نے چنگاری کو ہوا دی تھی۔ تمہاری جانب سے انکار ہو گا تو
سہارے کے لیے عرش کا نام لے لیا جائے گا وہ بھی تمہارے انکار پر
”دلبرداشتہ ہو گا تو کوئی تردد نہ کرے گا۔ زرباب کا رستہ سہل۔

میں ایسا ہونے نہیں دوں گا۔ وہ اپنے ہی کھیل میں پھنس جائے گی۔ اب اتنا"
سہل نہیں جتنا وہ سمجھ رہی ہے التمش کے لہجے میں تپش تھی مشعل کی روح
"تک میں سکون اتارا تھا۔

مشعل آپی! آپ کو امی اندر بلا رہی ہیں۔ حیا نے وقت پر آکر دونوں کی"
"باتوں میں وقفہ ڈالا تھا۔

مشعل چلی گئی تو التمش نے گہرا سانس لے کر خود کو پر سکون کرنا چاہا۔ مگر"
یہ ممکن نہ رہا تھا کہ وہ اب مہرہ بن گیا تھا جو مسلسل مشقت میں مبتلہ کیا جا رہا
"تھا جس سے وہ انجان تھا۔

زرباب! یہ طے ٹھہرا کے اب تم میرے ملکت ٹھہرو گی۔ پہلے خیال تھا کہ
سب کے سامنے تمہیں بے نقاب کرو مگر نہیں پنکھ کاٹ کر پرندے کو رکھنے
میں مزہ ہی اور ہے۔ اس کے سوچ تک میں ذہر گھول گیا تھا۔

بوتیک چھوٹا تھا مگر خوبصورتی سے آرہستہ کیا گیا تھا اندرونی زیبائش قابل" داد تھی۔ تمام جانب مختلف خوبصورت جھلمل کرتے ملبوسات موجود تھے۔ "رانیہ اور جہاں آرا کی نگاہوں میں ستائش سی ابھری تھی۔

السلام علیکم! وثقیٰ کی نگاہ پڑی تو پینسل کاغذ پر رکھتے برق رفتاری سے ان" "تک آئی تھی۔

آپ یہاں؟" وہ واقعی متعجب ہوئی تھی ان کی آمد پر۔"

وعلیکم السلام! بھئی خریداری کرنی تھی ملبوسات کی تو سوچا کیوں نا تم سے" رابطہ کیا جائے۔ "اور مجھے اعتراف کرنا ہوگا کہ ہم بہترین جگہ آئے ہیں اطراف میں نگاہ دوڑاتے جہاں آرا نے کھلے دل سے سراہا تھا وثقیٰ متشکرانہ انداز میں مسکرادی۔

بالکل ! مجھے اب واقعی افسوس ہے کہ میں یہاں پہلے کیوں نہ آئی آپ"

"بہترین ڈیزائنز ہیں۔

بہت شکریہ رانیہ کے گال پر محبت سے ہاتھ رکھتے وہ گویا ہوئی تھی پھر انہیں" صوفے کی جانب لے آئی۔ "آپ لوگ یہ دیکھیں میں چائے شربت منگواتی ہوں۔ چند خاکے ان کی جانب بڑھا کر فون اٹھا کہا۔

"ارے بالکل نہیں ! اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"ارے یہ تکلف کہاں ہے.. اب ٹھہریں میں ابھی آتی ہوں۔"

"وہ کہتی میز کی جانب آئی تھی جہاں وہ کچھ دیر پہلے کام کر رہی تھی۔"

ریاط ! "تم یونی میں تو نہیں ہو نا؟ فون کان سے لگاتے سوال ہوا تھا۔"

نہیں کیوں؟" مقابل سے ریاط کے آواز گونجی تھی۔"

یار مشعل میرا فون نہیں اٹھا رہی ہیں۔دیکھو نا کہاں ہیں۔انہیں کہوں فوراً" بوتیک پہنچے جہاں آرا آنٹی،رانیہ کے ساتھ آئی ہیں۔مجھے تو علم ہی نہیں تھا.. لیلہ بھی نہیں آئی آج۔"وہ واقعی ان کی آمد پر مضطرب ہوئی تھی۔

ارے مگر وہ گھر پر نہیں ہیں کچھ دیر پہلے ہی بھابھی کے ساتھ گئی ہیں غالباً"

"سنار کے چاچی جان سے یہ ہی سنا تھا۔

اوہ ہو!اچھا یوں کرو تم آجاؤ۔"وہ سوچ کر بولی۔"

ارے بھئی کیا ہو گیا ہے کیوں اتنی متردد ہو رہی ہیں۔"اسے وثقی کا انداز ہنستے پر مجبور کر گیا تھا۔

بد تمیزی نہ کرو ریا تم جانتی ہو یہ مہمان ہیں اور مشعل سے میں کسی بھی قسم"
کی تقریر نہیں سننا چاہتی کہ میں نے کس طرح کے کپڑے اس کے لیے پسند
کروائیں ہیں۔ "پھر میرا ایک خاکہ ادھورا ہے ابھی مکمل کر کے بھیجنا ہے۔
میری پیاری بہن، بدلے میں تمہیں وہ سوٹ دوں کی جو عرش نے مجھے دیا"
"تھا تمہیں پسند تھا نا وہ آجاؤنا.. وہ اب باقاعدہ لجاجت پر اتر آئی تھی۔
بے ساختہ ریاط کا قہقہہ گونجا تھا۔ افف وثقیٰ! میں اس وقت آپ کا چہرا"
"دیکھنا چاہتی ہوں۔ اچھا ٹھہریں آتی ہوں۔

امی! آپ دونوں کم سے کم میرا انتظار ہی کر لیتے۔ "میں گاڑی پارک کر رہا"
"تھا اور دونوں غائب۔
ریاط کی سماعتوں تک یہ پکار باخوبی پہنچی تھی دیوانی کے دل کو سکون مہیا ہوا"
"تھا۔

دیدار کا موقع، سننے کا کرار... وہ تو اس راستے پر تا عمر کھڑی رہ سکتی تھی جہاں" سے اس شخص کے گزر کا گمان ہوتا... پھر یہاں حقیقت میں موجود تھا.. وہ پر لگا کر پہنچ جاتی... ساکت وجود کو محترک کیا تھا دیدار کا حق نہ چھن جائے عمل "میں مقدود بھر تیری لائی گئی تھی۔

آداب عرض ہے کیسی ہیں آپ؟" متبسم سے کہتے وہ اس تک آیا تھا۔" بالکل ٹھیک.۔" وہ سرسری سے گویا ہوئی تھی۔ جہاں آرا انہی کی جانب" متوجہ تھی.. آپ کے گھر والے وہاں ہیں و نہی چلیں۔

ظالم حسینہ! دو گھڑی تک در کا نہیں ہونے دیتی۔" وہ ہنس دیا۔"
"بہت معذرت آنٹی میں فون پر مصروف ہو گئی تھی۔"
"ارے نہیں بیٹا.. ویسے بھی ہم یہاں متوجہ تھے۔"

خیر آپ لوگ یہاں آئیں یہ کچھ بہت مختلف اور نئے ڈزائن ہیں۔ وہ ایک" جانب آنہیں لے آئی تھی۔ جہاں کچھ مخصوص دلہن کے جوڑے بھی موجود "تھے۔

بہت خوبصورت! آپ میں واقعی خداداد صلاحیت ہے.. کاغذ ہاتھ میں" تھامے وہ سراہتے ہوئے گویا ہوا تھا۔ وثقیٰ نے نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ دراب کے "ہاتھ میں وہ ہی کاغذ تھا جس پر وہ کچھ دیر پہلے کام کر رہی تھی۔

تعریف کا بے حد شکریہ!" مگر یہ آپ کو مجھے واپس دینا ہو گا۔ بہت اہم ہے" ابھی مجھے مکمل بھی کرنا ہے.. کھو گیا تو میری پانچ روز کی محبت ضائع ہو جائے گی بہت شائستگی سے کہتی وہ تھام گئی۔ "دراب نے اس کا لاپروانہ انداز دیکھا ...تھا

کسی کی جاذب نگاہ آپ کو متوجہ ہی نہیں کرتی ایک ادا ہے یہ بھی.. آپ کی"
"مکمل مجھ پر تصرف ہو چکی اور محبوب بے خبر ٹھہرا۔

السلام علیکم! "ریاط کے پکارنے اس کے تخیل کو توڑا تھا۔"
وعلیکم السلام! وہ بے حد عام انداز میں کہتا آگے بڑھ گیا تھا۔ "ریاط کے"
وجود میں کچھ ٹوٹا تھا.. وہ واقعہ اتنا بھی نام نہیں تھا۔ اہم تمہارے لیے تھا ریاط
وہ تو اس راستے کے مسافر نہیں۔ مگر میں یاد کروادوں گی وہ خود کو سمبھال
"چکی تھی۔

ارے ریاط آپی! رانیہ معانقہ ہوئی تھی.. امی! آپ جانتی ہیں یہ بہت عمدہ"
"مصور ہیں.. رانیہ نے کہا تھا تو وہ مسکرادی۔

بہت خوب بھئی! مجھے بھی بہت شوق ہے مصوری کا مگر دیکھنے کی حد تک"
کبھی وقت ہو تو دیکھانا۔ "جہاں آرا نے تعریفی انداز میں کہا تھا۔

جی بالکل! آپ کو جب بھی وقت ہو تو میرے ساتھ نگار خانہ (آرٹ"
گیلری) ضرور چلیے گا.. اس نے مخلصی سے پیش کش کی تھی۔۔
"ضرور کیوں نہیں۔"
ریا! مہربانی کرو... وہ جو اندر نئ کیٹلو گز ہیں وہ انہیں دیکھا دو.. اور جو"
جوڑے پسند کیے ہیں وہ بھی پیک کروا دو... عجلت میں کہتی وہ فون کی جانب
"متوجہ ہوئی تھی جو مسلسل بج رہا تھا۔

وثقیٰ! ہم نے کچھ مزید جوڑے بھی پسند کیے ہیں ریاط کو آگاہ کر دیا"
"ہے۔ جب تیار ہو جائیں تو بتا دینا میں کیسی کو بھیج کر منگوالوں گی۔
ارے نہیں آنٹی جیسے ہی تیار ہو جائیں گے میں خود کے آؤں گی۔ "اور"
رانیہ کپڑوں کے حوالے سے کچھ بھی مسئلہ ہو مجھے بتانا۔
جی آپی ضرور! رانیہ نے مسکرا کر کہا تھا... دراب ادائیگی کرتے ان تک آیا"
"تھا۔ پھر خدا حافظ کرتے وہ سب نکل گئے۔

”سنیں! گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھے جب کسی نے پیچھے سے پکارا تھا۔“
آپ دونوں گاڑی میں بیٹھی میں ابھی آیا۔ جیب سے چابی نکال کر رانیہ کو“
تھمائی تھی۔ وہ بیگ اور چابی لیے بڑھ گئی تو دراب اس نوجوان کے طرف
”متوجہ ہوا۔

یہ آپ کے لیے ہے! ایک گفٹ بیگ اس کی جانب بڑھایا تھا۔ ”لمحے سے“
پہلے ہی وہ پہچان گیا تھا کہ معملہ کیا ہے۔
آپ کو کس نے دیا؟“ جانتا تھا حاصل نہیں سوال کا مگر پھر بھی استفسار کر“
بیٹھا۔
ایک بچہ تھا آٹھ نو سال کا... یہی تھا ابھی اس نوجوان نے رخ پھیر کر تلاشنہ“
چاہا مگر اب وہاں کوئی نہ تھا۔ ”اس نے کہا آپ کو دے دوں۔

اچھا! چلیں بہت شکریہ۔ ''مزید سوال کا کوئی جواز نہیں تھا علم ہونا نہیں''
.. تھا.. مگر وہ الجھ ضرور گیا تھا کوئی اُس کا پیچھا کر رہا تھا
معملہ سنگین ہونے لگا ہے۔ ''خیر بھائی کی شادی خیر وعافیت سے ہو جائے''
''پھر عمل میں پھرتی لائی جائے گی۔

تمام تحائف المیرہ سے نکال کر سامنے میز پر رکھے۔ایک طویل سانس اس''
نے ہوا کے سپرد کی تھی۔دو، تین،اور اب یہ پانچ آج والا بھی ان سب کے
''ساتھ رکھتے کہا تھا۔
پھر اس کے اوپر لگی تمام چٹس نکالی اور توجہ سے پڑھنے لگا۔
وہی سنہری حرف میں لکھا''انت الحیات''اس کے نیچے دراری اور سب سے
''نیچھے ایک سطر جو تحائف کو بیاں کرتی تھی۔

جیے اس بار لکھا تھا۔ ''ایک وکیل کے لیے قلم سے بہتریں تحفہ بھلا کیا ہی''

''ہو سکتا ہے امید ہے آپ کو پسند آئے گا۔

یعنی اسے یہ تک معلوم ہے کہ میرا پیشہ کیا ہے۔ حد ہے دراب اُسے جب''

... تمہاری موجودگی کا علم ہو سکتا ہے تو پھر

''اس نے قلم پر لکھے برینڈ کے نام کو پڑھا تھا اور واقعی اس کا سر چکرا گیا تھا۔

یہ قلم بھی عام نہیں تھا۔ نہایت عمدہ تھا، مگر مہنگا ترین تھا۔ عین ممکن تھا کہ''

یہ اتنی آسانی سے مہیا بھی نہ ہوتا یا پھر باہر سے درآمد کروا گیا ہو۔ کوئی انسان اس حد تک کیسے جا سکتا ہے۔ ایک تحفے کے لیے۔ ''سوچیں منتشر ہونے لگی تھی۔

در! تم یہاں ہو۔ میں کب سے ڈھونڈ رہا ہوں۔'' بالاج نے اندر آتے کہا''

تھا۔

جی بھائی! کہیں کوئی کام تھا کیا وہ صوفے سے اٹھتے ان کے جانب متوجہ ہوا"
"تھا۔

کیوں بھئی کیا کام کے علاوہ نہیں مل سکتا تم بھی تو مانو پوشیدہ رہتے ہو۔ "وہ"
"کہتے صوفے کی جانب آئے تھے جب نگاہ سامنے رکھی شے سے ٹکرائی۔
ارے یہ سب کیا ہے؟ اتنے سارے تحائف غالباً تمہارے سالگرہ میں تو"
ابھی خاصا وقت ہے۔ "انہوں نے کہتے کتاب اٹھائی تھی۔

واہ! بہت خوب کیا انتخاب ہے تمہارا بھئی مگر تم یہ فیض احمد فیض کو کب"
سے پڑھنے لگے۔ اتنے اعلی ذوق تو نہیں۔ "وہ شرارت سے گویا ہوئے۔
یہ بھی مجھے کسی کی جانب سے تحفتاً ہی دی گئی ہے۔ "ان کی قفروں پر"
مصنوعی خائف انداز اپناتا ساتھ ہی آن بیٹھا۔
اچھا کس نے؟ "وہ استعجابی انداز میں گویا ہوئے۔"

معلوم نہیں؟" دو حرفی جواب دیا تھا۔"

"کیا مطلب! علم نہیں، کوئی بات ہے در، کوئی پریشانی ہے۔"
نہیں پریشانی کیا ہونی ہے بس کوئی محترمہ ہیں جو منظر عام پر آئے بغیر مجھے"
"یہ تحائف بھیج رہی ہیں۔

ماشاءاللہ! تو ایڈوکیٹ دراب زیدی کسی کی نگاہ میں آن بسے ہیں۔ "وہ"
متبسم سے گویا ہوئے۔

بھائی مزاح نہ کریں۔ یہ تمام شے بہت مہنگی ہیں دیکھیں اور بات صرف یہ"
نہیں ہے۔ مختلف جگہوں پر مجھے یہ سب ملتے ہیں، کبھی مال میں، کبھی بعام
کھانے میں اور حد تو تب ہوئی بھائی جب میں امی اور رانیہ کے ساتھ بوتیک گیا
تھا۔ "وہ واقعی اس معملے سے پریشان ہوا تھا۔

مگر بالاج ہنس دیے۔اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے بھئی۔"

کوئی محترمہ عشق کر بیٹھی ہیں آپ سے مگر کمال ہے۔ہمت کو میں داد دوں کا

"ایک وکیل سے آویزش۔

واہ بہت عمدہ۔میں بھی ملاقات کا شرف چاہوں گا۔"وہ اب بھی ہنس رہے"

تھے۔

"آپ کوئی بہت ہی بد تہذیب انسان واقع ہوئے ہیں۔"

خیر در ایک خیال ہے۔"وہ یک دم سنجیدہ ہوئے تھے۔"

ہو سکتا ہے وہ خود چاہتی ہو تم اُسے ڈھونڈو۔وہ پریشان کرنا نہیں بلکہ متوجہ"

"کرنا چاہتی ہو۔

ہو سکتا ہے مگر کوئی فائدہ نہیں اس سے بھائی۔ان کے یہ سب حرکات کے"
"مرتکب کرنے سے میں متوجہ ہو بھی گیا تو کچھ حاصل نہیں ہو گا۔
کیوں ہو سکتا ہے اچھی لڑکی ہو۔"وہ کہہ گئے۔"
جو بھی ہو ممکن نہیں بھائی یہ سب۔"میری زندگی میں کسی کا دخل ہو گیا"
ہے اور اس سے دستبرداری مجھے گوارا نہیں۔اس نے لب ہولے پھڑ
پھڑائے تھے۔بالاج کی سماعتیں سن نہ پائی تھی۔

چلو ٹھیک ہے پر اگر ایسا ہے تو یہ سفر ابھی شروع ہوا ہے اس کو یہی روک دو"
"ورنہ بعد میں سفر کرنے والے کو بھی مشکل ہو گی اور تھمانے والے کو بھی۔
محبت مل جائے تو زندگی فراہم کر دیتی ہے نا ملے تو جان لیوا شے ہے۔جو یہ"
دل میں اتر گئی تو اس سے پیچھا چھڑوانا ممکن نہیں ہوتا اور ادھوری محبتیں
ناسور ہوتی ہیں۔"بالاج کا انداز کھویا ہوا تھا ان کے ذہن میں اس لمحے زرباب
کا خیال گزرا تھا۔خیر اب میں چلتا ہوں۔وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

محبت تو مجھے ہو چلی۔اس قلب پر بڑی گہری مہر لگی ہے۔"

ایک جست میں انہوں نے دل کے دروازے کھول دیے۔میری زندگی میں جلد ہی وہ داخل ہوں گی۔وثقٰی کے علاوہ اور کوئی ہو بھی نہیں سکتا۔اور میں ہر ممکن کوشش کروں گا۔انہیں میرا ہی ہونا ہے ہر حال میں ہر صورت میں۔انہیں مجھ سے ہی محبت کرنی کے چاہے شادی سے پہلے چاہے شادی کے بعد۔"دارب کے لب مسکرا رہے تھے۔

ارے زرباب تم کب آئیں؟"پھوپھو کی طبعیت اب کیسی ہے۔"اندر" آتے اسے صوفے پر بیٹھے دیکھا تو متعجب سا گویا ہوا۔

ہاں اب بہتر ہیں اور دوپہر کو آگئی تھی اور یوں گمان کر لو تمہارے بغیر دل" بھی نہیں لگتا کہیں۔ "زرباب نے یک ساتھ ہی تمام سوالوں کے جواب دیے تھے۔

بالکل عرش بھائی! آپ کے بغیر زرباب آپی ہسپتال نا جانے کیسے جاتی ہیں" کجا کے دوسرے شہر چلی گئیں۔ "حیا کی بات پر دونوں بھی ہنس پڑے۔

تم لوگوں کا کچھ زیادہ دوستانہ نہیں ہے کزنز تو ہم بھی ہیں مگر برتاؤ یوں کیا" جاتا ہے مانو جیسے کوئی غیر ہوں۔ "التمش کے لہجے میں محسوس کی جانے والی چبھن تھی۔ زرباب اور عرشمان نے بے ساختہ ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔

ارے التمش بھائی! ثثین کا ہے.. آپ ولی آپی کو بھول رہے ہیں۔ ''حیا'' نے جیسے یاد دلایا تھا۔

''ان سب لوگوں جیسی دوستی کسی کی نہیں پورے خاندان میں۔''

ہمم! ہم زاری، دوستی کی آڑ میں کیا کچھ چل رہا ہے سب جان رہا ہوں''

''التمش کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

کچھ کہا التمش بھائی؟''عرشمان کو اُس کا برتاؤ عجیب محسوس ہوا تھا۔''

نہیں کچھ نہیں ایک نظر زرباب پر ڈال کو وہ وہاں سے اٹھ گیا۔ بابا سے آج''

''ہی بات کرتا ہوں یہ تماشے تو بند ہوں۔

''حیا دو کپ چائے بنا دو گی، اور وثقی کہاں ہے؟''

''وہ تائی جان اور امی کے پاس ہیں بلاؤں؟''

نہیں رہنے دو؟''بس اچھی سی اسٹرنگ چائے عرش نے مسکراتے کہاتو وہ'' سر ہلاتی اٹھ گئی۔

اتنی جلدی کیسے آگئی تم کچھ روز کے لیے گئی تھی؟''عرشمان نزدیک ہوتے'' گویاہوا۔

اب کیاہی کہوں! مجھے تو ویسے کل تک کی مہلت ملی تھی آج کادن تواضافی'' ہے۔''وہ کچھ مضطرب سی تھی پھر عرشمان کو بالاج کی فون کاحوال کہہ سنایا۔

دوبارہ فون نہیں آیا۔''اس نے استفسار کیا تھا۔''

خداکاشکر ہے! غالباًخود بھی بھول گئے ہوں گے کہ کتنے روز کی مہلت دی'' تھی اس لیے اور دعاکرو کہ ایساہی ہو ورنہ مجھے خوف محسوس ہورہاکل ہسپتال

جانے میں۔ بالکل ویسا جب ٹیسٹ یاد نہیں ہوتا تھا اور سکول جانا پڑ جاتا تھا۔ وہ

''جو بہت توجہ سے زرباب کی گفتگو سن رہا تھا بے ساختہ ہنس پڑا۔

عرشم! وہ چڑی گئی تھی۔

''لو چائے پیو! عرش نے اُس کے جانب کپ بڑھایا۔''

شکریہ! اب وہ بات کہوں جس کے لیے چائے کا تکلف کروایا ہے۔ زرباب نے کہا تو لحظہ بھر وہ تھم سا گیا۔

عرشمان! تمہیں جانتی ہوں میں۔ ''زرباب متبسم سے گویا ہوئی۔''

''... دراصل تایا ابو اور''

ہنر کی تم جیسے ناقدرے قدر کبھی نہیں کرتے ہیں۔ ''عرشمان کے فقرے''

لبو میں تھے جب وثقیٰ کی پکار ابھر تھی۔

میں؟ ''وہ حقیقتاً چونکا تھا۔''

ہاں تم نے ہی کہانا میں بلاوجہ یہ کاغذ سیاہ کرتی ہوں۔ تمہارے طرح نہیں"
سفر نامے، شاعری اور ناجانے کون کون سے کتابیں پڑھ پڑھ کر دماغ خراب
"کرتی ہوں۔

تم سے کس نے کہا کتابیں پڑھنے سے دماغ میں خلل آتا ہے۔ "عرشمان کو"
حیرت ہوئی تھی۔

ویسے آپ جیسے بدذوق جانے بھی کیا کہ اردو ادب، شاعری، افسانے اور"
سفر نامے وغیرہ ذہن کو کتنا پر سکون کر دیتے ہیں "ریاط و ثقیٰ کے جواب
دینے سے پہلے ہی بول اٹھی۔ اصل بات کیا تھی کسی نے جاننے کے کوشش
ہی نہ کی۔

لو! تمہارے ہی کمی تھی۔ میری بہن کو بھی اپنے جیسا خشک بنا دیا۔ اتنی"
موٹی موٹی کتابیں نا جانے کیسے پڑھ لیتے ہو۔ "وثقیٰ نے زرباب کے ہاتھ سے
چائے کا کپ جھپٹا تھا۔

ہاں جسے سلیبس کی کتابیں پڑھتے موت کے فرشتے نظر آتے ہوں تو انہیں"
ادبی کتابوں کا سمجھ آنا زرا مشکل کام لگے۔ "وہ ترکی نہ ترکی بولا۔
ہاں ویسے ہم سب جانتے ہیں اگر عرش نا ہوتا وثق تو تم کبھی نا پڑھ پاتی"
"زرباب بے ساختہ ہنس دی۔

"تم بھی اس کے ساتھ مل گئی۔"
افف وثقیٰ تمہیں لڑنے کا بہانا چاہیئے ہوتا ہے۔ اور تم میری پوری چائے پی"
گئی ہو۔ اللہ پوچھے تم سے زرباب نے اسے خالی کپ ٹیبل پر رکھتے دیکھا تو غصے
"سے ڈپٹا تھا۔

کوئی نہیں تم زیدی ہاؤس جاپر پی لینا۔"
ہیں کہاں؟"اس نے چونک کر پوچھا۔"

تم لوگ ابھی تک یہی بیٹھی خوش گپیوں میں مگن ہو تو پھر تیار کب ہو گے"
اور جاؤ گے کب۔ سمرین، مشعل کے ہمراہ آئی تھی جب ان سب کو محفل
"جمایے بیٹھے دیکھا۔

کہاں جانا ہے مما می جان؟"! وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔"
بتایا تو ہے زیدی ہاؤس! وثقیٰ کے جانب سے جواب آیا۔"

کیوں!"وہ متعجب ہوئی تھی..افف کیا بھروسہ سب گھر والوں کی"
موجودگی میں میری توقیری میں اضافہ ہی نہ کر دیں۔اس کے تصور میں
بالاج کا غیض بھرا چہرا ابھرا تھا۔

ارے بھئی ! خاص رسم کے لیے جو انگھوٹی بنوائی تھی بھابھی نے وہ اب آئی"
ہے۔اس روز تیار نہیں ہوئی تھی تو اسمائیل کوئی اور لے آیا تھا۔اب آگئی ہے
"تو وہ دے آنی ہے ساتھ کچھ چیزیں بھی ہیں وہ جہاں آرا کو دینی ہیں۔
تم دونوں جاؤ۔ سحرش کو بھی کہہ دیا ہے۔ عرش لے جاؤ تم۔ سمرین نے"
مفصل انداز میں جواب دیتے آخر میں کہا۔

آپ لوگ کیوں نہیں جاتے ؟" وہ جانے کے لیے قطعی تیار نہ تھی۔"
چلے جاتے مگر ہم سب مارکیٹ جا رہے ہیں۔لوٹتے ہوئے مشعل کے"
"ساتھ سنار کے بھی جانا ہے۔
صاف واضح ہے تم جانا نہیں چاہتی۔ مشعل نے یک دم کہا تو وہ گڑبڑائی تھی"
"مشعل کی نگاہ کچھ کھوجتی ہوئی تھی۔

نہیں تو ایسی کوئی بات نہیں۔ ''وہ سمبھلی تھی۔''

''محسوس تو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ اپنی بات پر قائم تھی۔''

مشعل ! کبھی تو زبان پر پہرے بیٹھا لیا کرو۔ ''سمرین نے سرزنش کی'' تھی۔

''اچھا عرش تم لے جاؤ گے ؟ وہ اس کی جانب متوجہ ہو گئی تھی۔''
نہیں آپ التمش بھائی سے کہہ دیں آٹھ بجے مجھے کسی کو ٹیوشن دینے جانا''
ہے۔ ساڑے چھے ہو رہے ہیں یہ لوگ یقیناً تیاری میں بھی دیر کریں گی اور
وہاں سے لوٹنے میں بھی۔ ''وہ مسخرے پن سے گویا ہوا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے. ! سمرین ہنستے ہوئے آگے بڑھ گئی۔''

مشعل کو واقع اپنی زبان پر اختتار نہیں ہے۔خود تو تماشے لگا رہی ہیں۔"
دوسرے کے کردار کو بھی نشانہ بناتی ہیں۔"زرباب کو اس کا انداز و فقرے
برے لگے تھے۔
تم جانتی ہوں انہیں۔ان کے کہہ دینے سے کیا ہوتا ہے۔"وثقیٰ نے تسلی"
دینا چاہی۔

بہت کچھ ہوتا ہے فقرہ بازی سے وثقیٰ۔وہ پہلے ہی حیلہ حوالہ ہیں اس شادی"
پے۔ناجانے کس کی تلاش میں سر گرداں ہیں۔یہ ہی جواز بنا کر انکار نہ
کر بیٹھیں پھر میں تو ڈاکٹر بالاج کے ساتھ کام بھی کرتی ہوں۔ مشعل سے
کوئی بہیت نہیں کے کب کیا کر دیں اور ڈاکٹر بالاج کو تباہ کر دیں۔الماری
سے کپڑے نکالتے وہ کئی خوف میں جکڑ گئی تھی۔

یہ سوائے تمہارے گمان کے کچھ نہیں۔ ہم بھی جانتے ہیں مشعل کو توجہ" حاصل کرنے کا بے حد شوق ہے یہ سب بھی ایک طریقہ ہے تم ذہن پر سوار نہ کرو۔ "وثقیٰ کی بات پر وہ سر ہلا گئی۔

یہ تمام لوگ کھیل کی شروعات بھی نہ سمجھتے تھے و نہیں دوسرے جانب" "مشعل خانزادی بساط تک پچھا چکی تھی اور کھیل کا ابتدا بھی کیا جا چکا تھا۔

ماشاءاللہ! مجھے اپنے خوش بختی پر تعجب نہیں کہ اب یقین ہو چلا ہے کہ میں" "واقعی قسمت والا ہوں۔

ہم دیدار کی خواہش کرتے ہیں وہ ہمارے بالمشافہ آجاتے ہیں۔ "نگاہ میں" قمقمے سے جل اٹھے تھے وثقیٰ کورانیہ کے ساتھ ایک جانب کھڑا پایا تو وہ ان تک چلا آیا۔

وثقیٰ چونکی تھی! مجھ سے کچھ کہا ہے آپ نے بہت معذرت میں متوجہ نہ"
تھی۔ "ہاتھ میں تھاما دوپٹہ رانیہ کو دیتے کہا تھا۔

ارے نہیں! مہر ثابت کر لیں تو پھر حق سے توجہ کے حق دار رہیں گے۔ """
دراب کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔ فقرے اب بھی واضح نہ تھے۔
ویسے آپ یہاں کیسے؟" وہ سنبھل گیا تھا۔"

میرا یہاں آنا منع تو بالکل نہیں وکیل صاحب، مشعل کزن ہے اُس کے"
سسرال سے میرا ابھی تعلق ہے۔ "وہ اس کے سوال پر برا مان گئی تھی۔
.. میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ "وہ گڑبڑایا تھا۔ رانیہ بے ساختہ ہنس دی"
... شش! "دراب نے اسے گھورا"

پھر کیا مطلب تھا انداز تو وہ ہی تھے۔ ویسے میں نے سنا ہے وکیلوں کو وقت ''
زرا کم ہی میسر آتا ہے مگر ماشاءاللہ آپ خاصی فارغ معلوم ہوتے ہیں۔ اس
نے اپنا بدلہ لیا تھا۔ ''دراب کے لبو پر تبسم آیا تھا۔
وثق ! زرباب نے اُسے ٹوکا تھا۔ جب کہ رانیہ ہنس دی تھی۔''
معذرت ! اس کی جانب ہے۔ زرا کچھ پاگل سی ہے یہ۔''

انہیں اپنی جانب متوجہ رکھنے کے لیے اگر ان کی ڈانٹ بھی سنا ہو تو تا عمر''
''دست بستہ کھڑا رہنے لیے کے راضی ہوں۔
''ارے نہیں ! ان کی گفتگو تو ہمارے چہرے پر تبسم لے آتی ہے۔''

ہیں ! تو کیا میں آپ کو مزاح نگار معلوم ہوتی ہوں۔ ''دراب کی بات پر وہ''
سختی سے گویا ہوئی تھی۔

وثق ! چلو ہر جگہ، ہر کسی سے نہ جھگڑا کرنے لگ جایا کرو۔ ''سختی سے کہتی''
وہ اسے لیے جہاں آرا وہ سحرش کے پاس لے آئی تھی۔
لڑنے اور منانے کے بہت موقع آئیں گے محترمہ۔ ''مسکراہٹ دباتے''
دراب گویا ہوا تھا۔

''التمش بھائی کہاں ہیں ؟''
''وہ اُسے کوئی فون آیا تھا تو باہر گیا ہے سحرش نے بتایا۔''
السلام علیکم ! اسی لمحے لاؤنج میں آواز ابھری تھی۔ زرباب کی سانس اٹکی''
''نگاہوں میں خوف ابھرا وثقی کا ہاتھ تھاما۔
دوسرے جانب بالاج کے لیے بھی یہ غیر متوقع تھا۔ وہ تھم سے گئے''
تھے۔ نگاہ نے طواف جاری کیا سب کے جواب نے پہرے بیٹھانے کا کہا۔ وہ
''سمبھلے مگر دل کا کیا کرتے وہ اسے دیکھ کر انبساط سے جھوم اٹھا تھا۔

دیر کر دی بالاج ! سب کب سے منتظر ہیں۔جی بس راستے میں ٹریفک زیادہ" "مل گیا تھا۔وہ معذرت خواہ لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

کوئی مسلئہ نہیں ویسے بھی اس وقت زیادہ ہوتا ہے۔"سحرش نے متبسم" لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر زرباب ! جاب سے آپ نے استعفیٰ دے دیا ہے کیا، کل واپسی تھی" آج ہسپتال حاضر نہیں ہوئی ہیں؟"اسے گھورتے ہوئے وہ سختی سے گویا ہوئے تھے۔

مجھے یہ ہی... بالکل وثق مجھے ان سے یہ ہی امید تھی لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا" مجھے دیکھتے ہی چشم نمائی شروع کر دیں گے۔"اس کی منمائی آواز وثقیٰ کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔

آپ ابھی مجھے کچھ نہ کہیں سر، میں ابھی مہمان ہوں!" وہ بے ساختہ کہہ" اٹھی اور بالاج کو اپنی مسکراہٹ روکنا دشوار ہو گیا۔ جہاں آرا کے لب بھی مسکرا اٹھے تھے۔

بالاج! یہ تمام تفتیش اور وجہیں اپنے ہسپتال میں پتہ کرنا بھئی۔ یہ گھر ہے" بیٹا اور زرباب تمہارے سسرال سے آئی مہمان۔ جہاں آرا نے تنبیہ کی تھی "اور سسرال کے ذکر پر وہ گہرے سانس لیتے رہ گئے۔

اچھا اب چلو کھانے کا وقت ہو گیا ہے۔" جہاں آرا کی بات پر وہ سر ہلا گئے۔" وثق یہ خاموشی یقیناً کل طوفان لائے گی.. ہائے کل تو انہیں قہر برسانے" سے کوئی نہیں روک سکتا۔

ویسے زرباب! مجھے مشعل کا سوچ سوچ پر لطف آرہا ہے۔ بالاج بھائی کے مزاج کے مطابق وہ ہمارے سارے حساب بے باک کردیں گے۔ وثقی کو واقعی لطف آیا تھا۔ بے ساختہ زرباب کے لب بھی مسکرا گئے۔ اور بالاج کو "اپنی نگاہ بدلنا دشوار ہو گیا۔

اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں بھی بھابھی۔ سحرش نے ان کی جانب" "انگھوٹی بڑھائی تو وہ احترام سے گویا ہوئے۔

تکلف کیسا! تائی امی وغیرہ کی خوشی ہے بلکہ ہم سب کی۔"
شادی زندگی میں ایک بار ہی ہوتی ہے.. کام مناسب و دل سے کیے جائیں تو "بہتر ہے۔

دل! میرا دل ہی تو اب تک راضی نہیں ہوا ہے اور ان کی ہر جگہ موجودگی"
ضرب لگاتی ہے۔ مگر وہ معصوم اتنے کے انہیں احساس تک نہیں ہے کسی کی
زندگی میں تہلکا مچ گیا ہے۔
بے خبری بھی کیا غضب شے ہے۔ "وہ بس سوچتے رہ گئے۔

وہ ابھی کمرے میں آکر بیٹھے تھے.. سر میں درد سا اٹھ رہا تھا۔ سوچیں کہاں"
"پیچھا چھوڑ رہی تھیں۔ تبھی فون نے توجہ اپنی جانب کی تھی۔
"غیر شنایا نمبر چمک رہا تھا۔ انہوں نے فون اٹھا کر کان سے لگایا تھا۔"

ہیلو بالاج! مقابل جس نے بھی پکارا تھا بڑا استحقاق سا تھا لہجے میں وہ چند پل"
ٹھہر سے گئے۔ یاد کرنے پر بھی آواز کی شناخت نہیں کر پائے تھے۔

''کون! معافی چاہوں گا پہنچانا نہیں۔''

بالاج! یوں کہہ کر میرے دل کو رخمی تو نہ کریں۔ میں مشعل بات کر رہی ہوں۔ ''انداز میں خاصی خفگی تھی وہ یک دم سمبھلے۔

اوہ! معذرت مشعل میں واقعی نہیں پہنچایا۔ انہیں امید نہ تھی اس کے''

''فون کی۔

پہنچانے گے کیسے فون کب کرتے ہیں۔ نزاکت سے شکواہ ہوا۔ ''خیر یہ''

سب جانے دیں۔ میں سوچ رہی تھی شادی میں کچھ دن رہ گئے ہیں مگر ہماری بات چیت تک ٹھیک طریقے سے نہیں ہوئی۔ مانا یہ شادی پسند کی نہیں مگر شادی تو ہے۔

تو آپ کیا چاہتی ہیں۔ ''بالاج کو قطعی اس کی گفتگو سمجھ نہ آئی تھی۔''

کچھ شاپینگ رہ گئی ہے۔ کیوں نہ ساتھ مل کر کریں۔" اپنا عقدہ ظاہر کیا۔ وہ"
گہرے سانس بھر کر رہ گئے۔
وہ دامن نہیں بچا سکتے تھے۔ اب بھی بچ جاتے تو کیا ساری زندگی روپوش"
"رہ سکتے تھے۔

ہیلو!" ان کے آواز نہ ابھرے تو وہ پکار گئی۔"

ٹھیک ہے!" آپ تیار رہیں میں آتا ہوں۔ وہ رضامند ہوئے تھے۔"
بہت عمدہ۔" مشعل کے لہجے میں خوشی چھلکی تھی۔"
ان کا کوئی قصور نہیں، یہ تو انجان ہیں، مجھے خود کو سمجھانا ہو گا ہر قیمت پر۔ وہ"
"فیصلہ کر رہے تھے مگر کیا قائم بھی رہتے۔

تمام لوگ یوں بے فکر گھوم رہے ہیں مانو گھر میں شادی نہ ہو کسی کی "
سالگرہ ہو۔ "عصمہ بیگم بے حد فکر مند سی سب پر برس رہی تھی۔

بھابھی جان سب ہو جائے گا۔ آپ یوں پریشان ہو کر اپنا پی بی نہ بڑھا لیے"
گیا۔ "سمرین نے انہیں پانی کا گلاس تھمایا۔

کیسے متردد نہ ہوں سمرین۔ مایوں ہے آج اور ابھی تک کوئی تیار نہیں ہوا"
ہے باہر کا کام بھی ابھی رہتا ہے۔ مٹھائی وغیرہ بھی نہیں آئی کب آئے گا،
"کب ہو گا میری تو ہاتھ پاؤں پھول رہے ہیں۔

ارے بھابھی جان! التمش اور اسمائیل گئے ہوئے ہیں اب تو بس آتے ہی"
ہوں گئے۔ "بینا نے ان کے پاس آتے بتایا۔

سمرین تم جاؤاور دیکھو مشعل کو یہ لڑکی مجھے بہت ستارہی ہے۔ ''بینانے'' غصے سے کہا تھا۔

شام ہونے کو آئی ہے مگر وہ یوں بے فکر ہے مانواس کی نہیں کسی اور کی ہو'' مایوں۔ ''مجھے تواب خوف لاحق ہو چلا ہے بھابھی جان۔ کبھی یوں بے فکر ہو جاتی ہے اور کبھی زراسی بات پر برہم ہو جاتی ہے آج مایوں کل رخصت ہو جائے گی۔ میں نے دوبارہ اس معملے کو کریدا نہیں مگر....'' وہ اس کے آگے کچھ نہ کہہ سکی۔ خوف ان کی نگاہوں سے جھلک رہا تھا۔

میرا نہیں خیال ہے کہ کچھ ایسا تھا بینا۔ ورنہ وہ یوں لب بستہ رہنے والوں'' میں نہیں۔ اپنی بات کے زائل ہونے پر وہ یہ برتاؤ کر جاتی ہو گی۔ اب بھلا نہ نام کا علم، نہ پہنچان پھر کس برتے پر وہ احتتاج کرتی۔ تم بھی اٹھا رکھو اس معلے ''کو عصمہ بیگم نے قصہ تمام کرتے کہا تھا۔

بات درست تھی بیناخود بھی نہیں چاہتی تھی کہ عباس یابلال صاحب کو"
کچھ علم ہو۔ معملہ کوئی ایسا بھی نہ تھا کہ وہ آگاہ کرتی گراس انسان کے نام سے
مشعل آگاہ کر دیتی تو شاید بتا بھی دیتی۔ اچھااب آپ جائیں اور کہیں اسے
"انہوں نے عصمہ بیگم کو کہاتو وہ سر ہلا گئیں۔

حیا! کس قدر سست ثابت ہوئی ہو تم اب تک میرا جوڑا تم نے استری نہیں"
کیاہے۔ "وثقیٰ کی کمرے میں داخل ہوتے نگاہ بستر پر موجود سوٹ پر پڑی
تھی۔

کر رہی ہوں آپی! دم تو لے لیں یہ اچھی ذمہ داری مجھے سونپ دی ہے"
ایک پہاڑ ہے یہ دیکھیں۔ "وہ مانو روہانسی ہوئی تھی ایک گھنٹے سے بیٹھی تھی
کمر میں درد ہو گیا تھا۔

افف! ریا میرا بچہ مجھے ایک کپ چائے بنادوں ان لوگوں کے شور میں میرا سر دکھنے لگا ہے۔ ''سحرش انگلیوں کے پورے سے کنپٹی دباتے آئی تھیں۔

ریاط! یہ مشعل کی جیولری نکال دو۔ چائے میں بنا دیتی ہوں زرباب اٹھ'' ''کھڑے ہوئی تھی۔

میرے لیے بھی زر!'' وثقیٰ کی پکار اا ٹھی۔''

''میں سب کے لیے بنا لیتی ہوں۔''

میرے لیے جوس، چائے نہیں پینی مجھے مشعل نے ناخن پالش لگاتے نگاہ'' ''اوپر کرتے کہا تو وہ سر ہلا کر نیچے چلی تھی۔

''زربا! کچن کی دہلیز پر پہنچی تھی کہ عرشمان پکار بیٹھا۔''

یار چائے مل جائے گی!'' تھکن زدہ لہجے میں کہا تھا۔''

ہاں وہ ہی بنانے جارہی ہوں مگر تمہیں کیا ہوا ہے۔ ''وہ متعجب سے اس''
کے نزدیک آتے ماتھے پر ہاتھ رکھتے گویا ہوئی۔
ارے تمہیں تو بخار ہے۔ تم کمرے میں جاؤ میں چائے کے ساتھ دوائی بھی''
دیتی ہوں۔ وہ متفکر سے گویا ہوئی تھی۔ وہ سر ہلا کر چلا گیا تھا۔

بابا سے میری بات ہو گئی ہے۔ اور میں نے انہیں رضامندی دے دی''
ہے۔ کپوں میں چائے نکال رہی تھی جب اچانک التمش کی پکار ہوئی تھی۔
چائے چھلک سی پڑی۔ ''وہ استعجابی نگاہ سے اُسے تکنے لگی۔
میں نے ہاں کر دی ہے تو تمہاری بھی منظوری شامل ہی ہے۔ بیٹھی تو تم''
ایک عرصے سے میرے فیصلے کی منتظر ہی تھی نا۔
تم یہ نا سمجھنا زرباب کے مجھ سے یہ سب مخفی ہے۔ مہر بہ لب رہنے کا مطلب
یہ نہیں کہ تم اور عرشمان کچھ بھی کر لو گے۔ وہ مزید زہر اگل رہا تھا۔ ''جب
کہ زرباب کا ذہن مانو مفلوج ہو گیا تھا۔ فقروں کو کہاں سمجھتی۔

میں! میں آپ کے فیصلے کی منتظر نہیں بیٹھی تھی التمش! حوصلہ میسر ہوا،"
"ہمت مجتمع کرتے وہ کہہ گئی۔
یہ آپ کی خام خیالی ہے کہ میں منتظر تھی آپ کی۔ آپ ہاں کہیں تو میرا"
راضی ہونا طے نہیں ہے۔ میری زندگی پر زیادہ حق میں خود رکھتی
ہوں۔ آپ اپنا پابند بنا کر مجھے نہیں گئے تھے جو یہ حکمانہ انداز اپنا رہے
ہیں۔ "وہ سخت لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

التمش کتنے ہی لمحے غیر محترک رہ گیا تھا۔
مجھے علم تھا! دیکھاؤ گی اپنی اوقات... بچپن سے اب تک احسان کیے تم پر اور"
اب ہمیں ہی آنکھیں دیکھا رہی ہو۔ مگر یاد رکھو تم پر، تمہاری زندگی، اُس کے
ہر فیصلے پر ہمارا حق ہے خاص کر میرا کیوں کہ تم میری نام سے منسوب رہی
ہو۔ "التمش مارے اشتعال کے گویا ہوا تھا۔

غلط ! میں کبھی بھی آپ کے نام سے منسوب نہیں رہی۔ کہا ابھی میں نے"
اگر ایسا ہوتا تو زندگی بھر آپ کی پابند رہتی یہ بس خواہش تھی بڑوں کی
بس.. "وہ اس کے فقروں پر زخمی ہوئی تھی مگر حوصلہ نہ کھویا۔
سلطانہ ! وہ جو مزید کچھ کہنا چاہتا تھا ملازمہ کے آمد پر تھم سا کیا۔ ایک سخت"
نگاہ زرباب پر ڈال کر کچن سے نکل گیا جب کہ زرباب کو اپنی نگاہیں نم سی
محسوس ہوئی تھی۔ "چائے بن گئی اسی اثنا میں وثقیٰ نے اندر آتے کہا تھا۔

یہ چائے سب کو اوپر دے آؤ۔ ملازمہ کو کہتے اس نے دو کپ ٹرے سے"
الگ رکھتے کہا۔

زرباب کچھ ہوا ہے تمہارا چہرا سرخ کیوں ہو رہا ہے۔ "وہ چونکی تھی۔

مجھے کچھ نہیں ہوا ہے۔" وہ سمبھل گئی تھی۔ عرش کی طبیعت ٹھیک نہیں"
ہے بخار ہے اُسے اور تم جانتی ہو اُسے دوائی کھلانا کس قدر مشکل ہے۔ مہربانی
"کر و یہ کام تم سرانجام دے دو۔
ارے مانی کو بخار ہے... افف جب ایک لمحہ آرام نہیں کرے گا تو یہ تو ہو گا نہ"
"وہ متفکر ہوتی ٹرے تھامے اوپر گئی تھی۔

عرش تمہاری طبعیت ٹھیک نہیں ہے؟" وہ مضطرب سے کہتی کمرے میں"
"آئی تھی۔ میں کتنا کہہ رہی تھی آرام کر لو مگر سنتے کہاں ہو۔
یک دم عرشمان چونکا تھا۔ ہاتھ میں تھاما ڈنہ تعجیل میں بیگ میں رکھا تھا اور"
"اس کی یہ حرکت باخوبی محسوس کی جانے والی تھی۔
ارے محترمہ کوئی بیمار ہو تو اس طرح ڈانٹے ہیں اُسے۔ لبو پر خوش تبسم لیے"
"وہ اب مکمل متوجہ ہوا تھا۔

''اب چشم نمائی نہ کرے تو کیا کرے؟ دوائی تھماتے وہ گویا ہوئی۔''

محبت بھری تیمارداری کرتے ہیں کچھ عشق اور محبت کی گفتگو۔ ''وہ مسکرایا'' تھا لہجے میں جہاں سا آباد تھا۔

عرشم! ''اس نے تنبیہ کی۔''

تمہارے اظہار محبت کا یہ قطعی مطلب نہیں ہے کہ دائرے کو پھلانگ لیا'' جائے۔ محبت ایک جانب عرش مگر محرم تعلق کے بنا یہ مانو پانی پر لکھی تحریریں ہیں۔ ''وہ یک دم سنجیدہ ہوئی تھی۔

تمہاری احتیاطیں اور یہ ہی انداز تمہیں انمول بناتے ہیں وثق ''وہ فخریہ'' لہجے میں کہہ رہا تھا۔

اچھا یہ بتاؤ وہ کیا مخفی رکھ رہے تھے تم کالے بیگ کی جانب اشارہ کرتے اس"
"نے استفسار کیا۔

ارے! تم میری شے پر نگاہ رکھتی ہو؟" یہ انتہائی غیر اخلاقی حرکت ہے"
وثق وہ مصنوعی خفگی سے گویا ہوا تھا۔
جی نہیں مجھے کوئی شوق نہیں تمہاری چیزوں پر نگاہ کرنے کی وہ تو بس نگاہ"
پڑ گئی تھی۔ مگر دیکھاؤ نا وہ باضد ہوئی۔

کچھ نہیں ہے بھئی۔" وہ تنگ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔"
مجھے پتہ ہے کچھ ہے۔" وہ اس جانب بڑھی تھی۔"
"جو بھی ہے مگر تمہارے لیے بالکل نہیں ہے۔"
یعنی میرے لیے ہی ہے؟" وہ سمجھ کر مسکرائی تھی۔"

ولیٰ!''سحرش نے کمرے کی دہلیز پر ٹھہرے پکارا تھا۔''

خدار آج تو لڑنے کا پروگرام ملتوی کر دو ہزار کام ہیں کرنے کو۔''انہوں''

نے ٹوکا تھا۔

کہاں بھابھی میں کہاں لڑ رہی ہوں۔''وہ فوراً بولی۔''

اچھا اب اس بات کو ہی جواز نہ بنا لینا چلو تم اور عرش تمہیں نیچے اسمائیل''

''بلا رہے ہیں باہر لائٹینگ کا کچھ مسئلہ ہے۔

''جی اچھا!اُس نے سر ہلاتے موبائل اٹھایا تھا۔''

وثقیٰ یہ لیں آپ کے لیے ہیں!''ریاط نے بیڈ پر دو بیگ رکھتے ہوئے کہا ''

تھا۔

کیاہے؟''چوڑیاں نکالتے اس نے استفسار کیا۔''

یہ... معلوم نہیں ایک تو ملازم نے دیاہے یہ کریم بیگ اور یہ دوسرا کالا والا''
''جو بیگ ہے یہ زرباب نے دیاہے کہہ رہی تھی عرش بھائی نے بھیجاہے۔
''آ! گفٹ ہمم۔۔۔وثقیٰ نے اچھل کر کالے بیگ میں سے ڈبہ نکالا۔''
بہترین! گرین اور گولڈن رنگ کا خوبصورت سا سوٹ تھا جس کے ساتھ''
''گولڈن نیٹ کا دوپٹہ تھا وہ اتنا خوبصورت تھا کہ نظر نہیں ٹھہر رہی تھی۔
ماشاءاللہ یہ تو بہت خوبصورت ہے وثقیٰ۔''ریاط نے ستائش بھرے لہجے''
میں کہا۔دوسرے بیگ کی جانب اس کی نگاہ بھی نہیں گئی تھی۔وہ عرش کے
دیے جوڑے میں ہی مصروف تھی۔

ماشاءاللہ بھئی ! آج تو میری بیٹی بہت خوبصورت لگ رہی ہے بینا نے محبت
"سے مشعل کی جانب دیکھا تھا۔

پیلے رنگ کے شرارے میں بالوں کو کھلا چھوڑے وہ واقع اچھی لگ رہی
"تھی۔

اللہ نصیب اچھے کرے بس۔ "عصمہ بیگم نے بھی بوسہ لیتے کہا۔"
میں نا کہتی تھی امی... بس ڈرامے ہیں دیکھا اب بنا کسی نخرے کے کسے مان"
گئی ہے۔اب بالاج ماشاءاللہ سے بھی تو بہت شاندار۔ "سحرش نے بھی محبت
سے چھڑا تھا۔

یہ کس نے کہا ابھی شادی میں وقت ہے ہو سکتا ہے میں عین موقع پر پلٹ"
جاؤ۔ "مشعل مغرورانہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔
وہ آج واقعی میں خوش تھی من چاہ ملنے والا تھا مگر وہ اپنا مزاق نہیں بنوانا
چاہتی تھی۔

فضول مت بولا کرو مشعل!" بینا سے غصے سے ٹوکا۔"

چھوڑیں بھابھی اور مشعل کیوں پریشان کرتی ہو تم سمرین ٹوکا تھا۔"

میں نے کیا کہا بھئی اور یہ دوپٹہ بھی درست نہیں ہو رہا۔" وہ رخ موڑ گئی۔"

سحرش دیکھو ایسے زرا کیا مسئلہ ہے اور بینا، سمرین چلو مہمان بس آنے ہی"

"والے ہوں گے۔ عصمہ بیگم کہتی ان دونوں کے لیے نکل گئی۔

لان بہت ہی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا، سفید اور گیندے کے پھولوں سے"

ہر کونے کو سجایا ہوا تھا۔ برقی قمقمے تمام جانب جیسے اجالا بکھیر رہی تھی چاند

کے روشنی پوری ماحول کو اپنے سحر میں جکڑے ایک عجب سا منظر پیش

"کر رہی تھی۔

مہمانوں کا استقبال بہت ہی شاندار طریقے سے کیا گیا تھا بالاج کی آمد"
"مہمانوں سے ساتھ نہیں ہوئی تھی کہ وہ ہسپتال میں موجود تھے۔۔

ریاط سے گفتگو کرتے وہ کسی بات پر کھلکھلا کر ہنسی تھی۔ پاس سے گزرتے"
"التمش کی قدم تھمے نگاہ بے ساختہ اس پر اٹھی تھی۔
سفید چکن کی خوبصورت لمبی فراق ذیب تن کیے، کانوں میں سفید موتی کی"
ٹاپس پہنے ہاتھوں میں پیلی چوڑیاں ڈالے وہ واقعی خوبصورت لگ رہی
"تھی۔
لحظہ بھر کے لیے وہ واقعی متوجہ ہوا تھا.. مکمل حسن اُسے سحر کر رہا تھا۔"
مخروطی انگلیوں حرکت میں لاتی.. بالوں کی ایک لٹ کو اس پر لپٹ رہی
تھی۔ "بے ساختہ التمش کے قدم اس کی جانب بڑھے۔

زرباب! پکار پر وہ متوجہ ہوئی۔ ریاط کی نگاہ کسی پر پڑی تو وہ آگے بڑھ گئی۔

خوبصورت چیزیں میری کمزوری رہی ہیں۔ ''اس بات کا مجھے اعتراف ہے''
التمش نے اُسے سر سے پیر تک نگاہ بھر کر دیکھا تھا۔ زرباب کو اُس کی بات
سمجھنے میں لمحہ لگا۔

یہی بات ہے التمش... میں کوئی شے نہیں ہوں اور یہ استحقاق آپ کو''
'' حاصل نہیں۔ وہ اس کے بے باک انداز میں دیکھنے پر کہہ گئی تھی۔
پہلے میری نگاہ تمہارے حسن پر نہیں پڑی تھی وہ مزید بے باکی سے گویا''
ہوا۔ ''زرباب کا چہرہ سرخ ہوا تھا۔
''مگر مجھے یہ اعتراف کرنا ہوگا تم خوبصورت ہو۔''

بس کیجئے التمش۔ ''وہ دبی دبی آواز میں چیخی تھی۔''

ابھی تو کچھ کیا کہاں تم میری مرضی جانتی ہو اور میرا فیصلہ بھی انکار کر کے"
اپنے راستے دشوار مت کرنا۔"ایک جھٹکے سے کلائی تھامی تو کئی چوڑیاں ٹوٹ
کر کلائی میں چبھ سی گئیں۔
کہیں یہ نا ہو کے میں کچھ ایسا کر جاؤں کہ تمہارے پاس فیصلے کا اختیار بھی"
پھر نہ رہے۔"وہ اپنی حد کو پار کرتے گویا ہوا تھا۔زرباب کو اپنے وجود میں
..سناٹا محسوس ہوا فقروں کو باخوبی سمجھ گئی تھی وہ
ہاتھ چھڑواتی وہ چشم زدن میں ڈوری تھی۔نگاہیں دھندلا سی رہی تھی.."
"قلب میں درد سا اٹھا تنفس بے قابو یک دم وہ کسی سے ٹکرائی۔
معذرت! چشم پر آب اٹھا کر دیکھا تو...وہ مضطرب سے کھڑے اسے دیکھ"
"رہے تھے۔

کیا ہوا ہے زرباب، آپ رو رہی ہیں؟"بالاج کے لہجے سے بھی فکر مندی"
ظاہر تھی۔

نہیں، نہیں تو..." وہ سمبھلی۔"

یااللہ! زرباب آپ کی تو کلائی زخمی ہے۔ وہ آنسو کو ہتھیلی کی پشت سے"
"رگڑنے لگی تھی جب ان کی نگاہ پڑی۔

زرا سی چوٹ ہے۔" وہ بولی۔"

زرباب غالباً چوڑیاں ٹوٹ کر لگی ہیں اور آپ کہہ رہی ہیں زرا سی چوٹ"
ہے کرچی ہوئی تو۔" وہ متفکر تھے زرباب کے آنسوؤں نے انہیں بے قابو کیا
تھا اور یہ تک بھول گئے تھے کہ وہ کہاں ہیں اور کیوں ہیں۔

زر! کہاں رخم ہوا ہے۔ عرشمان نے وہاں آکر بالاج کو سمبھلنے کا اشارہ دیا تھا۔
انہوں نے بہت دھیان سے اس منظر کو دیکھا بڑی استحقاق سے عرشمان اس کا
ہاتھ تھامے کلائی دیکھ رہا تھا۔

افف اتنا زیادہ۔ چلو میں پٹی کر دوں۔"

عرشم کوئی ضرورت نہیں ہے۔ڈاکٹر بالاج کو نظر انداز کر گئے ہو تم.. جاؤ" انہیں لے کر..."ماحول کو بہتر کرتی ہوئی متبسم سی گویا ہوئی ذہن اتنا منتشر تھا کہ وہ بالاج کے رویے کو بھی محسوس نہ کر سکی تھی۔

عرشمان نے ساتھ کھڑے بالاج کو دیکھا تو شرمندہ سا ہو گیا۔"""بہت" "معذرت میرا دھیان نہیں تھا۔

کوئی بات نہیں۔"وہ مسکرائے تھے۔"

"پھر زرباب کو تنبیہ کرتا وہ بالاج کے ساتھ اسٹیج کی جانب بڑھ گیا تھا۔"

ہائے صدقے! میری نگاہ یہ تصور تو نہیں کر رہی۔ اگر جو ایسا ہے تو میں ''
''تاعمر تخیل میں ہی رہنا چاہوں گا۔
نہیں پھر حقیقت کا لطف کیسے لوگے دراب زیدی۔ وہ خود سے ہم کلام ہوا''
''تھا۔ مانو خوشی وانبساط نگاہوں سے بھی چھلک رہا تھا۔
واقعی ان کے تمام انداز ہی قتل کے انوکھے ٹھہرے۔ یوں رضامندی ظاہر''
''کر کے مجھے حوصلہ تھمایا ہے۔ وہ مانو آسمان کی سیر پر نکلا تھا۔
کوئی اتنا حسین کیسے لگ سکتا ہے۔ یہ جرم ہے مگر افسوس اس کی سزا کوئی''
نہیں۔ ''متبسم سے کہتے نگاہ میں جہاں آباد لیے وہ وثقیٰ کے نزدیک آتے گویا
ہوا تھا۔

وہ چونک اٹھی۔ ''ضرورت سے زیادہ بے باک نہیں ہیں آپ مانا یہ محفل''
خوشی وانبساط کی ہے مگر شوخیاں دائرے میں رہ کر کی جائیں تو بہتر ہیں۔''
اسے دراب کا یوں بے تکلفی برتنا بھایا نہیں تھا۔

بھئی ! میں نے پہلی لڑکی دیکھی ہے جو تعریف پر ناراض ہو رہی ہے ویسے"
یہ گرین رنگ آپ پر بہت جچ رہا ہے۔ پتہ ہے یہ میرا پسندیدہ رنگ ہے جبھی
"...تو

بہت شکریہ مگر مجھے آپ کے تعریفی سند کی قطعی ضرورت نہیں ہے میں"
جانتی ہوں یہ سوٹ اور رنگ مجھ پر اچھا ہی لگتا ہے۔" وثقیٰ نے اُس کی بات
کو بیچ میں ہی اچکا تھا۔

"وثقیٰ آپ یہاں ہیں وہاں عرش بھائی آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔"
وہ مزید بھی کچھ کہنے والے تھی مگر ریاط کی آمد نے اور اس کے فقروں نے"
"مزید کچھ نا کہنے دیا۔

عرشو! میں بھی تواُسے دیکھ رہی تھی مگر یہ وکیل صاحب نے مجھے روک لیا"
ہے۔ "سختی سے دیکھتے کہا۔

"ایسا تو نہ کہیں وثقیٰ! ریاط نے ٹوکا مگر وہ چلی گئی۔"
معذرت وثقیٰ کبھی کبھی سخت لہجہ اپنا جاتی ہیں۔ "وہ معذرت خوانہ لہجے"
میں گویا ہوئی تھی۔

ارے نہیں ان کا مزاج اب ہم سمجھ گئے ہیں۔ "وہ مسکرا دیا۔"
اور ایسے اب تو آپ کو کوئی پریشان نہیں کرتا نا؟ یک دم وہ کہہ اٹھا ریاط تھمی"
"نگاہ اٹھا کر چہرے پر ٹکا گئی۔

جی! سمجھ نہ آیا کہ کیا کہے یہ خیال ہی کہ وہ پہنچان گیا ہے دل کو معطر کر گیا"
"تھا۔

ارے اب کیا آپ کو بھی میں یاد ہی نہیں یہ تو کھلا ظلم ہے بھئی آپ کے گھر" والے تو مدد کرنے والے کو پہچانتے ہی نہیں۔" وہ مصنوعی خفگی کا اظہار کرتے گویا ہوا۔

آپ کو یاد ہے... مطلب میں یاد ہوں آپ کو...اس کے فقرے تو سماعتوں" "تک پہنچے ہی نہ تھے۔مانو دل تو کان میں دھڑک رہا تھا۔

بالکل! بھئی وکیلوں کے نظر بہت تیز ہوتی ہے اور یاداشت بھی آپ کا" اندازہ میرے بارے میں درست نہیں۔" وہ بے ساختہ ہنس دیا تھا۔

"مجھے لگا نہیں تھا آپ کو میں یاد ہوں گی۔"

معذرت مگر یہ سچ ہے میرے ذہن سے محو ہو گیا تھا.. کئی بار آپ سے"
ملاقات ہوئی مبہم سا خیال تھا مگر یاد نہیں آ رہا تھا۔ ابھی یک دم خیال آیا ہے
"وہ سچائی سے گویا ہوا۔
میری لیے یہ ہی بہت ہے کہ ہم نگاہ میں آ گئے۔ دیر سے ہی سہی... قلب"
"میں سکون اتار پہنچان کا شرف ملا تھا چہرا گلاب سے ہو گیا۔

ہمم خیر جب بھی آپ کو میری ضرورت ہو بلا ججھک مجھ سے کہہ دیے گا"
پھر چاہے کوئی بھی معملہ ہو۔ آپ کا مقدمہ میں بنا معاوضہ لیے آپ کے لیے
لڑوں کا اور فیصلہ آپ کے حق میں دلواؤں گا یہ میرا وعدہ رہا۔ "دل پر ہاتھ
رکھ کر وہ شرارت سے گویا ہوا۔
بہت شکریہ ایڈوکیٹ دارب زیدی۔ میرا جب بھی کوئی کیس ہوا آپ کے"
خدمت میں حاضر ہو جاؤں گی۔ "وہ متبسم سے گویا ہوئی تھی۔
"یہ ہماری خوش قسمتی ہو گی محترمہ۔"

وثقیٰ!''متعجب سے نگاہ لیے اس نے سر سے پیر تک دیکھا تھا۔''

واہ آج تو تم غضب لگ رہے ہو۔''دوپٹہ درست کرتے داد طلب نگاہ سے'' دیکھتے گویا ہوئی۔

مجھے نہیں معلوم تھا وثقیٰ کہ ہمارے بیچ منانے کا بھی رشتہ ہے۔مجھے تو لگا تھا'' ہمارا رشتے روٹھنے منانے سے بہت آگے گا ہے۔اور بات راضی کرنے کی تھی تو تم حق سے کہتی یوں نظر انداز کر دینا مناسب تو نہیں۔''عرشمان کے لہجے میں افسوس سا تھا۔

ہاں ہمارا رشتہ اتنا ہی گہرا ہے عرشم اس میں حق سے حق جتایا جاتا ہے۔''''

وثقیٰ نے الجھ کر کہا۔

مگر ایسے بھی کوئی حق جتاتا ہے بھلا! ہم تو بڑی سے بڑی لڑائی میں بھی"

"روٹھے نہیں پھر یوں زرا ہی بحث میں ایسا رویہ کیوں۔

تم تو میرے بارش جیسے ننھے ننھے جزبوں کو شدید سے محسوس کرتی ہو پھر "

محبت کا پہلا تحفہ یوں کیوں رد کر دیا۔ "اس کا لہجہ بجھا ہوا تھا۔

مگر مانی! حقیقتاً اس کی گفتگو وثقیٰ کی ناقص عقل کے پرے ٹھہری"

تھی۔ "وہ کچھ کہنے لگی تھی عرشمان بول اٹھا۔

جانتا ہوں میرے انتخاب بہت بیزار کن ہوتے ہیں مگر وثقیٰ جب ان میں"

تمہارا ساتھ مل جاتا ہے وہ نایاب بن جاتے ہیں۔ خیر کوئی بات نہیں جانے

دیتے ہیں اس بات کو.. اس جوڑے میں بھی تم خوبصورت لگ رہی ہوں۔"

متبسم سا کہتے وہ آگے بڑھ گیا جب وہ اس کے فقروں میں کھو گئی۔

اس جوڑے میں بھی! بھی سے کیا مراد تھا۔اسے تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔"
اس کا تحفہً دیا کیا سوٹ زیب تن کیا ہے پھر۔"وہ الجھی تھی۔

آج میں نے لاتعداد بار آپ کو فون کیے مگر آپ نے جواب ہی نہیں دیا۔""
بالاج کے پہلو میں بیٹھی وہ ناز سے شکواہ کر رہی تھی۔
جی..! وہ دراصل میں ہاسپٹل میں تھا و نہی سے آرہا ہوں اس لیے دیر بھی"
ہو گئی۔غالباً جب آپ فون کر رہی تھی تو میں مصروف تھا اور فون کمرے میں
تھا۔انہوں نے خاصی تفصیل سے جواب دیا۔حالانکہ انہوں نے جان بوجھ
کر فون رسیو نہیں کیا تھا۔"انہیں ویسے بھی ان سب باتوں کا نا کوئی شوق تھا
اور نہ ہی وہ اس طرح کی حرکتیں پسند کرتے تھے۔وہ تو محبت کو قطرہ قطرہ دل
میں اتارنے پر یقین رکھتے تھے جو خاموشی سی اپنے ہونے کا پتہ دیتی ہے پھر

دل کو جکڑ لیتی ہے۔جب کے مشعل کی بے باک سی گفتگو انہیں مناسب نہ
"لگتی تھی۔

یعنی شادی کے بعد بھی آپ کا انتظار جان لیوا ہی ہو گا۔کہ اطلاع تو تب بھی"
نہیں دیں گے۔"وہ کھلکھلا کر ہنستے ہوئے گویا ہوئی تھی۔
میں ممکنہ طور پر کوشش کروں گا کہ گھر اور کام کو بہترین طریقے سے"
سمبھال سکوں مگر ڈاکٹرز کو کب ایمرجنسی پڑ جائے کچھ کہہ نہیں سکتے۔آپ
کو بھی اپنے اندر ٹھہراؤ لانا ہو گا۔وہ شائستہ سے لہجے میں بہت کچھ باور کروا
"گیے تھے۔

افف بالاج! آپ تو محبت کی زبان سے ناآشنا لگتے ہیں پہلو میں ہونے والی"
شریک سفر ہے اور آپ عملی زندگی کے طور طریقوں کے بابت بات کرتے
ہیں۔"مشعل کی بات پر وہ گہری سانس بھر کر رہ گئے۔لبو پر محبت کے
قفرے کیسے لاتے کہ دل تو بس ایک ہی پری پیکر کے سامنے حال دل کہنے کا

خواہش مند تھا۔وہ اپنی آنکھیں میچ گئے تھے مشعل کی بات کا جواب نہ تھا ان کے پاس۔

زرباب! کہاں ہو تم بھئی.. کب سے تلاش رہی ہو۔دھونڈتی ہوئی وہ کچن" "میں آئی تو اسے ریتج کے پاس کھڑا پایا تھا۔

کیوں کیا ہوا ہے! جوس کی بوتل نکالتے وہ پلٹی تھی نگاہ وثقیٰ پر پڑی تو چونک" گئی۔"ارے یہ کیا ہے۔وہ تعجب سے بولی۔

کیا ہوا اتنی متعجب کیوں ہو؟"وثقیٰ کو اس کی حیرت پر الجھ ہوئی تھی۔" بھئی یہ کیوں پہنا ہے؟ کیا اُس میں کوئی مسئلہ تھا مگر وہ تو میں نے دیکھا تھا" باکل ٹھیک تھا پھر۔زرباب نے ذہن پر زور دیتے کہا تھا۔

کیا، کس میں مسئلہ تھا؟" آسان فہم فقروں میں بات کیوں نہیں کرتے ہو"
بھئی وہ بھی اتنا عجیب برتاؤ کر رہا ہے۔
عرشو نے خود سوٹ بھجوایا مگر نگاہ بھر کر دیکھا تک نہیں اس پر نا جانے"
"عجیب گفتگو کر رہا تھا۔

ایک سیکنڈ بھئی۔ تم سے کس نے کہاں یہ جوڑا تمہیں عرش نے دیا ہے اس"
"نے تو پیلے اور کاسنی امتیاج کی فراق لی تھی میں نے ہی آڈر دیا تھا۔
کیا! یہ عرش نے نہیں دیا! اب جا کر اسے عرشمان کے مزاج کا علم ہوا"
"تھا۔

افف وثقیٰ! تم کیا جانتی نہیں عرشم کو ہر ارنگ بالکل بھی پسند نہیں اور وہ"
"تمہیں دے گا۔ زرباب نے اُس کے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

یہ خیال تو مجھے آیا ہی نہیں۔ مجھے لگا کہ شاید کچھ مختلف کرنے کے چکر میں"
ایسا کیا ہوا۔ مگر یہ ریاط نے دیا تھا اور بول کر دیا تھا۔ "وثقیٰ کو مضطرب تھی۔
پر نہیں دو گفٹ بیگ تھے افف... اُس نے سر پکڑ کیا... پکا اس بے وقوف"
"نے گڑ بڑ کی ہے۔ میں جان سے مار دوں گی اُسے۔
مگر دوسرا یہ سوٹ دیا کس نے؟" زرباب نے توجہ اس جانب کی تھی۔"
معلوم نہیں! میں بعد میں دیکھتی ہوں ابھی ایسے تبدیل کر لو عرش کا"
"مزاج کچھ خراب ہے۔
تم دونوں جہاں کھڑی ہو جاؤ باتوں کا دور چل جاتا ہے۔ سمرین نے سختی سے"
"کہا تھا۔ چلو رسم کے لیے دیر ہو رہی ہے یہ ابٹن لے کر جاؤ۔
امی میں ابھی آ رہی ہوں۔ کوئی ابھی وبھی نہیں میری ساتھ چلوانہوں نے"
اُس کا ہاتھ پکڑتے کہا۔ وثقیٰ نے بے بسی سے زرباب کو دیکھا تھا جو مسکرا رہی
تھی۔

عرش! معافی کے درخواست ہے... یقین جانوں یہ بالکل غیر ارادہ ہوا"
ہے۔ کج فہمی سمجھ لو اسے تم۔" ہاتھ میں میٹھے کا پیالہ تھامے وہ شرمندہ سی
گویا ہوئی تھی۔

"عرشمان نے نگاہ بھر کر اُسے دیکھا چہرے پر واضح ندامت تھی۔ "
یقین جانو! ریاط نے دو بیگ دیے تھے شاید اس میں ہی کوئی خلط ملط ہوا"
ہے۔"

اب یوں مناؤ گی تو غلطی ہونے پر بھی کون ظالم سزا کا سوچے گا۔" نرم سا"
تبسم لیے وہ محبت سے دیکھتے پیالیہ ے تھامتے گویا ہوا۔
اب جانے دو جو ہوا۔ مگر کل تو یہ کوتاہی نہیں ہو گی نا۔ کھیر کا چمچہ منہ میں"
رکھتے پوچھ رہا تھا۔

بالکل نہیں... بالکل بھی نہیں..." وہ فوراً بولی تھی۔ چلو اب اسٹیج پر چلتے"
ہیں۔

وہاں خوب رونق لگی تھی تمام جوان ہی وہاں موجود تھے اور ایک طوفان مچا"
رکھا تھا۔

بالاج نے ایک بار پھر اطراف میں نگاہ گھمائی تھی مگر ایک بار پھر نگاہ ناکام"
.. لوٹی تھی۔ وہ ان سب میں موجود نہیں تھی

ناجانے کہاں روپوش ہو بیٹھی ہیں۔

چشم پر آب کیوں تھی ان کی آنکھیں، کیا وجہ صرف چوٹ تھی نہیں ان کا
چہرہ بھی سرخ تھا مانو خود پر ضبط کیے ہوں۔ وہ تمام ہنگامے سے بے نیاز کسی
اور کو سوچ رہے تھے۔ پہلو میں بیٹھی مشعل پر نگاہ مانو چاہ کر بھی نہ کر پائے
" تھے وہ ذہن میں تو بس زرباب نے بسیرا کر رکھا تھا۔

زرباب! تم ہماری بیٹی ہو ہم تمہاری مرضی جاننا چاہتے ہیں۔ ''بلال صاحب نے بہت ہی نرم لہجے میں اپنے بات کہی۔

بالکل التمش کیا چاہتا ہے، ہم کیا چاہتے ہیں وہ سب بعد میں تمہارا کیا فیصلہ ہے وہ بتاؤ۔ ''اسد نے بات میں حصہ لیا تھا۔

میرا فیصلہ! ''زرباب کے لب پھڑ پھڑائے۔''

اچھا بتاؤ کیا تم التمش سے شادی کے لیے رضامند ہو؟ ''بے شک وہ ہاں کہہ چکا ہے مگر تمہارا فیصلہ بھی اہم ہے۔ عباس صاحب نے پوچھا۔

میں فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی ماموں۔ ''مطلب میں جانتی ہو کہ آپ سب میرے لیے اچھا فیصلہ ہی کریں گے۔ میں الجھ سی گئی ہوں ماموں۔ ''وہ چاہ کر

بھی واضح انکار نہیں کر پائی تھی۔ مگر یہ طے تھا کہ وہ اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی مشکل یہ تھی کہ کہتی کیسے۔

اچھا تم پریشان نہ ہو۔ابھی یہ رضامندی کوئی ضروری بھی نہیں ہے مشعل'' کی شادی ہو لینے دو پھر ہم اس معملے پر توجہ کریں گی تمہیں بھی کچھ وقت اور میسر ہو جائے گا ٹھیک ہے۔''بلال صاحب نے اس کے چہرے پر بکھری پریشانی کی لکیر دیکھی تھی۔

بھائی صاحب درست ہیں زرباب کوئی زبردستی تھوڑی ہے کہ فیصلہ ابھی'' ہی کرنا ہے جب تمہاری مرضی ہو آگاہ کر دینا اسد نے اس کے سر پر ہاتھ ''پھیرتے کہا۔

''اچھا تم جاؤ کچھ دیر آرام کر لو پھر ہسپتال بھی جانا ہے نا۔''

جی مما می امی! وہ کہہ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ وجود مزید دکھنے لگا تھا۔آگے کیا ''ہو گا.. میں انکار کر پاؤں گی کیا سوالات کا اژدھام اُسے ڈسنے لگا تھا۔

یہ افف! واقعی...واقعی وثقیٰ تم انتہا درجے کی احمق ہو اور وہ..ان محترم کی" ہمت کیسے ہوئی مجھے تحفہ بھجوانے کی۔مجھے سمجھا کیا ہے۔"دوپٹے کو بستر پر پھینکتے وہ اپنا غصہ کم کرنے کو ٹہلنے لگی تھی۔

چائے بنا کر وہ کمرے میں آئی تھی لباس بھی تبدل نہیں کیا تھا اب جب کمرے میں آئی تو دھیان فوراً ڈبہ کے جانب گیا تھا اس نے چشم زدن میں وہ اٹھایا تھا۔اندر ایک چٹ بھی تھی وہ غالباً پہلے بے دھیانی میں نگاہ سے اوجھل ہو گئی تھی۔ مگر اب سامنے تھی جس پر خوبصورت لکھائی میں لکھا تھا" اگر " آپ کو میری دوستی قبول ٹھہرے تو یہ تحفہ بھی قبول کیجئے۔دارب زیدی

اور تب سے اس کا اشتعال آسمان کو چھو رہا رہا تھا۔ آخر ان کی ہمت بھی کیسے"
ہوئی ایک بار پھر چٹ کو پڑتے وہ بڑبڑائی۔ "سوائے اس کے اور کوئی چارہ
"بھی کہاں تھا۔
کل میں آپ کا قیمہ بنادوں گی۔ میرے عرش کا دل دکھا، میں نے اس کا لایا"
ہوا لباس نہیں پہنا اور وہ وکیل صاحب الگ ہواؤں کی دوش پر نکلے ہوئے
تھے اللہ وہ تو سمجھ رہے ہوں گے۔ "ذہن سوچ کے سفر پر تھا جب فون کی
آواز نے تسلسل توڑا تھا۔
خود کو پر سکون کرتے اس نے موبائل اٹھایا تھا مگر نمبر شناسا نہ تھا اس وقت"
"کون ہے؟
السلام علیکم محترمہ!" مقابل سے ابھرتی شائستہ آواز اس کی سماعتوں میں"
پہچان کی رموق ابھار گئی تھی۔

آپ! آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے تحفہ بھیجنے کی دراب صاحب کیا سوچ کر"
آپ نے مجھے یہ بھیجا ہے۔ یہ کوئی اخلاقی حرکت تو نہیں ہے۔ اس پر آپ نے
جو پیغام بھیجا وہ مزید نامناسب تھا۔ "جتنا وہ اشتعال میں تھی اس وقت وہ
اتنے ہی مدھم لہجے میں کہہ رہی تھی۔ دائرے میں رہنا آتا تھا اُسے۔

آپ مجھے پہنچان گئیں؟" وہ تمام گفتگو کو نظر انداز کر گیا تھا۔ خیال رہا تو بس"
یہ کہ وثقیٰ اس کی آواز پہنچان گئی تھی۔

دراب صاحب میں کچھ کہہ رہی ہوں آپ سے۔ اور آپ ایسا برتاؤ کر رہے"
"ہیں۔ جیسے آپ کو کوئی غرض نہیں ہو۔

ارے بھئی! تحفہ دینا تو اچھی بات ہوتی ہے اور آپ اتنا برا کیوں مان رہی"
...ہیں۔ "وہ اب الجھا تھا تحفہ قبول کر لیا تھا پھر

تحفہ ہر کسی کو نہیں دیا جاتا اور میں لگتی کیا ہوں آپ کی جو مجھے دیا ہے اور"
انداز تو کمال کے ہیں خبر تک نہ ہونے دی آپ نے۔ "اب کے لہجے میں سختی
تھی۔

رشتہ تو بہت گہرا ہے۔ "دراب کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔"
"بھئی میں نے تو دوستی کی شروعات کے لیے تحفہ بھیجا تھا۔"

دوستی، شروعات آپ کو یہ کج فہمی کیوں کر ہوئی کہ میں آپ سے دوستی"
"کروں گی۔

مگر آپ نے وہ لباس پہنا تھا۔ "وثقیٰ کے فقروں پر وہ سمبھالا تھا۔"
مجھ سے غلطی ہو گئی تھی، غلط فہمی میں پہن لیا تھا مجھے نہیں معلوم تھا وہ آپ"
"نے بھیجا ہے۔ میں نے چٹ ابھی دیکھی ہے۔

دیکھیں دراب صاحب میں واضح بات کروں گی میرے کچھ اصول ہیں۔"
مجھے یوں دوستیاں کرنا قطعی پسند نہیں ہے۔ بہتر ہے آپ سمجھ جائیں اور
"آئندہ یہ حرکت نہ کریں۔
سوٹ تو میں نے پہن لیا ہے وہ واپس تو نہیں کر سکتی مگر میں اس کی قیمت ادا"
کر دوں گی شکریہ۔" اپنی بات مکمل کر کے وہ سلسلہ منقطع کر گئی تھی جب
کہ دراب ٹھہر سا گیا تھا۔

یہ سب کیا ہو گا میں تو سمجھا تھا کہ راستہ سہل ہے مگر یہاں تو معملہ سرے"
"سے درج ہی نہیں ہوا ہے۔
خیر میں بھی وکیل ہوں اور کوئی کیس نہیں ہارتا پھر یہاں تو مقدمہ دل کا"
ہے۔ آپ کے اصول میں دوستی کرنا نہیں ہے۔ مگر زندگی میں شامل کرنا تو
ہے نا۔ مجھے علم تھا آپ بہت خاص ہیں سرزنش بھی کرتی ہے تو لفظوں کا چناؤ

ایسے کر کے کہ بندہ لب بستہ رہ جائے۔ ''بستر پر لیٹے موبائل نگاہوں کے سامنے کیے وہ عکس کو دیکھے وثقیٰ سے ہمکلام ہوا تھا۔

آج ہی تو یہ جرت بھی کر ڈالی تھی کہ بنا بتائے اس کے تصویر کو اپنے موبائل میں قید کر لیا تھا۔

نیم اندھیرے کمرے میں وہ آنکھیں موندے کرسی کی پشت سے سر ٹکائے'' بیٹھے تھے۔ وہ خود کو کچھ وقت دینا چاہتے تھے اپنے دل کو منانا چاہتے تھے زرباب کے سحر سے خود کو نکلنا چاہتے تھے مگر یہ عمل خاصی دشوار ترین تھا۔ ''وہ ان کے روح میں اتر چکی تھی۔ ان کے دل پر تو اس کی تصرف ہو چلی تھی''۔

یا اللہ میں کیا کروں جو قسمت میں نہیں وہ دل میں آن بسی ہے اور جس کے'' ساتھ قسمت نے جوڑا ہے اُس پر جانب چاہ کر بھی نگاہ نہیں کر پا رہا ہوں خود کو

سوچنا انتہائی دقیق امر ہے۔ میں جانتا ہوں یہ مشعل کے ساتھ زیاتی ہے مگر میں بے بس ہوں کچھ بھی تو میری ہاتھ میں نہیں۔ میں کیسے مشعل کو دھوکا دوں۔ اگر ابھی پیچھے ہٹ بھی جاؤ تو ان کی زندگی کو تباہ کرنے کا مجرم ٹھہروں گا اور حاصل و وصول بھی کیا ہو گا۔ کیا میرا یہ قدم مجھے زرباب کے نزدیک کر دے گا۔"

ایک بیٹی کا ساتھ آخری موڑ پر چھوڑ کر کیسے اُسی گھر کی دوسری بیٹی کا ہاتھ مانگ سکوں گا۔ اور دوسری جانب گر مشعل کو اپنا بھی لوں تو کیا محبت ہو سکے گی مجھے ان سے؟" سوچوں کا اژدھام انہیں نگلنے کے درپہ تھا۔ ان کا ذہن تھکنے لگا تھا۔

افف میرے اللہ تباہی دونوں صورتوں میں میرا مقدر ٹھہری۔"
یارب میں نے محبت نہ کرنا چاہتی تھی یہ تو خود ساختہ عمل ہے۔ "میں کیا کروں وہ اذیت کی آخری انتہا پر ہی تو تھے۔

مگر فیصلہ کرنا تھا۔لاتعداد بار گھر سے فون آچکے تھے۔انہوں نے گہری"
"سانس لی۔دراز سے سر درد کی گولی نکالی اور پانی کے ساتھ لی۔
میرا اگر قفل ٹوٹا تو تباہ کئی زندگیاں ہو جائیں گی۔محبت رسوا تو نہیں کرتی"
ہے۔زرباب معصوم ٹھہری ان کا کوئی قصور نہیں وہ تو آگاہ تک نہیں، مشعل
مظلوم ٹھہری کہ وہ مجھ سے منسلک ہو گئی۔خطاوار میں، مجرم میں، تو سزا بھی
مجھے ہی بھگتنی ہے۔ہوش مند انسان ہوں مجھے دل کو قابو کرنا ہو گا۔"لمحہ
میں فیصلہ کر دیا۔دل راضی نہ تھا محبت میں ہوش مندی بھلا کب ہوتی
ہے۔"موبائل اٹھا کر وقت دیکھا... چھ بج چکے تھی... خیال گزرہ سب
پریشان ہوں گے تو اٹھ کھڑے ہوئے۔مگر قدموں میں وہ مضبوطی نہیں
تھی۔

تم نے اسے اکیلے کیوں جانے دیا سمرین۔ ''کسی کو تو اُس کے ساتھ بھیجتی''
نا۔
میں کیا کہتی بھابھی وہ باضد تھی۔ ''کہاں مانتی ہے وہ کسی کی بات۔''
اب بھلا اتنے لوگ ہیں یہاں تو تنہا جانے کا کیا جواز بنتا تھا۔ مجھے تو اس لڑکی''
سے دھڑکا ہی لگا ہوا ہے بھابھی جان بس خیر سے رخصت ہو جائے۔ ''بینا
متفکر سی گویا ہوئی تھی۔

پریشان مت ہو۔ کیوں وہمہ کر بیٹھی ہو مجھے تو وہ خوش دیکھائی دیتی ہے۔''
''کل نہیں دیکھا تم نے۔
جی بھابھی!'' درست کہہ رہی ہیں بھابھی جان اور اگر ایسی بات ہے تو میں''
''جلد ہی تیار ہو کر اُسے لینے چلی جاؤں گی۔
''ہاں یہ ٹھیک ہے بینا کے دل کو کچھ سکون ملا تھا۔''

تم جاؤ! گاڑی سے اتر کر بیگ کو تھامتے شوفر کو حکم صادر کرتے بجتے"

"موبائل کو پرس سے نکالا تھا۔

ہیلو! ہاں بھئی میں پہنچ گئی ہوں تم نے کب تک آنا ہے۔"

"ڈرائیور کو وہی تھمے دیکھا تو جانے کا اشارہ کرتی آگے بڑھ گئی۔

مگر بی بی! مجھے آپ کو واپس لے کر جانا ہے۔"اس کی منمنائی آواز ابھری تو"

وہ آگے بڑھتی پلٹی تھی۔

جب میں تیار ہو جاؤ گی تو بلا لو گی ابھی جاؤ.. برہم لہجے میں کہہ کر وہ پھر سے"

فون پر متوجہ ہوئی۔"شوفر سر ہلاتا گاڑی واپس لے گیا۔

بالاج زیدی! تم میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش بن گئے تھے۔جو"

اب تکمیل پائے گی۔میری دل میں چھپے جزبات میں نے کسی پر ظاہر نہ کیے

کیوں کہ ان حکایات کو سننے کا پہلا حق تمہیں ہے۔قطرہ قطرہ تمہاری سماعتوں

میں اپنی محبت کی داستان اتاروں گی۔ چہرے پر خوبصورت تبسم لیے وہ
"آرائش و جمال ارادے میں داخل ہوئی تھی۔
آہ بالاج کیسے لبو پر پہرے بیٹھائے ہیں میں ہی جانتی ہوں۔"
اس کارواں رواں خوشی سے دھمک رہا تھا۔ مانو قمقمے سے وجود میں اٹک گئے
"ہوں۔

"آپ؟" اندر داخل ہوئی تھی جب کسی کی پکار پر تھمی۔"
مشعل خانزادی! مشاطگری کے لیے آج کا دن مقرر کیا تھا۔ "متبسم سے"
کہہ کر بتایا تھا آج تو مانو مسکراہٹ لبو سے جدا ہی نہ ہو رہی تھی۔
جی یوں کریں یہاں دستخط کر دیں اور پھر آپ اندر چلے جایئے گا۔ بلکہ یوں"
کریں سیدھے سے دائیں جانب وہ چینجنگ روم ہے۔ لباس تبدیل کر لیں گی
"تو جلد تیاری شروع کر دی جائے گے۔

مشاطہ ہدایت دے کر پلٹ گئی تھی شاید اسے فون کی اطلاع ملی تھی۔ہاتھ میں موبائل، بیگ تھاماہوا تھا نگاہ رجسٹر پر ڈالا کر آگے بڑھ گئی کہ واپس میں یہ اضافی کام ہو جائے۔

وہ بیگ تھامے اندر کی جانب بڑھ گئی تھی۔ مگر اسی لمحے لائٹ گئی اور تمام"
"جانب اندھیرا چھا گیا۔

حد ہے! انتہائی قسم کی غیر ذمہ داری، لائیٹ کیسے جا سکتی ہے۔"
مزاج بگڑا تھا اس کا... موبائل کی ٹارچ جلاتے وہ بڑبڑائی۔
.چینجنگ روم کو ڈھونڈتی وہ اندر گئی.. مگر قسمت میں شاید کچھ اور ہی لکھا تھا
وہ اندھیرے کمرے میں ہی داخل ہوئی تھی.. پھر نا جانے پیر کس شے سے
ٹکرایا تھا کے وہ لڑکھڑا کر المیرا سے ٹکرائی۔ موبائل گرفت سے چھوٹا..
"نگاہوں کے سامنے اندھیرا چھایا.. اور وہ ایک جانب گر گئی۔

مجھے بہت فکر ہو رہی ہے اب بھابھی بیگم۔ مشعل کا فون بھی بند جا رہا ہے۔"
ناجانے یہ لڑکی کیا کرتی ہے۔ شوفر کو بھی واپس بھیج دیا تھا، کسی کو ساتھ جانے
بھی نہ دیا۔ "بینا حقیقتً مضطرب دیکھائی دے رہی تھی۔

تم متردد نہ ہو بینا، سحرش اور سمرین گئی ہیں نا پالر لے آئیں گے اسے۔"
"عصمہ بیگم نے تسلی آمیز لہجے میں کہا تھا جب کہ وہ خود بھی پریشان تھی۔
آپ لوگ یہاں ہیں بھئی۔ بارات پہنچ چکی ہے.. عباس کی پکار پر دونوں"
"نے فق چہرے سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔
بھئی! فضول رسومات میں وقت کا ضائع نہیں کریں گے۔ پھر نکاح میں دیر"
ہو جاتی ہی اور آپ تو جانتی ہیں بھائی صاحب کو تاخیر پسند نہیں ہے۔ وہ بنا ان
"کے چہرے پر چھائی فکر دیکھے اپنی کہہ رہے تھے۔

امی ! سحرش کی گھبرائی پکار پر عباس نے مڑ کر دیکھا۔اس کے چہرے پر"
"چھائی زردی انہیں متوجہ کر گئی تھی۔

کیا بات ہے آپ سب متفکر لگ رہے ہیں۔اسمائیل نے بیوی کے عجلت کو"
محسوس کر لیا تھا تعجیل میں ان سب تک آئے۔

اندر چلیں ! ارد گرد موجود لوگوں کی نظروں سے بچنے کے لیے سمرین نے
دلہن کے کمرے میں چلنے کو کہا تھا۔

مگر بات کیا ہے بھئی اور آپ دونوں تو غالباً مشعل کو لینے گئے تھے"
پھر عباس متردد تھے۔"جب کے بینا اور عصمہ بیگم کا تنفس مانور کنے کو تھا۔
قیامت آگئی تھی مخفی پرت اب کھلنے کو تھی۔

سحرش کیا ہوا ہے؟"اسمائیل کے استفسار پر سحرش نے نم نگاہ اٹھا کر دیکھا"
.. تھا
وہ...وہ وہاں نہیں تھی.. سحرش کے لب پھڑ پھڑائے تھے اور باقی سب کو"
"ساکت کر گئے تھے۔
"یااللہ! بینا کا دل بند ہوا تھا وہ وہی صوفے پر گر گئی۔"
کیا مطلب وہاں نہیں ہے؟"عباس نے الجھ کر پوچھا مانو ذہن مانے کو راضی"
نہ ہو تھا۔
لمحوں میں سب وہاں جمع ہو چکے تھے.. اور ایک دشوار ترین گھڑی ان کی"
"منتظر تھی۔

میں معافی چاہتا ہوں کل کے لیے۔ ''عقب سے ابھرتی آواز پر وہ چونکی'' تھی۔

مگر میرا قطعی ارادہ آپ کو پریشان کرنے کا نہیں تھا۔ وہ سب دوستی کی'' شروعات کے لیے ایک قدم تھا۔ ''دراب لبو پر تبسم لیے نرمی سے کہہ رہا تھا۔

آپ نے چاہا تھا دوستی کی جانب قدم بڑھانا میں نے نہیں۔ ''وثقیٰ نے'' سپاٹ جواب دیا تھا۔

مگر! وجہ کیا ہے مجھ سے دوستی نہ کرنے کی؟ ''اب تو ہم رشتہ دار بھی'' ہو گئے ہیں۔

مجھے ضرورت ہی نہیں ہے کسی دوست کی تو کیوں کروں۔ ''وہ کہہ کر'' آگے بڑھی۔

.. ٹھہریں!" برق رفتاری سے وہ اس کے سامنے آیا"

مجھے ہے ضرورت۔ مہربانی کرلیں مجھ پر اپنے دوستی کا شرف مجھ غریب پر"

"بخش دیں۔

آپ کیوں میرے تحمل کو آزمارہے ہیں دراب صاحب۔ ہمارا احترام کا"

رشتہ ہے وہ ہی رہنے دیں۔ بار بار ایک ہی بات دھرا کر مجھے شرمندہ نہ

کریں۔" اس کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"...اچھا مگر"

وثقیٰ! جلدی چلو میرے ساتھ۔" وہ خاصی عجلت میں اس تک آئی تھی۔"

.. دراب کے فقرے لبو میں ہی رہ گئے

کیا ہوا!" زرباب کے اس قدر تعجیل پر وہ متعجب ہوئی تھی۔"

تم چلو تو میں بتاتی ہوں۔" وہ وہاں سے ہاتھ تھماتے لے گئی تھی۔"

وثقیٰ کبھی آپ سے دوستی نہیں کریں گی دراب۔ ”وہ وہی کھڑا تھا جب“
ریاط کے آواز اسے ہوش میں لائی۔
آپ کی نگاہ جس کے دید پر ٹکی ہے۔ ”بد قسمتی ہماری ہے ان نگاہ میں ہم اپنا“
عکس دیکھنا چاہتے ہیں۔ محبت اتنا بے بس کیوں کر دیتی ہے کہ یہ جانتے ہوئے
بھی کہ آپ کسی اور کی چاہ کر رہے ہیں ہم پھر بھی آپ کو پانے کی تمنائیں
”کر رہے ہیں۔

”دوست کے درجے پر عرشمان بھائی براجمان ہیں۔ان کے علاوہ کسی کی پہنچ“
نہیں وہاں تک۔ آپ آخری حد تک بھی کیوں نہ چلے جائیں۔ مگر اس مقام
”تک کبھی نہیں پہنچ پائیں گے۔
مگر اس کے علاوہ نگاہ اطراف کا جائزہ لے تو یقین جانے دوستی کے ساتھ“
”محبت بھی مل جائے گی اختتامی فقرے اس کے دل نے ادا کیے تھے۔

اور لگن سچی ہو تو کیا نہیں ہو سکتا بھئی۔ ”وہ متبسم سا گویا ہوا۔“

یعنی آپ تھکنا چاہتے ہیں۔ ”ریاط بے بسی سے مسکرائی۔“

”نہیں اپنی ہمت آزمانا چاہتا ہوں اور آپ میری زاردار ٹھہری ہیں۔“

”.. آپ کے لیے تو ہم سولی چڑھ جائیں رازدار بنا کیا مشکل ہے “

مجھے ہمیشہ مخلص پائیں گے .. ”وہ چہرا جھکا کر بولی۔“

اب فیصلہ ہوا ہے آپ کو محرم بنائیں گے۔ دل کے جس درجے پر ان بیٹھی“

”ہیں اس سے کم پر اب دل مانے گا نہیں وثقیٰ۔

آپ لوگوں کو پہلے ہی آگاہ کرنا چاہئے تھا۔ اس ذلت ور سوائی سے بہتر تھا“

ہم معذرت کر لیتے .. اسد اشتعال بھرے لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

ہم مہر بہ لب ہیں توقیر صاحب۔ ہماری اولاد ہمیں یوں رسوا کروائے گی علم"
کہاں تھا۔" ہاتھ جوڑ کر کھڑے عباس کے کندھے جھک سے گئے تھے۔

ہمارے علم میں نہ تھا کہ مشعل راضی نہیں ہے ورنہ کبھی بھی بات یہاں"
تک نہ پہنچتی۔ معافی کے سوا کچھ بھی نہیں ہمارے پاس بلال صاحب پیشمان
سے کہہ رہے تھے۔ جب کے باقی سب ساکت کھڑے تھے۔ اسمائیل اور
التمش ڈھونڈنے نکلے ہوئے تھی مگر دو گھنٹے کی باوجود کوئی خبر موصول نہ
"ہوئی تھی۔

زندگی یوں بھی پلٹ جاتی ہے۔ بلکہ نہیں قسمت یوں ہی تو لحظہ بھر میں"
بدل جاتی ہے۔ میں تو آپ سے دستبراد ہونے والا تھا اور یہاں آپ مانو
".. میرے نصیب کے اجالو کی امین بنادی گئ

میری محبت عزت کے ساتھ مجھے سونپی جانی تھی۔میرا صبر آزمایا جارہا تھا.."
"یااللہ.."ان کی سوچ کی رو کہیں اور ہی بھٹک رہی تھی۔
میں شرمندہ ہوں بالاج۔اتنے لوگ باہر اس تقریب کا حصہ بنے ہیں۔"
جب انہیں علم ہوگا کے دلہن عین موقع پر شادی پر نہیں پہنچی تو بدنامی
تمہاری بھی بہت ہوگی۔ مگر اپنی اولاد کے ہاتھوں ہم بے بس ہوگئے۔عباس
کے لہجے میں نمی گھل گئی تھی۔بینا ایک جانب بیٹھی اشک بہارہی تھی۔

باہر سب کو کیا کہا جائے گا۔بیٹے کی بارات واپس لے جانے کا حوصلہ نہیں"
عباس صاحب۔اتنی دیر میں پہلی بار توقیر صاحب کے لب کھولے تھے۔
"جہاں آرا بھی سر ہاتھوں میں تھامتے نڈھال سے بیٹھی تھی۔

بالاج نے ایک حرف بھی نہیں کہا تھا ان کی نگاہ تو یہ معملہ علم میں آنے کے"
"..بعد کسی وجود پر اٹک سے گئی تھی

مشعل ضدی تھیں، من مرضیاں کرتی تھیں وثق مگریوں بڑوں کی نگاہ"
جھکادیں گی اس کا تصور بھی کبھی ذہن میں نہیں ابھرا۔ "ایک جانب کھڑی
کہہ رہی تھی۔
تم درست ہو زرباب! جو ہمت اس قدم کو اٹھانے میں لگائی تھی وہ انکار کے"
وقت بھی دیکھادیتی۔ "وثقیٰ کا گلا بھی رندھ سا گیا تھا۔ زرباب نے رخسار پر
آئے آنسوؤں کو صاف کیا۔

عرشمان نے حوصلے کی صورت عباس صاحب کو سمبھال رکھا تھا۔ ورنہ"
"طے تھا کہ وہ نڈھال ہوتے گر جاتے۔

ایک خیال ہے ! اختلاف بھی برتا جا سکتا ہے۔ کوئی زبردستی نہیں ہے۔ مگر"
اس وقت بات عزت و وقار کی ہے۔ جو ہمیں مزید رسوائی سے بچالے گی۔"
"اسد کی پکار ان کے لیے حبس ذرہ کمرے میں ہوا معلوم ہوئی تھی۔

بالاج ! زندگی تمہیں گزارنی ہے بیٹا ! مگر بات مان جاؤ گے تو ہمارے"
کندھے ہمشہ تمہارے احسان کا بوجھ اٹھائے رہیں گے۔ "اسد لفظوں کو
ترتیب دے رہے تھے۔

"بالاج کی سانس سینے میں قید ہونے لگی۔ تنفس کی رفتار مزید بڑھ گئی۔"
کمرے میں بھی ہلچل ہو گئی نا جانے اسد کی لب کن فقروں کو آزاد کرنے"
"والے تھے۔ بلال صاحب متعجب سے تھے کیا حل تھا ان کے پاس۔

تم یہاں سے خالی لوٹ گے تو ہم سر نہیں اٹھا پائیں گے۔ تم رخصتی لینے"
آئے تھے۔ میں چاہتا ہوں رخصتی لے کر ہی جاؤ۔

"تم میری بیٹی ولی کو اپنے نکاح میں لے لو۔
کوئی سل تھی جو عرشمان کے وجود پر آن گری۔ بے ساختہ اس کی نگاہ وثقیٰ"
پر پڑی۔ "جو حیرت مآب بنی رہ گئی تھی۔

بروقت زرباب نے سمبھالا اگر جو اس کے وجود کو نہ تھامتی تو زمین بوس"
"ہو جانا طے تھا۔

میں مر جاؤ گی عرش۔ مجھے اس بھینٹ چڑھنے نہ دینا۔ مجھ میں تم سے"
دستبراد ہونے کا حوصلہ نہیں۔ موتی گال پر پھسلنے لگے وثقیٰ کی آب چشم سے
"بھرے نگاہوں میں تحریر واضح تھی عرشمان کا وجود لرز سا گیا تھا۔

وہ مہر بہ لب تھا.. ایک جانب خاندان کی عزت تھی۔ دوسرے سرے پر"
محبت۔ وہ کسے تھامتا۔

دووجوداور بھی مجسمہ سازی میں تبدیل ہوئے تھے.. یہ ڈوریاں پیچید کی"
"کی حدتک الجھی ہوئی تھی۔

بالاج! نے گہری سانس لیتے زرباب کی جانب دیکھا تھاجوان کے صاف"
ستھرے جزبات سے بے خبر کھڑی تھی۔

کتنی خوش قسمت ہیں آپ ہانم۔ خوف وڈر سے آزاد۔ وہ تصور میں"
مسکرائے۔ مگرایک قدم کافاصلے ہے۔ پچھلی باربے خبری تھی مگراب نہیں
ہے مجھے پردے چاک کرنے ہی ہوں گے۔

دراب کاسانس سینے میں اٹک رہاتھا...ایک فیصلہ اوراس کی محبت اس کے"
بھائی کانصیب بن جاتی۔ عزت کے اس مقام پروہ پہنچ جاتاہے نہ نگاہ اٹھتی نہ
قرار آتا۔ایک ناسوار بن جاتا۔ "اس نے نگاہوں کو سختی سے بند کرلیا۔

اسد!" بلال صاحب نے شانے پر ہاتھ رکھ کر کچھ کہنا چاہا۔ مگر نظروں میں"
بہت سی گفتگو ہو گئی۔

بولیں تو قیر صاحب! میں وعدہ کرتا ہوں میری بیٹی میرے فیصلے کو غلط"
"ثابت نہیں کرے گی۔
بہت آس سے اسد نے وثقیٰ کی جانب دیکھا تھا۔ جو بے دردی سے اپنے"
"لب کو کچل رہے تھی.. مانو تحمل کی کوشش میں ہو۔

تم... تم کچھ نہیں کہوں گی عرش! یوں ہی اپنی محبت کو کسی اور کو سونپ دو"
".. گے۔ زرباب کی نگاہوں نے استفسار کیا تھا
ان حالات میں میں بے بس ہو چلا ہوں۔ اپنی محبت کے لیے اپنے خاندان"
کی عزت کو برباد نہیں کر سکتا۔ وہ برداشت کی آخری حد پر ہی تو تھا۔ سحرش
بے بسی سے یہ سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔ وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر لب پر

قفل پڑے تھے ایک کی غلطی کئی زندگی کو تباہ کرنے کے درپے ہو گئی
تھی۔"

جہاں آرا یقین مانے میری پروش میں کھوٹ نہیں تھا۔"بینا نے تڑپ کر"
..ان کے ہاتھ تھامے
"وہ بھی ماں تھی جانتی تھی۔اولاد اب والدین کے پرو میں نہیں رہتی۔"
بہت دھیرے سے جہاں آرا نے انہیں سینے سے لگاتے تسلی دی تھی۔" "
"یہ قسمت کے فیصلے ہیں ہم یا آپ کا کوئی عمل نہیں۔

انکل! آپ کی بات پر مجھے کوئی اعتراض نہیں.. بالاج کے لبو سے ادا ہوئے"
فقرے تین نفوس کو زندان میں ڈال گئے۔وثقیٰ کے لبو سے سسکی نکلی تھی۔
"عرشمان نے کرب سے آنکھیں میچیں۔قیامت کی گھڑی تھی وہ۔

دراب نے بے ساختہ پہلو بدلا۔ابھی تو خواہش بیدار ہوئی تھی اور ابھی ہی"
"میرا دامن خالی ہو گیا۔
افف سر بالاج! آپ ایسا نہیں کر سکتے..ایک نگاہ اٹھا کر تو دیکھ لیں..کیا"
آپ کو محسوس نہیں ہو رہا کے آپ کی رضامندی کسی کو موت کے گھاٹ اتار
"رہی ہے۔اشکبار کرتی لب بستہ مانو وہ منت کر رہی تھی۔

مگر!" بالاج کا مزید فقرہ وہاں سب کی سانس روک گیا۔"
بالاج!"توقیر صاحب نے نا سمجھی سے انہیں پکارا۔"

بابا! اختیار کا حق مجھے دیا جائے تو میں اپنی خواہش کا بھی اظہار کرنا چاہتا"

"ہوں۔ انحراف کا حق ہے پھر جو آپ سب کی مرضی ہو۔

"کوئی روزن تھا جو اچانک کھولا تھا۔ قسمت مہربان ہوئی تھی۔"

کہنے دیں تو قیر صاحب! کیا یہ کم ہے کہ معملہ سمجھنے کا روادار ٹھہرا ہے"

بالاج۔ "بلال صاحب نے اجازت دی تھی۔

"میں! زرباب سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اگر وہ بھی راضی ہوں تو؟"

سکون تمام ہوا، سماعتیں مفلوج، ہوش نہیں کیا سنا مگر جو سنا وہ ہوش میں"

لے آیا زرباب نے بے یقینی سے بالاج کی جانب دیکھا تھا۔ اچانک ہی بساط

"پلٹ گئی تھی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔

جہاں باقی سب کے مجسمے میں جان آئی تھی وہی وہ سکتے میں پہنچی تھی۔یہ"
"کون سادر کھلا تھا۔

بھائی صاحب! آپ سب کو اعتراض ہے تو کہہ دیں۔بلال صاحب کو مہربہ"
"لب دیکھ کر جہاں آرا نے بیٹے کے لفظوں کو زبان دی تھی۔

زرباب کی والدہ کی اجازت کے بغیر یہ فیصلہ کرنا ہمیں کش مکش میں مبتلا"
کر رہا ہے۔"بلال صاحب متردد ہوئے۔

آپ وقت لے لیں بلال صاحب۔"توقیر صاحب نے ان کی مشکل آسان"
کی۔

جی انکل! یہ میرا فیصلہ ہے زرباب کا بھی اس سے راضی ہونا ضروری ہے۔"

"آگے آپ سب جو بہتر سمجھیں۔

بابا! بالاج نے جہاں آرا اور دارب کو بھی نگاہوں میں چلیں کا اشارہ کیا تھا"

کہ ان کے غیر موجودگی میں بہتر فیصلہ ہو سکے۔

کمرے سے باہر نکلتے وہ اس کے پاس تھمے تھے۔ زرباب نے نم نگاہ اٹھا کر"

"انہیں دیکھا۔ بالاج کا چہرے اُسے تمام احساس سے مبرا لگا تھا۔

میں یہ نہیں کہتا کہ میرے حق میں فیصلہ دیں۔ مکمل آزادی ہے انحراف"

برت سکتی ہیں۔ مگر بھروسے کا جگنو تھام لیں تو آپ کو کبھی افسوس نہیں

ہو گا۔ یہ میری جانب سے سمجھوتہ نہیں خواہش ہے۔ بہت دھیرے سے

"زرباب کی سماعتوں میں وہ شہد ڈال گئے تھے۔

بھائی صاحب! اتنا وقت نہیں ہے ہم مزید وقت سرف کریں سوچنے میں۔"
زرباب کیا کہتی ہے اس کا عندیہ ظاہر ہو جائے تو فیصلہ کر لیں۔" اسد نے
بلال صاحب کو گومگو کی کیفیت میں پایا تو گویا ہوئے۔
اسد! زہرا کی اجازت کے بغیر میں اس کی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ کیسے"
کر دوں۔" وہ مضطرب تھے۔

مجھ پر آپ کا اور مامی امی کا حق زیادہ ہے ماموں ابو۔ میری زندگی کے فصیلے"
کرنے کا حق رکھتے ہیں آپ۔" آواز پر قابو پاتی وہ ان کی جانب آئی تھی۔
میری زندگی میں کسی کا گزر نہیں رہا، میری دل کی زمین پر کوئی گلاب"
نہیں۔ میرا فیصلہ عرشمان اور وثقیٰ کو جدائی کے عذاب نہیں بخشے گا۔ مجھ پر
" قرض ہے اس گھر کا، محبتوں کا اور یہ ہی میری قسمت تھی۔
مجھے قبول ہے یہ رشتہ ماموں ابو آپ دل پر بوجھ نہ رکھیں۔ چہرا جھکا کر اقرار"
"کیا تھا۔" بے ساختہ بلال صاحب نے اُسے سینے سے لگایا

انہیں مان تھا کہ زرباب ان کی بیٹی ہے اور اس نے بیٹی بن کر دیکھایا تھا۔"

ماتھا چومتے وہ اس سے الگ ہوئے۔

عصمہ بیگم اور بینا کی جانب نگاہ کر کے اشارہ کیا تھا۔مانو راضی نامہ دیا ہو۔"

عباس! ابھی وقت نہیں افسوس اور شرمندہ ہونے کا۔لوگوں کی سماعتوں"

تک یہ کہانی پہنچے اس سے پہلے ہی سمبھال لو۔

ابھی ایک پڑاؤ رہتا ہے ویسے بھی۔"اسد کے ساتھ باہر نکلتے بلال صاحب گویا

تھے۔

چند گھڑیوں میں ہی کہانی بدل گئی تھی اور اس منظر کے رنگ سب کے"

"زندگیوں کو رنگین کرنے والے تھی یا سیاہ اس کا ادراک ہونا باقی تھا۔

مزید آدھے گھنٹے کا وقفہ درکار تھا۔وثقیٰ ہوش میں لوٹی بینا کے کہنے پر اس"

"نے لحظہ بھر دیری کیے بغیر اپنے بوتیک سے بہترین جوڑا منگوایا تھا۔

تم نے یہ فیصلہ ہمارے وجہ سے کیا ہے نا۔ زرباب لزرتے وجود کو قابو"
"کرنے کی کوشش میں ہلکان ہوتی۔ عرشمان کے آواز پر چونکی۔

تم دونوں کی تباہی سے بہتر۔ میں کسی شخص کے مخلصی سے بڑھائے ہاتھ کو"
تھام لوں۔ بالاج، التمش سے لاکھ درجہ بہتر ہیں۔ "وہ نم لہجے میں گویا ہوئی۔

دوستی کا حق بھلا کوئی ایسے بھی ادا کرتا ہے زرباب۔ "عرشمان کے وجود میں "
"رعشہ آیا تھا۔

میں نے کبھی محبت نہیں کی عرشو۔ میرا دل اس خوبصورت جزبے سے"
خالی ہے۔ مگر تم دونوں کو اول روز سے دیکھا ہے۔ وثقیٰ تمہارے بغیر بکھر
جاتی اور عرشمان وثقیٰ کے بغیر جی نہیں پاتا. "اس کی بات پر وہ اس کا ماتھا
چومتے اٹھ کھڑا ہوا اللہ تمہیں خوش رکھے زر۔

ہال میں دبی دبی سرگوشیاں سی ابھر رہی تھی۔دلہن تبدیل ہوئی تھی۔یہ"
"بات بہر حال بارات لوٹ جانے سے بہتر تھی۔

ایجاب وقبول کے مرحلے طے پاتے ہی رخصتی کا شور ڈل گیا تھا۔وقت "
ویسے بھی خاصا بیت گیا تھا۔

بالاج تصور میں کئی بات رب کے آگے سجدہ زیر ہوئے تھے۔انہیں اب"
بھی اپنے قسمت پر یقین نہ آیا تھا۔مانو امید کی انگلی چھوٹ کر ہاتھ کو تھام لیا
"تھا۔

انہیں محبت ہوئی تھی اور اب ان ک محبت محرم بن کر ان کے ساتھ تھی۔"
رب نے آزمائش سے بچالیا تھا۔ مگر ابھی انہیں سمبھلنا تھا۔وہ ابھی اظہار کے
"سفر پر نہیں نکل سکتے تھے کچھ وقت ابھی درکار تھا۔

وقت رخصت لبوں پر قفل ڈالے رہی۔ نگاہیں نم سے ہو رہی تھی۔ وثقیٰ"
کے گلے لگ کر وہ سسکی اٹھی تھی۔ وہ عجیب وحشت میں گھرنے لگی تھی۔
مانو خوف وہراس اپنے پر میں اُسے لینے لگا۔ بالاج سے واقف کار تھی مگر جن
حالات میں وہ ان کی منکوحہ بنی تھی وہ دل لرزا رہا تھا۔ آنکھ کے گوشوں کو نم
"ہونے سے وہ بے شک نہ روک پائی تھی۔
وثقیٰ نے بامشکل اپنے وجود پر پہرے بیٹھائے تھے۔ یک حرف بھی کہنا"
باندھ کو توڑ دیتا۔ مانو وہ رات سب کے لیے خوف ناک رہی تھی۔

❖❖❖

گھر پہنچ کر جہاں آرا نے تمام رسومات ادا کی تھیں۔ شادی جن بھی وجوہات"
کی بنا پر بھی ہوئی تھی۔ مگر یہ رشتہ قائم ہو چکا تھا۔ اور ان کے گھر کی پہلی
"شادی تھی وہ افسوس اور کاش پر چھوڑ نہیں سکتی تھی۔

بہت خوشی سے انہوں نے زرباب کو اپنا لیا تھا۔ بالاج کے برتاؤ سے وہ کچھ "
چونکی تھی۔ وہ بہت پر سکون تھے، مانو دل مطمئن سا ہو۔ انہوں نے زرباب کا
نام لے کر یقین و گمان میں ڈال دیا تھا۔ "یہ بات انہوں نے بعد کے اٹھا
رکھی تھی۔

در بھائی! اپنے کمرے کی جانب جاتے رانیہ نے پکارا تھا۔"

"یہ آپ کے لیے ہے۔ چھوٹا سا پیک ہوا ڈبہ دراب کی جانب بڑھایا۔
ایک اور!" گہری سانس لیتے اس نے تھاما تھا۔ "
تمہیں کس نے دیا؟" نظر ثانی کرتے استفسار کیا۔"

"معلوم نہیں مجھے کریم بابا نے دیا کہہ رہے تھے گاڑی میں تھا۔"

ناجانے آپ کیسے مجھ تک پہنچ حاصل کر لیتی ہیں۔ ''دراب تصور میں'' مخاطب ہوا۔

تشکر! ''اچھا بھابھی سے پتا کر لیا کسی شے کی ضرورت تو نہیں انہیں؟''

جی بھائی! ''میں ابھی وہیں سے ہی آئی ہوں۔ رانیہ کی بات پر سر اثباتی میں'' ہلاتا وہ اپنے کمرے میں چلا آیا۔

ناسامنے آنا ہے، ناچھپنا چاہتی ہیں۔ آخری خواہش کیا ہے آپ کی؟ ''بے'' دلی سے ڈبہ میز پر ڈالا تھا۔

کہیں بھائی درست تو نہیں تھے آپ کو خیال ہے کہ میں تلاشوں آپ کو؟'' مگر حصول کیا ہو گا۔ منزل ایک نہیں ہو گی پھر رستے پر چلنے سے کیا

''سروکار۔

افف ! کتنا خوف ناک لمحہ تھا.. آپ کے حصول کی ابھی تمنا ہی کی ہے اور"
آپ چھن جانے کے درپے تھی وثقیٰ اور پھر روبرو بھی ایسے آتی کے میں تباہ
"ہو جاتا۔ "بے ترتیب سے بستر پر لیٹا وہ خود سے ہی ہم کلام تھا۔
مگر اب سب ٹھیک ہے۔ مگر کب تک رہے تھا۔ مجھے جلد ہی آپ کو پانے"
"کی تدبیریں کرنا ہوں گی۔
وثقیٰ یوں تسخیر کیا ہے مجھے کے میں اپنا بھی نہ رہا وہ متبسم سے گویا ہوا تھا۔"
"مانو وہ سامنے موجود ہو۔

تم یہاں موجود ہو کیوں یہ مقام تمہارا ہی ہونا تھا۔ جہاں آرا نے محبت سے"
اس کے یخ بستہ ہاتھ تھامتے کہا۔ تم مجھے ہمیشہ اپنے ساتھ مخلص پاؤ گی بیٹا۔
کوئی وہم، کوئی خوف دل میں نہ رکھنا۔ یہاں تم عزت سے آئی ہو، بالاج کی
رضامندی سے، ہمارے اقرار سے، کبھی یہ نہ سوچنا کہ تمہارا وجود زبردستی

یہاں ہے۔"اس نے نم نگاہیں اٹھا کر ان کی جانب دیکھا مانو تشکر کہہ رہی ہو۔

اگر کبھی بالاج پریشان کرے تو مجھ سے فوراً کہنا۔خوب خبر لوں گی اس" کی۔"وہ متبسم سے کہتی اس کے ماتھے کو چومتے اٹھ گئی۔

جہاں آرا کے لبوسے نکلتے فقرے اس کو سمبھالنے کا مواقع فراہم کر گئے" "تھے۔

اس نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی جس شخص سے کل تک خوف آتا تھا،" جن کی سامنے جانے سے وجود میں رعشہ طاری ہو جاتا تھا آج انہی کی زوجہ بن کر میں یہاں ان کی آرام گاہ میں بیٹھی ہوں۔"بستر پر بالاج کے لمس کا احساس جاگا تھا وہ بے ساختہ گھبرا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

میں نے کبھی اس شخص کو نگاہ بھر کر بھی نہیں دیکھا یارب اور وہ میرا" "نصیب بنا دیا گیا۔

بہت دشوار ترین فیصلہ ہے مگر میں اسے نبھانے کی پوری کوشش کروں"
گی۔ "ماموں ابو کو کبھی شرمندہ نہیں ہونے دوں گی۔ ادھورے چاند کو تکے
"وہ نئے عزم کرنے لگی جب موبائل بجنے کی آواز نے ارتکاز توڑا۔
طبیب تھی فون کال کو نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔ آنکھ سے آنسو صاف"
کرتے وہ بیگ سے موبائل نکالنے لگی تھی۔

لاؤنج میں موت کا سناٹا تھا۔ تمام افراد خانہ مانو لب بستہ سے ہو گئے تھے۔"
"معملہ ہی اتنا عجیب سا تھا سب اپنی جگہ جڑ سے گئے۔
آپ سب ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" "یہ ظلم ہے۔ کیسے مان لیا کہ میں شادی"
"سے یوں کہیں چلی جاؤ گی۔ اس کی بے یقین سی آواز گونجی تھی۔

تواور کیا سمجھتے ہم ”کس طرح تم رشتہ ہونے سے اب تک برتاؤ کرتی آئی ہو“ پھر بلا توفیق کہتی رہی ہو کہ یہ شادی نہیں کرنی۔ کسی اور کو پسند کرتی ہو بینا ”بھی اشتعال سے گویا ہوئی تھی۔

ہاں! میں کرتی تھی پسند... مگر جیسے کرتی تھی وہ بالاج زیدی ہی تھا.. مجھے“ علم نہیں تھا جس کا رشتہ میرے لیے آیا ہے وہ بالاج ہی ہے۔ بعد میں پتا چلا آپ سب تمسخر نہ اڑائیں اس لیے انکار کرتی رہی تھی مگر میرا انکار حقیقی انکار میں بدل جائے گا اس کا احساس نہ تھا۔ کہتے مشعل کے فقرے دھمی پڑ گئے بد ”قسمتی پر وہ چہرا چھپا کر رو گی۔

اسمائیل اور التمش تمام جگہ ڈھنڈتے واپس لوٹ رہے تھے جب مشعل کا“ فون آیا تھا۔ غالباً سر میں لگنے والی چوٹ گہری تھی جس کی وجہ سے ہوش میں آنے میں وقت لگا تھا۔ وہ غلطی سے چینجنگ روم کی جگہ دوسرے کمرے

میں چلی تھی۔جب تک حواس بیدار ہوئے پالر مقفل ہو چکا تھا۔ بامشکل
"موبائل تلاش کرتی اس نے مدد طلب کی تھی۔
جب تک مشعل ان دونوں کے ساتھ گھر پہنچی زرباب کو بالاج کے سنگ"
"رخصت کیا جا چکا تھا۔اور وہ تہی دامن رہ گئی تھی۔

تمہاری سوچ کیا تھی مشعل۔ہم نہیں جانتے مگر جو ذلت ورسوائی ہم نے"
سہی وہ کبھی بھول نہیں سکتے۔زرباب کی زندگی داؤ پر لگ گئی تمہاری وجہ
سے۔ہم سب کو شرمندگی اٹھانی پڑی وہ الگ اور تم کہتی ہو ہم نے تمہارے
ساتھ ظلم کر دیا۔"عباس اشتعال میں آئے تھے۔

عباس! ہوش کرو.. آج کل کے بچے نزاکتوں کو کہاں سمجھتے ہیں۔یہ نوشہ"
تقدر تھی۔جس کا جوڑ تھا بن گیا۔اب معملہ ہاتھ میں نہیں ہے بس دعا کرو
زرباب کو آزمائش سے نہ گزرنا پڑے۔"بلال صاحب متردد ہوتے بولے۔

آپ لوگوں کو اب بھی اس زرباب کی پرواہے۔ میری شادی ہوتے ہوتے" رہ گئی۔ میرا احساس نہیں۔ "بلال صاحب کے بات پر مشعل تڑپ کر گویا ہوئی تھی۔

میرے ہر رشتے پر وہ اپنا استحقاق رکھتی ہے۔ اور زندگی میں جس انسان کو" میں نے چاہا وہ اس کو بھی مجھ سے جدا کر گئی۔ ہر گز نہیں یہ میری برداشت "سے باہر ہے۔

زبان کو لگام لگاؤ مشعل! بڑوں کا لحاظ تک بھول بیٹھی ہو تم۔ "عصمہ بیگم" برہم ہوئی تھی۔

تائی امی!" مشعل نے استعجاب سے ان کی جانب دیکھا۔"

زرباب نے یہ فیصلہ ہماری عزت کے خاطر کیا ہے ورنہ تمہارے وجہ سے" تو کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہ رہتے اور ابھی بھی جو جگ ہنسائی ہوئی وہ کم "تو نہیں تھی۔

التمش نے ان کے بات پر پہلو بدلہ تھا۔لاتعداد سوال تھے جو اس کے ذہن" "میں چل رہے تھے۔

"زرباب! عرشمان سے محبت کرتی تھی تو کیسے مان گئی۔"

زرباب کا رشتہ مجھ سے طے تھا امی! تو آپ نے بالاج کی بات کیسے مان لی۔" "بے ساختہ التمش کے لبوں سے نکلا۔مجھے سے پوچھا تک نہیں۔

لو اور سنو! تمہاری ہی کمی تھی بھئی۔"اسد نے گھور کر دیکھا۔"

اگر تمہاری یاداشت کمزور ہو گئی ہے تو یاد کر لو۔ رشتہ طے نہیں ہوا تھا بس" بات ہوئی تھی اور وہ بھی یہ کہ اگر زرباب بھی رضامند ہو گی تب بات آگے بڑھے گی۔" بلال صاحب نے سخت لہجے میں باور کروایا تھا۔

وہ رضامندی دے دیتی۔ "التمش اٹھ کھڑا ہوا۔ "

آپ کے حق میں وہ فیصلہ کرتی۔ جب کہ بالاج بھائی کے لیے اس نے رضا" ظاہر کر دی تھی۔ عرشمان اس کے روبرو آتے گویا ہوا۔ "التمش نے غضبی نگاہ سے اُسے گھورا۔

بہر حال! یہ الجھی دوڑیاں یہی تمام ہوتی ہیں۔ میں مزید اس موضوع پر" کوئی بحث یا بات نہیں کرنا چاہتا اور مشعل میری بات اپنے ذہن میں اچھی

طرح جزب کرلو۔جو ہوا تمہارے ساتھ مانتے ہیں وہ غلط فہمی تھی مگر ہاتھ تمہارا بھی کم نہیں تھا..

اس لیے جو ہو چکا اسے جتنی جلد تسلیم کرلو گی..زندگی میں اتنی ہی جلد آگے بڑھ پاؤ گی۔''عباس نے قدرِ نرمی سے سمجھانے کی کوشش کی تھی۔

اور آپ التمش بھائی !زر مشکل سفر کی مسافر ہو چلی ہے آپ مزید اس کی'' راہ کو دشوار مت کیجئے گا۔عرشمان نے تنبیہ کرتے کہا تھا۔

بالاج کمرے میں داخل ہوئے تو اسے مجسمہ بنے کھڑی کے پاس ایستادہ پایا'' ''تھا۔

زرباب! چہرے پر چھایا اضطراب اور آنکھوں میں نمی بالاج کو متفکر ہی تو کر گئی تھی۔ جب کہ جہاں آرا کی جانب سے تسلی بخش اشارہ ملا تھا۔ وہ برق رفتاری سے اس کی جانب پہنچے تھے۔

کیا ہوا ہے آپ اس قدر شوریدہ حال کیوں ہیں، کسی نے کچھ کہا ہے، کوئی "
بات ہوئی ہے؟ بالاج کو پہلا خیال یہ ہی آیا تھا۔ "اس کا رخ اپنی جانب کرتے
وہ گویا ہوئے۔

ہانم میں کچھ پوچھ رہا ہوں آپ سے؟ جواب نہ پا کر اب کے وہ سختی سے "
گویا ہوئے تھے۔ اور بالاج کے اس انداز پر بے ارادہ آنکھیں اشک بار ہونے
"لگی۔ وہ دو قدم ان سے پیچھے ہوئی۔

افف! "بالاج نے اپنا ماتھا چھوا.. معملہ نا تفہیم ہو چلا تھا۔"

"دیکھیں یقین جانے آپ کا یوں اشکبار ہونا میرے لیے عسیر الفہم ہے۔
یہاں آئیں!" بالاج نے تحمل سے اس کا ہاتھ تھام کر بستر پر بیٹھایا۔ میز پر"
رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر اس کی جانب بڑھایا تھا۔

اب تشفی سے بتائیں کیا ہوا ہے؟" بالاج نے گویا اشک شوئی کی تھی۔"

"چند گھونٹ بھر کر اس نے گلاس واپس ان کی جانب بڑھایا۔ "
بالاج کی نگاہ اسی کا طواف کر رہی تھی۔ اس کا ہاتھ اب بھی ان کے مضبوط
ہاتھ میں تھا جس سے وہ بے خبر ٹھہری تھی۔

میں منتظر ہوں ہانم!" وہ نرمی و محبت سے گویا ہوئے تھے۔"

وہ! وہ ریاط کا فون آیا تھا ابھی کچھ دیر پہلے.. اس کے لب پھڑ پھڑائے۔

"بالاج مکمل اس کے جانب متوجہ تھے۔"

مشعل! وہ، وہ واپس آگئی ہے.. وہ کہیں گئی نہیں تھی بلکہ پالر میں حادثاتی" طور پر بند ہو گئی تھی۔ سسکتے ہوئی بامشکل تمام بات سے اس نے آگاہ کیا "تھا۔

بالاج پہلے چونکے پھر گہری سانس لی تھی۔ "کیوں کہ اب انہیں کوئی فرق" نہیں پڑتا تھا مشعل سے۔ہاں وہ پریشان ہوئے تھے مگر قسمت ان پر مہربان "ہوئی تھی تو وہ اب کیسے مڑ کر دیکھنے کا سوچتے۔

افف زرباب آپ نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا۔مجھے لگا نا جانے کیا بات ہو گئی" جس نے آپ کو اتنا مضطرب کر دیا ہے" وہ سکون سے بولے۔

سر!" زرباب نے بے یقینی سے انہیں دیکھتے پکارا۔"

اوراس کے سر کہنے پر اچانک بالاج کے لب پر بے ساختہ تبسم آن ٹھہرا۔
جیسے وہ چہرا جھکا کر چھپا گئے۔

"...میں نے آپ کو بتایا ہے مشعل مل گئی وہ"

بھئی اچھی بات ہے کہ وہ مل گئی ہیں اور زیادہ چوٹ بھی نہیں آئی آپ کے"
گھر والے بھی بہت فکر مند تھے.. سوائے شکر ادا کرنے کہ میں اور کیا کر سکتا
"ہوں۔" "اب وہ پر سکون سے گھڑی اتارتے ہوئے اسے کہہ رہے تھے۔
اور وہ واپس آگئی ہیں تو اس میں آپ کے رونے کا پہلو کہاں سے نکلتا"
ہے۔اب اتنی خوبصورت آنکھوں پر تو یہ ظلم ہے۔ "قدرے نرم لہجے میں
کہتے بے ساختہ اس کے گال پر انگوٹھا رکھ گئے مانو اس گڈھے کو چھو رہے
ہوں اور یہ خواہش کو متعدد بار ان کے دل میں سر اٹھا چکی تھی اور انہیں یقین
"نہ تھا کہ اس طرح وہ پوری ہو گی۔

زرباب کی نگاہ میں تعجب ابھرا تھا، تنفس تھم سا گیا تھا ان کی اس حرکت" پر۔ "اس کی حیا اور ہچکچاہٹ کو محسوس کرتے وہ تبسم دباتے اٹھ کھڑے "ہوئے۔

اس کا ذہن ان کا مزاج سمجھنے سے قاصر ٹھہرا تھا۔ یہ کیسے اتنے متحمل" "ہو سکتے ہیں۔ کوئی تضاد ہی نہیں انہیں۔

الماری سے کپڑے نکال کر وہ باتھ روم کی جانب بڑھے تھے زرباب کی "الجھن آمیز نگاہ نے ان کا پیچھا کیا تھا۔

میں جانتا ہوں ہانم آپ کا ذہن کس تذبذب کا شکار ہو رہا ہے۔"

میں نے سوچا تھا آپ کو آج ہی سب بتا دوں گا۔ مگر ابھی آپ کا دماغ انتشار میں مبتلا ہے۔ مزید کوئی بھی دباؤ سہہ نہیں پائے گا اور میرا اظہار محبت اور حق جمانا

آپ کو سہادے گا۔ میں چاہتا ہوں آپ کے دل میں جو ابھی خوف ہے وہ دور
”ہو جائے۔ میری محبت آپ کو رحم نہ لگے بلکہ حق سمجھیں اسے۔
کچھ لمحوں بعد وہ باہر آئے تو اُسے متجب سا ہی کھڑا پایا تھا۔

ارے آپ اب تک یوں ہی بیٹھی ہیں۔ الماری میں کپڑے موجود ہی آپ“
”ان میں سے پہن لیں۔ اس لباس میں آپ رات بھر تو نہیں رہ سکتی ہیں نا۔
کیا آپ کا دل راضی نہیں ان لباس میں سے کسی کو پہنے کے لیے؟“یک“
دم وہ کہہ اٹھے۔
وہ چونکی تھی!“نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ سمبھلی تھی۔“

پھر ٹھیک ہے! چلیں آپ لباس تبدیل کر کے آرام کر لیں۔ مجھے ہاسپتال“
جانا ہے۔ کچھ اہم کام ہے۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آپ ملازمہ سے کہہ
دیے گا۔“موبائل پر کچھ لکھتے وہ گویا ہوئے تھے۔

یہ خیال ہی بالاج جا رہے ہیں اسے کچھ سکون فراہم کر گیا تھا۔ فلحال وہ تنہائی"
"چاہتی تھی۔ کچھ بالاج کا مزاج اسے الجھا سا رہا تھا۔

یہ کیا بے وقوفی تھی ریاط! کس نے کہا تھا کہ تم اسی آن زرباب کو فون کر "
کے سب کہہ دو۔ "عرشمان ضبط کے مراحل طے کر رہا تھا۔
"معذرت عرش بھائی.. وہ میں... ریاط کی آواز بھیگی۔"

عرشم! جانے دوں۔ تمہارے یوں پریشان ہونے سے کیا ہو گا۔ زرباب کو"
"ابھی نہیں تو صبح تو علم ہو ہی جانا تھا نا۔

وثقیٰ کی آواز ابھری تو عرشمان نے رخ موڑا۔ کچن کی دہلیز پر وہ کھڑی تھی۔ ''
انکھیں رونے کی چغلی کھا رہی تھی۔

''.. تم جاؤ ریاط ! آرام کرو.. رات بہت ہو گئی ہے''
وثقیٰ نے گال تھپتھاتے تسلی دی تو وہ کچن سے باہر نکل گئی۔

عرشمان نے نگاہ اٹھا کر وثقیٰ کی جانب دیکھا. اور لب بستہ باورچی خانے کا''
''پچھلا دروازہ کھول کر باغیچے کے عقبی حصہ میں نکل گیا۔

تمہیں کیا لگتا ہے عرش میری روح فنا نہیں ہوئی تھی بابا کی بات سن کر۔''
''میری لیے آسان تھا اس پل میں ٹھہر جانا۔

میری سوچ میں تصور تک نہیں گزرا کبھی کسی کا تمہارے علاوہ، یہاں میرا" وجود دل کسی اور کو سونپ دینے کے بات نہیں... نہیں حکم ہوا تھا.. ہاں بابا "نے فیصلہ سنایا تھا۔ سنگینی بینچ پر عرشمان بیٹھا تھا.. وہ بھی برابر میں آ بیٹھی۔

وثقیٰ! میں بے بس ہو گیا تھا.. لبو پر قفل پڑ گئے تھے.. ایک، یک فقرہ تک " نہ کہہ سکا اپنی محبت کو بچانے کے لیے۔ یہ لمحہ کتنا جان لیوا تھا.. میں مجسمہ بنا دیکھتا رہا۔ میرا قلب نکال کر کسی اور کو دینے کی بات ہو رہی تھی۔ مگر میں بس خاموش تماشائی بنا رہا.. مجھ جیسے کمزور انسان کو محبت کرنے کا کوئی حق "نہیں۔ عرشمان کے چہرے پر کرب اور بے بسی تھی۔

تمہیں یہ خیال کیسے آیا عرش کہ تم کمزور ہو.. ہاں اس لمحے مجھے بھی تم " سے یہ شکایت ہوئی تھی.. مگر بعد میں سوچا تو آگاہی ہوئی۔ اگر بابا کی بات پر

اس گھڑی اختلاف برتے تو مجھے افسوس ہوتا۔ ''دھیرے سے اس کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

بے ساختہ نگاہ اٹھا کر اس نے وثقیٰ کی جانب دیکھا۔

''کمزور انسان اپنے گھر کی عزت کے خاطر محبت سے منہ نہیں موڑ لیتے۔''

سوچو عرش جو انسان ایک محبت کے جزبے کے لیے کئی لوگوں کی عزت ''

''داؤ پر لگادے وہ کیسے محبت نبھائے گا۔

محبت اور عزت میں پلڑا ہمیشہ عزت کا بھاری رہا ہے۔ ''اس لمحے جو بھی ہوا'' بہتر تھا۔

مجھے فخر ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں ایسے انسان کو چنا جو خود سے پہلے''

دوسروں کو رکھتا ہے پھر چاہے اس میں خود کا دل ہی کیوں نہ لہولہان ہو۔''

گال پر پھسلتے آنسو کو مسکرا کر وثقیٰ نے صاف کیا۔

مگر میں اب مزید کسی مشکل دور سے نہیں گزرنا چاہا وثقیٰ..ایک گھڑی "
تھی ابھی مجھے لگا میرا دل بند ہو جائے گا..آج احساس ہوا مجھے تم سے بے انتہا
عشق ہے۔ تمہارے بنا کا تصور مجھے بکھر دے گا۔ "مشعل والا معملہ بہتر ہو
جائے میں پھر فورا بابا سے بات کرو گا۔وہ فیصلہ کرتا بولا۔۔

چلو اس واقع نے تمہیں یہ احساس تو دلایا کہ تم مجھے سے بے انتہاں عشق
کرتے ہو..ماحول پر چھائی ویرانی کو یک دم وثقیٰ کی ہنسی نے توڑا تھا۔

بہت ظالم ہو تم وثقیٰ میرا دل حلق میں آگیا تھا۔"وہ خفا ہوا۔ "

اچھا چلو اب بس کرو یہ افسردہ باتیں اللہ نے کرم کر دیا ہے..ورنہ یوں بیٹھے
رہتے مجنو بن کر ماحول کو بہتر کرنے کے خیال سے اس نے بات کا رخ بدلا۔

اچھا تم تو جیسے بڑے مزے سے آگے بڑھ جاتی نا.. عرشمان کی جانب سے"
بھی جواب فوراً آیا تھا۔

دونوں ہی ایک دوسرے کے دل کا حال جانتے تھے.. اس لیے ماحول میں
چھائے اداس پنچھی کو اڑانے لگے۔

کیسے ؟ زرباب کیسے ہر بار قسمت کو اپنی جانب موڑ لیتی ہے.. ہر بار میری ہی
شے پر قابض کیوں ہو جاتی ہے وہ.. مشعل نے اشتعال میں بستر پر رکھی شے
کو زمین بوس کیا تھا۔

محبت کرتی ہوں میں بالاج سے، مگر آج اس کی منکوحہ کون بنی زرباب.."
کیسے بالاج اس سے نکاح کر سکتا ہے۔ "وہ قابو سے باہر ہو چلی ہے یہ خیال
مشکل ترین تھا اس کے لیے کہ وہ بالاج کی ہوتے ہوتے رہ گئی تھی۔

مشعل! بینا گھبرا کر اس تک آئی تھی.. جانتی تھی مشعل کس حال سے گزر رہی ہو گی۔

امی! میری ساتھ ایسا نہیں ہو سکتا.. میں یوں خالی ہاتھ نہیں رہ سکتی امی۔"" وہ بینا کے گلے لگی تڑپ ہی تو گئی تھی۔

میرا بچہ! یہ سب نصیبوں میں لکھا ہوا ہے۔".انہوں نے پیار سے اُسے سمبھالتے صوفے پر بیٹھایا۔

میرا نصیب تو بالاج کے ساتھ جڑا تھا.. زرباب تو پسند بھی نہیں کرتی بالاج" کو میں تو محبت کرتی تھی امی.. جس دن سے پہلے بار دیکھا تھا اس دن ہے.. مجھے نہیں پتہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا.. وہ بلک بلک کر رو رہی تھی بینا کا "دل کسی نے مٹھی میں جکڑا۔ وہ ضدی سہی مگر تھی تو اولاد ہی نا۔

یہ آسمانوں میں طے ہوئے فیصلے ہیں مشعل!" عقب سے عباس کی آواز"
ابھری اس نے کھیلی نگاہ اٹھا کر دیکھا۔

ہمارے لیے بھی یہ سب برداشت کرنا آسان تو نہیں مشعل! مگر تمہیں یہ"
"سمجھنا ہو گا۔

پاپا! میری کیا غلطی تھی اس میں؟ وہ شکوہ کن لہجے میں گویا ہوئی۔
غلطی تھی بیٹا! عباس صوفے پر آ بیٹھے اور اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں"
تھامتے بولے۔ "مشعل نے تڑپ کر ان کی جانب دیکھا۔
غلطی، غلطی فہمی قائم کرنا تھی.. تم نے موقع ہی کیوں دیا کہ سب کو"
"مغالطہ بھی ہو۔
کج فہمی تو آپ سے بھی ہوئی نا مشعل۔ "عباس اپنے فقروں کو ترتیب دے"
.. کر کہہ رہے تھے

اسد نے تو ولی کا نام لے دیا تھا.. اور زرباب.. اس بیچاری کو تو سوچنے کا موقع تک نہ فراہم ہوا۔

مشکل تو اس کے لیے بھی ہے نا بیٹا.. التمش کے لیے اس کی رائے کی اہمیت معنی رکھتی تھی اور ہم سب منتظر تھے مگر بالاج کے لیے اسے وقت کہاں میسر تھا۔

تسلیم کرنا ہو کا مشعل یہ سب ایسے ہی ہونا تھا. بینا نے سر تھپکتے کہا تھا۔

نہیں امی! میں یہ سب قبول نہیں کر سکتی۔۔ میں تو التمش کے لیے زرباب کو تسلیم نہ کر سکی جب کہ وہ تو میرا دوست ہے.. پھر بالاج تو میری محبت ٹھہرا۔ نئے فیصلے کر گئی تھی وہ۔

وہ کیسے رضامند ہو سکتی ہے.. اتنی سہل سے.. عرش نے یک حرف بھی نہ" کہا.. التمش سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیٹھا تھا.. کوئی بھی کڑی جگہ پر نہیں

بیٹھ رہی تھی۔دونوں پسند کرتے ہیں تو پھر زرباب نے بالاج سے شادی کے لیے منظوری کیسے ظاہر کر دی۔جب کے وثقی کا نام چاچو لے چکے تھے۔

عقدے بہت تھے۔اچانک سے معملہ گنجگ ہو کر رہ گیا تھا۔عرش مضطرب تھا مگر یہ پریشانی ویسے نہ تھی۔

افف ! کچھ بھی فہم میں نہیں آرہا۔" وہ تھک کر صوفے کے پشت سے سر ٹکا گیا۔

نہیں امی ! میں ٹھیک ہوں آپ پریشان مت ہوں۔

آپ روئیں تو نہیں نا ! فون کو کان سے لگائے وہ زہرا سے ہم کلام تھی۔

امی ! آپ کو لگتا ہے ماموں ابو میرے لیے کچھ غلط فیصلہ کریں گے۔اور پھر" میں جانتی ہوں بالاج سر کو آپ قطعی پریشان مت ہوں۔ہاں ابھی مشکل

ہے وقت لگے گا مگر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ وہ تحمل سے انہیں سمجھا رہی
تھی مانو تسلی دے رہی ہو۔"

لان کے ہلکے انگوری رنگ کے جوڑے میں ملبوث آرائش وہ جمال سے"
مبرا چہرا لیے وہ بالاج کی توجہ کا مرکز بنی تھی جو سامنے صوفے پر برجمان لیپ
ٹاپ کھولے بیٹھے تھے۔ صبح سب کے جاگنے سے پہلے ہی وہ لوٹ آئے
تھے۔ حالات دشوار ترین تھے مگر ان کے من چاہے تھے۔ وہ کسی بھی طرح
"زرباب کو مزید مشکل میں نہیں ڈال سکتے تھے۔

مجھے دیں!" بے ساختہ وہ اٹھ کر اس کے پاس آ کھڑے ہوئے۔ زرباب"
نے نم نگاہ اٹھا کر ان کی جانب دیکھا۔

لائیں!" دوبارہ پکارا تو بے جان پڑتے ہاتھوں سے موبائل ان کے جانب"
بڑھادیا۔
اسی اثنا میں دروازہ بجاتے جہاں آرا اندر داخل ہوئی تو بالاج بالکنی میں چلے "
"گئے۔
زہر اماں تھی اور اس وقت بالاج کا ان سے گفتگو کرنا بے حد ضروری تھا۔"
"تسلی و تشفی اس رشتے کے حوالے سے اس وقت بس وہ ہی دے سکتے تھے۔

"زرباب نے انہیں جاتا دیکھا تھا مگر روک نہیں پائی تھی۔"
اب نا جانے کیا کہیں گے امی سے۔ کس طرح بات کریں گے یہ۔ان کے تو"
"ہر انداز ہی نرالے ٹھہرے وہ رات کو ان کا گال چھونا یاد کر گئی تھی
رات میں کتنے ہی بار ان مضبوط ہاتھ کے انگوٹھا کا لمس اسے اپنے رخسار پر"
"محسوس ہوا تھا۔

''زرباب! جہاں آرا کی پکار پر وہ چانک کر متوجہ ہوئی۔''

بیٹا! ولیمے کی تقریب کے لیے میں چاہتی ہوں تم اپنا من چاہا جوڑا پسند'' کرو۔ میری ابھی وثقیٰ سے بات ہوئی ہے۔ وہ آتی ہو گیٔ۔ انہوں نے شفقت بھرے لہجے میں کہا تھا اور مزید کپڑے بھی لے لینا جو چاہو۔ ''ان کا اشارہ کن ملبوسات کی جانب تھا اس کو خیال تھا۔

آنٹی! المیرا کپڑوں سے بھری ہوئی ہے اور آپ کی پسند لا جواب ٹھہری'' ''مجھے ضرورت نہیں ہے۔

مگر بیٹا یہ جوڑے تو۔ ''انہوں نے کچھ کہنا چاہا۔''

یہ جوڑے آپ نے اپنی بہو کے لیے خریدے تھے جو کے میں ہوں۔ بہت"
آہستہ سے وہ انہیں بہت سارہ مان دے گئی تھی۔ "بے ساختہ وہ اُسے سینے
سے لگا گئیں۔

یہ فقرے اس کے لبو سے ان کے محبت نے ہی ادا کروائے تھے۔ جو"
توقیری، عزت وو قار چند گھنٹو میں جہاں آرا اور توقیر صاحب کی جانب سے
"موصول ہوا تھا۔

بالاج اندر لوٹ رہے تھے جب ان کی سماعتوں نے بھی یہ فقرے سنے تھے"
آن ہی آن کے لبو کے گوشوں پر تبسم ٹھہر گیا۔
"میں جلد ہی آپ کا دل اپنی جانب موڑ لوں گا ہانم۔ "

اچھا مگر ولیمے کا جوڑا تو لینا ہی ہے نا اور ہاں مہندی کے لیے بھی میں نے بلوا"
لیا ہے۔ معذرت بچے تم سے اجازت طلب نہیں کی عصمہ بہن کا فون آیا تھا
کہ تمہیں رسم کے لیے لے جائیں مگر تقریب آج ہی ہے اور بہت سے

ادھورے کام بھی رہتے ہیں میں نے معذرت کرتے ہوئے ان سب کو یہی
"آنے کا کہہ دیا۔
کوئی بات نہیں آنٹی! وقت لگے کا ابھی بکھری شے کو سمیٹنے میں وہ تسلی"
آمیز لہجے میں بولی۔ "اچھا چلو تم تیار ہو جاؤ باہر سب منتظر ہیں تمہارے۔ وہ
اٹھ کھڑی ہوئی تھی جب نگاہ بالاج پر پڑی۔

"بالاج! مجھے ہمیشہ سے علم تھا تمہارے انتخابات کبھی غلط نہیں ہوتے۔"
اک مثال میرے سامنے ہے۔ ہاں شکوہ ضرور ہے کہ تم نے مجھے اپنا رازدار"
نہیں بنایا۔ "شرگوشیانہ لہجے میں بہم انداز میں وہ گویا ہوئی تھی۔
معذرت امی! "وہ بس اتنا ہی کہہ سکتے۔"
مفصل گفتگو تو بعد میں کروں گی مگر یاد رکھنا بھروسہ و عزت محبت سے"
زیادہ اہم ہوتی ہے۔ "جہاں آرا کے بات پر وہ سر ہلا گئے۔

امی سے کیا گفتگو ہوئی آپ کی؟" پلٹ کر دیکھا تو بالاج کو تنہا پایا تھا عجلت "
میں استفسار کیا۔
پہلے مسکرا کر دیکھائیں۔ "یک دم وہ کہہ اٹھے۔"
زرباب نے تعجب سے انہیں دیکھا وہ اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔
جی! وہ گڑبڑائی تھی۔
مسکرائیں ناہانم! عجیب ضدی سا انداز تھا۔
یہ مجھے ہانم کیوں کہتے ہیں۔ سوچتے ہوئے وہ تبسم لبو پر لے آئی۔ اب بتائیں
انداز تپا ہوا تھا۔

ایک ماں کو تسلی چاہئے ہوتی ہے کہ ان کی بیٹی جس سے منسوب ہوئی ہے وہ"
"اس کے لائق بھی ہے یا نہیں۔ بس تسلی فراہم کی ہے۔

خیر ڈاکٹر سلطانہ نے آپ کو ایک فائل دی تھی وہ مجھے دو پہر تک چاہئے۔۔۔"
"واپس لیپ ٹاپ میں مصروف ہوتے لہجہ یک دم بدلا۔

ایک تو مکمل توجہ سے بات کرنا کبھی نہیں آتی انہیں اور کس قدر تضاد"
ہے۔"وہ تب ہی تو گئی تھی۔
نا مشعل کے معملے پر کوئی ردِ عمل ظاہر کیا نا مجھے تسلی کے دو بول کہے۔امی
"سے نا جانے کیا کہہ بیٹھے ہیں۔

پوری دنیا میں میں ملی تھی بدلے لینے کے لیے۔۔دیکھ بھی رہے ہیں میں"
کتنی پریشان ہوں مگر یہاں ان کو فائل کی سوجھ رہی ہے۔اب تو چوبیس گھنٹے
فراہم ہوں گے حکم صادر کرنے کے لیے۔"وہ بدمزاح ہوئی تھی۔

کیا ہوا؟"اسے غیر متحرک کھڑے پایا تو نگاہ اٹھا کر دیکھا۔"

میں دوپہر تک کیسے دی سکتی ہوں وہ گھر پر ہے۔
تو کسی سے منگوالیں۔ مجھے بہانے مت دیں۔" بالاج تنبیہ کرتے بولے۔
زرباب نے بڑی ضبط سے ان کے فقرے سہے تھے اور وثقی کو فون کرنے"
چل دی۔ بالاج نے لبو پر در آئی مسکراہٹ کو بہت مشکل سے روکا تھا۔ میں
کیا کرو میری جان۔ آپ کو سامنے دیکھتا ہوں تو دل جسارت پر آمادہ کرتا
ہے۔"

"وہ تصور میں اس سے ہم کلام تھے جب موبائل کے آواز نے توجہ مانگی۔"

"مشعل! نام پڑھ پر وہ تھمے تھے۔ پھر کچھ سوچ پر فون اٹھالیا۔"
"بالاج! دوسری جانب سے بے تابی سے پکارا گیا تھا۔"

کسی ہیں آپ! انہیں سمبھل کر فقرے ادا کرنے تھے ایک حرف بھی معملہ"
"کی سنگینی بڑھا سکتا تھا۔

آپ کو کیا لگتا ہے کسی ہو سکتی ہوں؟ ''آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں بالاج،''
''میری جگہ زرباب وہ شوریدہ حال تھی۔

مشعل! یہ تقدید تھی۔ یہ ایسے ہی ہونا تھا۔ میں جانتا ہوں آپ کا نقصان''
''زیادہ ہے مگر اب کیا کر سکتے ہیں کسی نے بھی کچھ جان کر تو نہیں کیا۔
میں نہیں مانتی ہوں۔ میرا نقصان ہوا ہے تو ازالہ بھی کیا جائے وہ ضدی''
''لہجے میں بولی۔
دیکھیں مشعل! وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا آپ سمبھل جائیں''
گی۔ کسی کے لیے بھی یہ سب آسان نہیں ہے۔ آپ وقت کو وقت دیں۔''
وہ نرمی سے کہہ رہے تھے۔
خیر ابھی مجھے کچھ اہم کام ہے۔ آپ حوصلہ رکھیں۔ سلسلہ تمام کیا جا چکا''
تھا۔ مزید ان میں بھی کہنے کا حوصلہ نہ تھا قفروں کا قحط تھا۔ واقعی اس کے
ساتھ غلط ہوا تھا مگر قصور کسی کا نہ تھا۔ ''وہ سوچتے گئے۔

تمہارے اس فیصلہ کے پیچھے ہم تھے نازر با۔ وہ کچھ دیر کے لیے برائیڈل "
کمرے میں آئی تھی۔ سحرش کے ساتھ بیٹھی تھی جب وہ بھی ان کے برابر
میں آن بیٹھا۔ "زرباب نے چہرہ گھوما کر عرشمان کی جانب دیکھا۔ وہ بہت تھکا
تھکا سا معلوم ہوا تھا۔ میں زرا حدید کو دیکھ لو.. وثقیٰ کو بھی آتے دیکھا تو
سحرش اٹھ گئی۔

عرش! وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔ صبح بھی اس نے آنے سے معذرت کر لی"
تھی.. وثقیٰ الگ مہر بہ لب سی تھی۔ مانو اس کے حال پر خود کو ذمہ دار ٹھہرا
"رہے ہوں دونوں۔

تم دونوں کی تباہ کن زندگیوں کو دیکھنے سے بہتر اور آسان تھا یہ فیصلہ۔""
زرباب کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

دوستی کا حق بھی بھلا کوئی ایسے ادا کرتا ہے زر۔"عرشمان کے وجود میں"
رعشہ ہوا تھا۔

میں نے کبھی محبت نہیں کی عرشم.. میرا دل اس خوبصورت جزبے سے"
خالی ہے.. مگر تم دونوں کو اول روز سے دیکھا ہے۔وثقیٰ تمہارے بغیر بکھر
جاتی اور عرشمان وثقیٰ کے بغیر جی نہیں پاتا۔"ہاتھ بڑھا کر وثقیٰ کو بھی ساتھ
بیٹھایا۔

بالاج نے خواہش ظاہر کی...اور میں نے ان کی تمنا کا احترام کر لیا۔ میری" لیے فیصلہ اتنا دشوار کن نہیں ہے جتنا وثقیٰ اور تمہارے لیے ہوتا۔ اور پھر "بالاج اچھے انسان ہیں میں اس بات سے انحراف نہیں برتی۔

مگر محبت نہیں کرتی تم.. تو یہ رشتہ سمجھوتہ ہوانا۔ "وثقی اپنے فقروں پر" پہرے نہیں بیٹھا پائی تھی۔

محبت تو میں التمش سے بھی نہیں کرتی تھی وثق اور ہر رشتے کی ابتداء، محبت" نہیں ہوا کرتی.. بالاج کے ساتھ رشتہ برابری کا ہو گا.. کیوں کہ انہوں نے میری مرضی کو اول رکھنا چاہا تھا۔ جبر نہیں کیا مجھ پر اپنی مرضی مصلت "کر کے۔

سمجھوتہ وہ ہوتا جو میں التمش سے شادی کر کے کرتی، بالاج کے ساتھ رشتہ" عزت و وقار کا ہے۔ تکریم ملے کی تو دل محبت کا جزبہ بھی پالے گا۔ "رستہ

دشوار سہی مگر سہل ہم کر لیں گے۔ نم لہجے میں وہ مفصل جواب دی گئی تھی۔

اب چلو اپنے چہرے کے زاویے درست کرو اور اپنی بلی سے بھی کہوں یہ" مجھ سے بات نہیں کر رہی ہے۔ زرباب نے مصنوعی خفگی سے وثقی کو دیکھا تھا وہ نم نگاہوں کے ساتھ مسکرا کر اس کے گلے لگ گئی۔

بالاج بھائی کا رویہ تو ٹھیک ہے نا؟ کب سے ذہن پر مچلتے سوال کر عرشمان نے زبان دی تھی۔

"ٹھیک ہیں وہ بھی۔ تم پریشان مت ہو"

اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے کھڑے ہوتے اس نے جھک پر زرباب کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

اسی اثنا میں بالاج اندر آئے تھے۔اوران کے نگاہ نے یہ منظر دیکھا تھا۔ایک الجھن نے انہیں بھی گھیرا تھا۔

تمہارے چہرے پر یہ تبسم کتنا حسین معلوم ہوتا ہے۔آنکھوں سے چھلکتی'' ذہانت اور معصومت بلا کا شاندار امتیاز ہے۔ مگر چار چاند تمہیں تمہارا ان سب سے لاپروار ہنا لگاتا ہے۔سیاہ کوٹ پینٹ میں اپنے چند دوستوں کے ساتھ کھڑا وہ محو گفتگو تھا۔''مگر ریاط کی نگاہوں کا وہ واحد مرکز تھا۔

افف ! مجھے خوف ہوتا ہے جب آگاہی پا جائیں گے تو کس طرح برتاؤ کریں'' گے.. وکیل ہیں نا جانے محبت کرنے کے جرم میں کون سی دفاع لگا کر مجھے '' دیدار سے محروم ہو جانے کے سزا سنا دیں۔

محترمہ ! مجسمہ سازی کا کوئی مقابلہ چل رہا ہے کیا۔دراب کی پکار پر ارتکاز'' ٹوٹا۔''نا جانے وہ کب پاس آن کھڑا تھا۔

نہیں! نہیں تو...وہ گھبرا کر متوجہ ہوئی تھی..مانو چوری پکڑے جانے کا"
"احتمال ہو۔
آپ کی گھبراہٹ تو کسی جانب متوجہ کر رہی ہے.. "لہجے میں شرارت"
تھی۔
آپ اشارہ فہم کہاں ہیں ورنہ اب تک تفہیم ہو جاتی۔ "لب پھڑ پھڑائے"
تھے مگر فقروں میں آواز نہ دی۔
ریا آپی آپ کو امی بلا رہی ہیں.. حیا کی دخل نے مزید مشقت سے روکا تھا۔ وہ
معذرت کرتی حیا کے ساتھ چلی گئی۔

بالاج کمرے میں داخل ہوئے تو مارے استعجاب کے صامت ہی تو رہ گئے تھے۔

یہ ظلم کی انتہا ہے..." قدرے ہلکے نیلے سوٹ میں دھلے دھلائے چہرے"
"کے ساتھ وہ سامنے موجود تھی۔ وہ بے بسی سے بس دیکھتے رہ گئے تھے۔
بے شک آپ کا حسن کسی آرائش وزیبائش کا محتاج نہیں مگر پھر بھی آپ"
نے دیدار کا حق چھین کر اچھا تو نہیں کیا۔ "دروازے میں ایستادہ تھے خود
کلامی کے سے کہہ رہے تھے۔

افف! عرشم تم اب بھی یہ کہہ رہے ہو.. ایک جھٹکا کیا کافی نہیں۔ "وہ ان"
کی آمد سے بے خبر فون پر محو تھی۔

ابھی کچھ وقت پہلے ہی تو ملاقات تمام ہوئی ہے محترمہ کی مگر بات ایسے ہو"
رہی جیسے جنگل میں آبسی ہیں اور ملے زمانہ ہو گیا۔ "وہ خاصی تپے ہوئے
تھے۔ وجہ ان کی آمد کی بھی اطلاع نہ ہوئی تھی۔

ظلم اور سہو یہ بوجھ آپ سہہ نہیں پائیں گی ڈاکٹر صاحبہ۔ "سائیڈ ٹیبل سے"
چار جر اٹھاتے زرباب کی سماعت نے ان کے فقروں کو سنا تھا۔ نا سمجھی سے
لابنی خمدار پلکیں ایک پل کو ان پر ٹھہر گئیں۔
مان! میں بعد میں فون کرتی ہوں۔ اس نے فوراً فون بند کیا۔

کافی کا ارادہ ہے کچھ نظریں کرم ہم پر بھی عنایت کریں تو ایک کپ مل "
"جائے۔
مگر! وہ پلٹے جب اس نے کچھ کہنے کے لب وا کیے۔

کچن لاؤنج کے سامنے ہے۔ پتہ تو چل گیا ہو گا اب تک اور چینی تو آپ کو علم ہے میں کم پیتا ہوں۔" وہ مصروف سے انداز میں گویا ہوئے۔

"یہ بھی بھلا کوئی طریقہ ہے.. اب کتنا عجیب لگے گا میں اس طرح کچن میں چلی جاؤں" وہ الجھن و متعجب کا شکار تھی۔

"بھئی کافی آج اور ابھی پینی ہے۔" بالاج نے ٹوکا۔

"نئی دلہن کافی بناتی اچھی لگے گی کیا۔" وہ بے ساختہ کہہ گئی۔

"چلیں نئی دلہن نہ سہی پرانی ڈاکٹر تو بنا سکتی ہے نا اب جائیں بھئی۔" وہ بے اختیار مسکرا دیئے تھے اس کی بات پر۔

ارے بھابھی آپ یہاں کسی شے کی ضرورت تھی تو کسی سے کہہ دیا"

"..ہوتا

دراب پہلے سے ہی وہاں موجود تھا۔زرباب کے قدم دہلیز پر ہی تھم گئے۔

ہاں وہ..کافی کا حکم صادر ہوا ہے۔اب انکار کا تو جواز نہیں نا"آپ کیا"

"کر رہے ہیں خود پر قابو پاتی اندر آتی گویا ہوئی۔

ایک کیس کو اسٹڈی کرنا تھا بس..اور چائے کی بغیر یہ ممکن کہاں وہ فریج سے دودھ نکالنے لگا۔

"ویسے بھائی نے کہا ہے تو کسی سے کہہ دیں آپ نے کیوں زحمت کی۔"

تو آپ کو لگتا ہے دراب آپ کے بھائی نے کسی اور سے بنوانی ہوتی تو مجھ "سے کہتے۔یقین جانو بالکل ہاسپٹال والا احساس ہو رہا ہے۔چیزیں تلاشتی تپ کر بولی تھی ویسے کوئی قانون ہے مطلب کسی سے زبردستی کافی بنوانے پر کوئی

دفاع ہے۔ ''خاصی رازدارنہ انداز میں استفسار ہوا تھا بے ساختہ دراب کا ''قہقہہ گونجا۔

اوبہت خوب بھابھی۔ ہماری جوڑی خوب جمنے والی ہے۔ ''دراب نے'' مسکراتے ہوئے کہا۔

ویسے وہ پہلی ملاقات آپ کی بھائی والی سب کے ذہنوں پر نقش ہے۔اور'' یقین جانیں بھائی کے مقابل آپ ہی بہترین ہیں۔ ''گردشتہ واقعہ ذہن میں ابھرا تو وہ بھی چہرا جھکا کر مسکرادی۔

اچھا مجھے کافی جارد یجئے، مل ہی نہیں رہا ہے ڈاکٹر صاحب انتظار نہیں کرتے ہیں.. اور لائیں چائے میں بنادو۔

''نہیں آپ رہنے دیں.. چائے میں بنالوں گا۔''

بھئی آپ نے دوستی میں پہل کی ہے چائے تو میری جانب سے پہلا تحفہ سمجھ لیں وہ پتی ڈالتے گویا ہوئی تو دراب سر ہلا گیا۔

ٹھیک ہے! دوستی کا تحفہ قبول مگر.. یہ آپ کو تکلف چھوڑنا ہو گا اور سب گھر میں مجھے در کہتے ہیں آپ بھی اب اس گھر کا حصہ ہیں۔

ٹھیک ہے پھر۔" وہ ہنس دی۔"

سب اچھے ہیں مامی امی! جہاں آرا آنٹی تو بہت ہی اچھی.. آپ پریشان مت ہوں۔" عصمہ بیگم کے سینے سے لگے وہ انہیں تسلی دے رہی تھی۔

جانتے ہیں غلط ہوا ہے تمہارے ساتھ.. جانے دیں بینا مامی یہ نوشہ تقدر تھا" میں تسلیم کر چکی آپ سب بھی مان لیں۔

ہم جانتے ہیں ہمارے بیٹی بہت سمجھ دار ہے حالات کے مطابق ڈھل جاتی ہے۔ کبھی بھی کوئی بھی دشواری لگے زرباب ہم ہمیشہ تمہارے ساتھ ہیں۔ ''اسد نے شفقت سے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔

زہرا بھی بہت پریشان تھی۔وہ تو بالاج کی سمجھدار تھی کہ بات کرلی۔ ''
''بتارہی تھی بہت تسلی ہوئی تھی اس سے بات کرکے۔
سمجھدار ہے بالاج حالات پر گرفت رکھنا جانتا ہے۔''عباس کی بات پر''
بلال صاحب بولے تھے۔

وثقیٰ اور سب کہاں ہے میں ان سے مل لوں اور کچھ ضروری سامان بھی''
پیک کرنا ہے پھر۔
ہاں جاؤ سب اوپر ہیں عصمہ بیگم کے پاس سے اٹھ کر وہ سیدھا اوپر کی جانب
پہنچی تھی۔

میں بس اتنا جاننا چاہتی ہوں عرش تم نے ہامی کیوں بھری۔ وثقیٰ کی خفگت "
بھری آواز ابھری۔

ارے بھئی ! تو کیا ہوا دو تین روز کی تو بات ہے۔ آجاؤں گا۔ اب ٹرپ بنا ہے
تو جانا تو ہو گا نا گھومنے۔

مگر تم نے انکار کیوں نہ کیا عرش۔ میں تمہارے بغیر کیسے رہوں گی۔ لہجے "
میں نمی گلے وہ بہت سادھے فقروں میں دل کی بات کہہ گئی تھی۔ عرشمان
کے لبو پر تبسم آن ٹھہرا۔

تو اتنی دیر سے لڑ رہی ہو واضح داری سے کہہ دیتی کے میرا جانا اس لیے پسند"
نہیں کہ میرے بغیر رہا نہیں جائے گا۔چند قدم نزدیک آتے سنگھار میز کی
ساتھ ٹیک لگائے کھڑی وثقیٰ کے روبرو آن کھڑا ہوا۔

دور ہٹو! جزبات میں ادا ہوئے اپنے جملے پر وہ جھنپی تھی۔ساتھ سے نکل"
"کر بیڈ کر جا بیٹھی۔

ظلم لڑکی کبھی ہوش مندہ میں اظہار نہ کرنا۔"عرشمان خفا سا گویا ہوا۔"
تم جانتے ہو میرے جزبات.. پھر زبان کو تکلف کیوں دینا۔"
محبت کبھی کبھی اظہار مانگی ہے۔وہ باضد ہوا تھا۔

افف عرش! تم باخوبی جانتے ہو بات کو کیسے ٹالنا ہے مدعے سے نہ بھٹکو.."
"جواب دو مجھے۔

تمہارے اقرار محبت کے جواب میں ایک بار اظہار مل چکا جب کہ وثقیٰ خانزادی کے قوائد کے خلاف تھا یہ عمل اس بات سے آگاہی ہے عرشمان خانزادہ آپ کو۔ زرباب کی آواز ان دونوں کو ٹھہرا گئی۔

زربا! وہ ڈور پر اس سے معانقہ ہوئی تھی.. تم کب آئیں؟"

جب کوئی خواہش ظاہر کر رہا تھا کہ اظہار کیا جائے عرشمان پر نگاہ جمائے وہ "متبسم سی گویا ہوئی۔

بد تمیز لڑکی! بالاج بھائی ساتھ آئے ہیں؟" عرشمان نے اُسے ساتھ لگاتے"

پوچھا۔

"نہیں میں آئی ہوں؟ وہ لینے آجائیں گے۔"

زرباب! سچ کہنا.. بالاج بھائی کو جب علم ہوا مشعل کے معملے کا کہ غلط فہمی ہوئی تھی تو ان کا کیا ردِ عمل تھا۔ ''بستر پر بیٹھتے وثقیٰ نے استفسار کیا تھا۔

کچھ نہیں!'' وہ گہری سانس لیتے بولی۔''

مطلب؟ زرباب کے جواب پر وہ چونکی۔''

مجھے محسوس ہوا کہ شاید انہیں کسی بھی قسم کا فرق نہیں پڑا.. نہ دکھی تھے نہ''

''ہی پریشان.. وہ اب بھی الجھی ہوئی تھی۔

بالاج بھائی سمجھدار انسان ہے.. جانتے ہیں قسمت سے کوئی نہیں لڑ سکتا اور''

''پھر کون سی مشعل سے ان کی زیادہ وابستگی رہی تھی۔

عرش کے فقرے پر ایک سوچ ابھری تھی شاید وہ درست تھا۔ کچھ وقت''

گزر جائے تو یہ عقدہ بھی ظاہر ہو جائے شاید.. مگر میں نے زیادہ دباؤ نہیں

''ڈالا وثقیٰ پہلے کیا کم الجھیں ہیں جو مزید کو ابھاروں۔

ٹھیک کیا!''جب بالاج بھائی ہی نہیں اس معملے کو باہر نکال رہے تو کیا ''
ضرورت ہے وثقیٰ کی بات پر وہ پر اثباتی میں ہلا گئ۔

خیر تم کیوں لڑ رہی تھی اس سے ؟اس نے بات کو پلٹا تھا۔''
یہ تین چار دن کے لیے گھومنے جا رہا ہے کالج ٹرپ پر پہلے تم شادی کر کے
چلی گئیں اب یہ بھی جا رہا ہے یار میں اکیلی ہو جاؤں گی وثقیٰ گویا ہوئی۔
ارے کچھ روز کی تو بات ہے۔''

میں بھی کب سے اس خونخوار بلی کو سمجھا رہا ہوں مگر یہ اپنے پنجے تیز کر رہی''
رہی ہے۔''عرشمان نے چھیڑا تھا۔
تم بھی زرا اس کے ساتھ مل گئ ہو۔

افف وثقیٰ میں کون سا ابھی جا رہا ہوں۔''وہ محبت سے دیکھے گویا ہوا تھا۔''

مگر! اچھا ابھی یہ سب جانے دو۔

میں آئی ہوں میکے بھئی کچھ خدمت کی جائے۔ وہ پر سکون سا بستر پر بیٹھتے بولی تو وہ دونوں ہنس دیے۔

یہ تمہاری خام خیالی ہے زرباب کے بالاج اس متعلق فلحال گفتگو نہیں کرتا'' تو وہ نہیں کرے گا۔ مشعل کی آواز نے اس کے چلتے ہاتھ کو غیر محترک کیا تھا۔

میری نصیب کے جگنو تمہارے دامن پر نہیں چمکیں گے سخت لہجے میں وہ'' کہتی اندر آئی تھی۔ زرباب نے بیگ میں رکھتے شے پر سے نگاہ اٹھا کر اسی جانب دیکھا تھا۔

سرخ نگاہیں، اترا چہرا اس کے حال دل کے گواہ تھے۔ ''زرباب کے وجود'' میں لرزش ہوئی تھی۔

تم ہمشہ میری قسمت پر قابض ہوئی ہو میرے والدین، دوست سب پر اپنی"
حکومت رکھی اب میری محبت کو بھی چھین لیا۔ سب برداشت کیا مگر یہ
"میرے صبر سے باہر ہے سمجھیں تم۔

میں نے کچھ نہیں چھینا تھا اور بالاج سے میرا تعلق رب نے جوڑا ہے لبو پر پڑا"
"قفل ٹوٹا تھا۔
مگر یہ تعلق زیادہ دیر تک قائم رہے گا نہیں میں ابھی لب بستہ تھی اس کا"
مطلب یہ نہیں کہ میں نے قبول کر لیا۔ بالاج سے محبت کرتی ہوں اور ان کو
پانا میری خواہش رہی تھی جو میں پوری کروں گی پر حال میں۔ مشعل کے
"فقرے اس کے وجود میں سنسناہٹ ڈورا گئے۔

میں یہ نہیں کہتی مشعل کے بالاج مجھ سے محبت کرتے ہیں یا مجھے دو دن" میں ہی ان سے عشق ہو چلا ہے مگر ہاں اتنا ضرور کہوں گی کہ ہم نکاح جیسے "پاک رشتے میں فرشتوں کو گواہ اور رب کی منشا سے بندھے ہیں۔ اتنا سہل تو نہیں ہو گا اس رشتے کو توڑ دینا.. دل میں خوف جاگا تھا لب پر" لرزش آئی مگر وہ قابو کر گئی۔ مشعل نے قہر بھری نگاہ اس پر ڈالی اور پلٹ گئی۔

میں اسی کی منتظر تھی مشعل.. میں نے بالاج کو قبول کر لیا ہے اور بالاج نے ہمارے رشتے کو سمجھوتے کا نام نہیں دیا.. وہ سمجھدار ہیں مضبوط کردار ہے، عقل و سلیم والے شخص۔ آپ کے قدم وہ روک دیں گی کیوں کہ دھوکا دینا "انہیں نہیں آتا۔ مجھے اتنا یقین ہے بالاج پر اپنے فقروں پر وہ خود چونکی۔

کیوں کہ ان کی انکھیں سچ کہتی ہوں.. دو گہری کتھی آنکھیں اس کے ذہن" "میں ابھری تھی۔

دوزور میں جو استحقاق سار کھا تھا وہ ساتھ چھوڑ دینے والوں کا تو نہیں ہوتا۔ وہ رستہ نہیں بدل سکتے۔ میں نے بھروسہ کیا ہے ان پر۔ خود کو تسلی دیتے وہ ''سامان رکھنے لگی تھی۔

سونیا تم پہلے ہی توجہ سے کیوں نہیں کام کر لیتی اب بتاؤ آخری موقع پر میں اس لباس میں گولڈین کو کالا کیسے کروں۔ وثقیٰ نے غصے سے سوٹ کو ایک جانب رکھا۔

افف! خوبصورت لوگ غیض میں بھی غضب لگتے ہیں۔ ''عقب سے آئی'' پکار پر وثقیٰ نے چہرہ گھما کر دیکھا تھا۔

آپ کی یہاں آمد کس خوشی میں ہوئی ہے وکیل صاحب۔"
یقین جانیے میں اس وقت واقعی بہت پریشان اور برہم ہوں مجھ سے قطعی
توقع نہ کیجئے گا کہ میں لحاظ کروں گی۔ بنا کسی مروت کے وہ گویا ہوئی تھے۔
انداز سے واضح تھا کہ وہ متفکر ہے۔

دراب کے لب مسکرا اٹھے.. آپ کا یہ ہی انداز مجھے تسخیر کرتا ہے۔ "اس"
کے لب پھڑ پھڑائے تھے مگر آواز واضح نہ تھی۔

جی کیا کہہ رہے ہیں۔ "وثقیٰ کے نگاہ اسی پر تھی۔"

نہیں کچھ نہیں! وہ سمبھلا۔ اور میں یہاں خود نہیں آیا بھئی یہ مہربانی ہم پر"
کی گئی ہے.. بھابھی نے بھیجا ہے.. اس نے ایک بیگ وثقیٰ کی جانب
"بڑھایا۔

اوہ! معذرت! وہ میں بس پریشان تھی.. اپنے رویے کا احساس ہوا تو گویا"
"ہوئی۔اسی کے کام کے سلسلے میں وہ آیا تھا۔

کوئی بات نہیں. ویسے تحمل سے سوچیں گی تو حل بھی مل جائے گا۔ مشورا دیا تھا۔
شکریہ! اب کے وہ مسکرائی تھی.. دراب کی نگاہ نے اس کا چہرا جزب کیا تھا۔
آپ کے یہ ہی ادائیں تو میری تنہائی کی ساتھی ہوتی ہیں وثقیٰ.. جلد ہی آپ کو اپنے جزبات سے آگاہ کروں گا.. واضح لفظوں میں اور جواب میرے حق میں ہی لوں گا۔
کن تصورات کی سیر کو نکلے ہیں.. وثقیٰ کی پکار اُسے حال میں لائی۔

کافی! آپ کافی پر چلیں گی میری ساتھ.. بے ارادہ دراب کے لبو سے فقرے ادا ہوا تھا۔

وہ لحظہ بھر کے لیے تھم گئی۔ باغور اس کا چہرہ دیکھا تھا۔
بہت معذرت ! واضح الفاظ میں انکار کیا تھا دراب گہری سانس لے کر رہ گیا۔

چلیں مگر ادھار سمجھیے گا جلد ہی ماننا پڑے گا آپ کو.. میں چلتا ہوں وہ کہتا چلا گیا جب کے وثقیٰ اس کے جملو کو ترتیب دینے لگی۔

" بے وقوف ! بلاوجہ ماننا پڑے گا.. سر جھٹک کر کام میں مصروف ہو گئی۔

رانیہ ! تمہارے پر کٹیکل کب سے شروع ہیں ؟"توقیر صاحب نے "
چائے کا گھونٹ بھرتے استفسار کیا تھا۔
اگلے ہفتے سے شروع ہیں بابا ! رانیہ کے جواب پر وہ سر ہلا گئے۔

السلام علیکم ! میز پر آتے بالاج نے سلام کیا تھا۔ ناشتہ کرتی زرباب پر ایک نگاہ ڈالی تھی وہ ان کے اٹھنے سے پہلے ہی کمرے سے نکل آئی تھی اور غالباً اس بات نے ان کا مزاج خراب کیا تھا۔ وہ جتنا اس کے نزدیک ہونے کی کوشش میں تھے وہ اتنا ہی احتیاط برت رہی تھی۔

کہاں ہو بھئی پر سو سے دیکھائی نہیں دیے ہو۔ خود کو سمبھال کر دراب کی"

"جانب دیکھتے بالاج نے استفسار کیا تھا۔

ایک کیس میں الجھا ہوا ہوں بھائی بس اس لیے۔

ہاں مگر سونے اور کھانے کا بھی خیال کیا کرو۔ "جہاں آرا نے فکر مندی"

سے کہا۔

"جی امی ! بس ایک دو دن میں حل ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر زرباب! ویسے بنا در خواست دیے اور مزید کتنے دن غیر حاضر رہنا ہے آپ نے۔ ایک ہفتہ بہت نہیں ہوتا۔ اچانک استفسار پر ہاتھ میں تھاما چائے کا کپ چھلک پڑا تھا اس نے چونک کر دیکھا۔

"وہ مکمل اسی کی جانب متوجہ تھے۔"

لگتا ہے آپ کو اپنی تنخواہ عزیز نہیں ہے یا کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ مکمل ہی غیر حاضر ہو جائیں.. وہ طنز و چوٹ کر رہے۔ مانو بدلہ سا لے رہے ہوں۔ ان کے نظر انداز کر دینے کا۔

"بالاج! کیا انداز ہے یہ جہاں آرا نے ٹوکا۔"

امی! قوائد ہیں یہ.. ہسپتال کے میں کچھ الگ نہیں کہہ رہا ہوں۔ اور یہ قوائد"

"مجھ پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

جی کہیں ! جہاں آرا کو مفصیل جواب دیتے وہ دوبارہ متوجہ ہوئے تھے اور" اتناوقت کافی تھازرباب کے سمبھلنے کے لیے۔

ایسانہیں ہے سر ! آپ سے کس نے کہاں کے میں بنااطلاع کے چھٹی پر " ہوں۔ میں نے ڈاکٹر توقیر کو میل کردی تھی۔ کردی تھی نابابا... یکایک توقیر صاحب کووہ بیچ میں لے آئی تھی۔

ہاں ! ہاں مجھے بتادیا تھا.. زرباب نے منت بھری نگاہوں سے انہیں دیکھا" تھاتووہ حمایت میں بول اٹھے.. اورزرباب کا یہ عمل بالاج کی نگاہ سے مخفی نہ "رہ سکا تھااپنے لبوپر آنے والے تبسم کو بہت دشواری سے روکا تھا۔ اپنے حمایتی بنالیے ہیں انہوں نے۔ "وہ بڑبڑائے تھے۔"

خیر ! کل سے آپ مجھے ہسپتال میں دیکھائی دیں۔ چلورانیہ میں کالج چھوڑ"
"دوں تمہیں۔

معذرت بابا ! میں شرمندہ ہوں میں نے جھوٹ کہااور آپ کو بھی شامل"
کیا۔اگر یہ نہ کرتی توآپ کے ڈاکٹر بیٹے نے مجھے جاب سے لمحے میں نکل دینا
تھا اگر انہیں علم ہو جاتا کہ میں نے بنابتاہے چھٹیاں کی ہیں۔ بالاج کے جاتے
ہی وہ بولی تھی۔
"تینوں کے چہرے پر تبسم آگیا۔

ارے یوں ہی نکال دینا۔ میں نے کان نہیں کھینچ لینے تھے۔ جہاں آرانے"
محبت سے کہا تھا۔" وہ ہنس دی۔

آپ نے مجھے اتنا بے بس کر دیا ہے دراب کے جس کی انتہا کوئی نہیں۔ کبھی" کبھی حوصلے تمام ہو جاتے ہیں اور دل چاہا ہے آپ کے روبرو کھڑی ہو جاؤ اور کہوں مجھ پر نگاہ کرم کر دیں اور اپنا ساتھ مجھے عنایت کر دیں۔ "کنیوس پر ابھرے ادھورے عکس کر وہ نگاہ کیے بیٹھی تھی۔

مگر میں جانتی ہوں آپ کی نگاہ مجھ پر کہاں جاتی ہے اور یہ ہی افسوس مجھے" آپ کا یہ عکس مکمل نہیں کرنے دیتا کہ مکمل ہو جائے گا تو دل مچل اٹھے گا آپ کا تحفہً دینے کے لیے۔

اور پھر..."ریاط نے تھک کر برش کو ایک جانب رکھ دیا۔

ریاط! وثقیٰ کے پکار پر وہ چونکی تھی اور برق رفتاری سے کینوس پر کور ڈالا" " تھا۔

جی!" وہ پلٹی۔"

"ریاط میری بہن ایک کام ہے تم سے اگر وقت ہو تو کیا کر دو گی؟"

اب اتنی معصومیت آپ پر جچتی نہیں ہے وثق وہ ہنستی ہوئی اس کے ساتھ"

"بستر پر آن بیٹھی اور اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ جھپٹا۔

"بد تمیزی نہ کرو! اس نے گھورا۔ تم جانتی ہو نا عرشو کی سالگرہ آ رہی ہے؟"

ہاں دو زور ہیں۔ ایک ٹکرا ریاط نے منہ میں رکھا۔"

ہاں تو اس کو تحفہ دینا ہے اور میں سوچ رہی تھی کیوں نا اس بار اسے تصویر"

دوں میری پیاری بہن مجھے ایک عکس بنا دو نہ اس کا۔" وہ لجاجت سے گویا ہوئی تھی۔

وثقیٰ! آپ کے تمام کام آخری موقع پر ہی کیوں ہوتے ہیں میری پاس"

بہت کام ہیں کل یہ مصوری (پینٹنگ) دینی ہے۔ واضح تھا کہ وہ منع کر رہی تھی۔

"ارے دو دن ہیں نا! تم بنا لو گی مجھے بھروسہ ہے۔ "

یعنی آپ طے کر کے ہی آئی ہیں۔ ریاط نے گہری سانس لی تھی اسی لمحے"
"سحرش آئی تھی۔

ریاط یہ تمہارا پارسل آیا ہے۔ انہوں نے ایک ڈبہ دیا تھا۔ "
"جی! کچھ رنگ منگوائے تھے۔"
وثقیٰ! تمہاری زرباب سے بات ہوئی آئی نہیں ہے وہ۔ وہ بھی پاس رکھی"
"کرسی پر ہی بیٹھ گئی۔

نہیں! "کیوں سب ٹھیک ہے۔"
یہ تو مسئلہ ہے کہ سب ٹھیک دیکھ رہا ہے.. مشعل ہنگامہ خیز لڑکی ہے وہ "
"لب بستہ ہے۔ تمہیں حیرانی نہیں ہوتی۔
"...اور دوسری جانب التمش"
بھائی کو کیا ہوا؟" ریاط بھی چونکی تھی۔"
وہ بھی مہر بہ لب ہے۔ ایک بار کے علاوہ کوئی احتجاج ہی نہیں کیا۔ مجھے تو"
عجیب سا محسوس ہو رہا ہے اس کے برتاؤ سے الجھا الجھا.. کل کچھ پوچھنے کے

لیے آیا پھر چپ ہو گیا۔ میں نے کہا بھی اگر کوئی الجھن سے تو کہو۔ مگر چلا
"گیا۔ وہ واقعی متعجب سے تھی۔
مشعل کا تو ڈر نہیں بھابھی بالاج بھائی بہت اچھے ہیں۔ انہوں نے زرباب"
کے ساتھ رشتے کو قبول کر لیا ہے۔ اور مجھے یقین ہے انہوں نے کوشش تو کی
"ہی ہو گی بھائی سے بات کرنے کی ایک بار ہی سہی۔
"کہہ تو تم درست رہی ہو وثقیٰ بالاج واقعی سلجھے ہوئے ہیں۔"
اور بھابھی رہی بات التمش بھائی کی تو زرباب کے ساتھ کون سی ان کی"
وابستگی رہی ہے۔ ریاط گویا ہوئی تو وہ گہری سانس کے گئی۔ کچھ تھا جو انہیں
چبھ رہا تھا۔

افف ! بہت غلط کیا ہے وثق اور ریانے میں دونوں کو نہیں بخشوں گی ''
میں۔ وہ خاصی برہم سی کمرے میں آئی تھی۔ بالاج نے کتاب سے نگاہ اٹھا کر
''اس کی جانب دیکھا تھا۔

آپ جانتے ہیں کیا ہوا ہے ؟'' وہ یک دم ان کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔''
ہائے زہے نصیب آپ ہم سے مخاطب ہیں۔'' وہ شرارت سے گویا''
ہوئے۔ اتنے دونوں میں اول بار تو مخاطب ہوئی تھی۔

سر ! میں واقعی بہت برہم ہوں اسے ان کا انداز بھایا نہیں تھا۔ آپ جانتے ''
ہیں وثقیٰ نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے ریاط کے ساتھ مل کر۔'' وہ جزبات
میں ان کے ساتھ ہی آن بیٹھی۔ بالاج کے لب مسکرا اٹھے۔

کاش وہ یہ دھوکا ہر روز ہی کریں۔'' ان کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔''

مگر ہوا کیا ہے بھئی کچھ علم ہمیں بھی ہو.. کتاب بند کر کے وہ مکمل متوجہ"

"ہوئے تھے یہ لمحے جگنو تھے جوان کی ہتھیلی پر آن ٹھہرے تھے۔

عرشم! اس کی سالگرہ ہے اور میرا ارادہ تھا اُسے اس کا عکس تحفۃً دینے کا مگر"

یہ وثق نے ریاط کو پہلے ہی کہہ دیا۔ اب بھلا بتائیں میں مانی کو کیا دوں ہاں؟ وہ

"اب پوچھ رہی تھی۔

عرشمان! انہوں نے کہا۔"

"جی! عرشو۔"

افف ہانم! اتنے تخاطب رکھے ہوئے ہیں آپ نے اس کے نام کے۔ عرش،

عرشو، مانی انہوں نے مسکراتے اس کے ماتھے پر ہولے سے چپت لگائی۔

مان اور عرشم تو آپ بھول رہے ہیں وہ بے ساختہ کھلکھلا کر ہنس دی۔"

"بالاج کا ضبط تمام ہوا اور ہاتھ اس کے گال پر ٹھہر گیا۔

سر! وہ سمبھلی ان کے بے حد قریب بیٹھی تھی۔ ان کی نگاہوں کی چمک"

نے لحظہ بھر اس کی دل کو بے قابو کیا تھا۔

اسے اتنے نام سے پکارتی ہیں اور ہم سے اتنا غیروں والا سلوک یہ تو انصاف ”نہیں۔

سر!“ وہ بوکھلا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔“

مجھے...مجھے کچھ کام ہے وہ کہہ کر کمرے سے نکلی تھی۔“

”ارے مگر تحفہ تو معلوم کر لیں مجھ سے کیا دینا ہے۔انہوں نے پکارا۔

میں خود دیکھ لوں گے..اس نے وہیں سے ہی پکارا تھا۔اس کی بات پر بالاج کا ”قہقہہ اس کی سماعتوں میں دور تک آیا۔

اتناوقت ہو گیاہے سمرین مگر لوگوں کے لبو پر اب تک وہی قصہ ہے مجھے "
تواب فکر ہونے لگی ہے۔"حدید کو سحرش کی گود میں دیتے بینا فکر مند سی
گویاہوئی تھی۔

جتنے منہ ہوں اتنی ہی باتیں بنتی ہیں بھابھی.. مگر ہم کر بھی کیا سکتے ہیں"
لوگ ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتے کہ یہ سب ایک حادثہ تھا۔"سمرین کے
لہجے میں بھی اداسی تھی۔

ایک مشورہ ہے میری پاس اگر مناسب لگے تو.. سحرش نے بیٹے کے منہ "
"میں نولہ ڈالتے کہا تھا۔

ہاں کہو نا!"بینا متوجہ ہوئی تھی۔"

چاچی! بالاج کے ساتھ بھی یہ ہی معملہ در پیش ہوا مگر زرباب سے نکاح "
ہو گیا تو معملے میں وزن قائم نہ رہا.. اور اب سب کو بس یہ آگاہی ہے کہ بالاج
کی شادی زرباب سے ہوئی ہے کیسے،اس سے کسی کو مطلب نہیں. سحرش
"تفصیل سے بتانے لگی۔دونوں ہی اس کے ہم خیال ہوئی تھی۔

مشعل کے مسلے کا حل بھی یہ ہی ہے.. آپ اس کے شادی یا کم سے کم"
رشتہ ہی طے کر دیں.. نئ کہانی ابھرے کی تو پرانا قصہ اپنے آپ دب جائے
"گا۔اس کا خیال بینا، سمرین کے دل کو بھایا تھا۔

مگر مشعل کو راضیٔ کرنا۔"سمرین گویا ہوئی۔"

تم رہنے دو اس فکر کو.. وہ بھی پریشان ہے شاید مان جائے۔ پھر کیوں کر"
اعتراض ہو گا اُسے پھر بالاج، زرباب کے ساتھ زندگی گزار رہا ہے۔اب
مشعل کو سمجھ لینا چاہئے اور ویسے بھی اس کی خاموشی مجھے یہ ہی عندیہ دے
رہی ہے کہ اس نے قبول کر لیا ہے۔"بینا نے کہا تو سمرین سر ہلا گئ۔

یہ آپ سب کی خام خیالی ہے امی ! میں نے تسلیم کر لیا اس لیے چپ ہوں "
...بلکہ اسی وقت کی منتظر تھی کہ آپ سب لوگ میری جانب سے اپنی توجہ

ہٹائیں اور میں کاروائی کروں۔ کسی اور سے رشتہ جوڑنے کی بھول ہے آپ کی۔ ”عقب میں کھڑی مشعل کی سماعتوں سے تمام گفتگو ٹکرائی تھی۔

زرباب کی زندگی اتنی سہل نہیں ہو سکتی ہے۔ تباہی مقدر ہے اس کا۔ بالاج کیسے اس کے ساتھ خوش رہ سکتا ہے ناممکن۔ وہ نفرت کی آگ میں جل رہی تھی۔“

”یہ ٹکرا میرا ہے میں ہی کھاؤں گی۔ وہ وثقیٰ سے بچ کر بھاگتی ہوئی سیڑھیاں سے لاؤنج میں آئی تھی وثقیٰ تو شاید پیچھے ہی کہی رہ گئی تھی مگر بیچ و بیچ بالاج کو اسمائیل کے ساتھ کھڑے پایا تھا تو یک دم تھمی۔“

ان کی نظر زرباب کے وجود پر پڑی تھی سرخ سنہری امتیاج کے جوڑے میں ہلکے میک اور گہری سرخ لپ اسٹک کے ساتھ وہ انہیں ہمیشہ سے زیادہ

اچھی لگی تھی۔ان کے نگاہوں کا اتکاز ہی تھا کہ وہ اپنی حرکت پر خجل سے ہوئی تھی۔"

السلام وعلیکم !"سمبھل کر گویا ہوئی۔"

وعلیکم السلام !"انہوں نے سر ہلایا تھا۔"

ارے آپ کب آئے بالاج بھائی؟ بہت اچھا کیا میں کب سے اسے کہہ رہا تھا آپ کو بھی یہی بلوالے ساتھ میں کھانا کھالیا جائے گا۔ مگر یہ ناجانے کا مصروف ہے۔"عرشمان ان سے معانقہ ہوتے زرباب کے ساتھ آ کھڑا ہوا۔ کندھے پر ہاتھ رکھتے اُسے نزیک کرتے اس کے ہاتھ سے میٹھائی کا پیش کھاتے گویا ہوا۔

یہ میرا تھانا!"!اس نے گھورتے دبے غصے سے کہا تھا۔"

تو میں لایا تھانا.."وہ متبسم سا اُسی کے انداز میں گویا ہوا تھا۔ بالاج کی نگاہ نے دھیان سے انہیں دیکھا تھا۔

یہ تمہارے لیے !" بالاج نے ایک گفٹ بیگ عرشمان کی جانب بڑھایا۔ "

"ارے اس کی کیا ضرورت تھی بالاج بھائی۔ "

بالکل تھی بھئی۔ آپ کی زرباکو یہ قطعی گوارا نہ ہوتا کہ ان کے عرشمان "

یعنی عرشو، مانی، مان، عرشم اور عرش کو سالگرہ پر کوئی تحفہ نہ دیا جائے۔ مجھے گھر میں رہنا ہے ان کے ساتھ ہی۔" وہ بہت سادہ سے پراہن میں کہہ گئے تھے جب کہ اسمائیل اور عرشمان کا قہقہہ فضا میں گونج رہا تھا جب کہ وہ خفیف سا سر جھکا گئی۔

حد کرتے ہیں بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی سب کے سامنے میرا تمسخر اڑا "

رہے ہیں۔" پتہ ہے نا میں کسی کے سامنے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی۔ مزاج ایسے بدلتے ہیں مانو جیسے کوئی لباس بدلتا ہے۔

میں بابااور سب کو بلاتا ہوں۔زرباب بالاج کو بیٹھاؤ۔''اسمائیل کہہ کر ''
آگے بڑھ گئے۔

میں بچہ تو نہیں تھا زرجو تم نے بھائی کو تحفہ لانے کو کہا۔''یوں ہی تم انہیں''
پریشان کر رہی ہو۔

میں نے نہیں کہا تھا انہیں یہ خود لائے ہیں۔''وہ خفا سے بولی تھی۔بالاج''
مسکرا دیے۔

ہانم !مجھے بنا بتائے یہاں آئی ہیں آپ وہ تو وثقیٰ نے فون کر دیا ورنہ تو ہمیں''
علم ہی نہ ہوتا۔اور ایک بات بتایں ہسپتال کیوں نہیں آرہی ہیں،ویسے آپ کو
تو کئی روز پہلے آنا تھا۔میری لب بستگی کا فائدہ نہیں اٹھا رہی۔''عرشمان کے
جاتے ہی پہلے نرم پھر سختی سے کہتے وہ صوفے پر آبیٹھے تھے۔

میں بالکل غلط نہیں ہوں عجیب شخص ہیں ایک ہی جملے میں دو باتوں کے''
''لیے سوال رہے ہیں۔

کل عرش تین روز کے اسلامہ آباد جارہا ہے، اور آج اس کی سالگرہ تھی تو " میں آگئی.. اور نئی دلہن کا ابھی کھیر میں ہاتھ نہیں لگا آپ اسے جاب پر بلا رہے ہیں یہ ظلم ہے۔ "انہیں کے انداز میں جواب دیتی وہ انہیں دیکھنے پر مجبور کر گئی۔

ظلم کی تو آپ بات ہی نہ کریں.. میں حساب لگانے پر آؤ تو آپ سے بڑا " ظالم کوئی نہ ہو گا۔ "وہ کہتے اٹھ کھڑے ہوئے کہ بلال صاحب وہاں آ گئے "تھے جب کہ وہ ان کے قفروں کو ضرب دینے لگی تھی۔

میں بے حد تعجب کا شکار ہوتا ہوں کبھی کبھی جب عرش کو وثقیٰ کی ساتھ" دیکھتا ہو اس کی شخصیت بالکل ہی تبدیل ہو جاتی ہے مانا کہ وہ گھر میں کافی خوش مزاج ہے مگر وثقیٰ کے ساتھ...اسمائیل نے کولڈ رینگ پیتے اپنے سے

کچھ دور کھڑے عرشمان اور ولی کا کسی بات پر لڑتے دیکھا تو سحرش سے
"مخاطب ہوئے تھے۔
کچھ لوگ انمول ہوتے ہیں اس لیے ہم اپنا انوکھا رنگ بس اس کے سامنے"
ہی رکھتے ہیں جو دل میں آن بسے ملفوف قفروں میں انہوں نے متبسم سے
"انداز میں کہا۔
مطلب!" اسمائیل چونکے تھے۔"
آپ کو یہ سب دوستی لگتی ہے... محتاط رویہ، نگاہ میں عزت، لڑتے ہیں مگر"
" کبھی دائرہ نہیں پار کیا.. یہ سب بس کیا دوستی ہے۔
یعنی! جی بالکل محبت کی رنگوں میں بسے ہیں دونوں وہ ہنس دی دیکھو زرا ہوا"
" تک نہیں لگنے گی دونوں نے وہ بھی ہنس دیے۔

میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں بالاج۔ کیا کچھ وقت مل سکتا ہے۔ فون"
پر آپ اتنے محتاط گفتگو کرتے ہیں کہ میں کچھ کہہ ہی نہیں پاتی.. وہ کھانا کھا

کراٹھے تھے کہ میز کے پاس ہی مشعل آن کھڑے ہوئی۔ ''بالاج نے ایک نگاہ سامنے لاؤنج میں بیٹھے تمام لوگوں پر ڈالی۔ یہ حرکت انتہائی غیر مناسب تھی۔

بات کرنے کے لیے ہے کیا مشعل! سب کچھ کو حل شدہ ہے۔اور میں'' آپ سے کئی بار کہہ چکا ہوں یہ ہی نوشہ قدید تھی۔آپ تسلیم کرلیں۔''وہ اپنے مخصوص انداز میں گویا ہوئے تھے۔

حل نہیں ہے بالاج! بہت کچھ آپ کو پتہ ہی نہیں ہے۔''وہ پھر گویا ہوئی۔''

''سحرش! سمرین نے ہڑبڑا کر مخاطب کیا تھا انہیں۔''

'' !جی چاچی''

وہ دیکھو! ناجانے مشعل بالاج سے کیا گفتگو کر رہی ہے مگر اس کے چہرے'' پر ابھرتی لکریں مجھے ہولا رہی ہیں۔مجھے تو ڈر ہی لگتا ہے اس لڑکی ہے۔جاؤ زرا دیکھو کہیں کچھ کر ہی نہ دے۔وہ حقیقتً مضطرب تھی سحرش نے سر

گھما کر کر دیا تھا وہ بالاج کے روبرو تھی اور بالاج کے چہرے پر بھی کچھ تذبذب سا تھا۔

جاؤ کہی کسی کی نگاہ نہ پڑ جائے۔ سمرین نے ٹوکا تو وہ تعجیل میں ڈوڑی تھی۔

آپ زرباب کو... مشعل! اس کے بات لبو میں ہی رہ گئی تھی جب سحرش'' ''نے پکارا تھا۔

التمش دیکھائی نہیں دے رہا جاؤ اسے کمرے میں دیکھ آؤ۔''

وہ باہر گیا ہے۔ وہ ضبط سے گویا ہوئی تھی ان کی مداخلت کے معملہ بگڑ دیا ''تھا۔

بھابھی! زرباب کو بلادیں.. موقع بہتر جان پر بالاج کہہ اٹھے۔''

''آپ چلیں میں بلاتی ہو وہ متبسم سے گویا ہوئی تھی۔

''وہ سر ہلا کر چکے گئ تو سحرش بھی موڑ گئ کہ ان کا کام ہو چکا تھا۔''

ڈاکٹر بالاج کے گھر والے کیا واقعی اتنے اچھے ہیں جتنا تم مجھے بتاتی ہو؟" "
ویسے ڈاکٹر توقیر کا تو علم ہے تم ان کی تو تم پسندیدہ ہو.. کوریڈور سے گزرتے
وہ دونوں ہم کلام تھے۔
بالکل بھئی وہ واقعی بہت اچھے ہیں اور آنٹی کی شخصیت تو بہت ہے پر شفقت
ہے۔اچھا اور ڈاکٹر بالاج بھئی سب میں شامل ہیں.. مطلب محبت، الفت
وغیرہ... مشی نے شرارت سے اس کے کان میں کہا تھا۔
"بکواس مت کرو زیادہ... زرباب نے دور کیا تھا۔"
اوہ ایسے کہہ رہی ہو جیسے مجھے کچھ علم نہیں۔ان کے گھر جانے کی"
بے صبر دیکھی ہے میں نے۔"وہ اب بھی شرارت پر آمادہ تھی کھلکھلا کر
ہنستی ہوئی بولی۔
مشی بہت مار کھاؤ گی۔"وہ چڑی تھی۔اچھا یہ سب چھوڑو اور بتاؤ کتنے نئے"
ڈاکٹر آئے ہیں.. ریسپشن پر آتے اس نے استفسار کیا تھا۔

چار ہیں.. تین میل اور ایک فی میل.. مشی کے جواب دیتے کاؤنٹر پر "
"رکھی فائل تھامی تھی۔

السلام علیکم ! آپ...پہلے تو نہیں دیکھا۔ "مشی کے ساتھ متوجہ آواز پر نگاہ"
اٹھا کر دیکھا نیوی جینز اور سرمئی شرٹ پر اوور کورٹ پہنے ہاتھ جیب میں
ڈالے وہ زرباب سے ہی مخاطب تھا۔

وعلیکم السلام ! "اس نے شائستہ سے لہجے میں جواب دیتے مشی کو سوالیہ"
نگاہ سے دیکھا۔

ڈاکٹر فرقان.. اور بدر جو نئے ڈاکٹر آئے ہیں.. مگر ان ڈاکٹر فرقان سے "
سمبھل کر بہت ہی عشوہ گری والے ہیں۔ "مشی منمنائی تھی۔

بتایا نہیں آپ نے، پہلے نہیں دیکھا؟" ڈاکٹر فرقان ساتھ آ کھڑے "
ہوئے۔
"جی میں چھٹی پر تھی.. وہ قدرے تھوڑا دور ہوتے جواب دیا تھا۔"

ڈاکٹر زرناب! "مزید ڈاکٹر فرقان کچھ کہتے جب بالاج کی اشتعال بھرے"
آواز پر سب چونکے۔
وہ برہم سے زرباب کے نزدیک آئے تھے.. صبح وہ جلد آ گئے کچھ اہم"
جراحت تھی.. اس لیے ملاقات بھی نہیں ہوئی تھی۔ زرناب کے علم میں تھا
"کہ انہیں پتہ بھی نہیں ہو گا کہ وہ آ گئی ہے۔

میں درست کہتا ہوں آپ کو آخر ڈگری دی کس نے ہے۔ "اس قدر غیر"
ذمہ داری کی حرکت۔ چھٹی کے بعد دل نہیں تھا واپس ہسپتال آنے کا تو آپ
استفعیٰ دی دیتی.. وہ بنا سانس لیے بس کھڑے اس پر برس رہے تھے جب

کہ وہ الجھی، نا سمجھی سے انہیں دیکھ رہی تھی ایک حرف بھی لبو سے ادا نہیں
ہوا تھا اور موقع بھی کہاں فراہم کیا تھا۔"
سب کی نگاہیں ہی منظر پر ٹکی تھی.. آتے ہی ڈاکٹر زرباب، ڈاکٹر بالاج کے"
غصے کا شکار ہوئی تھی۔"

دھیان کہاں تھا آپ کا، کیسے بنا فائل دیکھے آپ بیڈ نمبر دو کے مریض کو"
انجکشن مجوز کر سکتی ہیں۔ اصل بات اب ظاہر ہوئی تھی۔ جانتی نہیں آپ
مریض کی جان بھی جا سکتی تھی۔"

معذرت ڈاکٹر! زرباب کے لب پھڑ پھڑائے۔ "مگر انہوں نے ہاتھ اٹھا"
کر کچھ کہنے سے روک دیا۔
آپ کی اس حرکت پر آپ کو کچھ وقت کے لیے معطل کیا جا سکتا ہے.. بلکہ"
آپ میرے کیبن میں آئیں۔" وہ کہہ کر پلٹے تھے۔

ٹھہریں ڈاکٹر بالاج! آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ ''ان کے فقروں پر وہ سکتہ ہی'' تو ہوئی تھی۔

''بالاج نے پلٹ کر اس کے جانب دیکھا۔''

آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے.. میں نے کوئی انجکشن تجویز نہیں کیا بلکہ بیڈ نمبر'' دو کو میں نے چیک بھی نہیں کیا۔ ''زرباب کے لہجے میں نمی گھلی ہوئی تھی۔

بالاج نے چونک کر اس کے جانب دیکھا تھا۔

یعنی وہ اتنے دیر سے غلط غصہ ہو رہے تھے۔ افف! انہوں نے تصور میں''

''اپنا سر پیٹا تھا۔ تو دوسری جانب ایک سکون کا سانس بھی لیا تھا۔

میرے تو ڈیوٹی ابھی تک ترتیب ہی نہیں ہوئی ہے۔ ''وہ مزید گویا ہوئی'' تھی۔ لہجہ ایسا تھا مانو ابھی رو دے گی۔

بالاج کو مزید ٹھہرنا دشوار ہو گیا تھا۔ معذرت کرتے وہ دوسری جانب متوجہ ہوئے۔

ڈاکٹر اکبر! مجھے رپورٹ چاہئے کس کی کوتاہی ہے۔ وہ کہتے آگے بڑھ گئے۔

یہ مجھے اتنا لاپرواسمجھتے ہیں۔ ''آنسوؤں پر ضبط نہ رہا تو وہ رخسار پر بہہ گئے۔''

''آپ دل چھوٹا نہ کریں ڈاکٹر بالاج کو عادت ہے۔ ان کا مزاج ہی اتنا برہم رہتا ہے.. چلیں اچھی سی کافی پیتے ہیں آپ کا مزاج اچھا ہو جائے گا۔ ڈاکٹر فرقان نے نے تسلی فراہم کرتے کہا۔

''نہیں اس کی ضرورت نہیں وہ کہتی مشی کے ساتھ آگے بڑھ گئی تھی۔''

''ارے آپ یہاں کیسے بھئی؟'' وہ راہداری سے گزر رہی تھی کہ دراب کی پکار پر تھم سی گئی۔

افف ! دعائیں ایسے بھی پوری ہوتی ہیں۔ ''نگاہ نے مانو تصور جانا تھا اس''
منظر کو۔
کہاں کھو گئیں ہیں بھئی آپ سے ہی مخاطب ہوں میں۔ ''اس نے نگاہ کے''
سامنے چٹکی بجائے تو ریاط ہوش میں لوٹی تھی۔
''میں.. وہ یہاں آرٹ کی نمائش ہے اس لیے یہاں آئی ہوں۔ ''
اچھا بہت عمدہ تو کیا آپ مجھے اپنے شاہکار دیکھانا پسند کریں گی۔ امی کو بہت''
شوق ہے میں ان کے لیے لینا چاہوں گا۔ ''دارب نے خواہش ظاہر کی تھی
اور اس کی بات پر ریاط کو لگا کے تمام محنت اب وصول ہو گئی ہو۔
جی ! جی کیوں نہیں آئیں نا یہاں۔ ''وہ چہک اٹھی تھی نگاہ میں جگنو سے''
چمک گئے ہوں جیسے۔

امی تو بہت تعریف کرتی ہیں۔ مجھے خاص ان سب کا علم تو نہیں ہے مگر''
رنگ کسے اچھے نہیں لگتے ہیں۔ ''وہ ایک عکس کو دیکھ رہا تھا۔

ہر رنگ اچھا نہیں لگا کرتا ہے۔ محبت جس رنگ میں شامل ہو دل وہی "
ٹھہرتا ہے۔ "مرتعش مژگان اٹھاتی گراتی وہ ساتھ چلتے کہہ رہی تھی۔
دراب کے لباس سے اٹھی مہک اسے حصار میں قید کر رہی تھی اور وہ کبھی"
"اس حصار سے نکلنا نہیں چاہتی تھی۔

بالکل درست کہا آپ نے۔ "اس بات کا اندازہ تو مجھے آپ کی مصوری دیکھ"
کے ہو رہا ہے۔ "آپ محبت کے مفہوم سے آشنا ہیں وہ گہری نگاہ سے دیکھتے
گویا ہوا۔
خیر میں بہت الجھ رہا ہوں آپ کی تمام پینٹنگ بہت شاندار ہیں میں منتخب"
"نہیں کر پا رہا ہوں آپ کچھ عنایت ہے کر دیں۔
وہ ایک جانب ٹھہر گیا۔ نگاہ سامنے عکس پر تھی جب میں ایک لڑکی اپنی دل
ہتھیلی میں لیے کھڑی مسکرا رہی تھی۔

یہ عکس میرے دل کی آکاسی ہے دراب کاش آپ کو علم ہو جائے۔ ''ریاط'' کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔

آپ یہ لیں۔ ''آنٹی کو پسند آئے گی وہ سمبھل کر ایک جانب اشارے کرتے گویا ہوئی تھی وہ مسکرا دیا۔

آپ جیسی، نرم مزاج، نازک طبعیت لڑکی کو دیکھ کر کون کہے گا کہ وہ ہٹلر'' کی جانشین آپ کی ہی بہن ہیں۔'' باتوں کے درمیان وہ یک دم کہہ گیا۔ لہجے میں واضح شرارت تھی۔

''آپ وثقیٰ کی بات کر رہے ہیں وہ بھی ہنس دی۔''

بالکل! بھئی ہر لمحہ مانو انگارے منہ میں رکھے ہوتے ہیں۔ دو گھڑی مسکرا کر'' ''بات کر لیں بڑا مشکل ہے۔

"ایسی بات نہیں بس وہ تھوڑی جزباتی ہیں۔ریاط کا لہجہ دھیما سا تھا۔"

کچھ ! بہت بھئی.. اور مجھے لگتا ہے خاص مجھے دیکھ کر وہ آتش ہو جاتی ہیں اپنی کہہ کر وہ ہنس پڑا۔

ریاط کے دل نے کتنے ہی لمحے دھڑکنا چھوڑ دیا تھا۔وہ مجسمہ سے اسے دیکھے گئی۔

مجھے خوشی ہوئی آپ سے یہاں مل کر ورنہ جس کام سے آیا تھا وہ تو ہوا نہیں دراب کی پکار پر وہ سنبھلی تھی۔

"یہ پیرمنٹینگ کل تک پہنچ جائے گے آپ کے گھر۔"

شکریہ ! وہ مسکرا دیا۔

وہ اپنے کیبن میں بیٹھے تھے۔یقیناً آج وہ زیادہ ہی برہم ہو گئے تھے۔مگر وہ " خوف میں مبتلہ ہو گئے تھے۔لاپرواہی کی وجہ سے اس مریض کی طبیعت

بگڑی تھی۔ جس کی غلطی تھی اس کا لائیسنس بھی ضبط کیا جا سکتا تھا جب انہوں نے ڈاکٹر زری نام سنا تو یہ ہی گمان کر بیٹھے کہ زرباب کے بابت بات ہوئی ہے۔

کچھ خوف لاحق ہو چلا تھا کہ کے کاؤنٹر پر وہ دیکھائی دے گئی تو برس پڑے۔اب کمرے میں بیٹھے پیشمان ہو رہے تھے۔

زرباب کی نم نگاہیں انہیں پریشان کر رہی تھی۔ارادہ تھا کے بات کر لیں گے ابھی فیصلہ ہی کیا تھا کہ دروازے پر دستک سی ہوا ٹھی۔ان کی ڈیوٹی تمام ہو چکی تھی۔ ''اس وقت آنے والا کوئی مریض تو ہو نہیں سکتا تھا۔

آجائیں!'' وہ متوجہ سے ہو بیٹھے۔''

مشعل! کی آمد پر وہ تھم سے گئے وہ لبو پر تبسم لیے ان سے بیٹھنے کے'' ''اجازت طلب کر رہی تھی۔

''آپ سے ملنے یا بات کرنے کا کوئی موقع ہی نہیں مل پا رہا ہے۔''

اب کیوں ملنا چاہتی تھی آپ؟'' بالاج کا انداز سپاٹ تھا وہ جتنا نظر بچانا چاہ'' رہے تھے مشعل اتنا ہی ان سے بات کرتی۔

پر سو گفتگو ادھوری رہ گئی تھی تو سوچا یہاں چلی آؤ سکون میسر ہو گا تو بات '' ''مکمل ہو جائے گی وہ بہت محتاط سے انداز میں کہہ رہی تھی۔

مجھے نہیں لگتا کہ کوئی فائدہ ہے مشعل... میری جانب سے کوئی ادھوری'' بات نہیں ہے میں اپنی زندگی میں ہمیشہ کھرا رہا ہوں۔ہاں مانتا ہوں کچھ غصہ آیا تھا مجھے مگر جو ہوتا ہے بہتر ہی ہوتا ہے۔ ''آج وہ قصہ تمام کرنا چاہتے تھے۔

تو تمہیں سچ میں کوئی فرق نہیں پڑا؟ وہ یہ دم آپ سے تم پر آئی تھی۔ ''''بالاج کا انداز اُسے سلگا ہی تو گیا تھا۔

مشعل ہمارا رشتہ گھر والوں کی مرضی تھی۔ ہماری وابستگی اتنی تو نہیں"
تھی۔" بالاج کو سمجھ نہیں آیا کیسے فقروں کو ترتیب دیں۔
اور پھر اب میں اس دور سے نکل گیا ہوں۔ مجھے نہیں لگتا ہے اسی گھڑی میں"
ٹھہر کر باتیں کرنا بہتر ہے۔ اللہ کا شکر یہ ہے میں نے ایک فیصلہ کیا تھا اور وہ
"میں نبھا رہوں۔
وہ فیصلہ سمجھوتہ بھی تو ہو سکتا ہے نا؟" مشعل زہر ہوئی تھی۔ "

نہیں! ہاں دشوار ہے مگر زرباب کے ساتھ میرا جو رشتہ ہے وہ سمجھوتہ "
نہیں ہے۔ ہاں ابھی ہم اس نہج تک نہیں پہنچے ہیں مگر ایک دوسرے کو قبول
"ہم نے کر لیا ہے۔
اعتبار ہے اس بات پر کہ زرباب نے تمہیں قبول کر لیا ہے؟" مشعل کے"
فقروں میں کچھ ایسا تھا کہ وہ چونک اٹھے۔

''ہو سکتا ہے مجبوراً اسے یہ قدم اٹھانا پڑا ہو۔ مگر منزل تم نہ ہو۔''

مشعل مجھے پہلیاں بوجھنا نہیں آتی ہیں آپ واضح بات کریں گی تو وقت''

''دونوں کا بچے گا اب کے وہ بے زاری سے بولے۔

توزر باب نے بتایا نہیں کہ اس کی التمش سے نسبت طے ہونے والی تھی۔''
اور اتنا وقت تو ساتھ گزر ہی لیا ہے کہ جان سکیں کہ عرش کے ساتھ تعلق
کیسا ہے اس کا آپ کو کچھ عجیب نہیں لگتا۔'' وہ چنگاریاں چھوڑ رہی تھی بالاج
نے متعجب سے مشعل کی جانب دیکھا تھا۔

التمش کو علم ہو گیا تھا زرباب اور عرشمان کے بارے میں میری آپ سے"
شادی کے بعد جلد ہی وہ زرباب سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا۔" وہ مزید کہنے
لگی تھی بالاج نے گہرا سانس کیا تھا ان کے کنپٹی مانو سلگنے لگی۔

آپ کو اگر مجھ پر بھروسہ نہ ہو تو التمش گواہ ہے آپ اس سے تصدیق کر"
"سکتے ہیں۔

مشعل! بات کی تصدیق وہاں کی جاتی ہے جہاں احتمال ہو۔"التمش سے"
نسبت طے ہونی تھی جب کہ مجھ سے نکاح ہو چکا زرباب کا وہ میری بیوی
ہیں، میرے گھر، میرے کمرے میں موجود... بہت سادھے مگر واضح جملوں
میں انہوں نے کہا تھا۔ مشعل چونکی تھی۔ یہاں اس کا داؤد نہیں چلا تھا۔

... تمہیں فرق نہیں پڑتا؟"جب کہ زرباب کا عرش"

میں زرباب کو بہتر جانتا ہوں اور یہ بات آپ جان لیں کہ ہمارے درمیان" تفاوت کرنا ممکن نہیں ہے اور میں اپنی بیوی کے عزت میں یک حرف سنے کا بھی متحمل نہیں ہوں۔" وہ اسے بیچ میں ہی ٹوٹ گئے تھے۔ضبط کے پہرے کڑے تھے ورنہ ان کا دل مشعل کے رخسار پر نشان ثابت کرنے کا تھا۔

میں نے زرباب کو قبول کیا ہے اور انہوں نے مجھے...اب تیسرے شخص کا" درمیان میں آنے یا پرانے کسی بھی رشتہ کو جوڑنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا ہے۔" بالاج نے بہت واضح الفاظ میں گفتگو تمام کی تھی۔

مشعل تلملا ہی تو گئی تھی..مانو بالاج نے پروں پر پانی تک نہیں لگنے دیا تھا۔" "تمام در جسے بند کر دیے تھے۔

میری ڈیوٹی تمام ہو چکی ہے میری بیوی میرا گھر میں انتظار کر ہی ہو گی اور آپ کو بھی یقینً بہت کام ہوں گے وہ اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ مشعل ضبط کے مراحل طے کرتی چلی گئی تو بالاج نے گہرا سانس لیا تھا۔ ٹیبل پر رکھا پانی کا گلاس اٹھا کر ایک ہی سانس پیا۔ مشعل کے فقرے ان کی سماعتوں میں اب بھی گونج رہے تھے۔

تم بتاؤ وثقیٰ! میں کیا اتنی غیر ذمہ دار لگتی ہوں۔ ”لے کر سب کے سامنے“ ڈانٹ دیا۔

بندہ تھوڑا سا لحاظ ہی کر لیتا ہے نا۔اب تو بیوی بھی لگتی ہوں میں،ایسے کوئی"
سب کے سامنے سرزنش کرتا ہے۔کپکپاتے لہجے پر اُس نے پہرے بیٹھائے
"تھے مگر کہاں ممکن تھا۔غصے سے کہتے وہ پھر سے رو دی۔

"افف! زربا اتنا بھی کیا غصہ اور اب رو تو نہیں نا۔"
بھائی کو غلط فہمی ہوئی تھی پھر وہ بھی غلط تو نہیں تھے یار.. "فون سے وثقیٰ "
کی آواز ابھری تھی۔

اچھا! پوچھ نہیں سکتے تھے پہلے بس آتے ہی شروع ہو گئے.. چلو مان بھی لی"
"تمہاری بات پھر... پھر کیا کیا.. بس معذرت کہا اور چلے گئے۔
ویسے تقریر کروالو، میرے نقص پوری رات بیٹھ کر نکال سکتے ہیں۔ مگر "
"ایک لفظ معذرت کہا بس... جواب کا بھی بندہ انتظار کرتا ہے کہ نہیں۔

غصے سے اس نے تکیہ اپنی گود سے دور پھنکا تھا۔ ''جب سے گھر لوٹی تھی'' مارے غصے کے مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔ آنسو تھے کہ تھم نہیں رہے تھے۔

''... زرباب! بھائی تمہاری وجہ سے ہی متفکر ہو گئے ہوں کہ''
وثق مزید اگر تم نے ڈاکٹر بالاج کی حمایت میں یک حرف بھی کہا تو مجھ سے''
برا کوئی نہ ہو گا سمجھی۔ بلکہ تم سے برا کوئی ہے ہی نہیں.. مجھے عرشم کو ہی فون
کرنا چاہئے تھے۔ غصے سے اس نے سلسلہ تمام کرتے موبائل بستر پر پھنکا تھا
''وثقیٰ سنو، سنو کرتی ہی رہ گئی تھی۔

اتنے غصے سے بی پی بڑھ سکتا ہے ہانم!'' بالاج کی آواز پر وہ چونکی۔''
افف حد ہے یہ یہاں کھڑے ہیں... ''اب نا جانے کیا کیا سن لیا ہو گا مارے''
بے بسی کے پھر سے آنکھ آب چشم ہونے لگی۔

اب ایسا بھی نہیں ہم آپ کی شان میں بھی ساری رات قصدے پڑھ سکتے" ہیں۔ مگر افسوس آپ موقع فراہم ہی نہیں کرتی۔" وہ متبسم سے کہتے اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔

بالاج کے لب سے ادا ہوئے فقروں پر اس نے چونک کر دیکھا تھا۔ سامنے" بیٹھے شخص کے لب ہی نہیں آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔" وہ بے ساختہ چہرا جھکا گئی ایک تو پرت اتنی کہ شخصیت کا اندازہ نہ ہو۔ اس کے لب بے آواز ہلے تھے۔

معذرت کا جواب سنا بنتا تو تھا ویسے۔" دھیرے سے اس کے ہاتھ کی چھوٹی" انگلی کو انگشت سے پکڑا تھا۔ زرباب کے وجود میں لرزش سی ہونے لگی تھی۔

سر یہ ہسپتال نہیں اور یہاں اب فائدہ نہیں۔اس نے گھبرا کر جھٹکے سے اپنا "
ہاتھ آزاد کیا تھا۔" بالاج کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔
اتنی نارضگی !اچھا نا بابا معاف کر دیں۔میں بس مضطرب سا ہو گیا تھا۔"""
اس لیے برہم ہو بیٹھا۔
اچھا چلیں سزا دیں لیں۔بہت دھیمے لہجے میں وہ منا رہے تھے اور یہ پہلا"
موقع تھا انہیں بھی لطف سا آ رہا تھا یوں منانے میں۔"زرباب نے نگاہ اٹھا کر
بہت التفات سے دیکھا وہ اُسے ہی دیکھ رہے تھے۔مانو منتظر ہوں۔

آج کے بعد آپ اس طرح نہیں کریں گے..اچانک اُسے گھبراہٹ ہوئی "
"..تھی بالاج اور نزدیک ہو بیٹھے تھے

ٹھیک ہے.. مہر ثابت کی اس بات پر.. اور... وہ مسکرائے۔ زرباب نے"
جھٹ فرار چاہتی اور اٹھ کھڑے ہوئی مگر چشم زدن میں انہوں نے اس کا
ہاتھ تھاما تھا۔

ارے اب تو دست بستہ سزا کا مطالبہ تک کر دیا ہے تو آپ کہاں جا رہی "
"ہیں؟

مجھے کچن میں کام ہے... بنا پلٹے جواب آیا۔ ہاتھ اب بھی ان کے ہاتھ میں"
تھا۔

ٹھیک ہے بھئی ! مگر پہلے مسکرا کر دیکھائیں۔
افف ! ان کی فرمائشیں... وہ ہولے سے مسکرا دی۔

اب جائیں ویسے بھی مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔وہ مسکرا کر اٹھ گئے کہ مزید پریشان کرنے کا ارادہ نہ تھا۔

اچانک انہیں کیا ہو جاتا ہے.. آنکھیں کوئی راز بیاں کرنے لگتی ہیں.. کوئی'' پیغام مجھ تک پہنچاتی ہیں.. اور میں مجھے کیا ہونے لگتا ہے ان کے پاس ہونے پر۔''

کیا مجھے بالاج کا ساتھ اچھا لگنے لگا ہے.. ان کا پاس بیٹھنا.. میرا ہاتھ تھامنا مجھے یہ احساس خوبصورت لگنے لگا ہے وہ تصور کی آنکھ سے خود کو دیکھتے استفسار کر رہی تھی بالاج کا لمس اب بھی اُسے اپنے ہاتھ پر محسوس ہو رہا تھا۔مانو ہاتھ روشن سا ہو رہا تھا۔

ماشاءاللہ یہ کوئی گمان تو نہیں؟"آپ نے مجھے فون کیا، مطلب آپ نے "
خود کیا ہے۔ فون سے ابھری دراب کے آواز پر وثقیٰ نے گہرا سانس لیا تھا۔
نہیں میرے ہاتھ رسی سے باندھے گئے ہیں اور زبردستی کسی نے کروایا "
ہے۔ آپ مہذب انسانوں کی طرح ہم کلام نہیں ہو سکتے ہیں۔"لاء کی کتب
پڑھتے پڑھتے دماغ میں خلل آگیا ہے لگتا ہے وہ خاصی چڑ کر گویا ہوئی تھی اس
کے انداز تکلم پر۔

مجھے بات ہی نہیں کرنا چاہئے تھی۔ یہ ریاط ہے نا اس نے مجبور کیا۔"وہ"
بڑبڑائی۔

افف! اچھا بھئی معذرت.. کہیں میں کچھ نہیں کہتا غصہ ناک پر رہتا ہے"
محترمہ کے۔"دراب نے سامنے میز پر رکھی کتاب بند کی تھی۔

شکریہ ! وہ دراصل مجھے آپ کی مدد درکار ہے۔امید کرتی ہو آپ انکار"
نہیں کریں گے۔وثقیٰ نے سہولت سے کہا۔میرے دوست کا ایک مسئلہ ہے
"اس سلسلے میں بات کرنی تھی۔

آپ کی گفتگو سے لگتا ہے معملہ کچھ سنگین سا ہے۔"وہ بول اٹھا۔"
نہیں ! سنگین کہاں ہے بس میری دوست کی بکری سے اس کی گلی کا بکرا"
"زبردستی شادی کر رہا ہے اس کے خلاف کیس لڑنا ہے۔
"وثقیٰ کے فقرے مکمل ہوئے تھے اور دراب کا قہقہہ چھونٹا تھا۔"
"ارے بھئی ظاہر ہے سنگین ہے تبھی آپ کو فون کیا نا۔"

اچھا اچھا اب میں واقعی کچھ نہیں کہتا آپ بولیں۔"وہ سمبھلا کہ اس سے"
پہلے وہ فون بند کر دیتی۔

دراصل میری دوست انمول کے والدان کی کچھ زمین کا مسئلہ ہے.. آپ"
وکیل ہیں اس کی مدد کر دیں گے۔ "آس بھرے لہجے میں پوچھا۔
کام کے سوا آپ مجھے ویسے کبھی فون کرتی بھی نہیں۔ خیر کیا معملہ ہے آپ"
مکمل بتائیں۔ "دراب کے کہنے پر وثقی اتفصیل سے آگاہ کرنے لگی۔

ہمم! ویسے میں سفارش نہیں لیتا؟ "مکمل واقفیت کے بعد وہ متبسم سا گویا"
ہوا۔

تلطف ہو گی! اور محنتانہ ادا کیا جائے گا۔ آپ مدد کر دیں میرے کہنے پر وہ"
" منت بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

"میرے کہنے پر تو آپ کی سماعتیں کچھ سنتی نہیں۔"

آپ کبھی آئے ہی نہیں اپنے سوٹ پر ایمرائیڈی کروانے تو۔وہ شرارت"
سے بولی تھی۔
افف وثقیٰ.. آپ کی پاس ہر سوال کا جواب موجود ہوتا ہے۔"وہ بھی ہنس"
دیا۔
آپ کی بات مان لی جائے گی مگر ایک شرط ہے۔"متجسس سا بولا۔"
یعنی آپ مان رہے ہیں؟"سوال ہوا تھا۔"
آپ کے ماننے پر میرا راضی ہونا انحصار کرتا ہے۔بتائیں پھر دراب کے لب"
"مسکرا رہے تھے۔وہ گفتگو کو طول دینا چاہتا تھا۔
ایک عدد کافی میرے ساتھ..."وثقیٰ کے پوچھنے پر لحظہ بھر میں جواب آیا۔"
" میں کافی نہیں پیتی.. مزاج تو سخت برہم ہوا تھا مگر مجبوری تھی۔"
"تو چائے پی لیں گے بھئی...وہ کہاں ٹلنے والا تھا دوسرا انتخاب حاضر تھا۔"
اچھا ٹھیک ہے ناچاہتے ہوئے بھی وہ مان گئی تھی۔"دراب جو سوچ بیٹھا تھا"
کہ انکار ہی قسمت میں ہے وثقیٰ کے رضامندی پر مانو ساکت ہو گیا تھا۔

”کب، کہاں یہ میں بتاؤ گی۔ مگر کام ہو جانے کے بعد“

جی جی! جب آپ بولیں گی میں تیار ہوں۔ حواس پر قابو پاتے بولا تھا۔“

”ٹھیک ہے میں انمول کو آپ کا نمبر دے دوں گی آپ بات کر لیے گا۔“

اللہ حافظ کہہ کر فوراً سلسلہ منتقع کر گئی جب کہ دراب ہواؤں کی سیر پر نگل“

”گیا تھا۔

راستہ سہل ہونے لگا ہے...دشوار نہیں ہو گا میں تم سے تم ہی کو مانگ لوں گا“

اور دیکھنا تم انکار نہیں کر پاؤ گی۔“تصور میں وہ وثقیٰ سے ہم کلام تھا۔

میں معافی چاہا ہوں تمہیں بنا بتائے اس طرح ملنے آ گیا۔ ”مگر میرے اندر “

ابھرتے سوال کے جواب تم سے بہتر کوئی نہیں دے سکتا تھا زرباب اور مزید

مجھ میں سہم کی ہمت نہ تھی۔

التمش گیسٹ روم میں بیٹھا اضطراب کا شکار تھا۔ الجھا الجھا، چہرے پر"
"پریشانی کی لکریں واضح تھی۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے التمش۔ آپ بلا تکلف یہاں آ سکتے ہیں۔ "اس نے"
مدھم لہجے میں کہا تھا۔
مگر مجھے اس وقت ایسا محسوس ہو رہا ہے جیسے آپ کسی تردد کا شکار ہیں۔ وہ"
کہہ اٹھی تھی۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی توقیر ہاؤس آیا تھا۔ جہاں آرا اُسے یہ بیٹھا کر
گھر والوں کے خیر خیریت لے کر زرباب کو بلانے کے لیے چلی گئی تھی۔

ہاں! مانویوں محسوس ہوتا ہے کہ ساری کہانی ہی غلط ترتیب دی گئی"
تھی۔ "وہ فقروں کو ترتیب دے رہا تھا۔

میری بات کو غلط مت سمجھنا زرباب مگر یہ سچ ہے کہ میں نے کبھی تمہیں" پسند نہیں کیا۔ رہی بات شادی کرنے کی تو وہ بس ایک ضد تھی وجہ تم باخوبی جانتی ہو کہ امی ابو نے تمہیں فوقیت دی تھی مجھ پر اور یہ بات مجھے قطعی گوارا " نہیں گزری تھی۔

"اور مجھے بھی آگاہی ہے کہ یہ ہی خیال تمہارا میرے بارے میں بھی ہے۔" مگر ایک بات کہ تم نے بالاج سے شادی کے لیے بہت سہل طریقے سے" رضامندہ ظاہر کر دی کیسے؟ عرشمان کو یہ گوارہ کیسے ہوا؟" وہ اصل گفتگو کی جانب آیا تھا۔

آپ واضح کہیں جو کہنا چاہتے ہیں التمش میرے فہم میں واقعی نہیں آئی" آپ کی بات۔" وہ الجھی۔

مطلب تمہارا اور عرش کا رشتہ دوستی سے زیادہ تھا۔ التمش کے فقرے پر وہ" چونکی تھی۔ "مانو عقل نے کچھ ضرب کیا تھا۔

ہاں! وہ میرا صرف دوست نہیں ہے۔ زرباب نے کہا تھا۔"

وہ ہی تو پھر کیسے اس نے تم سے دستبراری کر دی۔ وہ کہہ گیا۔ التمش کے فقرے اسے کچھ سمجھا سے رہے تھے۔ مگر بات واضح نہ ہو رہی تھی۔

"....تم اور وہ ایک دوسرے کو پسند"

ایک سیکنڈ التمش! "وہ یک دم اُسے ٹوٹ گئی... سماعتوں میں فقرے کیا" گونجے وجود میں تباہی سی ہو گئی تھی۔

آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں التمش..ایسا کچھ نہیں ہے۔غلطی آپ کی"
"بھی نہیں شاید۔

آپ نے کبھی میرے بارے میں زیادہ خبر گری نہیں رکھی..اس لیے"
آپ کو علم نہیں مگر ایک ہی گھر میں ہوتے ہوئے یوں بے خبر ہونا مجھے اچھبتے میں مبتلا کر گیا ہے۔وہ واقعی متعجب سی تھی التمش مزید بے چین ہوا تھا اس کے بات پر۔

میں نہیں جانتی کہ آپ کو ایسا کیوں لگا مگر کوئی بات نہیں میں واضح کر دیتی"
ہوں۔
گر یقین نہ آئے تو بے شک آپ مامی امی یا بینا ممانی سے تصدیق بھی کروا سکتے ہیں۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے میری پیدائش پر امی کی حالت بے حد خراب" تھی۔ وہ ابو کی وجہ سے بھی وہ ذہنی دباؤ کا شکار تھی۔ ابو کا دوسری شادی کرنا، امی کا واپس آجانا۔ یہ صدمہ بہت گہرا تھا جس نے انہیں توڑ دیا تھا۔ میرے پیدائش کے وقت بھی وہ بیمار ہو گئی تھی۔ اس لیے جب تک بینا مامی نے مجھے کچھ روز کے لیے اپنا دودھ پلایا تھا۔ تو اب آپ بتائیں میزں عرشمان "کے ساتھ دودھ شریک ہوئی تو وہ میرا کیا ہوا۔

وہ بہت آہستہ سے سارے پردے چاک کر رہی تھی جب کے التمش فق" چہرہ لیے بیٹھا تھا۔ "سماعتوں میں مانو کوئی سیسہ انڈیلا جا رہا تھا۔

"مگر! مجھے تو...وثقیٰ..وہ نہیں ہے؟"

نہیں! میں ہوں... کیا ہمارے درمیان بے تکلفی بھی آپ کو سمجھانہ"
"سکی۔

افف! وہ سر دونوں ہاتھوں میں تھامے بیٹھ گیا۔ "مشعل نے رشتوں کا"
احترام بھی مٹی میں ملادیا۔
مجھے غلط فہمی ہوگئی تھی اور افسوس کے کسی سے میں نے پوچھا تک نہیں"
سب کچھ ہی اخذ کر لیا۔
مجھے بہت افسوس ہے۔ "اس کی آواز میں عرشیہ تھا۔ "

میں سمجھ سکتی ہوں۔ یہ بات کبھی گھر میں ہوئی بھی تو نہیں اور آپ نے "
بھی کبھی توجہ نہ دی تھی اس لیے کوئی بات نہیں اس نے قصہ تمام کرتے کہا
"تھا۔

وثقیٰ! وثقیٰ کہاں ہو تم؟"عرشمان عجلت میں نیچے کی جانب اُسے پکارے " ہوئے آیا تھا۔

کیا ہوا بھئی کیوں برہم ہو رہے ہو۔"عباس نے چائے کا کپ میز پر رکھا۔ " اس وقت لاؤنج میں کھانے کے بعد چائے کا دور چل رہا تھا۔ بزرگ تو سب ہی وہاں موجود تھی جب کے نوجوانوں میں سے حیا، ریاط کے ساتھ کسی رسالے میں مگن تھی۔ سحرش بھی انہی کے ساتھ تھی۔ جب کے جس کی پکار لگ رہی تھی وہ سرے سے غائب تھی۔

پہلے بتائیں چاچی جان کہ یہ شریر بلی کہاں ہے؟"عرش کے تخاطب پر" سحرش اور ریاط کے ساتھ اسمائیل بھی ہنس پڑے۔

ہیلو پر فیسر یہ بلی کیسے کہا ہاں ؟ ''مٹھائی کا پیس ہاتھ میں لیے وہ وارد ہوئی '' تھی چہرے پر غصہ واضح تھا۔

تمہیں اور مجھے میرے نوٹس واپس کروا بھی۔''

میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ ''نہایت معصومیت سے جواب آیا۔''
یہ حرکت تمہاری ہے میں کہہ رہا ہوں شرافت سے دو۔ ''عرشمان نے'' غصے سے اُسے گھورا۔

کون کہہ سکتا ہے یہ دونوں محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔ ''سحرش'' نے منظر پر نگاہ رکھتے اسمائیل سے سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو وہ مسکرا دیے۔
عرش کیا بد تہذیبی ہے یہ، آرام سے بات کرو۔ ''عصمہ بیگم نے ڈپٹا۔''

تائی امی اتنے ضرورت نوٹس اس نے چھپا دیے ہیں مجھے کام کرنا ہے۔"
عرشمان کے انداز میں بے چاگی تھی۔

تایا جان! میں نے کچھ نہیں کیا سچی.. بلکہ دیکھیں یہ مجھ پر غصہ ہو رہا"
"ہے۔وہ مسکینت کی تمام حدود پھلانتے بلال صاحب کے ساتھ جا لگی۔

عرشمان خبر دار جو تم نے کچھ کہا ہو۔خود اپنی شے کی ذمہ داری رکھتے نہیں"
ہو اور الزام سارا ہمارے بیٹی پر کرتے ہو۔"بلال صاحب نے ٹوکا۔

میرے سامان تک رسائی آپ کی بیٹی کے سوا کوئی نہیں پا سکتا ہے۔"وہ"
تب کر بولا تھا۔
چاچو! بولیں نا اسے دے دے پیپر ہے مجھے اپنے شاگردوں کو وہ میل کرنا"
ہے۔"اسد سے مدد طلب کی تھی اس نے۔

مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی کی دونوں بڑے ہو گئے ہیں ماشاءاللہ بڑی جلد ہی" دور کر دی۔ "بینا نے سر پکڑا۔

وثقیٰ بیٹا کیوں پریشان کر رہی کو اگر تم نے لیا ہے تو واپس کر دو۔ "اسد " صاحب نے مانو سفارش کی تھی۔

پہلے اس سے کہیں آئسکریم کھلانے لے جائے۔ بڑی سادگی سے فرمائش کی" گئی۔

دیکھا! میں نے کہا تھا نہ اس شرارتی بلی کی ہی کارستانی ہے "عرشمان تب اٹھا" تھا۔

اپنے لبوں پر قفل ڈالو سمجھتے اب جو تم نے مجھے بلی کہا تو اور چھپائے میں نے۔"
کب سے کہہ رہی تھی باہر گھمانے لے چلو مان ہی نہیں رہے تھے جب سے
"آئے ہو مصروف ہو مجھے دوسرا راستہ اپنانا پڑا۔
تائی امی! میں نے غلط تو نہیں کیا نا۔ فوراً تصدیق چاہی۔ بینا اپنا سر تھام کر رہ گئی تھی۔

افف! وثقیٰ میں نے تمہارا کسی دن قتل کر دینا ہے۔ "وہ حقیقتاً ذچ ہوا" تھا۔

اس کے بعد تم زندہ کیسے رہو کے اسمائیل نے ہانک لگائی تو عرشمان نے"
چونک کر ان کے جانب دیکھا وہ اب اپنی مسکراہٹ چھپانے کی سعی میں
"تھے۔

مطلب بھئی کہ پھر لڑو گے کس سے سحر ش نے کونی ماری تھی اسمائیل"

"کو۔

عرش! جاؤ لے جاؤ جہاں کہتی ہے بیٹا۔ بلال صاحب نے کہا تھا۔"

"بھائی صاحب۔ کام کر رہا ہے وہ سمرین نے ٹوکا۔"

"کوئی نہیں آکر کر لے گا۔"

ٹھیک ہے مگر اس سے کہہ دیں آج کے بعد اس طرح کی حرکات مرتکب"

"نہ ہوں۔

"تم موقع ہی مت دیناوہ کہتی اٹھ کر اندر ڈوری۔"

آپ سب بھی تیار ہو جائیں میں گاڑی کی چابی لاتا ہوں۔"

اس لڑکی کے آگے میری ایک نہیں چلتی اپنی منوانے کے ایک سوایک حربے
آتے ہیں۔"

بھئی ! وثقی آپی کے ہوتے مزے بہت ہوتے ہیں ہمارے حیا چہکتی تھی"
آئسکریم کھانے کی نام پر۔"

کیا بات ہے التمش ! آج کل دیکھائی ہی نہیں دیتے ہو۔ کہاں مصروف "
ہو۔" مشعل کی آواز پر کمرے سے نکلتا وہ تھم گیا مگر کہا کچھ نہیں۔

میں جانتی ہوں تم بھی پریشان ہو۔ زرباب نے سب کے ساتھ ہی برا کیا"
ہے۔ مگر تم نے تو جوگ ہی لے لیا ہے۔ لیکن تم فکر مت کرو دیکھنا زیادہ دیر
تک وہ اپنے عمل پر قائم نہیں رہ پائے گی۔"

ارے علم نہیں اتنے کم وقت میں نا جانے بالاج پر کون سے مسر پھونک" دیے ہیں وہ میری بات سنے کا بھی روادار نہیں۔ کتنے فون کرتی ہوں مگر جواب ہی موصول نہیں ہوتا ہے۔ التمش تم میرے دوست ہو نا مہربانی کرو مجھ پر۔ تم تو جانتے ہو نا میں بالاج کو پسند کرتی ہوں نزدیک آتے مشعل نے ہاتھ تھام پر منت بھری لہجے میں کہا تھا۔ "التمش ضبط کی آخری حد کو چھونے لگا۔

ہاں دوست ہوں! اور تم نے میرے ساتھ بہت بہترین دوستی نبھائی " "ہے۔ مشعل اتنے وقت سے میں انہیں سب حساب میں الجھا ہوں۔ خیر اب میری باری ہے اور تم جانتی ہوں التمش خانزادہ حساب برابر کرنا" باجوبی جانتا ہے۔ "ایک جھٹکے سے اس نے اپنا ہاتھ مشعل کے ہاتھ سے آزاد کیا تھا۔

کچھ ایسا تھا اس کے لہجے میں جو مشعل کو الجھا گیا تھا۔ وہ مزید کچھ نہ کہہ سکی"
التمش کے چہرے پر رقص کرتی مسکراہٹ کچھ الگ تھی جیسے ذہن کے
"پردے پر کچھ ابھرا ہو جس نے اسے لطف دیا ہو۔
وہ چلا گیا تھا مگر مشعل کتنے ہی لمحے اس کا انداز سوچتی رہی تھی۔ بالاج نے
واضح اظہار کر دیا تھا اپنی رائے گا۔ اب التمش بالاج کے سامنے اس کے باتوں
پر مہر لگاتا تو کچھ حصول ہوتا۔

وقت کی بہم رسائی جلد حاصل نہیں ہو گئی محترمہ؟" دراب کے لہجے میں"
شکوہ کی آمیزش تھے۔

وکیل صاحب! اختلاط زیادہ بر آشنائی مجھے پسند نہیں ہوتی مگر اب معملہ کچھ"
الگ ہو گیا ہے اس لیے فیصلے میں کچھ تاخیر ہو گئی۔" وثقیٰ کی جانب سے واضح
جواب آیا تھا۔

اچھا! مطلب لیت و لعل بھی کیا جا سکتا تھا۔ ''وہ متعجب ہی تو ہوا تھا اس کی'' بات پر۔

ارے نہیں نہیں! میں زبان سے نہیں پھرتی بھئی۔ ''خیر اسے جانے دیں'' آپ کا بہت شکریہ کہ میرے کہنے پر آپ نے مسلہ حل کر دیا اور بہترین طرز سے کیا۔ تشکر تو آپ کا بنتا ہے۔ ''اس لیے تو فون کیا ہے۔ اگر آپ کل فارغ ہیں تو بتائیں۔''؟

جی بالکل! لحظہ بھی ضائع کیے بغیر جواب موصول ہوا۔ ''مانو وہ اسی بات کا '' منتظر تھا۔

تو پھر کیا کل دوپہر کو اچھے بعام کھانے میں ملیں.. ولیٰ کے فقرے تھے یا"
"کوئی فسوں پڑھ کر پھونکا گیا تھا کتنے ہی پل وہ ساکن رہا۔
آپ کھانا کھائیں گی؟" بے ربط جملے ادا ہوئے۔ "

آپ نہیں کھلانا چاہتے تو کوئی بات نہیں میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی۔ "
وہ فوراً گویا ہوئی۔

ارے نہیں! آپ بتائیں کس بعام خانہ چلنا چاہیں گی آپ۔ "دراب کا تو دل"
"ہواؤں کی دوش پر تھا۔

میں میسج کر دوں گی جگہ! ٹھیک ہے کل دوپہر دو بجے۔ "یاد دہانی کروائی "
گئی تھی۔
جی میں منتظر رہوں گا۔ وہ بڑی مشکل سے سنبھلا ہوا تھا۔

افف ! میں کہیں شوریدہ سر نہ ہو جاؤ.. کہاں بس چائے کی خواہش کی تھی "
اوراب..."وہ خوشی سے بے قابو ہی تو ہو گیا تھا۔ کمرے میں چکر لگانے لگا۔

ارے بھئی ! کیا ہو گا ہے سب ٹھیک ہے ؟"رانیہ کمرے میں داخل ہوئی تو"
دراب کو متعجب سے دیکھا تھا۔
ہاں ! مجھے کیا ہونا ہے.. وہ قابو پاتا بولا تھا۔"
نہیں آپ اکیلے میں اتنا ہنس رہے تھے وہ بھی یوں ٹہلتے ہوئے کوئی بات تو"
ہے.. وہ کہان ماننے والی تھی۔
"ارے کچھ نہیں بس یوں ہی۔"

در بھائی ٹالیں نہیں ضرور کوئی بات ہے بتائیں نا۔ آپ کسی سے ہم کلام"
"تھے نا۔

افف ! رانیہ ڈاکٹر بن رہی ہو جاسوس نہیں.. ''وہ چڑا۔''

اس کا مطلب ضرور کوئی بات ہے... ''بالاج کی آواز پر دونوں نے پلٹ کر'' دیکھا۔

اب تو آپ نہیں ٹال سکتے.. ''رانیہ ہنسی تھی۔''

بھائی ! در بھائی کچھ چھپا رہے ہیں... ''وہ معصومیت سے بالاج کے شانے'' سے آ لگی۔

ہمم ! کیا وہ خفیہ تحائف والی کا معملہ ہے بھئی... ''بالاج نے رازداری سے'' استفسار کیا تھا۔

نہیں بھائی ! اور میں نے تو ابھی اس کے بارے میں کوئی تفتیش بھی نہیں'' شروع کی۔ ''وہ دور ہوا تھا بڑی بری طرح پھنسا تھا۔

''مگر کوئی لڑکی کا معملہ تو ہے۔ ''بالاج بھی کہاں چوکنے والے تھے۔''

''بھائی ایسی کوئی بات نہیں۔''

''رانیہ ! بابا کو بلا لاؤ زرا اب وہ ہی پتہ کریں گے بالاج نے دھمکی دی۔''

بھائی ! وہ احتتاجً چیخا تھا۔اور تم ٹھہر وادھر رانیہ کو جاتا دیکھ وہ ہاتھ تھام کو'' بولا۔

اچھا ٹھیک ہے.... مگر وعدہ کریں نام نہیں پوچھیں گے آپ لوگ.. ''وہ'' ہار مانتے گویا ہوا۔

اچھا ٹھیک ہے... ''بالاج نے رانیہ کو اشارہ کیا۔''

ہے کوئی جس نے مجھے تسخیر کر لیا ہے.. مگر وہ بے خبر ہے اظہار کا موقع ہی''

''فراہم نہیں کرتی ہے مگر اب لگتا ہے قسمت مہربان ہو گئی ہے۔

چلو جی وکیل صاحب کو بھی کسی نے دائرہ محبت میں کھنچا۔ ''بالاج متبسم'' سے گویا ہوئے۔

اچھا بھائی نام بتائیں نا۔ ''رانیہ بے صبری ہوئی۔''
''ابھی نہیں پہلے اسے تو بتا دوں پھر سب کو بتاؤں گا۔''

مگر در بھائی... رانیہ... اور اب آپ سب جائیں مجھے ضروری کام کرنا ہے..''
بالاج اور رانیہ کو پکڑ کر باہر کی جانب کیا۔

بد تہذیب! کمرے سے بڑھ بھائی کو نکال رہے ہوں۔ واسطہ تو مجھ سے ہی''
پڑنا ہے.. وہ تپے تھے۔

میں بھی دیکھنا کیسا بدلہ لیتی ہوں وہ بھی چڑ بولی تھی مگر دراب کا قہقہہ بتا رہا''
تھا اُسے دونوں کے رویوں سے قطعی فرق نہیں پڑا تھا۔

ویسے آپ کرپر یہ رنگ بہت عمدہ لگتا ہے ڈاکٹر زرباب! اسٹاف روم میں وہ آرام دہ حالت میں آنکھیں موندے صوفے کی پشت سے سر ٹکائے بیٹھی تھی غالباً کچھ لمحوں قبل وہ کھانے سے فارغ ہو کر یہاں آئی تھی۔

سماعتوں سے ڈاکٹر فرقان کے فقرے ٹکرائے تو نگاہیں واکرتے ہڑبڑائی تھی۔

یا یوں کہیں کہ آپ پر تو ہر رنگ جچتا ہے۔ ''متبسم سے کہتے وہ مقابل آئے'' تھے۔

زرباب بنا تردد اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ ''ڈاکٹر فرقان اگر یہ مزاق ہے تو مجھے'' اس قسم کے اختلاط قطعی پسند نہیں۔ مہربانی آپ مجھ سے احتیاط برتا کریں۔ ''اس نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا تھا۔ مزید ڈاکٹر اور اسٹاف بھی ان کے جانب متوجہ ہوا تھا۔

ارے اس میں اتنا برا ماننے والی کیا بات ہوئی زرباب ! میں تو سب دوستانہ" انداز میں کہہ رہا تھا.. ڈاکٹر فرقان کو اس کا انداز بھایا نہیں تھا۔ مگر پھر بھی چہرے پر مسکراہٹ رکھی۔

ہم دوست نہیں بس ہم منصب ہیں۔ وہ قطعی لہجے میں گویا ہوئی۔ آئے" روز کی بڑھتی شوخیاں اس کے بس سے باہر ہونے لگی تھی۔ "اور ابھی کے بے باک جملے اُسے سلگا ہی تو گئے تھے۔

بھئی آپ تو خوامخواہ ہی ناراض ہو گئی.. ویسے آپ کے بھی کمال کہ زمرہ" ہیں ہم سے اتنی سخت مزاجی کہ لفٹ کی پیشکش تک پر نگاہ نہیں۔ جب کہ ڈاکٹر بالاج کی ساتھ تو کوئی مضائقہ نہیں... دوہرا معیار.. بدلحاظی سے کہتے ڈاکٹر فرقان نے منہ پھرا تھا۔ "زرباب کا وجود مانو انگار بن گیا تھا ان کے فقروں پر۔

زبان پر پہرے بیٹھائیں ڈاکٹر فرقان! یہ نہ ہو کہ میں اپنا ضبط کھو"
بیٹھوں۔ "اندر کی جانب آتے بالاج نے زرباب کا ہاتھ تھام کر اپنے پیچھے کیا
تھا مانو اس طرح جیسے وہ ڈھال بن گئے ہوں۔
زرباب کی نگاہ ان کے وجود پر جم گئی.. کتنا خوبصورت احساس اس لمحے جاگا"
"تھا۔ مضبوط حصار میں قید ہو گئی ہو جیسے۔

جن سے آپ کم کلام ہیں، اور فضول گفتار کرتے سوال کر رہے ہیں وہ بیوی"
ہیں میری۔ وہ سخت لہجے میں کہہ رہے تھے۔
کتنا حسین لمحہ تھا جو اس کے دامن میں آن ٹھہرا تھا۔ زرباب کو لگا جیسے"
پریوں نے پوشاک وجود پر سجادی ہو، قمقمے سے آنکھوں میں چمکنے لگے بے
ساختہ اس کا دل چاہا تھا کہ وہ اس مہربان کا لمس اپنی تھیلی پر محسوس کرے..
کیسا مان تھا، کیسا دل فریب احساس تھا جس نے اس لمحے اپنے لپیٹ میں لیا

تھا..اس کا دل چاہا سب کو بتائے یہ وہ ہی انسان ہے جس کا تصور وہ کیا کرتی تھی۔ایسے ہی مرد کو وہ اپنی زندگی میں چاہتی تھی جو اُسے سمجھے..جو نگاہوں سے پہیلی بوجھ لے، معتبر جانے۔ ”مگر پہرے بیٹھا گئی تھی شدید خواہش پر۔

”تو پھر آپ بتائیں انہیں کوئی قباحت کیوں ہو گی؟“

معذرت سر! مجھے علم نہیں تھا کہ...ڈاکٹر فرقان اٹکے تھے۔وہ واقعی بے“ خبر تھے دونوں کے درمیان ہسپتال میں رویہ بالکل ایسا نہ تھا کہ احساس ”گزرتا۔

بات آگاہ ہونے کی نہیں ہے۔آپ کی پیشکش رد کر کے اگر وہ کسی اور کے“ ساتھ جائیں بھی تو آپ کو یہ حق کس نے دیا ڈاکٹر فرقان کہ آپ ان کے

کردار کا فیصلہ کرنے لگیں۔" بالاج شدید برہم تھے انہوں نے اپنی آواز کو بھی کم کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔

نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ "ڈاکٹر فرقان کے لب پھڑپھڑائے۔"

میری بات مکمل نہیں ہوئی ہے ابھی.. آپ اتنے روز سے کیا کچھ کر رہے ہیں آپ کو کیا لگتا ہے مجھ سے مخفی ہے۔ یوں سمجھیں کہ موقع فراہم تھا کہ آپ سمبھل جائیں ورنہ جتنی شکایات آپ کی موصول ہو رہی ہیں۔ چند دن کے مہمان لگتے ہیں کیوں کہ بات ایم ڈی تک تقریباً پہنچ چکی ہے۔"

"نہیں ڈاکٹر! میرا انداز بس دوستانہ سا ہے اس لیے۔"
یہ میرا ہسپتال ہے ڈاکٹر فرقان.. یہاں کے اسٹاف کی مشکلات دور کرنا" میرا فرض ہے۔

اور دوستانہ رویہ کردار کشی یا ذہنی صحت کو تباہ نہیں کرتا.. خیر یہ میری آپ کے لیے پہلی اور آخری تنبیہ رہی۔ دوٹوک لہجے میں کہا گیا تھا۔

میں معافی چاہتا ہوں ! آئندہ احتیاط برتوں کا اور شکایت کا موقع نہیں ملے گا ڈاکٹر فرقان شرمندہ سے لہجے میں گویا ہوئے تھے۔

مجھے امید ہے آپ آئندہ احتیاط کریں گے۔ وہ سر ہلا گئے۔

پہنچے میں اسے پندرہ منٹ کی تاخیر ہوئی تھی۔ وہ تعجیل میں گاڑی سے اترا" تھا۔ ساتھ سیٹ پر رکھا پیلے، آسمانی اور آتشی رنگ کا گلدستہ اٹھا کر کار لاک کی "تھی۔ چہرے پر بڑی جاندار مسکراہٹ نے احاطہ کر رکھا تھا۔

خواہش تو تھی آپ کو سرخ گلاب پیش کیے جائیں مگر پھر سر قلم ہونے سے"
بھلا کون روک سکے گا۔ "وہ خود کے فقروں پر ہی ہنس دیا تھا مگر اندر داخل
ہوتے ہی اس کی ہنسی کو کسی منظر نے تھم جانے کا کہا تھا۔

وہ متعجب ہی تو رہ گیا تھا اس حرکت پر۔اس کا گلدستے والا ہاتھ جو پیچھے "
بندھا تھا وہ پہلو میں جا گرا۔وہ سامنے تھی ہاں مہرون لباس میں اپنی شاہانہ
انداز میں ایک کرسی پر بیٹھی۔ """دارب کی نگاہ اس کے چہرے پر ٹھہری مگر
....اگلے ہی لمحے وہ قریب چلا گیا تھا کہ وثقیٰ کو بھی اس آمد کی خبر ہو چلی تھی
اور اس نے اشارہ کر دیا تھا۔ مگر جاتے ہوئے اس نے بے دلی سے گلاب خالی
"مزید پر ڈال دئے کہ اب ان کا فائدہ نہ تھا۔

آج جو دھوکا آپ نے میری ساتھ کیا ہے وثقیٰ اس پر افسوس کے کوئی"
سیکشن نہیں بنا ورنہ...دراب کے فقرے ٹوٹ گئے تھے کہ حیا نے کولڈ

ڈرنگ اس کے جانب بڑھائی تھی۔ کھانے سے فراغت کے بعد دل میں مچلتے
" فقروں کو اس نے آواز دی تھی۔

فریب کیسا وکیل صاحب! آپ نے چائے کا کہاں میں نے کھانے کا۔""
وثقیٰ متبسم سی گویا ہوئی تو وہ چونکا۔

نہیں مطلب آپ نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ سب آئیں گے؟"دراب واقعی"
بدمزہ ہوا تھا۔یعنی یہ منصوبہ پہلے ہی بنالیا تھا..اس نے سوچا تھا۔

میں نے یہ بھی کبھی نہیں کہا تھا کہ میں اکیلی آؤں گی۔"جواب حاضر تھا۔"

آپ ایک وکیل سے بحث کر رہی ہیں..اب کہ دراب کے چہرے پر مسکرا"
ڈور گئی۔یہ لمحے اُسے عزیز تھے پھر چاہے ساتھ جو بھی ہوتا۔

"... نہیں! میں سچ کہہ رہی ہوں"

افف! یہ سچ ہے مرد اپنی پسندید عورت کے سامنے ہار جاتا ہے۔ "تصور" میں وہ خود سے ہم کلام ہوا تھا۔

"آپ بہت چالاک ہیں وثقیٰ مجھے بالکل بھی علم نہیں تھا اس بات کا۔"

دیکھیں دراب صاحب! میری مجبوری تھی کہ مجھے آپ کی پیشکش منظور کرنی پڑی تھی مگر اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں تھا کہ میں آپ کے تمام قوائد بھی مان گئی مجھے اپنی حدود کا باخوبی علم ہے۔ اور پھر میرے خود کے بھی کچھ قوائد ہیں جس سے کم پر میں سمجھوتہ نہیں کرتی ہوں.. وثقیٰ کا اشارہ کس جانب تھا اسے علم ہو گیا تھا۔"

اسی لیے تو آپ نے میرے دل تک رسائی پائی ہے.. آپ کا ساتھ مجھے"
خوش بختی لگتا ہے.. سمجھوتہ نہیں کرتی آپ حالات سے، راستہ نکالتی ہیں
اور اس خوبصورتی سے کہ بندہ عش کر اٹھے۔ "دراب نے سامنے نگاہ کی
جہاں حیا انمول کے ساتھ محو گفتگو تھی۔
وثقیٰ اپنے ساتھ حیا، ریاط اور انمول کو بھی لائی تھی۔ ارادہ تو عرشمان کا بھی"
تھا مگر وہ مصروف تھا اسی لیے یہاں نہیں تھا۔ ریاط نے جب اس بابت
"استفسار کیا تو وہ تمام بات بتا گئی تھی۔

آپ کی نگاہ مجھ تک رسائی کیوں نہیں پاتی ہے۔ مانا کے آپ کا قد بہت اونچا"
ہے مگر ایک نگاہ زمین پر ڈالیں تو سہی۔ میں داسی بنی آپ کی التفات کی منتظر
"ہوں مگر نا جانے کیوں آپ ہواؤں کے دوش پر ہو۔
میں خاک ہو چکی ہوں آپ کی گفتگار کی منتظر ہو کر مگر میری جانب توجہ کا "
"ایک زرہ نہیں۔

کیامیر اانتظار انتظار ہی رہنا ہے.. بس تصور کی دنیا میں ہمارا ملن ہونا ہے۔"""
کچھ دیر پہلے باتھ روم کا کہہ کر وہ اٹھ کر گئی تھی۔
دراب کے ساتھ، گلاب بھی اس کی نگاہ میں بھی آئے تھے اور ایک جانب "
رکھنا بھی۔ پھر جب موقع ملا تو وہاں چلی آئی بہت سارے پھولوں میں ایک
"گلاب نکال لیا۔
ناجانے آپ اپنی خواہش کے ہاتھوں مجھے یہ گلاب کبھی پیش کریں گے بھی"
یا نہیں۔ دور نگاہ اس کے وجود پر ٹکادی۔ جواب بھی وثقیٰ سے محو کلام تھا۔"
بے بسی سی بے بسی تھی جس نے ریاط کو اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔

آپ ڈھونڈتے تک نہیں ہو مجھے۔ کیا مشکل ہے آپ کا مجھ تک رسائی پانا،"
نہیں دقیق امر تو نہیں میں نے واضح نشان رکھ چھوڑا ہے میری لکھائی بہت
واضح ہے، میں نے ہمیشہ تحریر کے لیے کیلیگری کے قلم کا استعمال کیا ہے بس
زرہ سی توجہ اور عقدہ حل ہے آپ کے گھر کی دیوار پر کئی مصوری موجود

ہیں۔ ”مگر آپ نے تو سرے سے ہی نظر انداز کر رکھا ہے مجھے تو توجہ کی نگاہ
”کیسی۔

خشک آنکھوں میں سیلاب سے آنے لگا.. تنفس محسوس ہوا سینے میں اٹک“
رہا ہو۔اس نے گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرنا چاہا مگر یہ ممکن کہاں
”تھا دیوانو کو کہاں چین میسر ہوتا ہے۔

مزید ٹھہرنا مشکل ٹھہرا.. سامنا ہوتا تو لب پر شکوہ در آتا اس ریسٹورینٹ“
سے باہر نکل کر لمبی سانس لی تھی۔طبعیت پر کچھ بہتری آئی تو فون نکال کر
وثقی کو پیغام بھیج دیا کہ وہ گھر جا رہی ہے کچھ کام آ گیا ہے فلحال وہ دراب کا
”سامنا نہیں چاہتی تھی اور بس یہ ہی حل تھا۔

کیا بات ہے بھائی صاحب سب ٹھیک ہے ؟''اسد نے محفل پر نگاہ دوڑاتے'' استفسار کیا تھا۔

ہاں تم آؤ بیٹھو ! بلال صاحب نے اپنے کمرے میں سب کو یکجا کیا تھا۔ ''کچھ'' اہم گفتگو کے لیے۔

''اسد الجھے سے بیٹھے اسمائیل کے ساتھ آن بیٹھے تھے۔''

سمجھ نہیں آرہی بات کی ابتداء کہاں سے کروں۔التمش نے واقعی ہمیں'' الجھن میں ڈال دیا ہے۔ ''عباس نے متوجہ کیا تو وہ فقرے ترتیب دینے لگے۔

''..بھائی صاحب ! ایسا بھی کیا مشکل کہہ دیا التمش نے ''

دراصل التمش، نے مشعل سے شادی کی خواہش ظاہر کی ہے۔''عصمہ بیگم'' نے بات گوش گزار کی تو سب متعجب ہی تو رہ گئے تھے۔

"مگر بھابھی جان! بینا مانو گنگ ہی تو رہ گئی تھی۔"

میں سمجھ رہی ہوں تمہاری بات بینا۔ وہ کہہ رہا ہے "مشعل سے بھی اس کے مرضی معلوم کر لی جائے۔ "اور سچ کہو تو مجھے اس کی بات دل کو لگی ہے۔ دونوں ہی کی زندگی اچانک تبدیل ہو گئی۔ بہترین دوست ہیں ایک دوجے" کو سمبھال لیں گے۔ "عصمہ نے خیال ظاہر کیا تھا۔

"بھابھی جان! مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ یہ تو بہت بہتر ہے۔" بے شک عباس بھائی! مگر مشعل سے ایک بار ضرور پتہ کر لیں اور تحمل" "سے سکون سے اُسے سوچنے کا وقت بھی دیں۔

اسد نے سابقہ تجربے کو سوچتے کہا تھا۔

ویسے التمش اور مشعل بہترین دوست ہیں.. یہ فیصلہ بہتر رہے گا۔""

سمرین کی بات پر سب ہی متفق ہوئے تھے۔

ویسے بھی چاچی! ہم مشعل کے لیے رشتہ تلاش تو کر رہے ہیں اگر التمش"

"نے خود اظہار کر دیا ہے تو اس سے اچھا اور کیا ہی ہو سکتا ہے۔

ہاں سحرش! نصیب دونوں کا ساتھ ہی لکھا تھا.. دیکھو نا کس طرح جڑا ہے"

"بس مشعل بھی رضامندہ ظاہر کر دے۔

سحرس کی بات پر سمرین بولی تھی۔

بینا تم بات کرنا اور زبردستی بالکل نہ کرنا اس کے ساتھ بلال صاحب بولے"

"تو وہ سر ہلا گئیں۔

عرشم تمہیں علم ہے میرے خون میں کمی ہو گئی ہے۔ ''وہ سامنے صوفے'' پر بیٹھتی فکر مندی سے گویا ہوئی تھی۔

وہ جو حیا کو کتاب سے کچھ لکھنے کو کہہ رہا تھا گھبرا کر بے ساختہ اٹھ کر وثقیٰ'' ''نے نزدیک آیا۔

کیا ہوا ہے؟ اور زرباکے پاس گئی تھی مگر اس نے تو مجھے کچھ نہیں بتایا۔ ''وہ'' حقیقتً مضطرب ہوا تھا۔

نہیں زرباب کے پاس نہیں گئی تھی۔ ''وہ معصومیت سے گویا ہوئی۔'' پھر! اور ہوا کیا ہے؟ ''وہ پھر گویا ہوا تھا۔ ''

دراصل ڈاکٹر کا کہنا ہے میری جسم میں عرشمان کے ہاتھ کی چائے کی کمی "
ہوگئی ہے وہ پوری کریں۔ "شرارت سے کہتی وہ مسکرائی تھی حیا کی
کھلکھاہٹ گونجی جب کہ عرشمان نے سخت گھوری سے وثقیٰ کو نوازا تھا۔
وثقیٰ! مجھ سے اس قسم کے فضول مزاق مت کیا کرو۔ "غصے سے کہا گیا"
تھا۔

اچھا نا چلو آج چائے ہو جائے تمہارے ہاتھ کی۔ "وثقیٰ اٹھ کھڑی ہوئی۔ "
معذرت میں حیا کو پڑھا رہا ہوں۔ "عرشمان کی جانب سے صاف جواب آیا"
وجہ ناراضگی کا اظہار تھا۔

میرا کام ہو گیا ہے بھائی میں ویسے بھی تائی امی کے پاس جا رہی تھی مجھے ان "
کے کپڑے استری کرنا ہیں.. حیا فوراً کتابیں سمیٹتے گویا ہوئی جانتی تھی وثقیٰ
"عرشمان سے اپنی کہی بات لازماً پوری کروائے گی۔

''بس اب چلو کوئی بہانا نہیں چلے گا۔ ''

افف ! وثقیٰ تم سے میں کبھی نہیں جیت سکتا۔ ''وہ زچ ہوا تھا۔''
مگر انحراف برتنا ناممکن بھی تو تھا۔اس لیے کچن کی جانب چل دیا وثقیٰ نے ''

''محبت بھری نگاہ سے اسے دیکھا تھا یہ مان تو وہ اُسے دے جاتا تھا۔

تم پاگل ہو گئے ہو التمش ! میں بالکل بھی رضامند نہیں ہوں سمجھے۔''''
مشعل کی اشتعال بھری آواز کمرے میں گونجی۔

آواز کو دھیما کرو سمجھی اور تمہاری رضامندہ کی پرواہے بھی کسے۔ ''میں''
نے کہہ دیا مجھے تم سے شادی کرنی ہے بس اتنا کافی ہے۔التمش برودگ
بھری نگاہ سے دیکھتا سپاٹ لہجے میں گویا ہوا تھا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے التمش... وہ اس کے انداز پر ساکت ہوئی تھی۔ کچھ تھا جو اُسے کھٹکا تھا۔

اچھا تم جھوٹ، دغا فریب سب کر سکتی ہو میں یہ نہیں کر سکتا۔ وہ استہزاء سا گویا ہوا۔

میں نے کیا کیا ہے؟'' مشعل کی آواز میں شک سا ابھرا تھا۔ ''

فریب، دھوکا.. ہمیشہ سے دوست بن پر ڈسا ہے تم نے۔ ایک ایک فقرہ'' جھوٹ ایک ایک بات غلط.. تم مجھے ہمیشہ سے گمراہ کرتی رہی ہو مشعل... ہمیشہ سے دوستی کے پراہن میں دشمنی کی ہے تم نے وہ افسوس سے بولا تھا۔

''

التمش کیا ہو گیا ئے تمہیں ! دوست ہوں میں تمہاری کیوں کچھ برا کروں "
گی میں۔"! چہرے پر مسکینت طاری کرتے وہ قریب ہوئی تھی التمش نے
غصے سے دیکھا۔

تم اور دوست ! اس لفظ کے معنی بھی جانتی ہو۔ تم نے مجھے ہمیشہ استعمال "
"کیا ہے، زرباب سے بدلہ لینے کے لیے، حکومت کرنے کے لیے۔

مجھے آگاہی ہو گئی ہے مشعل بی بی کہ آپ نے کس طرح مجھ سے جھوٹ"
کہا۔ زرباب پر تہمت لگائی۔ اپنے بھائی تک کو نہیں بخشا رشتوں کو پامال
"کر دیا تم نے اور کہتی ہو کیا برا کیا ہے۔

الفاظ تھے کہ بم جو مشعل کے وجود کو تباہ کرنے لگے وہ فق چہرے کے"
"ساتھ کھڑی رہ گئی تھی۔

تم کیا کہہ رہے ہو مجھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔ ''اس نے کچھ کہنا چاہا تھا جب'' التمش نے ہاتھ اٹھا کر مزید کہنے سے روک دیا۔

تم اتنے عرصے سے میرے دل و دماغ میں جو بھی ذہر ڈال رہی تھی، جو '' کچھ بھی کہہ رہی تھی اس میں یک حرف بھی سچ نہیں تھا۔

اور پھر تم نے بالاج کے ساتھ بھی وہی سب کرنا چاہا۔ اسے جا کر بھی وہ ہی'' بتایا جو اتنے عرصے سے مجھ سے کہتی آرہی تھی۔ التمش کا وجود دہک رہا تھا اور ''ہر بات کو یوں واضح کر رہا تھا مانو تمام حساب بے باک کر رہا ہو۔

'' مشعل کا چہرا متغیر ہو گیا تھا۔ غلط وقت پر سب سامنے آگیا تھا۔''

''ماشاءاللہ بھئی ! آج چاند کہاں سے نکل آیا ہے ؟''

آپ تو محترمہ پردہ، بلکہ سسرال نشین ہی ہو کر رہ گئی ہیں۔ ''زرباب کچن'' میں داخل ہوئی تھی جب عرشمان کی نگاہ اس پر پڑی تو شرارت سے گویا ہوا۔

تو تم کون سا ملنے آجاتے ہو.. اور میں انڈے والے سینڈوچ کھاؤں گی۔'' '' وثقیٰ سے معانقہ کرتے وہ شکوہ کرتے حکمانہ لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

قسم سے بہت ہی کوئی بدلحاظ واقع ہوئی ہو تم دونوں غلطی سے اگر بندے '' کو چھٹی مل بھی گئی مگر یہاں کچن میں کھڑا کر دیا۔ اللہ معاف نہیں کرئے گا اس ظلم پر... ''عرشمان تب کر بولتا فریج سے انڈے نکالنے لگا جب کے وہ دونوں ایک جانب کھڑی ہنس رہی تھی۔

تمہارے ہاتھ کے سینڈوچ ہوتے ہی لاجواب ہیں کہ ہم لحاظ و مروت میں" پڑھ کر ان سے قطعی تعلق نہیں ہو سکتے۔ "وثقیٰ کے کہنے پر عرشمان نے گھورا۔

اس کے ہاتھ بڑے سلیقے سے چل رہے تھے.. ایک جانب وہ سلائس سینک رہا تھا جب کہ دوسرے جانب بیٹر بنا رہا تھا۔

بالاج بھائی نے چھوڑا ہے تمہیں؟ "

نہیں میں اکیلی آئی ہو۔ وہ جلدی ہی گھر چلے گئے تھے۔ کل نائیٹ ڈیوٹی تھی.. بیچاروں کو وقت ہی کہاں میسر ہوتا ہے آرام کرنے کا۔ "یوں ہی کرتے ہیں چھٹی ہو بھی تو ہستپال چلے آتے ہیں۔ ابھی بھی پانچ بجے کہہ رہے تھی واپس آنا ہے۔ وثقیٰ کے استفسار پر وہ مفصل سا جواب دیتی سلیب پر بیٹھ گئی۔ "عرشمان نے متبسم سے وثقیٰ کی جانب دیکھا۔ نگاہوں میں کوئی پیغام تھا جو دیا گیا تھا۔

بڑا خیال ہے بھئی ! لگتا ہے محترمہ، ڈاکٹر بالاج کی صحت کے جانب سے" خاصی فکر مندی رہتی ہیں۔ عرشمان شرارت سے گویا ہوا تھا۔

افف ! تم نہیں جانتے ہو.. کتنے انتہا درجے کے لاپرواہیں اپنے معملے میں۔ ایک کے بعد ایک جراحت کرتے لیتے ہیں.. اور اگر پھر بھی کوئی ایمر جنسی آجائے تو بنا کچھ کہے شامل ہو جائے ہیں۔ لاکھ بار منع کرتی ہوں مگر مان لیں تو کیا ہی بات ہے۔

ویسے وہ تمہارے معملے میں کیسے ہیں؟" وثقیٰ نے دریافت کیا تھا۔ ویسے ہی" ہیں جیسے اول روز سے ہیں۔ بہت اچھے اتنے عرصے میں بھی کوئی تبدلی نہیں آئی۔ "لحظہ بھر دیری کیے بغیر جواب آیا تھا۔ اس لمحے وہ سچائی سے پردے

چاک کر رہی تھی۔ ذہن کے پردے پر بالاج کا عکس نمودار ہو رہا تھا۔ نرم، محبت بھرا ...

عرشمان نے چولہا بند کیا اور وثقیٰ کے ساتھ آن کھڑا ہوا۔ مکمل توجہ کا مرکز واحد زرباب تھی دونوں کے لیے۔

اس کا مطلب ہے تم نے ڈاکٹر بالاج کو قبول کر لیا ہے؟ عرشمان نے پوچھا تھا۔ وہ گہری سانس لے کر رہ گئی۔

قبول تو نکاح کے وقت ہی کر لیا تھا۔ یہ رشتہ دل سے نبھانے کا فیصلہ کیا تھا۔

وہ دنوں کو دیکھتے گویا ہوئی تھی آج مانو راز اگل رہی تھی۔

تمہیں ویسے یہ پوچھنا چاہئے تھا عرشم کہ... کیا پسند کرنے لگی ہو زرباب۔ ''وہ'' مسکرا کر گویا ہوئی اور دونوں کو چونکا گئی۔

بھئی کسے پسند نا ہوں وہ.. ان جیسا شخص نصیب سے ملتا ہے۔اس کے لہجے" میں فخر تھا، نگاہ چمک سی رہی تھی۔

بھلا عزت دینے والے مرد بھی عورت کو ناپسند ہو سکتے ہیں۔ پھر میری تو" بس ایک یہ تمنا تھی.. میں ان کے حصار میں قید ہو گئی یا یوں کہوں انہوں نے مجھے اپنے حصار میں باندھ لیا۔اور پھر مجھے پر تو جائز بھی تھا نا۔

واضح ہے پسند سے ایک قدم آگے ہے، یعنی محبت ہو گئی تمہیں! "وثقیٰ" نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔

میں یہ نہیں کہتی کہ مجھے محبت ہو گئی ہے مگر جس طرح وہ میری عزت، پندار کی حفاظت کرتے ہیں۔ مجھے مان بخشتے ہیں میرے دل میں ان کی قدر بڑھ جاتی ہے۔ محبت کا علم نہیں ہے مگر ہاں وہ پہلے شخص ہیں جن کا مقام الگ ہے۔احساس کیا ہے مجھے خبر نہیں مگر ہاں مجھے وہ اچھے لگتے ہیں بہت زیادہ۔

سادھے فقروں کے پُراہن میں وہ کہہ رہی تھی ولیٰ نے مسکرا کر عرشمان کے جانب دیکھا تھا۔

پاگل لڑکی تو اور محبت کیسے کہتے ہیں۔ ''عرشمان اور وثقیٰ ہنس دیے تھے۔''

اگر میں یہ کہوں کہ وہ عزت کے ساتھ آپ پر بھروسہ بھی بہت کرتے'' ہیں، یا جو آپ ان کے بارے میں تصور کرتی ہیں۔ وہ اس سے کئی زیادہ اعتماد کیے بیٹھے ہیں ''دہلیز پر کھڑی ریاط نے سب کے توجہ اپنی جانب مبزول کروائی تھی۔ اس کے چہرے پر کوئی کہانی رقم تھی۔ نگاہیں نم سی معلوم ہوتی تھی۔

زرباب! نزدیک آتے اس نے زرباب کا ہاتھ تھام لیا۔ آپ آگاہی نہیں رکھتی ہیں کہ بالاج بھائی آپ پر کتنا یقین رکھتے ہیں اور مجھے محسوس ہوتا ہے

مانو وہ محبت قفس میں ہوں۔ وہ دھیمے لہجے میں کہہ رہی تھی۔ زرباب چونک اٹھی۔

کیا مطلب ریاط!" وثقیٰ پوچھ بیٹھی۔"

اور کیا وثقیٰ! ایک وہ ہی انسان تو پندار کا اتنا خیال کر سکتا ہے نا۔ "نا جانے" ریاط کون سے زار کو ظاہر کر رہی تھی زرباب متعجب ہی تو تھی۔

ریا! بہم انداز میں کوئی بھی فقرہ ہمارے ذہن پر واضح نہیں تم... تم مشرح بات کہوں۔ عرشمان گویا ہوا تو وہ اس نے گہری سانس بھری۔

تحمل سے میری بات سنیے گا۔ خاص عرش بھائی آپ۔ اس نے بندھ باندھے۔

میں کچھ دیر پہلے التمش بھائی کو بلانے گئی تھی.. وہاں وہ مشعل آپی سے" "بحث کر رہے۔

مشعل آپی دراصل بہت وقت سے بالاج بھائی سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں.. اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ وہ بالاج بھائی کو زرباب کی جانب سے بدظن کرنے کی قصدی ہیں۔ ریاط کے فقرے تھے جو زرباب کی سماعت سے ٹکرائے.. اور اُسے ساکت کر گئے وہ یک دم نیچے اتری تھی۔

اور! ریاط کے لبوں پر قفل ڈلا۔ ''وہ زرباب کا حواس باختہ چہرا دیکھ رہی'' تھی۔

کہہ دو ریا! اور نہ مجھے طوفان کی زد میں ڈالو۔ وہ بے چینی سے گویا ہوئی تھی وثقیٰ نے شانے پر ہاتھ رکھ کر مانو تسلی دی۔

وہ بالاج بھائی نے آپی کی کوئی بھی بات سنے سے ہی انکار کر دیا تھا.. وہ" بھروسہ کرتے ہیں دیکھیں تبھی تو آپ سے یک حرف بھی صفائی کا طلب "نہیں کیا بلکہ آپ کو آگاہ تک نہ ہونے دیا۔

ریاط! بات مکمل کرو مجھے تسلی نہیں چاہئے.. زرباب کا لہجہ کپکپایا تھا۔ مگر ریاط کی مزید گفتگو نے تینوں کے پیروں سے زمین چھین لی تھی۔

عرش نے بے ساختہ زرباب کی جانب دیکھا جس کا چہرا آنسوں سے تر ہو چلا تھا..

عرش! مشعل ایسا کیسے کر سکتی ہے میں اور تم.. افف اسے زرا بھی لحاظ نہ آیا اس قدر واہیات بات کہتے.. نفرت میں اتنا گر گئی وہ کہ میرے کردار پر ہی وار کر دیا۔ سسکتے ہوئے وہ عرش سے کہہ رہی تھی۔ التمش آئے تھے انہوں

نے بھی ادھوری بات کہی تھی مگر مجھے کیا علم تھا کہ یہ سب بویا مشعل کا ہے۔

نفرت یوں ہی شرم و حجاب ترک کر دیتی ہے زربا.. پھر ہم رشتوں کا تقدس تک بھول جاتے ہیں۔ عرشمان کے وجود میں بھی آگ سے لگی تھی اس کی نگاہ میں بجری سی بھرنے لگی مگر اس نے تحمل کا دامن نہ چھوڑا کہ ابھی زرباب کو تسلی فراہم کرنا ضروری تھا۔

عرشم ! بالاج نے مجھ سے ایک حرف تک نہ کہا۔ اتنا وقت ہو گیا مجھے تو محسوس تک نہ ہونے دیا کسی بات کا... وہ تو مجھے سب ٹھیک ہے کا سگنل دیتے رہے کبھی مشعل کا ذکر تک نہ کیا۔

زربا! کیوں کہ وہ تم پر اعتماد کرتے ہیں۔ ریاط درست کہہ رہی ہے تم " اہمیت کی حامل ہو۔ کیوں کہ سمجھوتہ کرنے والے لب بستہ بھی ہو جائیں تو

ان کے نگاہیں وجود کو زخمی کر دیتی ہیں۔ ”ولی کی بات پر اتنے عرصے کے شب و روز اس کے آنکھوں میں گھوم گئے تھے۔ نگاہ کی چمک، متبسم لب، بہم فقرے سب سامنے ہی تو تھا بس وہ پاگل ہی نہ سمجھ سکتی۔

”..مجھے بالاج سے بات کرنی ہے..انہیں بتانا ہے کہ“

کہ وہ تمہاری زندگی کا اہم حصہ ہیں..اور زرباب کو بالاج کا ساتھ دل سے“ قبول ہے..زرباب کی بات کاٹ کر عرشمان نے تحمل سے کہا تو وہ نگاہ اٹھا کر دیکھنے لگی۔

زربا! ایسے شخص کو چشم براہ میں نہیں رکھتے جو آپ کے اظہار پر خود کو مکمل سمجھے۔ تمہیں صفائی دینے کی نہیں اظہار کی ضرورت ہے۔

زرباب نے چہرا جھکا لیا تھا... وہ ٹھیک کہہ رہا تھا زرباب کو انکشاف کرنا تھا اُسے اب قدم بڑھانے تھے۔

عرش! تم ہی اب کچھ کہوں نا التمش سے دیکھو یہ کیا عجیب خواہش کر بیٹھا" ہے۔ "میں نے اُسے ہمیشہ دوست مانا ہے اور وہ ہے کہ... لان میں وہ لیپ ٹاپ لیے بیٹھا کسی کام میں مصروف تھا جب مشعل وہاں آئی تھی۔

وہ بالکل بھی مشعل کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔ گروثقیٰ نے اُسے پر سکون نہ" "کیا ہوتا تو وہ اسی وقت مشعل کے بالمشافہ ہو گیا ہوتا۔

عرش میں تم سے مخاطب ہوں!" "مشعل نے ہاتھ مار کر اس کا لیپ ٹاپ بند کیا۔

مگر میں بالکل بھی نہیں ہوں۔ یہ بہتر ہو گا کہ آپ مجھ سے ہم کلام نہ ہوں "
اور آئندہ بھی احتیاط ہی برتیں تو اچھا ہو گا وہ سخت لہجے میں گویا ہوا تھا۔"
مشعل بس اسے دیکھے گئی۔

"کیا ہو گیا کے عرش! ایسے کیوں بات کر رہے ہو؟"

بات! میں آپ کی شکل دیکھنا بھی پسند نہ کرو مشعل مگر افسوس کے آپ"
میری بہن ہیں اور جانتی ہیں نا بہن کا مطلب کیا ہوتا ہے۔" نگاہ اٹھا کر کہا تھا
اور مشعل کو اس کے نگاہوں میں کچھ جھلکتا محسوس ہوا تھا۔

"... کیا تھا غصہ، نفرت، افسوس"
آخر کیوں مشعل! ایسے بھی کوئی کسی سے نفرت کرتا ہے۔ آپ.. آپ"
زرباب کانہ سہی میرا ہی خیال کر لیتی۔" فقرے بہم تھے مگر مشعل کو سمجھ
آ گئے تھے اس کا منہ کھلا رہ گیا تھا۔

بھائی ہوں آپ کا سگا۔ زرا بھی احساس نہ ہوا کہ آپ زرباب کے ساتھ "
دشمنی کرتے کرتے اپنے ہی بھائی کے ساتھ برا کر رہی ہیں۔ اس کے کردار پر
داغ ڈال رہی ہیں۔ وہ بہن ہے میرے مشعل، آپ کی طرح۔ عرشمان کی
لہجے میں نمی سی گل گئی تھی جب کے مشعل حواس باختہ سی اُسے دیکھے
"..گئی۔ """راز کھل گیا تھا اور بڑے غلط وقت پر

مجھے علم ہے! آپ نے التمش بھائی، اور بالاج بھائی کے ساتھ کیا کرنا چاہا"
"ہے۔ عرشمان کے فقرے اس کے وجود میں پیوست سے ہوئے تھے۔
عرش! اس کے لب وا ہوئے تھے مگر فقرے لبو سے آزاد نہ ہوئے تھے۔"
اس کی بساط بکھر گئی تھی۔ وہ جو خود کو بہت عقل مند سمجھ بیٹھی تھی ایک ہی
"جھٹکے میں سب ہار گئی۔

بہتر ہے مشعل! یہ سب کچھ ترک کر دیں ابھی بھی وقت آپ کے پاس۔"
التمش بھائی کی دوستی اور میرا اعتبار تو کھو چکی ہیں آپ خود پر توجہ دے دیں۔
"مزید کسی کا اعتبار کھو کر آپ زندگی میں کیا پالیں گی۔"
عرش بات سنو..." وہ جانے کے اٹھ کھڑا ہوا تھا جب وہ لپک کر اس تک"
آئی تھی۔

میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا.. آپ نے جو رشتوں کا مزاق بنایا ہے"
مشعل میرا دل لہوں ہو گیا.. میں خود سے نگاہ ملانے کے قابل نہیں رہا گھر
"کے بڑوں کو گر علم ہو گیا تو... مزید وہ کچھ نہیں کہہ پایا تھا۔
مشعل کے وجود میں تباہیاں سے مچ گئیں تھی۔ یہ خیال ہی آتش بنا تھا کہ"
وہ سب جان گیا اور جس طرح عرشمان نے اُس سے نگاہ ہٹائی تھی وہ برداشت
"کے قابل نہ تھی۔

تم میری بات کیوں نہیں سنتے؟''اس نے بڑھ پر ہاتھ تھامتے روکا۔''

کیا سنو! اب کچھ باقی ہے؟''مجھے یہ فہم نہیں ہوتا ہے آپ نے سب کرنے'' سے پہلے سوچا بھی نہیں کہ کبھی نہ کبھی تو التمش بھائی کو اس بات کا علم ہو ہی جائے گا۔ایک گھر میں رہتے کب تک بات مخفی رہ سکتی تھی۔وہ بھروسہ کرتے تھے کسی سے نہ پوچھتے مگر کیا کبھی پتہ بھی نہ چلتا یہ کوئی چھپی ہوئی بات تو نہ تھی۔

ان سب کے باوجود بھی بھائی آپ سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔عزت کے'' ساتھ تو بہتر ہے آپ ہاں کہہ دیں۔''وہ غصے سے کہتا چلا گیا تھا۔

اس نے اندھرے پھیلانے چاہے تھے اور اب خود اس کی زندگی سیاہ ہونے'' ''لگی

پہلے التمش اب عرشمان..اگر جو وہ نہ سمبھلتی تو سب..وہ واپس کرسی پر'' ''آ بیٹھی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ ہر شے میرے ہاتھ سے پھیل رہی ہے کیسے سب"
سمبھالو زندگی میں اول بار وہ گھبرائی تھی۔ نفرت میں وہ واقعی بھول گئی
"تھی۔ وہ بہت کچھ بھول گئی تھی۔

دراب! وہ اس کے کمرے میں پکارتی آئی تھی۔ وہ اسے سامنے ہی ہاتھ "
میں ایک کتاب لیے کھڑا تھا غالباً اسے پڑھ رہا تھا۔

جی بھابھی! وہ متوجہ ہوا۔ مگر زرباب کے نگاہ کا ارتکاز اب وہ کتاب تھی جو "
"وہ بند کر کے بستر پر رکھ رہا تھا۔

"بھابھی! اسے خاموش پا کر مخاطب کیا تھا تو چونکی۔"
وکیل بھی ادب سے شغف رکھتے ہیں مجھے آگاہی نہیں تھی بھئی.. وہ"
"سمبھلی تھی کچھ تھا جو اُسے الجھا رہا تھا۔

''کیا یہ کتاب وہ ہی تھی جو اس نے دیکھی تھی؟''

ارے کہاں بھابھی مجھے قطعی شوق نہیں۔ ''دراب ہنس پڑا۔''
پھر! زرباب نے اس کے چہرے پر نگاہ جمائی مانو استفسار کیا تھا۔

''یہ مجھے تحفہً بھیجی گئی ہے۔''
اوہ! تو بات یہاں تک آن پہنچی ہے مجھے تو خبر تک نہ ہوئی یا مجھے اس قابل ''
''نہیں سمجھتے کہ... زرباب نے ذہن میں آئے خیال کی تردد کی تھی۔

ایسی بات نہیں ہے بھابھی! آپ کے بغیر تو میرا کام ہی مکمل نہیں ہونا۔''
آپ ہی تو سب کو منائیں گی۔ ''دراب کے فقروں پر وہ تھمی۔
''مگر یہ تحفہ مجھے کسی اور کی جانب سے ملا ہے۔ ''
کون ہے وہ؟''اس کے استفسار پر کاندھے اچکا گیا۔''

''اس کا تو نہیں علم مجھے اور میں نے خبر کرنے کی کوشش بھی نہیں کی۔''

مطلب !اسے تجسس ہوا تھا۔

کوئی گمنام لڑکی ہے جو مجھے یہ سب بھیجتی ہیں۔یہ کل ہی آیا ہے..اور یقین'' کریں ناجانے وہ مزاج تک کیسے رسائی پاتی ہیں یہ کتاب بہت عمدہ ہے۔

میرے مزاج جیسی۔وہ کہہ رہا مگر زرباب نے میز پر رکھی چٹ اٹھائی تھی جو

''غالبا دراب نے کتاب سے ہٹا کر وہاں رکھی تھی۔

یقین و گماں میں یقین کی جیت ہوئی تھی۔''زرباب چونک اٹھی تھی۔''

''یہ...یہ چٹ کس نے لکھی در؟ایک زرہ ابھی بھی شک کا تھا۔''

ایسی تحفے کے ساتھ آئی تھی بھا بھی کیوں؟''وہ گویا ہوا۔''

نہیں.. نہیں کچھ نہیں وہ سمبھل گئی تھی جو خود کو چھپا رہا تھا اسے یوں عیاں''

''نہیں کرنا تھا۔

”خیر آپ کسی کام سے آئی تھی۔“

ارے ہاں میں بھول گئی۔اس نے چٹ واپس رکھ دی۔امی اور رانیہ کو جملیہ خالہ کی جانب جانا ہے تم چھوڑ آؤ۔

اوکے ! آپ نہیں جا رہی ہیں۔ان کی تو نواسی کا شاید عقیقہ ہے نا... دراب نے موبائل اٹھاتے کہا۔

نہیں ! وہ رکیں گی۔ بابا بھی شہر سے باہر ہیں گھر میں کوئی تو ہو۔زرباب ٹال گئی تھی جب کہ وجہ دوپہر میں ہوا انکشاف تھا۔

عرشمان اور وثقیٰ کی باتیں درست تھی اسے بالاج سے بات کرنی چاہئے تھے۔وہ بالاج کے آنے سے پہلے فقروں کو ترتیب دینا چاہتی تھی، سمجھنا چاہتی تھی۔

وقت کی رفتار تیزی سے بڑھ رہی تھی عشاء سے فارغ ہو کر اس نے کمرے"
"میں لگی گھڑی کی جانب نگاہ کی جو گیارہ کے ہندسے پر تھی۔
انتظار واقعی جان لیوا ہوتا ہے۔"زرباب نے گہری سانس لی تھی کچھ عجیب"
سی بے چینی تھی جو دل میں آن بسی تھی۔

"بالاج کو گھر کب کا لوٹ آنا تھا مگر ابھی تک ان کے آمد نہیں ہوئی تھی۔ "
سامنے میز پر رکھا موبائل اٹھا کر اُس نے نمبر ملایا مگر دوسری جانب سے"
"رابطہ موصول نہ ہونے کے اطلاع ملی تھی۔یہ کوئی پانچویں بار کا عمل تھا۔

حیرت ہے بالاج تو کبھی اپنا فون بند نہیں کرتے..اور انہیں تو غالباً ساتھ "
"بجے تک آجانا تھا۔وہ متفکر ہی ہوئی تھی۔شاید کوئی ایمرجنسی آگئی ہو۔

پر ایسا ہوتا تو وہ بتا دیتے، وہ کبھی اطلاع دیے بغیر نہیں رکتے اور پھر فون بھی تو بند ہے کہیں او پی ڈی میں نہ ہوں؟ اس نے اضطراب میں گھر کر ہسپتال کا نمبر ملایا تھا۔

ہیلو! ڈاکٹر بالاج کہاں ہیں؟" نکا یک استفسار کیا تھا۔"

جی میم! وہ تو چلے گئے ہیں.. وہ تو سرجری کے لیے آئے تھے ہو گئی تھی تو "
چلے گئے۔ مقابل سے آواز ابھری تو اُس کی وجود میں سرسراہٹ ہوئی۔

"... تم دیکھو شاید وہی ہوں"

معذرت ڈاکٹر زرباب.. مجھ سے کہہ کر گئے تھے کہ وہ گھر جا رہے ہیں "
اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو بلوا لیا جائے.. ان کی آج ٹائیٹ شفت تھی نا اس
" لیے۔

ٹھیک ہے! مزید کیا کہتی فون بند کر دیا مگر وجود میں خوف سا جاگ اٹھا۔

کچھ لمحے مزید سر کے تھے، کمرے سے لاؤنج تک کے کئی چکے وہ لا چکی تھی۔
دراب بھی واپس نہیں لوٹا تھا اب تک اور توقیر صاحب تو تھے ہی نہیں۔اب
وہ اکیلی متردد سے تھی کسی کو فون بھی نہیں کر سکتی تھی۔
ایک بار پھر فون اٹھایا تھا کہ کال کرے اس سے پہلے ہی وہ بج اٹھا۔شناسا نمبر
اسکرین پر چمک رہا تھا..دل بری طرح ڈھرکا۔

ہیلو!کان سے لگائے تعجیل میں کہا گیا تھا۔مگر دوسری جانب جو خبر ملی تھی "
وہ اس کے وجود سے سانس کھنچ گئی تھی...لبو سے ایک قفرہ تک ادا نہ ہوا..
مزید کیا کہا گیا اُسے علم نہ ہوا۔سماعتوں میں فقرے گونجے تو بس یہ کہ جس کا
یہ موبائل ہے ان کا حادثہ ہو گیا ہے۔

وہ مجسمہ ہی تو بنی ہوئی تھی..بس انکھوں سے گرتے اشک بتاتے تھے کہ "
"اس میں حرکت ہے۔

ایسا نہیں ہو سکتا ! بالاج.. لبوں سے سسکی نکلی اور وہ چہرا چھپا کر زر قطار"
رو دی۔اس لمحے زر باب کو لگا تھا اس کا دل، وجود سب ایک ہی جھٹکے میں
ویران ہو گئے ہوں۔وہ تو ان کی محبت میں پور پور ڈوبی ہوئی تھی بس اسے ہی
احساس نہ تھا۔
وہ بالاج کے بغیر نا مکمل تھی۔دو مسکراتی ہوئی کتھی نگاہیں اس کے تصور میں
" ابھری تھی اور رونے کی شدت میں اضافہ ہوا تھا۔

ناجانے کتنا وقت بیتا تھا، بیتا بھی تھا یا نہیں۔وہ حواس میں ہوتی تو حساب"
"رکھتی۔
عرش ! بے قابو ہوتے اسے پہلا خیال یہ ہی آیا تھا ورنہ دل پھٹنے کے در پر"
"تھا۔

لڑکھڑاتے قدم، مضطرابی حالت میں سسکتے ہوئی دو قدم پر رکھا فون"
اٹھانے کے لیے بڑھی تھی۔جب.. کوئی آواز اس کے سماعت سے
"ٹکرائی۔

یہ آواز! ہاں وہ جانتی تھی اس پکار کو۔خیال آیا اور اگلے ہی لمحے وہ مسلوب"
" الحواس باہر کی جانب ڈوری تھی۔

لاؤنج میں وہ سامنے ہی تو کھڑے تھے۔سفید شرٹ اور سیاہ پینٹ میں کوڈ"
کو ہاتھ میں تھامے تھکے تھکے سے معلوم ہو رہے تھے۔غالباً ملازمہ سے کچھ
"پوچھ کر وہ اب کمرے کی جانب ہی آ رہے تھے۔

جب وہ دیوانہ وار ڈورتی ہوئی آئی تھی اور روتے ہوئے سیدھے بالاج سے"
"معانقہ ہوئی تھی۔

"یہ انتہائی غیر متوقع عمل تھا۔زرباب کے اس عمل پر وہ ساکت وجامد ہی تو
رہ گئے تھے۔یہ تصور تو کبھی خواب کی کیفیت میں بھی پر ذہن پر نہیں ابھرا
تھا۔کجا کہ حقیقت بن کر ان کے سامنے اکھڑا تھا۔"

"اور وہ بے پرواسی سسکتے ہوئے انہیں اپنے حسار میں قید کیے ہوئے تھی۔
مانویوں کہ گرفت چھوٹی اور یہ منظر خواب نما ہو جائے گا۔"

"یوں بھی کوئی کسی کے ساتھ کرتا ہے بھلا۔ایسے الوپ ہو جانا میرا وجود کس
قدر تباہ ہو گیا تھا آپ کو اندازہ بھی ہے۔غصے کی کیفیت میں کہہ رہی تھی
جب کہ بالاج ابھی تک بس متغیر سے کھڑے تھے۔ان کے وجود میں بھی
کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی وہ تو اس لمحے میں قید تھی"

اس فون کال نے میری جان سوا کر دی تھی بالاج۔ اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو"
میرا کیا ہوتا۔ آپ ٹھیک ہیں نا، آپ کو کچھ ہوا تو نہیں۔ بالاج سے جدا ہوتی
اب وہ کبھی ان کے ہاتھ تھام کے دیکھتی کبھی ان کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہی
تھی۔ "بالاج کے لبوں پر تبسم نے بسیرا کیا وہ کتنی خوبصورت لگ رہی تھی
"انہیں۔

"زرباب! بالاج بس ایسا ہی کہہ سکتے تھے۔"

"آپ کچھ مت کہیں! ایک، یک حرف بھی آپ کے لبوں سے اب ادا نہ ہو۔"
"پہلے میرے سوال کا جواب دیں۔
"کہاں تھے آپ فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے اور وہ حادثہ۔"
ایک بار پھر اُس کی آنکھیں چھلک پڑیں فقرے ٹوٹ گئے اور وہ ان کے"
"سینے میں منہ چھپا گئی۔
"کس قدر ہولناک تھا وہ تصور۔ "اب وہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔"

بتادوں گا مگر پہلے آپ رونا تو بند کریں۔ مجھے کچھ نہیں ہوا ہے۔ ''فہم میں'' لوٹتے ہولے سے زرباب کے سر پر ہاتھ کر رکھ کر تسلی فراہم کی تھی جو ابھی ''بھی سسک رہی تھی۔

ڈاکٹر بدر کا فون آیا تھا۔ ایمر جنسی کیس تھا تو انہیں کے ساتھ چلا گیا تھا۔ میرا'' فون ان کی گاڑی میں ہی رہ گیا تھا۔ کسی نے شاید غلطی سے میرے فون سے آپ کو فون کر دیا ہو گا۔

افف بہت معذرت بے خیالی میں موبائل رہ گیا مجھے خیال نہیں رہا کہ آپ کو اطلاع کر دوں کے دیر ہو جائے گی۔ آپ پریشان ہو گئی بہت معذرت وہ کچھ ''شرمندہ سے ہوئے تھے۔

ہاں ! آپ کو کہاں فکر یا خیال کہ مجھ تک خبر پہنچانا ہے کہ نہیں.. میں کون"
"سا آپ کی زندگی میں اہمیت رکھتی ہوں۔
ضروری تو نہیں کہ میرے طرح آپ کو بھی محبت ہوئی ہو۔ نروٹھے سے"
"انداز میں ان سے دور ہوتی اظہار کر گئی تھی۔
جو فقرے وہ کب سے ترتیب دے رہی تھی وہ یوں ہی رواں ہو جائیں گے "
کہاں علم تھا۔ "جب کے دوسرے جانب بالاج متعجب سے کھڑے رہ گئے
"تھے۔ ٹھنڈی ہوا کا جھونکا تھا جس نے ان کے وجود کو اپنے حصار میں لیا تھا۔

افف ! یہ آج مجھے تباہ کرنے کے درپہ ہیں... "وہ تصور میں گویا ہوئے"
تھے۔

جھوٹ کہتی ہیں! ریاو وثق کہ آپ محبت قفس میں قید ہیں۔ بالکل نہیں"
مجھے انحراف ہے... محبت کرنے والے ایسے تو نہیں ہوتے۔"ایک بار پھر وہ
ان کے جانب دیکھتی خفا سے گویا ہوئی۔

تو آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں؟" بالاج نے استفسار کیا تھا۔مانو انہیں "
محسوس ہوا وہ اوسان باختگی میں کہہ رہی ہو۔

ہاں مگر آپ نہیں کرتے۔ نگاہ اٹھا کر بہت واضح سے کہتی کمرے کی جانب"
بڑھ گئی۔" بالاج کا گمان پل میں دور ہوا۔ وہ ہوش میں تھی اور ان کے ہوش
اڑانے کے درپہ تھی۔ تمام تھکن پل میں دور ہو گئی تھی ان کی۔

آپ سے کس نے کہا؟'' وہ اس کے پیچھے آئے تھے۔ وہ جو بیڈ پر بیٹھ گئی ''
تھی نم نگاہ اٹھا کر ان کی جانب دیکھا وہ بالکل اس کے سامنے آ کھڑے ہوئے
تھے۔

زندگی انہیں وہ عطا کر گئی تھی جس کی تمنا کب سے ان کے قلب میں تھی''
''رب نے بہت عمدہ طریقے سے نوازہ تھا۔

جیسے مجھے علم ہی نہیں.. میں ہی کم عقل ٹھہری اپنا دل سامنے رکھ دیا۔ وہ''
ہنواز خفا تھی۔

زرباب، زرباب! کیا ہیں آپ۔ ''انہوں نے اُس کا ہاتھ تھام کر کھڑا ''
کرتے کہا تھا۔ لہجے میں جہاں تھا ان کے۔

آپ جانتی ہیں اس لمحے کا منتظر میں کب سے تھا۔آپ کو فہم نہیں کے کیسے"
اتنا عرصہ میں نے خود کے جزبات پر پہرے بیٹھائے ہیں۔آپ میری محبت،
میری خواہش، میری زندگی سب ٹھہری ہیں ہانم۔وہ محبت سے اس کے
"شانے تھامے کہہ رہے تھے۔

جس لڑکی سے پہلی نگاہ میں محبت ہوئی تھی وہ آپ تھی۔یہ جو بھنور ہے نا"
اس نے میرا سکون چھین لیا تھا وہ اس کے گال پر انگھوٹھا پھیرتے دھیرے
سے ہنس دیے۔
زرباب نے نگاہ بھر کر انہیں دیکھا تھا۔ان کی آنکھوں میں رقم تحریر سچی
تھی۔زرباب کے دل میں سکون سا اترا تھا۔
اسی لیے آپ مجھے بار بار مسکرانے کو کہتے ہیں۔وہ مسکرادی۔
اور آپ مجھے ہانم کیوں کہتے ہیں؟

مجھے اچھا لگتا ہے آپ کو اسے پکارنا۔ آپ جانتی ہیں جیسے پانے کے لیے میں نے رب سے دعائیں کی وہ آپ ہیں.. اور جیسے عین موقع پر میرا کر دیا گیا وہ آپ ہی تو ہیں۔ بالاج مانو اپنا دل نکال کر زرباب کے سامنے رکھنے لگے۔

وہ ان کے دھیمی نرم آواز میں کھونے لگی تھی۔

میں نے آپ کا انتظار کیا زرباب، کہ آپ خود مجھ تک آئیں دل سے آمادہ ہو" کر آئیں۔ ہولے سے اس کے ساتھ بیٹھی انہوں نے اس کے ہاتھ پر مہر ثابت کی تھی وہ لمحوں میں گھبرا گئی شرم سے نگاہ بوجھل سے ہو گئی حیا کے پردہ نگاہ کو جھکا گئے تھے۔ لب مسکرائے تو گال کا گڑھا مزید گہرا ہو گیا اور بالاج کا حوصلہ تمام۔

"وہ رات دونوں کے لیے نئی داستان رقم کرنے لگی۔

عرش تم نے انکار کیوں نہیں کیا پندرہ دن کا کہہ رہے تھی اب دو ماہ کے لیے راضی ہو گئے تم۔ وثقیٰ بھیگی لہجے میں کھڑی اسے سامان باندھتے دیکھ رہی تھی۔

وثقیٰ! یہ سینیرز کا فیصلہ ہے اور پھر مجھے بھی تو موقع مل رہا ہے خود کو بہتر ثابت کرنے کا۔ ملیشاء کی یونیورسٹی میں پندرہ دن کے لیے پڑھنا کیا یہ کسی کامیابی سے کم ہے۔ اور دیکھنا یوں چٹکی میں گزر جائے گا یہ وقت۔ عرش نے تھم کر اسے دیکھا۔

میں جانتی ہوں سب مگر پتا نہیں کیوں میرا دل عجیب سے وہموں کا شکار ہو چلا ہے مانو کچھ ان چاہا ہونے والا ہو۔
تم جانے سے پہلے تایا جی سے بات کر لیتے۔ نا جانے کون سا خوف اسے ستاتا رہے تھے۔

وثقیٰ! تم متفکر نہ ہو...ارادہ باندھا تھا بابا سے بات کرنے کا مگر مجھے وقت"
"مناسب نہ لگا۔
خیر تم پریشان نہ ہوں میں لوٹ آؤں پھر فوراً بات کروگا کہ محترمہ وثقیٰ خانزادی کو مجھ سے منسوب کر دیا جائے کہ ان کا بھی میرے بغیر گزارا نہیں۔ عرش کے انداز میں شرارت تھی۔ وجہ بس اس کا موڈ بہتر کرنا تھا۔

عرشو میں سنجیدہ ہوں! وہ خفگی سے گویا ہوئی۔ مجھے عجیب سا وہمہ ہو رہا ہے پہلے تو کبھی نہیں ہوا۔ زرباب والا معملہ تو میری ذہن سے محو تھا مگر اب بار بار وہ واقعہ میرے ذہن میں ابھر رہا ہے جو مجھے مضطرب کر رہا ہے۔
ارے تم بہت سوچ رہی ہو اس لیے۔ خیر اسمائیل بھائی کو تو علم ہے نا پھر بھابھی بھی ہیں۔ اس نے مسکراتے ہوئے تسلی دیتے کہا تو وثقیٰ نے گہری سانس لے پر بس سر ہلا دیا۔

افف ! آپ نے مجھے کیسا بے بس کر دیا ہے دراب۔ یہ جانتی ہوئے بھی"
آپ مجھے تلاش نہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو سروکار ہی نہیں ہے کہ کسی کو آپ
"نے محبت کی قفس میں قید کرر کھا ہے۔
مگر آپ بھی تو قصوروار نہیں میں ہی ہوں آپ کی جانب کھنچی چلی جارہی"
ہوں۔ میرا وجود تباہی کے زد میں آگیا ہے مگر پروا قطعی نہیں مجھے۔ ریاط نے
"گہری لے کر ٹائی پن کو کیس میں رکھا۔
مگر میں کیا کروں دراب ! محبت، حصول کا سوچ کر تو نہیں ہوتی۔ یہ تو"
"عبادت کی طرح ہے۔ بس کیے جاؤ۔
میں بھی آخری حد تک کوشش کروں گی۔ بے نشان ہی مقدر ٹھہرا تو"
ٹھیک ہے میرے کچھ نشان تو آپ کے پاس ہوں گے۔" دو موتی ٹوٹ کر
اُس کے گال پر آ گرے تھے۔ کھڑکی کے پاس رکھی میز پر اس نے کیس رکھا

نگاہ دور ادھے چاند پر پڑی تو اُسے اپنا دھورا عکس اس میں بھی دیکھائی دیا تھا۔
کھڑکی پر پردے برابر کرتی وہ پلٹی تھی کہ زرباب کو کھڑے پایا۔

ارے زرباب! آپ کب آئیں وہ لمحے میں خود کو سمبھال چکی تھی"
"مسکراتے ہوئے کہا تھا۔
".. مانی سے ملنے آئی رات کو جارہا ہے ناوہ"

تم جانتی ہو ناریا! تمہاری لکھاری بہت خوبصورت ہے۔"
یک دم ہی زریاب نے کہا تھا۔اور خاص کر جب تم خطاطی میں لکھتی ہو۔"
ریاط نے الجھ کر اسے دیکھا تھا۔
کتاب بہت اچھی تھی دراب کو بہت پسند آئی تھی۔"زرباب اس پر حملہ ہی"
تو کر رہی تھی اور اس کے فقروں پر ریاط حالت نزع کی ہی تو ہو گئی تھی۔

زرباب کی نگاہ نے اس منظر کو بہت غور سے دیکھا تھا وہم پر سچ کی مہر لگ گئی"
"تھی۔

یعنی میرا گمان یقین ہے تم ہی ہو جو در کو خفیہ تحائف بھیجتی ہو۔"اس بار"
سوال نہیں تھا بتایا گیا تھا۔"ریاط کا سانس تھم سا گیا اس نے سختی سے آنکھیں
میچ کر کھولیں۔

آپ کو...کیسے...ریاط کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔مگر حالت میں کوئی فرق "
نہیں آیا تھا۔
"تمہیں ہمیں بتایا چاہئے تھا ناریاط۔زرباب نے اس کو نرمی سے کہا تھا۔"
بتانے جیسا کچھ ہے ہی کب،زرباب یک طرفہ جزبات کے سمندر میں"
"ڈوبی ہوئی ہوں۔

مگر آپ کو علم ہو گیا تو کیا؟ نگاہوں میں خوف لیے وہ تعجیل میں زرباب کے
"نزدیک ہوئی کئی خوف تھے جو یکایک وجود سے لپٹ گئے تھے۔

نہیں! دراب کو خبر نہیں ہوئی ہے وہ تو کچھ وقت پہلے در کے پاس ایک"
کتاب دیکھی تھی وہ کتاب میں نے تمہارے ہاتھ میں بھی دیکھتی تھی۔
لکھائی کی پہچان ہے مجھے۔ پھر اسی سے علم ہوا کہ کوئی اُسے تحائف بھیجتا ہے۔
بس کڑی جڑ گئی۔
مجھے وقت میسر نہ ہو سکا تھا گھر اور ہسپتال میں کچھ الجھی ہوئی تھی یہاں آنا
بھی زیادہ نہ ہوا۔" ریاط کی استفسار کرنے پر زرباب نے مفصل جواب دیا
تھا۔
ریاط گہری سانس لے کر رہ گئی۔ لگتا ہے سب اس راز کو پالیں گے سوائے"
"آپ کے۔

مگر ریاط ! اس طرح تم کیا کر لو گئی ؟'' اگر پسند کرتی ہو تو کسی کو تو اعتماد میں'' لیتی۔ زرباب کا سوال اب بھی وہ ہی تھا۔

میں چاہتی تھی دراب مجھے ڈھونڈیں، تلاشیں مجھے میری شدت میں سچائی'' ہوئی تو ان کا دل بھی میری جانب متوجہ ہو جائے گا۔ مگر انہیں مانو کوئی ''سروکار ہی نہیں۔ ریاط کا لہجہ گلوگیر ہوا۔

مگر کیا تم نے اس جانب توجہ دی کہ وہ تم تک پہنچ جاتا اور ایسا ہے بھی دراب'' ایک جست میں تم تک رسائی پا سکتا ہے وہ بس تحائف بھیجنے والے کو تلاشنا ''نہیں چاہتا ہے۔

''تو ریاط کیا کہتی تم... جھولی پھیلا دو گی کہ محبت تمہیں دان کر دی جائے۔'' نہیں زرباب ! محبت بھیک میں مانگے جانے والا جزبہ تو نہیں وہ تڑپ کر بولی'' تھی۔ ''میں جانتی ہوں یہ ممکن نہیں ہے۔

''پھر! کیا کرو گی تم؟''

میری عقل یہاں تمام ہے۔مجھے آگاہی نہیں جب دراب کو حقیقت'' دریافت ہو گی تو میں کیا کروں گی۔ مگر میں نے رب سے مانگا ہے انہیں۔ راستہ بن جائے گا مجھے یقین ہے ریاط کے لہجے میں اتنا یقین تھا کہ وہ لب بستہ ''ہو گئی۔

تم کہوں تو میں بات کروں؟''کچھ لمحوں بعد وہ سوچ کر گویا ہوئی۔'' نہیں!!آپ دراب سے کوئی بات نہیں کریں گی۔'' ''میں انہیں بتاؤں گی مگر تب جب وہ مجھ تک پہنچ جائیں گے۔

اور اگر وہ کبھی نہ آیا تو؟''زرباب کو اس مخبوط الحواس لڑکی کی سمجھ نہیں'' آئی تھی ایک جانب پانا چاہتی تھی دوسری جانب خود کو پوشیدہ رکھنا۔

میری قسمت!"کندھے اچکا کر کہہ گئی۔"

اچھا ٹھیک ہے مگر جب بھی میری ضرورت ہو گی تم مجھے کہو گی زرباب نے"
"کہا تو وہ سر ہلا گئی۔

کیا ہوا ہے بھئی! کیا ابھی تک اپنی لاحاصل محبت کا روگ لیے بیٹھی ہو۔ "
مگر جب بیج بوئے ہی کیکٹس کے ہوں تو گلاب کی کیا توقع کرنا۔ "التمش ہاتھ
میں تھامے موبائل پر نگاہ دوڑاتے استہزا سا کہتا مشعل کے سامنے آن بیٹھا
تھا۔

بس کر دو التمش ! کیوں طنز کے تیز چلاتے ہو۔ سب کچھ تمہاری مرضی"
سے ہو تو گیا ہے۔ وہ سختی سے گویا ہوئی تھی۔ التمش کسی تلوار کی مانند اس کے
سر پر آن لٹکا تھا۔

ابھی تو میں نے کچھ چاہا ہی کہاں ہے مشعل بی بی اور کیا تمہیں آگاہی ہے کہ"
میری چاہ کیا ہے وہ تمسخر سے کہتا مزید اس کے نزدیک ہوا تھا۔" مشعل نے
چونک کر دیکھا تھا؟

تمہاری زندگی کو جہنم بنا دینا..." اس کے لہجے میں کاٹ تھی اس لمحے مشعل"
کو اپنا وجود دکھتا ہوا محسوس ہوا۔

تم ایسا کچھ نہیں کر سکتے سمجھے۔ خوف کے اثر کو زائل کرتی وہ سخت لہجے میں ''
گویا ہوئی تھی زندگی میں پہلی بار مشعل کی تیاری، سوچیں اور پیش بندی
''دھری کی دھری رہ گئیں تھی۔

اچھا تم دوستی کے پیراہن میں انتقام لے سکتی ہو، بدگمان کر سکتی ہو، میری ''
زندگی تباہ کرنے کے درپہ ہو سکتی ہو اور میں کچھ نہیں کر سکتا۔ ''یہ انصاف
ہے تمہاری عدالت کا۔ وہ استہزاء سا ہنس دیا۔

اچھا تو تم خود کیا کر رہے ہو رشتہ ازدواج کا سہارا لے رہے ہو۔ ''وہ بھی ''
ترکی بہ ترکی بولی۔
التمش کو تمہیں سزا دینے کے لیے کسی سہارے کی ضرورت قطعی نہیں ''
مشعل صاحبہ۔ مگر ہاں ایک بات یاد رکھو جب حقدار حق رکھتا ہے تو شکایت
کہیں درج نہیں ہوتی۔ ''وہ مشعل کی روح تک میں سنسناہٹ اتار رہا تھا۔

بازی لگانے کے لیے میرا انتخاب نہایت ہی غیر موضوع تھا مشعل...اور"
تمہارا ایک مہرا ہٹا اور تم کھیل کے آخری پڑاو میں بری طرح شکست کھا گئی۔
اور یہ مات تم زندگی بھر یاد رکھو گی۔"زہر میں ڈوبے فقرے تھے جو مشعل
کی سماعتوں میں انڈیلے جا رہے تھے۔
اتنا وقت کافی ہے تمہارے تنفس کی بحالی کے لیے جلد ہی تم التمش کے بنائی
ہوئی قفس میں ہو گی۔ سختی سے اس کے جبڑے کو پکڑے وہ قہر بھرے لہجے
میں کہتا چلا گیا...اور اس لمحے مشعل کو آگاہی ہوئی تھی اپنے ہی لگائی آگ میں
کیسے جلتے ہیں۔
عرشمان یوں ناراض ہوا تھا کہ اب تک تکلم نہ کی تھی۔وثقیٰ اور ریاط"
ضرورت سے زیادہ بات نہ کرتی۔وہ غرور سے سب کی بات کا جواب دیا کرتی
تھی آج گفتگو کے لیے ترس جاتی۔ہاں ان سب نے ایک مہربانی کی تھی کہ
"کسی کو آگاہ نہ کیا تھا اس کے کارنامے سے۔

عرشم! میری یاد بھی تمہیں تب ہی ستاتی ہے جب ولیٰ سے کوئی بات" منوانا ہو یا وہ تم سے ناراض ہو گئی ہو ویسے تو جب سے گئے ہو ایک دو بار کے علاوہ مجھے فون نہیں کیا۔" خاصی چڑے ہوئے انداز میں اس کی آواز ابھری تھی۔

اچھا معاف کر دو بھئی! مگر ابھی میری پریشانی دور کرو۔ وہ مجھ سے خفا ہو بیٹھی ہے۔ قسم سے میں پندرہ دن کے لیے ہی آیا تھا اب انہوں نے مزید روک لیا تو میں کیا کرتا بھئی۔" وہ واقعی کچھ متردد تھا۔

اچھا تم پریشان نہ ہو۔ میں بات کرتی ہوں مگر یہ تو بتاؤ اب کب تک آؤ" گے؟" ڈھیڑ ماہ سے زیادہ کا وقت ہو گیا ہے۔

فلحال کچھ نہیں کہہ سکتا کچھ دن تو لگیں گے ٹیسٹ وغیرہ بھی چل رہے ہیں تو ..."وہ گویا ہوا تھا۔

ابھی تو میں سمبھال لوں گی عرشو مگر تمہاری واپس پر جو حال ہونا ہے تم" سوچ بھی نہیں سکتے وہ بخشنے والی بالکل نہیں سمجھے۔ وہ ہنستے ہوئے بولی تھی۔" بالاج نہا کر باتھ روم سے باہر آئے تو اس نے سلسلہ کام مختصر کرتے بند کیا۔

بھئی ہانم! جیتی آپ عرشمان سے گفتگو کرتی ہیں نا مجھے تو خوف سا لاحق ہو" چلا ہے کہ جب اس کی شادی ہو جائے گی تو اس کی زوجہ آپ سے خاصی جلن محسوس کریں گی۔ پھر آپ کیا کریں گی۔" وہ اُسے تنگ کرتے ڈریسنگ کے سامنے کھڑے ہوئے۔

آپ بے فکر رہیے جناب! مان کی جو زوجہ محترمہ ہوں گی ان سے میری ایسی دوستی ہو گی کہ امید یہ رکھی جا سکتی ہی کہ پھر عرش حسد محسوس کرے۔"

اچھا جی آپ کو بہت علم ہے۔" بالاج اس کے انداز پر ہنس دئے۔"
بالکل بھئی سو فیصد! وہ اٹھتے ہوئی گویا ہوئی تھی جب سر چکرایا تھا۔ وہ واپس بیٹھ گئی۔

بالاج غالباً گھڑی نکال رہے تھے ورنہ اس کا یوں واپس بیٹھنا ضرور محسوس کرتے۔

ویسے کچھ علم شوہر کا بھی رکھ لیا کریں کہ وہ کیا چاہتا ہے؟" وہ اب مڑ کر " محبت سے بولے تھے اتنی دیر میں وہ سمبھل گئی تھی۔

یہ آگاہی مجھے نہیں... قدرے مشکل سا کام ہے یہ تو۔ ''زرباب نے لبو پر در'' آیا تبسم روکا تھا۔

ارے آپ کو نگاہوں میں رقم محبت کی تحریر سمجھنا دشوار عمل لگتا ہے جب'' کہ ہماری نگاہیں تو الفت میں ڈوبی رہتی ہیں۔ وہ اس کی شرارت سمجھتے شوخ ہوئے تھے۔ ہاتھ بڑھا کر گال پر انگلی پھیرتے کہا تھا۔

افف ! ایسی گفتگو کرنا کہاں سے سیکھتے ہیں آپ ؟'' وہ بولی تو ان کا قہقہہ فضا '' میں گونج اٹھا۔

''بھئی محبت کرنے والے اس ہنر سے مالا مال ہوتے ہیں۔''

''ویسے کیوں نہ کہیں باہر جایا جائے آج... موسم بھی خاصی خوشگوار ہے۔''

ہمم !اب کی نا آپ نے شاندار بات... چلیں پھر آج کسی اچھے بعام خانے"
چلتے ہیں وہی جو سمندر کے ساتھ ہے۔زرباب نے پل میں منظوری دیتے
"فرمائش بھی کر ڈالی۔

اب بھئی آپ راضی تو بندہ تیار چلیں پھر جلدی سے تیار ہو جائیں میں جب"
"تک ایک فون کر لوں۔

طبعیت میں عجیب سی بے چینی تھی۔ہلکی سی حرارت بھی محسوس رہی تھی"
"اسی لیے ہسپتال سے چھٹی کر لی تھی۔
لاؤنج میں موجود کچھ دیر پہلے وہ جہاں آرا کے ساتھ چائے کے ساتھ گفتگو
کر رہی تھی انہیں فون آیا تو وہ کمرے میں چلی گئی تو
"اس نے ٹی وی آن کر لیا۔مگر دھیان کہیں اور تھا۔

ارے بھابھی آپ آج گھر پر یا جلدی آگئی! سامنے صوفے پر دراز ہوتے"
"دراب نے استفسار کیا تھا۔
زرباب جو کسی خیال میں تھی چونک اٹھی تھی نگاہ اٹھا کر دراب کی جانب
دیکھا۔
سیاہ ٹراؤزر میں سادہ سے ٹی شرٹ پہنے وہ معصوم سا لگتا تھا کوئی پہلی نظر"
میں دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ وکیل ہے۔ چہرے پر نرم سا تبسم اس کی
"شخصیت میں اضافی نقطہ تھا۔

بھابھی! وہ مزید اس کے شخصیت کا جائزہ لیتی جب دراب نے پکارا۔
ہمم! میں تو آج یہی تھی تم آتے کے ساتھ ہی سو گئے تھے۔ وہ سمبھل کر
متوجہ ہوئی۔
ہاں رات بھر کا جاگا ہوا تھا بس تھک گیا تھا اچھا اگر آپ فرصت سے ہیں تو"
مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے مگر پہلے آپ وعدہ کریں ناراض

نہیں ہوں گی۔ کئی وقت سے سوچ رہا تھا مگر حوصلہ نہ ہوا۔ ''سر گوشیانہ سے
''لہجے میں کہتے وہ اٹھ کر اس کے نزدیک بیٹھ گیا۔
''لگتا ہے کوئی خاص بات ہے بھئی.. زرباب بھی مکمل متوجہ ہوئی تھی۔''

بات تو بہت اہم ہے اور آپ پہلی ہیں جو میرے زار میں شامل بھی ہو رہی''
''ہیں۔
افف در! کیوں تجسس قائم کرتے ہو کہو نا کیا بات ہے۔ زرباب متجسس ہی''
''تو ہو گئی تھی۔ فوراً خفگی سے گویا ہوئی۔

پر وعدہ آپ ابھی بھائی کو نہیں بتائیں گی۔ ''دراب گویا ہوا تھا۔''
اچھا ٹھیک ہے۔ ''وہ راضی ہوئی تو دراب بھی لفظ ترتیب دینے لگا وہ منتظر''
''سی اسے دیکھنے لگی۔

مجھے ! مطلب کہ وہ... دراصل... میں کسی کو پسند کرتا ہوں۔اور شادی کا"
خواہشمند ہوں۔دراب کے لبوسے ادا ہوئے فقرے زرباب کو چند پل منجمد
"کر گئے تھے کسی کا وجود اُس کی نگاہوں میں آن بسا۔

میں نہیں جانتی کب ہوا، مگر اب دراب میرے قلب میں بستے ہیں"
زرباب "ان جملو کی بازگشت گونجی تھی اس کی سماعتوں میں۔
آپ میری مدد کریں گی نابھا بھی!" دراب کی پکار اُسے حال میں لائی۔"
ہاں! مگر اپنے بھائی سے کیوں مخفی رکھ رہے ہو اور ایک سیکنڈ مدد کیسے درکار"
"ہے وہ سمبھل چکی تھی دراب کے فقروں پر توجہ طلب ہوئی تو الجھی۔
وہ مزاق بنائیں گے کہ وکیل ہو کر ایک لڑکی سے اظہار محبت کرنے سے"
ڈرتے ہو۔جب کہ وہ محترمہ سے ڈرنا بنتا ہے۔" وہ دھیرے سے ہنس دیا۔
کون.. کون ہے وہ لڑکی؟" زرباب کے دل میں ایک امید کا جگنو ٹمٹمایا تھا۔"

وہ! آپ کی کزن... وثقیٰ۔ دراب کے لفظ تھے یا کوئی بم جو زرباب کے
وجود پر گرا تھا۔ وہ مانو ساکت و جامد ہی تو رہ گئی تھی کتنے ہی پل وہ مژگان تک
نہ جھپکا سکی تھی۔

پہلی بار انہیں گاڑی میں لفٹ فراہم کی تھی اور وہ مجھے متوجہ کر گئیں۔ بے
پرواہ، مگن سی۔ مگر میں نام تک نا جان سکا تھا بس پھر قسمت مہربان ہو گئی اور
بھائی کا رشتہ ہو گیا تو ملاقات ہو گئی۔ وہ دھیرے دھیرے کہانی پر سے پرت
اتار رہا تھا۔ اور زرباب لب بستہ بس اُسے سن رہی تھی اس میں اتنا حوصلہ
بھی تھا کہ روک دیتی۔

وہ ہم راز تھی وثقیٰ و عرشمان کی محبت کی، وہ رازدار تھی ریاط کی معصوم
محبت کی، اور اب وہ دراب کے محرم راز بن رہی تھی۔ مشکل امر تھا بہت
دشوار مگر یہاں اسُے باندھ باندھنا تھے۔

بھابھی! آپ ان سے بات کریں.. انہیں آگاہ کر دیں میرے جزبات سے"
یقین کریں میں نے بہت کوشش مگر حوصلہ مجتمہ ہی نہ کر پایا آپ میرا پیغام
"ان تک پہنچا دیں نا۔ وہ معصومت سے گویا ہوا۔

معملہ الجھ جو گیا تھا۔ کسی ایک کا ادھورا رہنا تو طے تھا۔ مگر دراب کو"
سمبھالنے کے لیے کوئی اپنا دل ہاتھ میں لیے بھی تو بیٹھا تھا۔ اور اگر دراب
کے خواہش پوری کی جاتی تو تین زندگیوں کا بکھرنا تو طے تھا اور خوش دراب
"بھی تو نہ رہتا۔

دراب! بہت مشکل سے زرباب حلق سے کھینچ کر آواز لائی تھی۔ مگر اسی "
لمحے بالاج لاؤنج میں داخل ہوئے تو زرباب کے فقرے لبو میں رہ گئے۔
السلام و علیکم بھائی! وہ متبسم سا گویا ہوا۔ "

اس وقت گھر میں کیسے دیکھائی دے رہے ہو بھئی.. جواب دیتے انہوں نے استفسار کیا تھا۔

اللہ اللہ کر کے تو فرصت ملتی ہے بھائی.. ''وہ مصنوعی خفگی سے گویا ہوا اسی لمحے اس کا موبائل بج اٹھا تو وہ فون کان سے لگاتا چلا گیا۔

جی تو ہانم ! کیسی ہیں آپ ؟'' بالاج نے نگاہ بھر کر متبسم سے اس کی جانب دیکھتے کہا۔

مجھے کیا ہونا ہے میں تو بالکل ٹھیک ہوں.. ''وہ مسکرادی۔''

اچھا! دیکھائیں صبح تو کچھ حرارت سی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ ہاتھ تھام کر'' ''دیکھنے لگے۔

''ہاں آرام کر لیا تھا اب ٹھیک ہوں ؟ ''

اچھا چلیں آپ کپڑے تبدیل کریں میں چائے لاتی ہوں وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

اہم ہمم! ملازمہ سے کہہ دیں آپ کا بی پی مجھے ابھی لو محسوس ہو رہا ہے۔" وہ اُسے یکھتے گویا ہوئے تھے۔

ارے کچھ نہیں ہوا اب ٹھیک ہوں چلیں آپ میں لاتی ہوں وہ انہیں کہتی"

"اٹھ گئی۔" دل پر وزن سا بڑھ گیا تھا۔

تو آپ نے ماننا نہیں چلیں جائیں وہ اس کے ماتھے پر ہاتھ مارے اٹھ کھڑے

"ہوئے تو وہ سر کو نفی میں ہلاتی ہنس دی۔

ویسے بھائی صاحب ایک خواہش میرے دل میں بیدار ہوئی اگر آپ"

مناسب سمجھیں تو کیا میں کہوں۔" اسد نے ایک نگاہ اطراف میں بیٹھے لوگوں پر ڈواری تھی۔

اس میں اجازت طلب کی بات کہاں سے آئی اسد بلا جھجک کہو اپنی بات۔"""
بلال صاحب نے چائے کا کپ میز پر رکھا۔

"وہ بھائی صاحب! آپ کو دراب کیسا لگتا ہے؟"
دراب! وہ سمبھلے...اچانک دراب کے بابت اظہار رائے طلب کرنے پر
سب چونکے۔
اچھا بچہ ہے... بہترین وکیل ہے نیک سیرت مگر تم نے اچانک کیوں یہ"
"سوال کیا۔

دراصل بھائی صاحب! میں چاہا تھا کیوں نہ وثقیٰ کے لیے ہم دراب کی"
جانب نگاہ کریں سلجھا ہوا پڑھا لکھا ہے پھر ہمارا دیکھا بھی ہوا کے ان کے
گھرانے کو جس طرح زرباب ان سب کے بارے میں ذکر کرتی ہے میرے
"دل میں یہ خواہش پیدا ہو گئی۔

یہ تو بہت خوب بات کہی ہے اسد تم نے۔ ''عباس ہم خیال ہوئے تھے۔''

ہمم۔ بات تو بھلی معلوم ہوتی ہے اسد تمہاری ہم بھی چاہیں گے کہ ہماری '' بیٹی اچھے گھر میں رخصت ہو۔ ''بلال صاحب بھی نیم رضامند دیکھائی دیے '' تھے۔

مگر وثقیٰ سے اس کی رائے لے لی جائے۔ ''عباس نے کہا۔''

میرا نہیں خیال ہے بھائی وہ انکار کرے گی۔ کیا اسے خبر گری نہیں کہ '' دراب کیسا لڑکا ہے پھر زرباب بھی ہے وہاں۔ سمرین بھی راضی تھی اس '' لیے فوراً کہا۔

''ٹھیک ہے پھر ہم بات کرتے ہیں توقیر سے۔ان کا کیا خیال ہے۔''

بھابھی کیا بات ہے آپ خاموش کیوں ہیں؟عصمہ بیگم کے ساتھ بیٹھی بینا کا ردِ عمل الجھا یا تو مخاطب کیا۔

ہاں! وہ مانو چونک اٹھی تھیں پکار پر سب ان کے جانب متوجہ سے ہوئے تو نگاہ سمرین پر ٹکادی۔

میرے دل کی خواہش تھی سمرین کہ میں اپنے عرشمان کے دلہن تمہاری " دہلیز سے لوں۔انہوں نے عرصے دراز سے اپنے دل میں چھپی تمنا کا اظہار "کیا تو وہ مانو تھم سے گئ۔

ارے بھابھی! یہ تو ہماری خوش بختی ہو گی۔ عرش ہمیں بھی کم عزیز تو" نہیں۔"اسد متعجب ہوئے تھے مگر پھر مسکرا کر بولے۔

بالکل! آپ کی ہی بیٹیاں ہیں فیصلے کا حق آپ کو بھی ہے۔ سمرین نے" کہاں تو وہ متشکر سے مسکرادی۔

وثقیٰ کے لیے آپ سب دراب کی جانب نگاہ کر رہے ہیں تو میں پھر" "عرشمان کے لیے ریاط کا سوچ رہی ہوں۔" بینا نے بات مکمل کی تھی۔

یکایک ریشم کی ڈوریاں الجھ سی گئی۔ کسی کو علم کہاں تھا کہ وہ بساط کے" "مہرے غلط بیٹھا رہے ہیں۔ دلوں کو لہولہاں کرنے کے فیصلے ہو رہے تھے۔

عرش اور وثقیٰ کو میں نے اس لیے نہ کہا مجھے لگتا ہے شاید دونوں ایک" دوسرے کو بطور ہم سفر شاید قبول نہ کر پائیں۔ ان دونوں کے مابین جو دوستی کا رشتہ ہے مجھے اس لیے محسوس ہوا کہ وہ ویسے بھی شاید اس رشتے کے لیے "راضی نہ ہوتے۔

دولوگوں نے جنہیں اپنے رازوں کا امین بنایا تھا ان میں سے کوئی بھی اس"
"لمحہ وہاں موجود نہ تھا کہ ان کے حق میں آواز بلند کرتا ہے۔
تین نفوش کی زندگی کے فیصلہ لیے جارہے تھی جوان کے قلب کا لہو نچوڑ کر انہیں بے جان کر دیتے۔
بالکل درست کہہ رہی ہو تم بینا اتنا تو لڑتے ہیں دونوں مجھے بھی امید ہے"
منع ہی کریں گے ریاط تھوڑی کم گو سی ہے عرش کے مزاج جیسے عصمہ بیگم نے بھی اظہار کیا تھا۔
چلیں پھر آپ سب بچوں سے پتہ کر لیں۔"بلال صاحب گویا ہوئے"
تھے۔

مگر بینا! عرش سے بھی تو پوچھنا ہو گا نا؟ عصمہ بیگم نے کہا۔
جی بھابھی جان اسے فون کر لوں گی وہ بہت خوش تھی۔

میرا نہیں خیال کے فون پر بات کرنا مناسب ہے وہ آنے والا ہی تو ہی بات کر لیے گا۔عباس کو خیال ظاہر کیا تھا۔

آپ فکر مند نہ ہوں میں سمبھال لوں گی۔

عرش! تمہارے لیے ایک خوشی کی خبر ہے۔میرے خواہش اور سب کی"

"آرزو سمجھ لو۔بینا کے لہجے میں اشتیاق رچا تھا۔

کیا بات ہے امی؟"آپ خوش معلوم ہوتی ہیں موبائل سے ابھرتی ان کی"

آواز پر وہ چونکا تھا۔

پہلے تم بتاؤ کب تک آرہے ہو؟

ابھی کچھ نہیں کہہ سکتا دو دن بھی لگ سکتے ہیں دو ہفتے بھی۔آپ بتائیں نا۔

ہمم ! تو کیا ہے نا اپنے بیٹے لیے لئے میں نے ایک نہایت خوبصورت لڑکی" تلاش کرلی ہے۔ لبوسے آزاد ہوئے فقرے عرشمان کے وجود پر سنسناہٹ "دوڑا گئے۔

کون...کسے ؟" بڑی دشواری سے وہ کہہ پایا تھا۔"

ہم بڑی بے چینی ہے جاننے کی چلو تمہارے صبر کو نہیں آزماتی ہوں وہ اس "کی بے قراری کو اور ہی رنگ دے گئی تھیں۔

بھئی ! اپنے ہی آنگن کی چڑیا کو یہی رکھنے کا خیال تو کئی عرصے سے دل کے" خانے میں تھا مگر بس زبان پر کبھی نہ آیا میں نے اسد و سمرین کی بہت ہی پیاری سی بیٹی کو تمہارے لیے مانگ لیا ہے۔ تم سے یوں نہ پوچھا کہ دوستی تو ہے نا تم دونوں میں مجھے نہیں لگتا انکار کرو گے تم۔ "ملفوف فقروں میں بینا

نے اپنی گفتگو اس کے سماعتوں تک پہنچائی تھی وہ جو بے جان سا ہو بیٹھا تھا ان
"کی باتوں کا اور ہی مطلب نکال بیٹھا۔
وثقیٰ کے لیے اسد سوچ رہے تھے میں نے کہا دونوں کے بارے میں تصور"
خیال کر لیا جائے بینا کا دنوں سے مقصد ریاط اور وثقیٰ تھی جب کہ عرشمان
خود کو وثقیٰ کے ساتھ گمان کر بیٹھا ملفوف فقروں میں ہوئی گفتگو تباہی لانے
"والی تھی۔

تو تم بتاؤ کیا.... جی امی میں راضی ہوں۔ان کے فقرے لبو میں ہی"
ادھورے ہی رہ گئے جب وہ کہہ اٹھا ممکنہ تھا کہ وہ واضح کر دیتی مگر عرشمان کی
"جلد بازی اسے لے ڈوبی تھی۔

مجھے بالکل علم تھا تمہارا جواب یہ ہی ہونا ہے ماشاءاللہ میں ابھی سب کو کہتی"
ہوں تمہارے بابا کا تو خیال تھا کہ تم جب لوٹو تو بات کا آغاز کیا جائے مگر مجھے
"عجلت نے آن گھیرا ان کے لہجے سے خوشی پھونٹ رہی تھی۔

لاتعداد دعاؤں کے ساتھ انہوں نے فون بند کر دیا تھا۔"
"عرشمان بھی پر سکون سا ہوا اٹھا تھا مگر یہ تباہی سے پہلے کا سکون تھا۔

تم دونوں کے بیچ کچھ ہوا ہے وثقیٰ۔ بھلا ایسی بھی کیا ناراضگی کہ یہ قدم اٹھا "
لیا۔"سحرش حواس باختہ سی کمرے میں آئی تھی۔
ارے بھابھی! آپ کب آئیں اور شادی کیسی رہی؟"وثقیٰ جو بیڈ پر بیٹھی "
کام میں مصروف تھی ان کی گفتگو کو سرے سے سنا ہی نہیں تھا۔
"وثق! میں نے کیا پوچھا ہے عرش سے لڑائی ہوئی کیا؟ "

اور اگر ہوئی بھی ہے تو یوں بھی کوئی کرتا ہے وہ ابھی تک اسے دیکھتے اسی سوال پر تھی۔

بالکل لڑائی تو ہوئی ہے اور بہت زیادہ.. دیکھیں نہ کچھ روز کا کہہ کر گیا تھا" اور اب تک نہیں لوٹا اس پر جناب کو فون تک کرنا گوارا نہیں کرتے ہیں بامشکل دو تین بار ہی گفتگو ہو پائی ہے اس میں بھی نواب مصروف۔ "وہ ہنس دی سحرش نے بہت دھیان سے اسے دیکھا تھا۔

یہاں لگتا تھا سرے سے کسی معملے کا علم ہی نہیں ہے کجا کے عرشمان کے " "فیصلے کا پتہ ہوتا۔

وثقیٰ! تم نہیں جانتی کے کیا ہو رہا ہے گھر میں؟ "سحرش کے اس طرح" کہنے پر وثقیٰ چونک اٹھی۔

کیا بات ہے بھابھی! آپ مجھے بہت پریشان لگ رہی ہیں، اور کیا ہوا ہے "
گھر میں، میں دو دن سے بہت مصروف تھی دھیان نہیں دیا کہیں۔ "وہ اب
اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ سحرش کے چہرے پر کچھ رقم تھا۔
" بولیں نا بھابھی مجھے فکر ہو رہی ہے کیا ہوا ہے؟"

وثقیٰ! گھر میں رشتے کی بات ہو رہی ہے۔ "انہوں نے کہا تھا۔"

"ارے یہ تو اچھی بات ہے مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔"
ریاط کے لیے عرشمان نے رضامندی کا اظہار کر دیا ہے۔ "سحرش نے مانو"
اس کے حواسوں پر کئی عمارتیں گرائی تھی۔
وہ کتنے ہی پل ساکت رہ گئی تھی۔

ایک منٹ بھابھی کیا کہا آپ نے ؟" بڑی مشکل سے اپنی آواز کو باہر نکالا تھا"
اس نے۔

ہاں !گھر والوں نے ریاط کا رشتہ عرشمان کے ساتھ طے کر دیا ہے اور وہ بھی"
رضامند ہے مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہا اس نے ایسا کیوں کیا۔ سحرش نے بات
"مکمل ہوئی تھی کہ وثقیٰ بے قابو ہوتی بیڈ پر گری تھی۔

"وثق !انہوں نے اُسے سمبھالا۔"
یہ نہیں ہو سکتا بھابھی !آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے وہ ایسا نہیں کر سکتا۔"
بے انتہا روتے وہ سحرش کے ہاتھ تھام گئی تھی اسے اپنے سانس حلق میں اٹکتی
"محسوس ہوئی تھی۔
کتنی بار تنفس کو بحال کر کے کچھ کہنا چاہا مگر ممکن کہا تھا۔

میں نہیں جانتی وثق !اس نے یہ فیصلہ کیوں کیا ہے مگر دوپہر کو جب میں "
لوٹی توامی نے مجھے خود یہ سب بتایا ہے۔ "وہ تفصل سے اسے تمام گفتگو سے
آگاہ کرنے لگی۔ جب کہ اس کی وجود پر پہاڑ گرنے لگی تھے۔
عرش ایسا نہیں کرتا، وہ میرے ساتھ یوں برتاؤ نہیں کر سکتا۔"
"میں اس سے دستبردار کیسے ہوں جاؤ بھابھی۔
میں مر جاؤ گی اس کے بغیر میں مر جاؤ گی۔ "وہ ان کے سینے سے لگی بلک"
بلک کر رودی تھی۔
وہ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتا بھابھی۔ "وہ مجھ سے محبت کا داوعدار تھا۔"
"مجھ پر اتنا ظلم کیسے کر گیا۔

❖❖❖

کوئی تباہی تھی جو اس کی ذہن میں ہوئی تھی۔ نہیں یہ کیسے ممکن ہے۔ ابھی" تو میری مراد بھی زبان سے نہ نکلی اور یوں ہو جائے گا۔ میں اتنی بدنصیب "ٹھہری۔" وہ میز کا سہارا لیے کھڑی اپنے سسکیوں سے جونج رہی تھی۔

میرا وجود یہ مشقت نہیں سہہ پاہے گا زرباب میں تہہ دامن رہ سکتی ہوں" مگر خود کو یوں کیسی کے حوالے کرنے کا حوصلہ نہیں مجھ میں، میں بکھر جاؤں "گی۔

مجھ پر رحم کی کوئی سبیل بنائیں۔" وہ اپنا ضبط کھو بیٹھی زرباب نے اُسے گلے سے لگایا تو پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ابھی تو میں نے اپنی پیشیاں بھی نہیں بھگتائیں ہیں ابھی تو پانے کا وصول بھی" "نہیں ہوا زرباب میں کیسے ہار سکتی ہوں۔

ریاط خدا کے لیے سمبھالو خود کو۔ ”تمہاری یہ گفتگو میرا لہو نچوڑ رہی ہیں۔“
اس نے ہولے سے اس کی کمر سہلائی۔ ریاط جب سے آئی تھی بس اشک بہا
”رہی تھی ملفوف فقرے تھے جو زرباب کی سمجھ سے پرے تھے۔

ریاط! مجھے آسان فہم فقروں میں کچھ بتاؤ تو میں کوئی تدبیر بھی کروں“
تمہارے مسئلے کی۔ اپنے سے الگ کر کے اس نے سامنے رکھی کرسی پر ریاط کو
”بیٹھاتے پانی کا گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔
وہ ابھی ابھی راؤنڈ سے لوٹی تھی۔ طبعیت بھی مکدر سی تھی ارادہ تھا کہ کچھ“
دیر ٹھہر کر چپ اپ کر والے گی مگر جب یہاں آئی تو ریاط کو اپنے کمرے میں
مسلوب الحواس پایا تھا۔
زرباب پر نگاہ پڑتے ہی وہ برق رفتاری سے اس کے گلے لگی اور کنجگ سی نا
”جانے کون سے گفتگو زرباب کی سماعتوں میں اتار رہی تھی۔

تم ٹھہرو تمہاری حالت اس قابل نہیں کہ کوئی بات تحمل سے کر سکو میں" وثقیٰ کو فون کرتی ہوں۔زرباب نے سامنے میز پر رکھا موبائل اٹھا تھا جب " ریاط کے فقرے گونج اٹھے۔

"ان کی کیا بات کرتی ہیں زرباب وہ مجھ سے زیادہ تباہ شدہ حال میں ہیں۔" میرے تو پھر بھی ہاتھ میں ہے یہ بازی مگر ان کی تو بساط ہی الٹ گئی۔ان کی" محبت نے ایک قدم دوری پر اپنی راہ بدل لی۔ محبت کے ہاتھوں شکست کھا بیٹھی ہیں وثقیٰ۔" ریاط کی گفتگو زرباب کا لہو نچوڑ گئی۔

عرش..." وہ سکتے میں ہے تو رہ گئی تھی۔"

بابا نے بڑوں کے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ دراب کو وثقیٰ کے" لیے پسند کرتے ہیں تو تائی نے بھی اپنی آرزو بیان کر دی۔

معملات عرش بھائی کے ایک جملے پر سہل ہو جاتے مگر انہوں نے بیناتائی "
کو راضی نامہ تھما کر روح تک کو زخمی کر دیا زرباب۔ "آب چشم کے ساتھ
اس نے اپنی گفتار کو مکمل کیا تھا اور دوسری جانب وہ مانو متخیر ہی تو ہو گئی
" تھی۔

وہ ماننے کو تیار نہ تھی کہ عرش کی جانب سے معملہ الٹ سکتا ہے وہ نڈھال"
"سی ہو بیٹھی۔

زرباب کچھ کریں آپ امی سے تایا جان یا تائی امی سے ہی بات کریں۔""
اس نے ہاتھ تھماتے کہا۔ اگر یہ بات توقیر انکل تک پہنچ گئی تو دیر ہو جائے
گی۔

"تم... تم متردد نہ ہو میں... میں عرش سے بات کرتی ہو۔"

ہو سکتا ہے مامی سے بات سمجھنے میں کوتاہی ہوئی ہو عرش نے وثقی کا ہی ذکر ”کیا ہو۔

میں جانتی ہوں وہ بہت محبت کرتا ہے اس سے۔ بھلا یہ کیسے ممکن ہے وہ“ یوں دست بردار ہو جائے۔ وہ بھی بنا کسی جواز کے۔ وہ اس راہ کا نیا مسافر تو نہیں ریاط۔ ہوش کی سیڑھی پر قدم رکھتے دونوں نے اس زار کو پایا تھا پھر ”کیسے یہ ممکن ہے کہ وہ کنارہ کر لیں۔

مجھے نہیں علم زرباب کیا وجہ بنی عرش بھائی کے اس فیصلے کی۔ ”مگر“ میرے پاس انکار کا حق اور موقع ہے اور آپ جانتی ہیں میری نگاہوں میں کون بستا ہے۔ زرباب میری قسمت میں ہو سکتا ہے ان کا ساتھ لکھا ہے ہو جنہیں مجھ سے محبت نہیں تو کیوں نا وہ میرا نصیب بن جائے جو میرے دل کا

مکین ہے۔ من چاہا جب مل جانے تو راستہ دشوار کیوں نہ ہو خوبصورت لگتا ہے۔"

"ریاط یہ آسان تو نہیں ہے... جب دشواریاں زیادہ ہوں تو خوبصورت منظر پر بھی دھندلا محسوس ہوتا ہے۔"

"صبر سے گر منظر کے صاف ہونے کا انتظار کر لیا جائے تو خسارہ نہیں ہے۔"

میں اپنا مقدمہ لڑنے کا حوصلہ مجتمع کر رہی ہوں زرباب۔" وہ بے بسی سے گویا ہوئی۔

"گہرا سانس لگ کر اس نے نگاہ ریاط کے رخ پر ٹھہرا دی۔

تم نہیں جانتی ریاط جس کو پانے کی خواہش تمہارے اندر بیدار ہوئی ہے اس کا دل کسی کی تمنا کر رہا ہے۔ یا تو ایک بکھرے کا یا خسارہ چاروں کا طے ہے۔

در کیا کر رہے ہو... مصروف تو نہیں ہو؟" زرباب نے دروازے پر دستک دیتے استفسار کیا تھا۔

ارے نہیں بھابھی آئیں۔ بس یہ کچھ کیس فائل تھی وہ ترتیب سے رکھ رہا" تھا۔ "مسکراتے ہوئے کہتے وہ الماری میں فائل رکھتا مڑا۔

آج تو بھائی کی ناٹ شفٹ ہے نا۔ زرباب کی نگاہ سامنے رکھے سنہری رنگ" کے ریپر والے ڈبہ پر ٹکی تھی جب دراب نے پوچھا۔
آں ہاں! "وہ چونکی تھی۔"

در تم کہتے ہو جو تمہیں تحائف بھیجتی ہے اسے تلاشنہ تمہارے لیے دقیق"
"امر نہیں تو تفحص کیوں نہیں کرتے ہو؟

زرباب کے سوال پر وہ لحظہ بھر تھم سا گیا۔ میز سے فائیل اٹھا رہا تھا واپس"
"رکھتے وہ مکمل طور پر اس کی جانب متوجہ ہوا تھا۔
بھابھی! کیا مجھے آگاہی نہیں کہ ہے جو مجھے یہ تحائف بھجتی ہیں وہ یہ ہی"
چاہتی ہیں کہ میں ان تک رسائی پاؤں... بے نام شے بھیجنا، خود کو مخفی رکھنا
"مجھ سے چھپنا اصل مقصد نہیں ہے۔
وہ یہ بات باخوبی جانتی ہیں کہ میں کون ہوں.. میرے پہنچ کہاں تک ہے"
ایک گھنٹہ بھی بہت زیادہ ہے مجھے ان تک پہنچے کے لیے مگر میں خود یہ عمل
نہیں کرنا چاہا۔ "وہ ہولے سے کہہ رہا تھا۔
مگر کیوں!" زرباب نے تعجب سے نگاہ اس کے چہرے پر ٹکائی۔ دراب"
نے گہری سانس فضا میں خارج کی۔

وہ تیار ہیں بھابھی، مکمل تیار۔ میں اگر ان کے روبرو آگیا تو اس دائرے قید" سے رہائی نہیں پا سکوں گا۔ اور میرا دل کسی اور کی قید میں ہے تو بھلا کیسے یہ "قدم اٹھاؤں۔

تو تمہیں اس کے روبرو ہو جانا چاہئے دراب۔ "زرباب کے لب سے نکلے" فقرے دراب کو بے چین سے کر گئے کچھ ان چاہا سا تھا جو اس کی سماعتوں کے گوش گزار ہوا تھا۔ وہ متحیر سا اُسے دیکھے گیا۔

دراب کے نگاہ میں ابھرتے سوال پر زرباب چہرا جھکا کر لبوں کا کونا دانتوں" میں دبانے لگی۔ "دشوار ترین مرحلہ تھا مگر یہ ضروری ٹھہرا تھا۔

وثقیٰ نے انکار کر دیا ہے بھابھی۔ "خدشہ ظاہر ہوا تھا۔"

پر میں منالوں گا انہیں آپ نے پیغام پہنچا دیا بس اب تمام دقیق امر میں"
"سلجھالوں گا۔

مجھے پیغام کی رسائی مشکل ترین لگتی تھی بس۔ وہ ہنستے ہوئے بولا تھا مگر"
زرباب کے وجود میں جنبش بھی نہ ہوئی تھی اس بات پر تو وہ تھم کر باغور
"اسے دیکھنے لگا۔

کیا بات ہے بھابھی آپ کا چہرا کوئی اور کہانی بیان کر رہا ہے مگر میں سمجھنے "
"سے قاصر ٹھہرا۔ وہ حقیقتً پریشان ہوا تھا۔

دراب تم مجھے عرش کی طرح ہی عزیز ہو تمہاری خوشی اور غمی مجھے دل پر "
محسوس ہوتی ہے۔ تمہارا دل دکھانا میرے دل پر بھی بوجھ بڑھائے گا مگر...
"آج زرباب کو محسوس ہوا تھا کہ کوئی لفظوں سے کیسے مارتا ہے

بھابھی خدارا آسان فہم انداز میں بات کہیں میں حوصلہ نہیں رکھتا کہ آپ" کے فقروں کو ضرب دے سکو۔" دراب کے لہجے میں خوف تھا۔

وثقیٰ کی زندگی کی رونقیں تم سے وابستہ نہیں ہو سکتی ہیں دراب تمہارا کوئی" بھی راستہ اس تک نہیں جاتا... تم لاکھ جان فشائی کر لو مگر حاصل محبت نہیں کر پاؤ گے۔" زرباب کے لبوں سے آزاد ہوئے فقرے دراب کو معلوم ہوا اس کی روح کھینچ رہے ہوں۔ وہ مانو ساکت ساز رباب کو دیکھے گیا۔

مگر! مگر کیوں.. کیوں کر میں وثقیٰ کا ساتھ نہیں پا سکتا۔ کیوں میرے" راستے ہموار نہیں ہیں۔" وہ بولا تو زرباب نے گہرا سانس لیا۔ لب اس کے کپکپانے لگے تھے۔ مگر اسے ہی یہ سچ دراب سے سامنے رکھنا تھا۔

بھابھی آپ کو کیا مجھ پر بھروسہ نہیں میں انہیں بہت خوش رہوں گا۔وہ"
جس جانب قدم رکھیں گی میں وہاں کہکشاں بھر دوں گا۔چاہیں تو قسم لے
"لیں۔وہ شدت سے گویا ہوا۔
میں مانتا ہوں وہ مجھ سے ابھی محبت نہیں کرتی مگر دیکھیے گا میں جلد ہی ان "
"کے گرد دائرے عشق بنا دوں گا۔

اگر میں یہ کہوں کے وہ پہلے ہی کسی کے عشق کی مسافر ہے،اس کے قلب"
میں کوئی پورے قدم سے کھڑا ہے تو..."زرباب کے فقرے اس بار دراب
کا لہو نچوڑ گئے۔بے ساختہ نگاہ اٹھا کر زرباب کے چہرے پر ٹکائی تھی۔
زرباب کو محسوس ہوا دراب سانس لیا بھول گیا ہے۔ہاں اسے تنفس نہیں"
"آرہا تھا وہ دم بستہ تھا۔

اس نے کرب سے اس کی جانب دیکھا تھا۔زرباب کی نگاہ سے اشک بہہ" نکلے تھے اس کے تکلیف پر۔

دراب نے کرب سے نگاہ میچ لی بے دم سا بیڈ پر گرنے کے سے انداز میں" بیٹھ گیا۔زرباب بھی اس کے ساتھ ہی آ بیٹھی اور حوصلہ فراہم کرتے اس کا "ہاتھ تھاما جو مانو ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

میں سمجھ سکتی ہوں در تمہاری حالت۔مگر میں مجبور تھی تمہیں آگاہی دینی" پڑی۔""اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کس طرح سمبھالے۔

کون! کون ہے وہ خوش قسمت جسے وثقیٰ کی محبت کا تاج نصیب ہوا ہے۔""" بکھرے لہجے میں استفسار ہوا تھا۔وہ اذیت کی انتہا پر تھا۔

دراب!"زرباب نے بے بسی سے اس کی جانب نگاہ کی۔"

بتائیں نابھا بھی! کیا انہیں ان کی محبت حصول ہو پائے گی۔ان کی نگاہوں"
"میں چمکتے جگنو کیا روشن رہیں گے۔

"ہاں! زرباب نے سر کو جنبش دی۔"

جس کی الفت کے رنگ وثقیٰ کی نگاہ میں سجتے ہیں وہ عرش... عرشمان ہے۔"
"زرباب نے لبو پر زبان پھیرتے کہا۔

میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں اتنا بد نصیب بھی ہو سکتا ہوں۔ جس نے پہلی ہی نظر میں مجھے تسخیر کر لیا جو میری روح پر قابض ہو گئی وہ میری تقدیر کا حصہ نہ بن سکے گی۔

دریوں تو نہ بکھرو میرے بھائی... زرباب حقیقتاً اس کی حالت پر تڑپ گئی تھی۔ نگاہوں میں سرخ سے دوڑی تھی جب کے چہرا پر تھکن سے در آئی تھی۔

میں پہلے ہی تمہیں آگاہ کرنا چاہتی تھی مگر اس دن بالاج کی آمد ہو گئی تم بھی فون لے کر چلے گئے تو میرے لب پر قفل کے پہرے ڈال گئے۔

آپ ہمیشہ میری ہم راز رہی ہیں... اپنے جزبو سے آپ کو آگاہ رکھا میں" نے۔اب وہ سمبھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔زرباب نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

میں! ستارہ زوال نہیں ہو سکتا۔میں نے محبت کی ہے میں ان کے بغیر رہنے" کا تصور بھی نہیں کر سکتا مجھے کبھی یہ گمان نہ گزرا کہ وہ میری نہیں ہو سکتی "ہیں اور میں یہ گمان رکھنا بھی نہیں چاہتا۔

دراب!"زرباب کی بے یقین سی آواز ابھری تھی۔"

جی بھابھی میں ان سے دستبردار نہیں ہو سکتا مجھے معاف کر دیں۔

نہیں درراب تم! تم ایسا نہیں کر سکتے۔ وثقیٰ وہ کبھی بھی راضی نہیں"
"ہو گی۔ اسے سمجھ نہ آئی کہ کیسے وہ سمجھائے۔

میں منالوں گا!" وہ پر سکون سا گویا ہوا۔ "
آپ دیکھیے گا میں انہیں اتنی چاہت دوں گا، اتنا مان، عزت کے وہ میرا ساتھ قبول کر لیں گی۔ میری محبت انہیں میرا بنا دے گی۔ وہ سب کچھ بھول جائیں "گی۔

نہیں دراب! تم وثقیٰ کو عرش سے دور کر کے اپنا آپ بھی مٹا دو تو ایک لمحہ"
"کے لیے بھی اُسے اپنا نہیں بنا سکتے۔

کیوں کہ جب محبوب میں کسی اور کا عکس دیکھتا ہے تو محبت اذیت لگتی ہے۔"
جس کا دل دماغ ہی نہیں روح تک محبت کر لے وہ پھر ملے یا نہ ملے مگر ہم بھی
"کسی کو نہیں ملتے۔

عرشمان عشق کرتا ہے وثقیٰ سے اور وثقیٰ میں عرشمان بستا ہے۔دونوں میں"
سے ایک کو بھی نکالو تو ایک بھی نہیں بچے گا۔اور پھر بے جان مجسمے کو ہم
لوگ نہیں پوچتے۔" وہ گویا ہوئی تھی۔

نہیں نہیں نہیں! یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ایک جانب عرشمان نے غلط فیصلہ"
کر لیا، دوسری جانب گھر والے وثقیٰ کے لیے دراب کو سوچ رہے ہیں اور
اب دراب کہتا ہے وہ... سب کچھ کیوں الجھ رہا ہے میں کیا کروں.. زرباب کو
اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا تھا۔کوئی ایک ڈور بھی تو نہیں سلجھ رہی تھی۔اس

کاارداہ تھادراب کے معملہ سہل کرلے پھر عرشمان کے بات کرئے گی۔
عرشمان والے مسئلے کا تواُسے سو فیصد علم تھا کہ یہ غلط فہمی کی بنیاد پر ہوا ہے مگر

....

دراب! خدارابات کو سمجھو؟ وثقیٰ کبھی تمہارا ساتھ قبول نہیں کرئے گی۔ پھر میں بھی یہ نہیں چاہوں گی۔ وہ اس لمحے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔ دراب کو بھی اس حقیقت کو ماننا تھا ورنہ گر وہ وثقیٰ کے بالمشافہ ہو جاتا تو ریاط کا معملہ الجھ جاتا۔

آپ ساتھ دے دیں نابھا بھی! ''وہ منت سے گویا ہوا۔''
''میں مجبور ہوں دراب! میں چاہ کر بھی تمہارا ساتھ نہیں دے سکتی۔ ''
تو ٹھیک ہے میں خود ہی سب کرلوں گا۔ وثقیٰ کی دستبراری نہ ممکن وہ بھی ''
ضدی لہجے میں اس کی بات کاٹ کر گویا ہوا تھا۔

زرباب نے اپنا سر تھام لیا.. نہ کرو دریوں ضد اچھی نہیں۔

آپ جو کہیں.. ''وہ دوٹوک لہجے میں بولا۔''

''میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتا ہوں۔''

مگر!'' پلیز بھابھی اس نے رخ پھیر لیا۔''

زرباب کے پاس بھی فقروں کا قحط پڑ گیا تھا ارادہ بعد میں دوبارہ سمجھانے کا'' تھا کہ ابھی وہ ضد میں تھا سکون سے جب سوچے گا تو شاید سمجھ آجائے۔ ''وہ گہری سانس لیتی کمرے سے چلی گئی تھی جب کہ دراب بستر پر بے جان سے گر گیا تھا۔

وثقیٰ کبھی تمہارا ساتھ قبول نہیں کرے گی۔ پھر میں بھی یہ نہیں چاہوں"
گی۔"ان کی سماعتوں میں زرباب کے فقرے گونجنے لگے۔
دراب، وثقیٰ کو پسند کرتا تو زرباب کیوں انکاری ہیں۔ "کچھ لمحوں پہلے ہی"
وہ آئے تھے کہ شفٹ تبدیل ہو گئی تھی۔ گھر میں دیکھتے وہ دراب کے
کمرے کی جانب بڑھے تھے جب اندر سے آئی آوازوں پر تھم سے گئے۔ اور
جو فقرے ان کے سماعت سے ٹکرائے وہ وجود میں بے چینی سی بھر گئے اور
زرباب کے لیے فردِ جرم عائد کر گئے۔
میرا بھائی کیا اتنا لاپرواا ور بے وقت ٹھہرا کہ وثقیٰ اس کا انتخاب نہیں سکتی"
"ہیں
اور زرباب وہ اتنی بے رحمانہ ہو گئیں کے اس قدر سفاکیت سے کہہ دیا۔
وہ غم و غصے میں اندر جانے کے بجائے واپس موڑ گئے ان کے دماغ میں دراب
کے لہجے کی منت یوں گونج رہی تھی کہ وہ زرباب کی باتوں پر وجہ ہی نہ
"کر سکتے وہ جاننے کا خیال ہی نہ کر سکے کہ وجہ کیا بنی اس کے انکار کی۔

”اپنے دل سے عزیز بھائی کی خواہش کو وہ یوں ادھورا کہاں دیکھ سکتے تھے۔“

وہ نڈھال ہی دراب کے کمرے سے نکلی تھی۔وہ جانتی تھی کہ دراب کس مشکل سے دوچار ہے مگر وہ بھی تو مجبور تھی۔اسے سمجھانا تھا اُسے جس کے لیے وقت کی ضرورت تھی۔

بالاج کو فلحال کچھ بھی بتانے کا ارداہ اس نے ترک کر دیا تھا کہ دراب کہ“ ایک کوشش وہ اور کرنا چاہتی تھی پھر بھی اگر دراب نہ مانتا تو وہ کہتی مگر یہاں بھی معملہ الجھ گیا تھا بالاج نے ادھوری گفتگو سن لی تھی۔”وہ بے بس سے لاؤنج میں آ بیٹھی۔طبعیت مزید مکدر سی ہونے لگی۔

ارے بھابھی آپ یہاں ایسے کیوں بیٹھی ہیں؟”طبعیت تو بہتر ہے آپ کی“ ...چہرے پر چھائی تھکن واضح تھی رانیہ گھبرا کر اس تک آئی تھی۔

زرباب نے کنپٹی دباتے نگاہ اٹھا کر دیکھا تھا مگر چاہنے کے باوجود تبسم زیر"
"بھی ہو سکی۔

"ہاں میں ٹھیک ہوں بس یوں ہی۔"

مجھے تو نہیں لگ رہی۔ مجھے پتہ ہوتا تو بھائی آئے تھے میں ان سے ہی کہہ دیتی آپ کو دیکھ لیتے۔ رانیہ نے کہا تو وہ چونک اٹھی۔

بالاج گھر آ گئے ہیں کیا؟

جی آئے تھے اور چلے بھی گئے! زرباب کو الجھن سی ہوئی تھی بالاج کبھی"
اطلاع دیے بغیر نہیں جاتے تھے پھر... اف ایک عقدہ حل نہیں ہوتا دوسری جانب سے پیچیدگیاں دیکھائی دینے لگتی ہیں۔ "اسے اپنے قلب پر وزن سا محسوس ہونے لگا تھا۔

بھابھی آپ بہتر محسوس نہیں ہوتی ہیں کچھ دیر آرام کر لیں رانیہ کو احساس"
"گزرا تھا کہ وہ بیٹھے بیٹھے ہی نڈھال سی ہوئی ہے۔
ہاں! ہاں میں کچھ دیر سو جاؤ گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی۔ وہ گہری سانس لیتے اٹھ"
"گئی۔
امی کو کچھ نا کہنا رانیہ... بے سبب فکر مند ہو جائیں گی پہلے ہی ان کا بی پی ابھی"
بڑھا ہوا ہے۔ اس کو ہدایت فراہم کرتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی
"روح تک میں تھکن سی تھی۔
معملہ ایسا تھا کہ وہ کسی پر عیاں بھی نہیں کر سکتی تھی۔

کوئی اس طرح ستاتا ہے بھلا عرش یہ ظلم کی انتہا ہے۔ "کس جرم کی"
پاداش میں یہ سزا میرے نصیب میں لکھ چلے؟ "بھلا یوں بھی کوئی کسی کی
جان لیتا ہے۔ "سسکیوں کے درمیان وہ نڈھال سی کہہ رہی تھی۔

جب کہ دوسری جانب عرشمان ہونق بنا اُسے سن رہا تھا۔ اُس کے خیال میں"
"تو وثقیٰ کے لب و لہجے میں چہک ہونا تھی۔ مگر یہاں تو معملہ ہی اور تھا۔

تم ایسا کیسے کر سکتے ہو عرش۔ تمہیں! تمہیں شرم نہ آئی یہ رضامندی "
دیتے ہوئے ایک بار بھی میرا خیال تمہارے ذہن میں نہ ابھرا۔ یوں بے
"مول کر دیا مجھے۔ تم نے میرے جذبے، میرے پندار کو رسوا کر دیا۔

کیا مخبوط الحواسوں جیسی گفتگو کر رہی ہو وثقی کیا کیا ہے میں نے؟" "وہ"
حقیقتاً الجھا تھا سختی سے گویا ہوا۔

ہاں عرشمان خانزادہ آپ نے کہاں کچھ کیا ہے آپ نے تو کبھی کچھ کیا ہی "
نہیں جب بہانا بنایا تو مجھے سمجھ جانا چاہئے تھا آپ محبت کے داعوے دار تو ہیں
"مگر نبھانے کے نہیں مگر کچھ شرم ولحاظ تو رکھتے۔
میرے کورے جزبوں کو اپنے نام کر کے میری محبت کی پیمائش ماپ کر تم"
"مکر گئے اور ایسے کہ میرے پندار کے دھجیاں اڑادی۔
ریاط سے رشتے کے لیے ہاں کرتے ہوئے تمہیں خیال نہ آیا کہ میرا سامنے"
"بھی تمہیں کرنا ہوگا" وہ تڑپ اٹھی تھی۔

وثقیٰ! دوسری جانب سے مانو سکتے میں ڈوبی آواز ابھری اب تک عرشمان "
کے سماعتیں کہاں ضرب دے پائی تھی اس کی باتوں کو ایک عقدہ کھلا تو بات
"کو مزید الجھا گیا۔

تم خرد عقل ہو گئی ہو میں محبت کرتا تم سے ہوں تو شادی ریاط سے کیسے ''
کر سکتا ہوں تمہیں علم بھی ہے کیا فضولیات کہہ رہی ہو اس بار عرش کا لہجہ
''سخت تھا۔

ہاں جانتی ہوں عرشمان صاحب! آپ نے جو دھوکا دیا ہے وہ بھی باخوبی''
جانتی ہوں۔ طنزیہ لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔

لبوپہ پہرے بیٹھاؤ وثقیٰ! میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے۔''عرشمان غصہ''
سے چیخا تھا۔

تم نے کچھ نہیں کیا تائی کو راضی نامہ کس نے دیا عرش...ریاط سے شادی''
''کرنے کے لیے۔
... میں نے تو... عرشمان تھما تھا وثقیٰ کے فقروں پر''

عرش میں مر جاؤں گی عرش... خدارا ایوں نہ کرو میں تمہارے سوا کسی کا"
"تصور بھی نہیں کر سکتی۔مارے بے بسی کے وثقیٰ وہی زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

وثقیٰ خدا کے لیے ایسی باتیں مت کرو یہ سب ایک غلط فہمی ہے اور کچھ"
نہیں میں نے تم سے شادی کی رضامندی فراہم کی تھی ریاط کے ساتھ کی
نہیں میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا ہوں۔ضرورامی کو کوئی کج فہمی ہوئی ہے
چاہے تو قسم لے لو میں سچ کہہ رہا ہوں۔"عرش کے لیے بھی تو یہ جھٹکا تھا۔

میں نہیں جانتی عرش کیا غلط فہمی تھی کیا نہیں مگر یاد رکھو میں تمہارے سوا"
کسی سے شادی نہیں کروں گی۔اتنا کہتے اس نے فون بند کر دیا دل تھا کے
"بیٹھا جا رہا تھا سانسو کی آمد و رفت بھی تھمتی دیکھائی دے رہی تھی۔

جی میں آتا ہے کہ اک بار تو چیخوں ایسے"

"ساری دنیا کو خبر ہو کہ تجھے کھویا ہے

آپ تو میرے وجود کی منبع تھیں تمام تر رعنائوں کی۔اپنے خالص جزبوں کا"
عہد دار بنایا تھا آپ کو مجھے کہاں آگاہی تھی کہ میں تہی دامن رہ جاؤں گا۔
میں تو سوختہ عشق ٹھہرا میری شہ رگ بھی کاٹ دی اور بے قصور بھی
ٹھہریں وثقیٰ، آپ کو مودر الزام بھی تو نہیں ٹھہرا سکتا کہ یہ محبت کی آگ تو
"یک طرفہ تھی میری۔
میری زیست ہاتھوں سے مانو پھیلتی محسوس ہوتی ہے اور کوئی صدا سباب"
"بھی نہیں ہے۔

وہ سمجھدار انسان، جو اپنی فقروں سے لوگوں کی زندگی سنوار دیتا تھا آج"
قابل رحم ٹھہرا تھا۔ جس کا تصور اس کی دل کی پہلی تمنا رہا تھا اس کا دل کسی
اور کی الفت سے لبرز تھا۔
"وہ تڑپتا نہیں تو اور کیا کرتا کے۔

سر کو ہولے ہولے کرسی کے پشت سے ٹکرانے لگا وجود کے ہر حصے میں"
درد اس قدر تھا کہ سکون کی کوئی گنجائش نہیں نکلتی تھی۔ یہ بات بھی تو اُسے
"سکون نہ مہیا کر رہی تھی۔

وہ کب سے اپنے آفس میں بیٹھا تھا اُسے تو یہاں تک علم نہیں تھا تبا ہی ہی"
ایسی مچی تھی۔ گہرا سانس لے اس نے موبائل نکال کر ایک عکس سامنے
"کیا۔

گہرے ہرے رنگ کے جوڑے میں لبوپر تبسم لیے وہ کسی سے محو گفتگو تھی۔ ”دراب کے سینے میں پھر سے درد اٹھنے لگا۔

آپ کے بغیر تنہا ہوں، آپ کو پانا میرا مقصد ہے تو کیا ہوا جو آپ کسی سے“ محبت کرتی ہیں۔ بھول جائیں گی آپ اسے میں اتنی چاہت، الفت دوں گا کہ آپ پھر کبھی عرشمان کو یاد بھی نہیں کریں گی۔“

کسی انجانے احساس کے تحت اس کی آنکھ کھلی تھی۔“
غالباً کچھ آوازیں سی تھیں مگر اس کا ذہن ٹھیک طرح سے بیداری نہ پانے ”کے باعث سمجھ نہیں پایا تھا۔

زرباب نے لحظہ بھر لگایا تھا سمجھنے میں۔وہ تعجیل میں اٹھی تھی اور برق"
"رفتاری سے لانج کی جانب دوڑی۔

رانیہ! کیا ہوا ہے؟"
امی! مگر رانیہ کو کسی پر جھکا دیکھا تھا۔زرباب کے استفسار پر وہ حواس بختہ سے
"اس کی جانب پلٹی تھی اور جہاں آرا کی بے حال سی صورت دیکھائی دی۔

کیا ہوا ہے امی کو؟ وہ عجلت میں ان کے جانب آئی تھی جو پسینے سے شرابو"
"نقاہت سے صوفے پر بیٹھی تھیں۔

بی پی شاید سوٹ کر گیا ہے؟" "جاؤ رانیہ جلدی سے میڈیکل باکس لاؤ وہ"
نبض دیکھتے گویا ہوئی تھی۔

لحظہ بھر لگا تھا رانیہ کو باکس لانے میں جہاں آرا کے حالت مزید بگڑتی"
"محسوس ہوئی تھی۔

امی! سب ٹھیک ہو جائے گا آپ فکر مند نہ ہو... باکس سے انجیکشن نکالتی"
وہ حوصلہ فراہم کرتے گویا ہوئی تھی۔ رانیہ الگ حواس باختہ سی ہو رہی تھی
اس وقت گھر میں کوئی بھی موجود نہ تھا۔

امی! بالاج اندر داخل ہوئے تو افراتفری بھرے ماحول کو دیکھ کر متردد"
"سے ہوا ٹھے تعجیل میں وہ ان تک آئے تھے۔

متردد نہ ہوں بالاج بس بی پی بڑھ گیا ہے زرباب نے ان کے چہرے پر در
"آئی فکر کی لکیر دیکھتے کہا تھا۔

یہ دوائی! آپ مخبول الحواس ہو گئیں ہیں زرباب۔ میں غلط نہیں کہتا۔ نا"
جانے کون احمق ہے جس نے آپ کو میڈیکل کی ڈگری فراہم کی ہے۔ بنا
مکمل معائنے آپ نے یہ دوائی امی کو دے دی جانتی نہیں ہیں کیا انہیں بی پی
کے ساتھ شوگر بھی ہے اس لیے ان کی یہ حالت ہوئی ہے۔ "سامنے ٹیبل پر
رکھی دوائی پر نگاہ پڑی تو سخت لہجے میں کہا تھا۔ زرباب تو مانو ان کے انداز پر ہی
"مہر بہ لب رہ گئی تھی۔

ویسے بھی آپ کو کہاں میرے گھر والو سے کوئی سروکار ہے۔ "اس کے"
ہاتھ سے میڈیکل باکس اپنی جانب کرتے بالاج کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔
وہ حق دق بس بالاج کو دیکھے گئی مانو کوئی مجسمہ ہو جیسے۔ "جب کے وہ"
انجکشن نکالتے جہاں آرا کی جانب مصروف ہو گئے تھے۔
اب آپ یہاں سے ہٹنے کی تکلیف اٹھائیں گی۔ "جہاں آرا کو سہارا دیتے وہ"
بولے۔

بالاج کی پکار پر وہ لمحہ میں اٹھ کھڑی ہوئی۔ جسم بے جان سا ہو رہا تھا جب"
کہ نگاہ ساکن نا جانے کون سی خطا ہوئی تھی کہ شہد میں ڈوبے فقرے ادا
کرنے والے کہ لب یوں طنز میں ڈوب گئے تھے۔ وہ ضرب دینے سے قاصر
"ٹھہری تھی۔

آپ ایسا برتاؤ کیوں کر رہے ہیں بالاج۔ میں ہر جانب سے الجھی ہوئی "
" ہوں اس پر آپ کا یہ انداز۔
طبعیت کی کسلمندی مزید ذہنی انتشار کا سبب بنی تھی۔ زرباب نے بامشکل"
اپنی نگاہوں کو نم ہونے سے روکا تھا۔
"وہ بیڈ پر منتظر سی ہو بیٹھی جب کچھ لمحوں بعد ہی بالاج کی آمد ہوئی تھی
کسی کا ہاتھ تھام کر بے اعتباری کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بالاج۔"

آپ کی نگاہیں کہیں کسی کے دل کو کو تباہ کرنے کا ذریعہ نہ بن جائے۔ ''لب ہولے سے ہلے تھے اور الماری کی جانب بڑھتے بالاج کے قدم لحظہ بھر کو تھم سے گئے۔

زرباب نے نگاہ اٹھا کر ان کی جانب دیکھا مگر بالاج نے رخ نہ موڑا ''
تھا۔اس کے دل میں بری طرح سے کوئی شے پیوست ہوئی تھی ان کے اس
''عمل پر۔

آخر آپ کے لب مقفل کیوں ہیں بالاج میں یہ سمجھنے سے قاصر ٹھہری''
ہوں۔ کون سی شے ہے جو آپ کے اس مزاج کی وجہ بنی ہے۔اب کے وہ
''پاس آکر ان کے مد مقابل آن کھڑی ہوئی۔

یہ تو آپ مجھے بتائیں گی زرباب؟ بالاج کے جانب سے الٹا سوال کیا گیا"
تھا۔ "اب کہ وہ بھی اس کے جانب مڑے تھے چہرے پر بلا کی سنجدگی
تھی۔ "زرباب نے متعجب سی ان پر نگاہ جمادی۔

آپ میری نگاہوں میں پڑھ کیوں نہیں لیتے ہیں۔ میری جان کو روگ ایک"
تو نہیں ہے...افف رازدار بننا بھی کیا آسان فہم کام ٹھہرا؟ میری فہرست
طویل ہے بالاج محبت کے دعودار ہیں آپ میرے ہاتھ تھام کر اپنے سینے
"سے لگالیں مجھے۔

بہت سی زندگیوں کی الجھی ڈوریاں میرے ہاتھوں میں آن گری ہیں۔ وہ"
مہر بہ لب کھڑی نگاہوں کی زبان سے کہہ رہی تھی جب کہ بالاج کی سماعتیں
"فقروں کی منتظر تھی۔

اس کا ذہن مزید بوجھ نہ اٹھا سکتا تھا۔ لمحہ لگا اور زرباب نے آواز کو کشت"
"دینے کا فیصلہ کیا مگر قسمت مہربان نہ تھی یا فیصلہ لکھا جا چکا تھا۔
لب وا کیے ہی تھے کہ طبعیت پر وزن بڑھا تھا وہ سمبھلی مگر ٹھہر نا محال لگا
تھا۔ بالاج اگر غصہ کے پراہن سے اپنے نگاہ کو محفوظ رکھتے تو غالباً احساس ہوتا
"مگر اس لمحے وہ جزبات سے کام لے رہے تھے۔
عجلت میں زرباب کو رخ پھیرتے دیکھا تو مزید غصہ غالب آیا اور کمرے ہی"
سے نکل گئے جب کے زرباب منہ پر ہاتھ رکھے باتھ روم کی جانب بڑھی
"تھی۔

یہ میرے وجود پر ضرب ہے بہت گہری ضرب میں نے تو سوچا تھا میرے "
پاس انکار کا حق ہے مگر میں کچھ نہ کر سکی۔

یااللہ میں کیا کروں وہ کھڑکی میں کھڑی ہتھیلی میں رکھی انگھوٹی پر نگاہ جمائے
" سسک رہی تھی۔

زرباب سے مل کر جب لوٹی تھی کہ سمرین کو منع کر دی گی مگر جب وہ "
لوٹی تو ملازمہ نے بتایا کہ اسد نے بلایا ہے۔
وہ ان کے کمرے میں چلی آئی تھی۔اسد سامنے بیڈ پر بیٹھے چائے پی رہے "
تھے۔ریاط کو دیکھتے ہی دونوں متوجہ ہوئے تھے۔

ارے آؤ بیٹا! اسد نے کپ رکھتے اسے پکارا تھا۔وہ ان کے ساتھ آن بیٹھی۔"

"ریاط! ہمیں آپ سے کچھ اہم بات کرنا تھی بیٹا۔ "
جی کہیں بابا!"اسے علم تھا کہ اسے کیوں بلایا ہے۔"

تم جانتی ہو نا گھر میں کیا بات چل رہی ہے۔ سمرین نے کہا تھا۔ ''وہ بھی'' اپنے ذہن میں فقرے ترتیب دینے لگی کی کیسے اپنی بات کہے۔

آپ کی کیا رائے ہے بیٹا؟''اس کے سر ہلانے پر اسد نے پوچھا۔''

بابا! وہ میں...اس نے کچھ کہنا چاہا مگر لفظوں نے ساتھ نہ دیا تو سر جھک '' گیا۔ فقرے ساتھ چھوڑنے لگے تھے۔ وہ کیسے کہے کہ وہ کسی کو پسند کرتی ''ہے۔ مشکل تھا بے انتہا مشکل۔

ریاط آپ کے امی اور ہماری خواہش تو یہ ہی ہے پھر عرشمان بھی راضی ہے '' اگر آپ بھی ہامی بھر دو تو سب کی آرزو پوری ہو جائے۔ اور پھر ہم کیا کبھی ''آپ کا برا چاہئیں گی۔ وہ لفظوں کے دائرے میں قید ہونے لگی۔

وہ چاہ کر بھی انکار کا لفظ منہ پر نہ لا پائی اور مجسمہ سے بنی رہ گئی سمرین نے اس"
"کے خاموشی کو ہاں جانا تھا۔
کچھ دیر میں ہی بینا، عصمہ بیگم کے ساتھ آگئی تھی کہ ان کی خواہش تھی کہ وہ
ریاط کو اپنی انگھوٹی پہنائے۔

"بھئی! عرش جب آئے گا تک دیکھیں گے اور بھائی صاحب تو نکاح چاہتے
ہیں اس لیے میں اپنی خواہش تو پوری کروں۔ انہوں نے محبت سے ریاط کا
"ہاتھ تھام کر اس کی انگلی میں انگھوٹی پہنادی وہ ایک حرف بھی نہ کہہ سکی۔
مگر کمرے میں آکر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی انگھوٹی اُس کے قلب کو"
"جکڑ رہی تھی اس نے جلدی سے وہ اتار دی تھی۔

میں تو حوصلہ مجتمع کر رہی تھی آپ کے روبرو ہونے گا مگر یہاں تو مجھ سے"
آپ کا خیال بھی چھین لیا گیا ہے۔ کیسے میں سہوں یہ سب میرا مانو دل بند
"ہونے لگا ہے۔ وہ سینے پر ہاتھ رکھتے وہی زمین پر آن بیٹھی۔
وہ آگاہ تھی عرشمان وو ثقیٰ کے عشق سے۔ "کتنی بار اس نے عرشمان کو "
فون کرنا چاہا تھا مگر رابطہ نہ ہو سکا تھا وہ وجہ جاننا چاہتی تھی۔ کیوں کر اس نے
"یہ کیا۔

"وثقیٰ کی حالت تو ایسی تھی کہ کچھ پوچھنا ظلم ہوتا اس پر۔"

میں بے نشان ہی رہ گئی آپ کی زندگی میں دراب؟ میں نے انت الحیات کہا"
تھا مگر یہ وفا نہ کر سکی میں آواز نہ اٹھا سکی یا شاید یہ ہی ہونا تھا جب آپ نے
مجھے نہ تلاشہ مجھے تب ہی سمجھ جانا تھا کہ آپ میرا نصیب نہیں مگر..."اس
کے آگے وہ کچھ نہ سوچ سکی تھی بس سسکیاں تھی جو کمرے میں گونج رہی
تھی۔

کوئی دلاسہ دینے والا نہ تھا، کوئی تسلی کے دو بول کہنے والا نہ تھا، زرباب کے سوا کون تھا اس کی محبت کا راز دان مگر اس وقت وہ بھی کہاں تھی۔"

بھابھی خدا کے لیے اس سے کہیں مجھ سے ایک بار بات کر لے یہ سب" ایک غلط فہمی تھی اور کچھ نہیں۔" عرشمان کی بے بسی بھری آواز اسپیکر سے گونجی تھی۔

میں کیا کروں عرش میں ایک نہیں کئی بار کہہ چکی ہوں مگر وہ راضی نہیں" ہوتی ہے۔ سحرش پریشان کن سے لہجے میں گویا ہوئی۔" تمام صورت حال ان کی بھی گوش گزار ہو چکی تھی مگر کچھ بھی ہاتھ میں نہ تھا۔

اچھا تم ٹھہرو میں اس کے کمرے میں جا رہی ہوں پھر اسپیکر کھول دوں وہ"
"اندر جاتے بولی تھی۔

وثقیٰ! وہ بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے خلا کو گھور رہی تھی جب سحرش نے پکارا۔

عرش ہے اب تو بات لو اس سے.. وہ بھی پریشان ہے بچے، تنہا اتنی دور ہے۔
سحرش نے بہت منت و پیار سے کہا تھا مگر دوسری جانب جن نگاہ سے اس نے دیکھا وہ تڑپ ہی تو اٹھی تھی۔

کیا بات کروں میں بھابھی! کچھ بچا ہے بات کرنے کو۔ تباہ ہو گیا بھابھی"
سب تباہ ہو گیا۔" وہ سسکتے ہوئی گویا ہوئی۔

نہیں ولیٰ! وہ کہہ رہا ہے ناسب سمبھال لے گا ساری غلط فہمی دور کر دے"
"گا۔انہوں نے ایک اور کوشش کی۔

"کیا سمبھالے گا بھابھی وہ۔ کوئی سر اہاتھ میں رہا ہو گا تو وہ تھامے گا نا۔"

وثقیٰ! خدارا میری بات تو سنو میں کہہ رہو ہوں سب ٹھیک کر دوں گا۔"
کمرے میں عرش کے آواز گونجی تھی وثقیٰ نے چونک کر دیکھا۔"مگر پھر نگاہ
سحرش کے ہاتھ میں تھمے موبائل پر پڑی۔وہ سپیکر آن کر چکی تھی اس نے
ہاتھ سے فون تھاما تھا۔

کیا درست کرو گی تم عرشمان! میری بہن تم سے منسوب ہو چکی ہے۔"

کیا! ریاط... وہ اٹکا تھا۔

جی عرشمان صاحب وہ اپنی انگلی میں تمہارے نام کی انگھوٹی پہنے ہوئے ہے۔ ریاط نے رضامندی ظاہر کی تو تمہیں کیا لگتا ہے اس کی دل کے زمین پر تم نے اب قدم نہ رکھ دیے ہوں گی۔ جس لمحے اس نے انگھوٹی پہنی ہو گی عرش تم ''اسی لمحے اس کی سوچ میں آن بسے ہو گے۔

وثق ! مگر میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ ''وہ کہہ اٹھا۔''

محبت کے دلیلیں بند کرتے ہیں عرشمان خانزادہ اور نتائج پر آتے ہیں اور''
''نتائج یہ ہیں کہ تم کسی اور کے ہو چلے ہو۔
بتاؤ اب کیا کہو گے اسے ! ریاط میں تمہاری بہن سے محبت کرتا ہوں اتار''
پھینکو میری خیال کی چادر کہ میں تمہیں نہیں اپنا سکتا ہوں۔ ''وہ جب بولنے پر آئی تو عرشمان کے سامنے تمام پرت کھول کر رکھ دی۔

یا میں سب بڑوں سے کہہ دوں کہ جسے آپ نے میری بہن کا ہم سفر چنا"
"ہے اسے تو میں نے ہمیشہ اپنے دل و جان سے چاہا ہے۔
افف! عرش تمہاری ایک غلطی، ایک کم فہمی نے کیا قہر ڈھا دیا ہے کہ اب"
جب تم مجھ سے ملو گے تو رشتے کہ اس اعلی درجے پر فائز ہو گے کہ میں نگاہ
"اٹھا کر بھی تمہیں نہیں دیکھ پاؤ گی۔

عرشمان صاحب اب آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ کچھ بھی نہیں... اس کے"
حوصلے کا باندھ بھی بس یہی تک تھا۔ وثقیٰ کے لبوں سے سسکی ابھری اور عرش
نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ "سحرش نے بڑھ کر وثقیٰ کو سینے سے لگایا تھا۔

بھابھی! میری ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا... یہ راہیں اتنی دشوار تو نہ تھی سب"
بکھر گیا بھابھی میں تہی دامن رہ گئی۔ "عرش کے ایک فیصلہ نے مجھے تو یوں
بکھیرا ہے بھابھی کہ اب میں کبھی سمٹ نہیں پاؤ گی۔

میرے دل میں تو بس عرش بستا ہے۔ مگر دیکھی اب مجھے یہ حق بھی حاصل نہ رہے گا۔ ”اپنے سوچیوں پر پہرے بیٹھانے ہوں گے۔ میں کیسے جیوں گی“۔

بس کرو وثقیٰ تمہیں یوں دیکھ کر میرا دل پھٹ جائے گا۔ سحرش اس کے“ ساتھ رودی تھی۔ کسی کے بھی ہاتھ میں کچھ نہیں تھا اب تو عرش بھی بگڑی حالات نہیں سمبھال سکتا تھا کہ بات پندار، عزت اور رشتوں کی آگئی تھی

”شاید یہ ہی نوشہ تقدید تھا۔

وہ بے چینی سے نمبر ملا رہا تھا مگر دوسری جانب سے سلسلہ جڑ نہیں رہا“ ”تھا۔ مجھے آپ سے بات کرنی ہے وثقیٰ۔ مجھے آپ کو بتانا ہے۔

آپ کے بغیر میں نہیں رہ پاؤں گا۔ میں آپ سے عرشمان سے زیادہ محبت "
کرتا ہوں۔ آپ میرے ساتھ خوش رہیں گی۔ وہ ٹہلتے ہوئے مسلسل فون ملا
"رہا تھا جب تھک گیا تو وہی صوفے پر بیٹھ گیا سر بری طرح دکھ رہا تھا۔
"ارے بالاج! آ گئے زرباب کہاں ہے بچے وہ ساتھ نہیں آئی؟"
جہاں آرا نے انہیں اندر آتے دیکھا تو استفسار کیا۔

جی! وہ گھر گئی ہیں. "، رات تک آجائیں گی؟ ملازمہ سے پانی منگواتے"
انہوں نے جواب دیا تھا۔ "تو وہ سر ہلاتی آگے بڑھ گئیں۔

سب ٹھیک ہے بھائی! دراب نے پوچھا تو وہ اُسے دیکھے گئے۔"

ہاں وہ وثقیٰ کی طبعیت ٹھیک نہیں ہے۔ "ان کے لبوسے فقرے آزاد ہوئے
اور دراب بے چین ہوا اٹھا۔

کیا! کیا ہوا ہے انہیں کیا زیادہ بیمار ہیں۔اسی لیے فون نہیں اٹھا رہی تھی ''

''وہ۔

ہاں! بخار تھا میں وہی سے آرہا ہوں۔ جلد ٹھیک ہو جائے گی۔''انہوں ''

نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔

''جی! بالاج کو اس کے چہرے پر در آئی پریشانی واضح محسوس ہوئی تھی۔''

در! جب وہ بہتر ہو جائے تو تمہیں اس سے بات کر لینی چاہیئے۔ یک دم وہ''

کہہ اٹھے تھے دراب نے ان کی جانب نگاہ کی۔ بہت سے سوال تھے ان

نگاہوں میں۔

آپ کی بھابھی سے کوئی بات ہوئی ہے؟''وہ یک دم متردد ہوا اٹھا تھا۔''

نہیں! مگر اتنی خبر تو مجھے بھی ہے بھئی۔ بالاج زرباب کے نام پر کچھ لمحوں"
"ٹھہرے تھے مگر پھر خود کو سمبھال کر لبو پر تبسم لاتے گویا ہوئے۔

خیر! یوں کرتے ہیں ہم وثقیٰ کے لیے تمہارے رشتے کی بات کر لیتے ہیں۔"
امی بابا سے کہہ دوں کیا؟" وہ استفسار کر رہے تھے۔

نہیں بھائی ابھی نہیں!" اس نے یک دم کہا تھا۔ "
مگر کیوں!" وہ حیران ہوئے تھے۔"
ابھی تو آپ نے کہا تھا نا کہ مجھے پہلے وثقیٰ سے بات کرنی چاہیئے۔ ان کی
طبیعت سمبھال جائے تو میں ان سے مل کر بات کروں گا۔" نا جانے کیوں
اس لمحے الجھا سا تھا۔
سن بلوغت سے وہ کسی کے محبت میں گرفتار ہیں پھر بھلا وہ میرے ساتھ کو"
کیوں کر قبول کریں گی۔" ذہن الجھا تھا۔

”چلو! تم جو بہتر سمجھو مگر وہ سر ہلا گئے تھے۔“

ماموں ابو کیا میں اندر آ جاؤ۔ زرباب نے دروازے میں سے پکارا تھا۔“

ارے اس میں اجازت کی کیا بات ہے بھئی آئیں۔ بلال صاحب کتاب کی ”

ورق گردانی کر رہے تھے اسے دیکھا تو کتاب کو بند کر کے سامنے میز پر رکھتے

بولے۔

کیسے ہیں آپ؟ ”اپنے لہجے کو مکمل طور پر عام رکھنا چاہا تھا اس نے۔“

”ہم تو ٹھیک ہیں مگر وثقیٰ کیسی ہے اب؟ “

جی اب تو بہتر ہے بالاج نے جو انجکشن اور دوائی دی تھی اس سے۔ ”ان “

کے سامنے کرسی پر بیٹھتے وہ گویا ہوئی تو بلال صاحب نے سر اثبات میں

ہلاتے دھیان سے اس کے جانب دیکھا۔ زرباب کے چہرے پر کوئی کہانی رقم

معلوم ہوئی تھی۔ نگاہیں بھی اس کی کچھ کہہ رہی تھی مگر وہ اس لمحے سمجھنے سے قاصر ٹھہرے تھے۔

ماموں ابو! لبوں پر زبان پھیر کر کہا تھا مانو وہ ہمت مجتمع کر رہی تھی۔ چلی تو'' آئی تھی مگر اب فقرے ترتیب میں نہیں آرہے تھے کہ کیسے اپنی بات کہے وثقیٰ کی سوچ، اور بات بھی غلط تو نہ تھی۔ مگر عرش بھی کہاں ریاط سے ''شادی کر سکتا تھا۔

بچے بے جھجھک کہہ دو جو کہنا ہے آپ کو ہم سے بات کرنے کے لیے کبھی'' لفظوں کا چناؤ تو نہیں کرنا پڑا ہے پھر آج آپ کیوں اتنا سوچ رہی ہیں؟'' بلال صاحب کے ادا ہوئے فقروں پر زرباب نے ان کی جانب دیکھا وہ مکمل طور پر ہم تن گوش تھے۔

ماموں ابو! تبھی تو آپ کے پاس آئی ہوں، یہ عقدہ سوائے آپ کے اور" کوئی حل نہیں کر سکتا ہے۔ نا جانے کیسے یہ سب الجھ گیا۔ سمجھ سے پرے ٹھہرا ہے۔" وہ بہم انداز میں گویا ہوئی۔

"زرباب! بچے تم کہوں میں پوری کوشش کروں گا کہ اسے حل کروں۔"
"معملہ! عرش اور وثقیٰ کا ہے ماموں۔ وہ الجھ گئے ہیں ریاط کے ساتھ۔"
عرشمان اور وثقیٰ!" بلال صاحب متعجب سے ہوئے۔"

میں نے سوچا تھا کہ عرش آکر معملہ سمبھال لے گا مگر یہ امر دشوار ہوتا"
"جا رہا ہے۔ اس کی آنے کا بھی کچھ پتہ نہیں۔

زرباب بیٹا جلدی کہوں مجھے فکر ہونے لگی ہے بلال صاحب بے چین سے ''
ہوا ٹھے تو اس نے فون نکال کر کسی کا نمبر دبایا تھا دوسری جانب مانو منتظر تھا
''پہلی ہی دفعہ میں رابطہ جڑ گیا۔

تایا ابو!''فون میں سے عرشمان کی آواز ابھری۔''
عرش!''بلال صاحب متعجب سے ہو بیٹھے ان کی سمجھ کے پرے ہو چلا تھا''
یہ سب۔

تایا بو آپ نے ہمیشہ اپنے بچوں کو سمجھا ہے کبھی ان کی بات سنے بغیر نہ کوئی رائے قائم کی نہ ہی سزا سنائی۔ مگر یہ مشکل ایسی تھی کہ میں تمام جانب سے پھنس گیا۔ دور بیٹھ کر اپنی بات کہنا بہت مشکل ہے۔ آدھی بات تو آپ کہہ ہی نہیں پاتے ہیں اور اس بات کا اندازہ مجھے تب ہوا جب امی نے مجھ سے رشتے کی رضامندی کا پوچھا۔

میں....'' کہتے کہتے وہ رو کا تھا۔''

''کہو عرشمان..انہوں نے کہا تھا۔''

میں محبت کرتا ہوں کسی سے....وہ کہہ ہی گیا اور بلال صاحب کو اس کے''

''فقروں نے ساکت کیا تھا وہ متغیر سے ہوئے تھے۔

امی نے مجھ سے کہا کہ انہوں کے میری لیے اسی دہلیز کی بیٹی کو چنا لیا''
ہے۔''میرے لیے یہ بات اتنی خوش کن تھی کہ ان کی بات مکمل ہونے
سے پہلے ہی اپنی رضامندی ان کو تھما دی۔ مگر مجھے کہاں آگاہی تھی کہ
''میرے کم فہمی مجھے کہیں کا نہیں چھوڑے گی۔مجھے تباہ کر دے گی۔

عرش کیا کہہ رہو تمہاری گفتگو میرے فہم سے دور ہے۔بلال صاحب اس''
''کے فقروں پر الجھ سے گئے تھے۔

میں جیسے پسند کرتا ہوں وہ ولی ہے۔مجھے لگا تھا امی نے اُسی کا ذکر کیا ہے مگر"
انہوں نے تو...."اس کی فقرے ٹوٹ سے گئے وہ بھی تو اذیت کی انتہا پر تھا۔
"زرباب نے بلال صاحب کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا۔"

میرے تصور میں اس کے سوا کوئی نہیں۔میں مانتا ہوں مجھے یہ بات پہلے ہی"
آپ سب کے گوش گزار کرنی چاہئے تھی مگر اتنے وقت سے حالات اس
قدر مشکل ترین چل رہے تھے ایسے میں اپنی بات کہنے کا نہ موقع فراہم ہو
" سکا۔

عرش تم نے مجھے لب بستہ کر دیا ہے۔اسد سے کیا کہوں گا میں اور ریاط "
اس بچاری کا کیا قصور ہے وہ تو تمہاری منگ ٹھہری ہے اس بچی کے جزبات کو
"کیسے ٹھیس پہچاؤں گا۔

جب تمہیں علم ہو گیا تھا تو مجھ تبھی کیوں نہ آگاہ کیا۔ شاید ہم بگڑتے"
"حالات سمبھال لیتا۔

وثقیٰ! اس نے بھی کچھ نہ کہا۔ تنہا اس عذاب کو جھل رہی ہے۔ تمہارے"
ہاں کے بعد کیا حال ہوا ہو گا اس کا۔ ہم نے تو ہمیشہ اپنے بچوں کا دوست بنے
"کی کوشش کی تھی پھر۔

عرش بے بس کر دیا تم نے ہمیں۔ ایک غلطی نے سب بکھیر دیا بالکل اپنی"
بہن جیسی حرکت کی ہے تم نے۔ اب بتاؤ مجھے میں کس منہ سے اسد سے
کہوں کے ریاط کی جگہ وہ وثقیٰ کو تمہاری دلہن بنا دے اور ریاط اس سے کیا
کہیں گے۔ جس سے تمہاری نسبت طے پا گئی ہے اس کے خیال میں تمہارے
"بہن سماتی ہے۔

"تایا ابو! خدا کے لیے... وہ بے بس ہو چلا تھا۔"

نہیں عرشمان !ریاط سے رشتہ اگر تمہارا ٹوٹ بھی جائے تو وثقیٰ سے جڑنا"
ناممکن ہے۔ریاط کو تم سے منسوب ٹھہرا کر اس کے دل پر تمہارے نام کی
مہر لگادی ہے اور وثقیٰ... تم دونوں کو وقت رہتے ہی قدم اٹھانا تھے عرش تین
زندگیاں تمہارے قفل نے بگاڑ ڈالی ہیں۔" بلال صاحب نے گہری سانس لی
تھی۔

سلسلہ تمام ہو چلا تھا زرباب نے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا۔بلال صاحب"
"ناجانے کن پہلو پر سوچ رہے تھے وہ سمجھ نہیں پائی۔

عرش آپ سے تنہا بھی بات کر سکتا تھا مگر میں نے اسے کہا تھا کہ میں "
بات کرواؤں گی آپ جاننے ہیں کیوں؟" گہری خاموشی کو زرباب کی آواز
نے توڑا۔

...عرش کے نام کی انگھوٹھی بے شک ریاط نے پہن لی ہو مگر"

یہ خیال آپ کا اور وثقی کا غلط ٹھہرا ہے کہ وہ رضامند دل کے ہاتھوں ہوئی۔ ”بلال صاحب چونک اٹھے تھے۔ زرباب نے گہرا سانس لیا۔ ایسی آگاہی ہے ماموں ابو کے عرش کے قلب میں کسی کی محبت کا جگنو چمکتا“ ”ہے۔

میری بات ہوئی تھی اس سے جب یہ سب معملہ ہوا تھا کہہ رہی تھی کہ اس“ کے پاس انکار کا حق اور موقع ہے اور وہ منع کر دے گی مگر پھر کیا ہوا...مامی اور ماموجان سے کیا بات ہوئی، اس کا انکار ہاں میں کیوں کر بدلا میں اس بات ”سے متنبہ نہیں ہوں۔

ماموں ابو! ایک کڑی نکال کر اگر درست جگہ رکھ دی جائے تو سب کچھ“ جگہ پر آجائے گا۔ ”بلال صاحب تو مانو گنگ سے بیٹھے تھے ان کی سمجھ تو جیسے کام کرنے سے انکاری تھی۔

اور وہ کڑی ریاط ہے...اسے دراب کے ساتھ عکس میں کھڑا کر کے دیکھیں"
...تصویر سنہری ہو جائے گی۔"وہ کہتی اٹھ کھڑے ہوئی۔

ماموں ابو مجھے اپنی دوستی کی لاج بھی رکھنی تھی، ملفوف فقروں میں زاروں"
کو عیاں کر کے انہیں واضح ہونے سے بھی روکنا تھا، اور ان سب کے پندار کی
"حفاظت بھی کرنی تھی۔اور اب میں نے آپ کے ہاتھ پر یہ رکھ چھوڑا۔

وہ چلی گئی مگر بلال صاحب کے وجود میں جنبش نہ ہوئی وہ گہری، بہت گہری"
سوچ میں تھے زرباب کے آخری فقروں کو ضرب دے رہے تھے۔"آگے
کیا کرنا تھا انہیں فلحال سمجھ نہیں آرہا تھا۔

اس وقت بڑے ہال میں تمام بزرگ موجود تھے ساتھ اسمائیل اور سحرش"
" بھی تھے۔

کھانے سے فراغت کے بعد بلال صاحب کے کہنے پر یہ محفل سجائی گئی"
" تھی۔

سمرین! وثقیٰ کی طبعیت اب کیسی ہے؟"اچانک بلال صاحب نے استفسار"
کیا تھا۔

اس کا بخار ٹوٹ نہیں رہا ہے بھائی صاحب نا جانے کیا ہو گیا ہے۔میں وہی"
"تھی۔ابھی بس حیا کو چھوڑ کر آئی ہوں۔

جلد ٹھیک ہو جائے گی وہ! سمرین کے چہرے پر فکر مندی دیکھ کر عصمہ بیگم"
"نے حوصلہ فرا ہم کیا۔

بھائی صاحب آپ نے کچھ بات کرنی تھی کیا؟"عباس نے بلال صاحب کو"
متفکر دیکھا تو گویا ہوئے۔

میں جانتا ہوں آپ سب کو میری گفتگو متعجب کر دے گی۔""مگر... یہ ہی"
"وقت کا تکازہ اور ہمارے بچوں کی خوشیوں کا سامان ہے۔

"اسد مجھے تم اور سمرین سے ایک سوال پوچھنا ہے؟"

ارے بھائی صاحب اس میں اجازت طلب کی کیا ضرورت پیش آئی آپ"
کہیں اسد متردد ہوئے تھی وہاں سب ہی بلال صاحب کے انداز پر حیران
"سے تھے۔

کیا تم نے ریاط سے پوچھا تھا کہ وہ عرشمان سے شادی کے لیے رضامند ہے؟"

آپ یہ بات کیوں پوچھ رہے ہیں بلال صاحب؟"عصمہ بیگم نے متحیر سا" ان کی جانب دیکھا۔

پہلے تم دنوں بتاؤ؟"انہوں نے عصمہ بیگم کو تسلی فراہم کرتے نگاہ سمرین" اور اسد پر جمائی۔

جی بھائی صاحب! ہم نے اس کا فیصلہ جان کر ہی تو اجازت تھمائی تھی۔""" سمرین متعجب سا ہو کر گویا ہوئیں۔

تم دونوں نے اُسے آگاہ کیا تھا یا پوچھا تھا؟"بلال صاحب کے سوالوں پر وہ" لحظہ بھر کو لب بستہ ہو گئیں۔

آپ سے ریاط نے کچھ کہا ہے بھائی صاحب؟''اسد کے استفسار پر وہ سر کو'' نفی میں ہلا گئے۔

''...دراصل میں نے اظہار کیا تھا کہ بھابھی اور ہماری خواہش ہے یہ رشتہ'' تم لوگوں نے پھر وہ ہی کیا جو مشعل کے ساتھ کیا تھا۔''بلال صاحب'' افسردہ سے لہجے میں گویا ہوئے۔

نہیں بھائی صاحب وہ آمادہ تھی، ہماری جانب سے کوئی جبر یا زور آوری'' نہیں ہوئی ہے۔''سمرین یک دم بولی۔سب ساکت سے انہیں سن رہے تھے۔

آپ نے جلد بازی کی اور سمرین تم نے یہ کہہ کر کہ بڑوں کی خواہش '' ہے۔''ریاط کے لبو کو مقفل کر دیا۔

گھر کا بڑا بچہ چھوٹے کی لیے راہ بناتا ہے اور مشعل نے جو کیا وہ باقی سب"
"بچوں کو خود پر پہرے بیٹھا دینے پر مجبور کر گیا۔
بلال صاحب کی فقرے ہال میں گونج رہے تھے مگر سب سمجھنے سے قاصر ٹھہرے تھے۔

"بھائی صاحب آپ کی گفتگو ہمارے ذہن سے پرے ٹھہری۔"
جی بابا! آپ کہنا کیا چاہتے ہیں واضح دار قفروں میں کہیں نا۔

جس بات سے میں ابھی باخبر ہوا ہوں اسمائیل تم تو اس راز کو جانتے تھے پھر"
کچھ کیوں نہ کیا۔ بچوں کو تباہ ہوتے دیکھتے رہے تم۔ بچی بخار میں پھنک رہی ہے اور تم سے وجہ کیا مخفی ہے۔ "اسمائیل کے جانب دیکھ وہ سخت لہجے میں بولے تو وہ نگاہ چرا گئے۔ کیا کہتے وہ تو خود عرش کے اقدام سے چونک گئے

تھے پھر سب اتنا جلدی ہو گیا ہے وہ کچھ کر ہی نہ پائے تھے۔ہاں عرشمان کی غیر موجودگی نے عجیب سا معملہ کر دیا تھا۔

دراصل! ریاط، عرشمان سے شادی کے لیے رضامندہ نہیں۔''انہوں'' بلآخر کہہ ہی ڈالا اور وہاں سب غیر متحرک رہ گئے۔

بھائی صاحب یہ آپ سے ریاط نے کہا ہے...''عباس نے استفسار کیا۔انہیں'' گمان ہوا تھا۔

کاش کہہ دیتی۔''انہوں نے گہری سانس لی۔''

نہیں! مجھے ایک بات بتاؤ عباس جب ریاط یہ آگاہی رکھتی ہے کہ عرشمان'' اور وثقیٰ دونوں بچے ایک دوسرے کے نا صرف دوست ہیں بلکے ان کے ''جزبات اس دوستی سے ایک قدم آگے ہیں وہ کیوں کر راضی ہو گئی۔

بلال صاحب تو کسی کو سمجھلنے کا موقع ہی فراہم نہیں کر رہے تھے بینا نے"

"بے ساختہ اپنے سر کو تھاما۔

وثقیٰ کی حالت، ریاط کے لبو پر پڑا قفل، اور عرشمان اس کا جھنجھلانا سب کی سمجھ

"میں آیا تھا۔

بہت دھیرے سے بلال صاحب نے تمام بات سب کے گوش گزار کی کہ"

"کیسے غلط فہمی کے چلتے یہ سب ہوا۔

مجھ سے واقعی خطا ہو گئی۔ مجھے واضح دار فقروں میں عرش تک بات پہچانی"
چاہئے تھی۔ بینا کے لہجے میں شرمندگی سی تھی۔

نہیں بینا! آپ کی لغزش بہم فقروں میں کہی بات نہیں بلکہ فون پر اتنی اہم"
بات کرنا تھی۔ اور پھر عرشمان کی جلد بازی تھی۔ "عباس نے درستگی کی۔

اسد! ہم نے بچوں کو محبت تو دی، آزادی بھی فراہم کی مگر ان کے دل تک "
"رسائی نہ پا سکتے۔
ہماری خواہش جو بھی رہے مگر کیا وہ ہماری اولادوں کی تمناؤں سے بڑی ہے
"کہ زندگی تو انہوں نے گزارنی ہے۔

آپ بجا ہیں بھائی صاحب کوتاہی ہم سب سے ہوئی مگر اب یہ مسئلہ کیسے "
"حل کو پہنچے گا۔
اب مشکل کون سی درپیش ہے عباس۔ ابھی بات ویسے بھی باہر نہیں نکلی"
ہے خدا کا شکر ہے ورنہ جس عجلت کا سب شکار ہوئے مانو لڑکے کے بغیر نکاح
بھی کروا دینا تھا بلال صاحب نے سب کی جانب دیکھتے کہا تو بینا مزید شرمندہ
"سی ہو گئی۔

خیر! عرش سے بات کر کے پھر ریاط سے بات کی جائے گی۔"

"اور اس بار میں ریاط سے خود بات کروں گا۔

"کوتاہی ہو گئی جو خود یہ کام نہ کیا۔ آپ سب نے بہت ناامید کیا ہے مجھے۔

ہم معافی چاہتے ہیں بھائی صاحب واقعی ہم سے نادانی ہوئی ہے سمرین نے"

"کہا تو بینا بھی سر ہلا گئی۔

ش

اب بتاؤ اسد، سمرین کیا عرشمان کے لیے ولقی کا رشتہ منظور کرتے ہو۔"""

اور عباس بینا تم بھی۔ بلال صاحب نے استفسار کیا تھا۔

کیسی باتیں کرتے ہیں بھائی صاحب... بھلا انکار تو کبھی نہ کرتا عرش مجھے"

عزیز ہے تبھی ریاط کا نام لیا اب سب جان کر تو گنجائش ہی نہیں نکلتی۔ بلال

صاحب ہولے سے مسکرا دیے۔

سحرش !بس ولیٰ سے کچھ نہ کہنا ابھی۔اسد نے کہا ثوسب استفہامی نگاہ" سے ان کو دیکھنے لگے۔

سہو کار ہیں !اور خطا بھی جس نے بچوں کے ذہنی صحت کو بہت تباہ کر دیا۔" ابھی وثقیٰ بخار میں ہے۔ مکمل بات سمجھ نہیں پائے گی۔ ہمیں آگاہی ہو گئی ہے ناجانے یہ خیال کے ہم سب اس کے بارے میں کیا سوچ رہے ہیں کہیں "وہ سوچوں کے گرداب میں پھنس کر مزید طبعیت نہ بگڑا لے۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو اسد !پہلے طبعیت سمبھلنے دی جائے اس کی جب تک" "ہم ریاط کا معملہ سمبھالیں گے۔

اب چلیں بھئی مٹھائی وغیرہ کا انتظام کریں۔اصل خوشی تو اب ہوئی ہے کہ" یہ بچوں کی بھی رضا ہے۔عباس نے ہنستے ہوئے کہا تو سحرش تیزی سے کچن

کے جانب دوڑی تھی اسمائیل نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا حالت سمبھل گئے
تھے۔"

مجھے معاف کردو عرش! مجھے واقعی علم نہ ہوا تھا ورنہ میں کبھی ایسا نہ"
کرتی۔ "بینا افسوس بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔

نہیں امی! کیسی باتیں کرتی ہیں... یہ سب بس غلط فہمی تھی اور کچھ نہیں۔"
"عرشمان نے تڑپ کر ان کے ہاتھ تھامے تھے۔

اور ہمیں کہاں آگاہی تھی بھئی جو دن رات چوہے بلی کی طرح لڑتے ہیں"
"اصل تو وہ بس دکھاوا ہے معملہ تو اور ہی ہے۔

چاچی جان! میرے کان... سمرین نے کہتے عرشمان کے کان کو سختی سے "
"پکڑا تھا۔

اب ایسا بھی نہیں ہے۔ "وہ کراہتے ہوئے گویا ہوا۔"
بالکل مت چھوڑنا اس کے کان سمرین بلکہ اس کی خوب پٹائی ہونی چاہیے۔"
" عصمہ بیگم نے اندر آتے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا تھا۔
"اف! آپ سب مل کر مجھ پر ظلم کر رہے ہیں۔"

ہاں بالکل! دیکھیں بھابھی جان دیکھیں تو کیسے زبان سے فقرے آزاد"
ہو رہے ہیں اس کے۔ بچپن سے ہمیشہ مجھے ہر بات سے سب سے پہلے آگاہ
کرتا رہا ہے۔ کون سی فیلڈ اپنانی ہے، کون سا سبجکٹ لینا ہے ساری زندگی مجھ
سے عباس بھائی کے سامنے سفارشیں کرواتا رہا اور وہ آپ کو یاد ہے جب

ایسے کالج کی جانب سے ٹرپ پر جانا تھا اور عباس بھائی نے سختی سے منع کر دیا تھا کہ امتحان سر پر ہیں تو کیسے پوری رات میرے گھٹنے سے لگا بیٹھا رہا تھا اور اب دیکھیں میری بیٹی کے دل کو فتح کر کے اُسے زندگی میں شامل کرنے کا خواب دیکھ رہا تھا اور مجھے ہی شامل نہ کیا۔ ''سمرین نے شکایتی انداز میں اسے دیکھتے کہا۔

او میرے پیاری چاچی جان ! معافی آپ کو نہیں بتایا مگر میں وقت کا انتظار''

''کرتا رہ گیا اور اسی وقت نے مجھے جھٹکا دے ڈالا۔

معاف کر دیں نا چاچی جان ! قسم لے لیں اب کبھی آپ سب سے کچھ نہیں

'' چھپاؤ گا۔

شادی کی تاریخ سب سے پہلے آپ لوگوں کو ہی بتاؤ گا۔ ''عرشمان نے لبو پر'' آئی مسکراہٹ کو روکتے ہوئے سنجیدہ سے لہجے میں کہا تھا۔

بد تمیز! عصمہ بیگم نے اس کے بال بگاڑے تھے۔بینا اور سمرین بے ساختہ" "ہنس پڑی تھی۔

عرش! تم اب وثقیٰ کے پاس جاؤ۔ کل سے آئے ہوئے ہو مگر ملنے نہیں" "گئے ہو...اسمائیل نے بابا سے بات کی ہے تو ان کا کہنا ہے اب جب عرشمان آگیا ہے تو اس سے کہوں جو رائتہ اس نے پھیلایا ہے اسے خود ہی سمیٹے۔ مگر یاد رکھے کہ اس بار کسی بھی قسم کی غلطی کی گنجائش نہیں نکلتی ہے۔ سحرش کمرے میں داخل ہوئی تو بلال صاحب کے پیغام کو من و عن کہہ سنایا۔" عرشمان نے گہری سانس ہوا کر سپرد کی۔

یہ مشکل محاز مجھے لڑنا ہے...دعائے خیر کی درخواست ہے آپ سب ہے وہ" مخبوط الحواس لڑکی میرے بال نوچ لے گی چاچی..." عرشمان کے فقروں پر وہ سب بے ساختہ ہنس دیے۔

بالکل ٹھیک کرے گی وہ۔اب جاؤ بیچاری کی حالت تباہ کرنے کے درپر"

"ہو گے ہو اور آرام سے بات کرنا۔

بینا نے کہا تھا وہ اٹھ کھڑا ہوا۔زندگی میں پہلی بار اُسے وثقیٰ سے گفتگو کرنے

"کے لیے فقروں کو ترتیب دینا تھا اور یہ انتہائی مشکل امر تھا۔

عرش! اس کا ذہن بہت شوریدہ حال ہو گا۔اور تم اس بات سے باخوبی واقف ہو کہ وہ کس سوچ کی مالک ہے۔ سحرش نے بہت ہولے سے اس کے ہاتھ ہر تھپکی دیتے کہا تھا وہ بس سر اثبات میں ہلا کر آگے بڑھ گیا۔

بھابھی! وہ تھکا ماندا اس تک آیا تھا۔ وہ جو ابھی گھر لوٹی تھی دراب نے "
گاڑی کے پاس ہی اُسے روک لیا تھا۔ "بکھرا سا، معصوم سا زرباب کے دل کو
کچھ ہوا تھا۔ وہ واقعی بکھرا تھا۔

بھابھی مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔ اس نے کہا تو وہ گاڑی کو لاک کرتے اس"
"کے ساتھ لان میں ہی چلی آئی۔

میں معافی چاہتا ہوں بھابھی! اس روز آپ سے بدتہذیبی کر گیا وہ ندامت "
"سے سر جھکائے گویا ہوا تھا۔

میں شاید برداشت نہ کر سکا تھا کہ جیسے میں نے چاہا ہے وہ کسی اور کی"
ہو جائیں۔ مگر اب جب خیال کیا تو احساس ہوا۔ محبت میں جبر تو نہیں ہوتا۔"
وہ بہت دھیمے سے کہہ رہا تھا۔

زرباب کے وجود میں سنسناہٹ سی ہونے لگی۔ اس کا لہجہ بے حد شکست"
لیے ہوئے تھا۔

"دارب میں نے کہی سنا تھا... جس سے آپ محبت کرتے ہو اور اُسے آپ نہ پاسکو تو... پھر بہتر کے خود کو اُس کے حوالے کر دو جو آپ کو چاہتا ہو۔"

"وثق، عرش کے بغیر ادھوری ہے اور عرشمان وثقیٰ کے دونوں کو اگر الگ کر دیا جائے تو عکس دیکھے گا دونوں میں ایک دوسرے گا۔"

"بالکل ویسے ہی وہ گمنام لڑکی بھی تمہاری محبت کی اسیر ہو چلی ہے وہ تمہارے بغیر ادھوری ہے دارب۔"

"میں... میں بھی تو نا مکمل ہوں وثقیٰ کے بغیر اور ضروری نہیں ہے ہر شخص مکمل ہی ہو جائے محبت سے۔ وہ فوراً بولا تھا۔

"مجھے یقین ہے وہ تمہیں اپنی معصوم محبت سے مکمل کر دے گئی۔"

"یہ معملہ یہی رہنے دیتے ہیں بھابھی! اس نے تمام قصہ تھما دیا تھا زرباب"
گہری سانس لے کر رہ گئی۔ اتنا آسان تو نہ تھا مگر زرباب کو یقین تھا ریاط
"سمبھال لے گی اسے۔

"اچھا یہ بتائیں انہیں اپنی محبت کا ساتھ مل جائے گا نا؟"
اس کے سوال پر زرباب نے سر ہلا دیا۔
رشتہ طے ہو گیا ہے دونوں کا۔ "اس کی آواز بہت دھیمی تھی۔ دراب کو "
اپنی اندر سناٹا محسوس ہوا تھا مگر وہ ضبط کر گیا۔

میں چاہتا ہوں کہ کبھی بھی اس زار کا وثقیٰ یا عرشمان کو علم نہ ہو کہ میری "
قلب میں ان کو پانے کی آزرو رہی ہے۔ میں کبھی بھی انہیں تکلیف میں نہیں
"دیکھ سکتا۔ وہ خوش رہیں جہاں رہیں۔

عرشمان بہت محبت کرتا ہے ولیٰ سے وہ اس کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوتی"
"تھی۔

یار کا انتخاب ہے شاندار نہ ہو یہ ممکن نہیں۔" وہ اذیت سے مسکرا دیا تھا۔"
زرباب نے اس کے سکون کی دعا کی تھی۔

عرش بھائی! وہ وثقیٰ کے کمرے کی جانب بڑھ رہا تھا جب عقب سے آئی"
"پکار پر اس کے قدم تھمے تھے گہری سانس کر وہ پلٹا تھا۔
ہم لڑکیاں ان دیکھی زنجیر میں یوں جکڑی ہوتی ہیں کہ ان کے بابت نہ کچھ
"کہہ سکتی ہیں اور افسوس کے وہ نہ ہی کسی کو دیکھتی ہیں۔

اگر ہمت کر کے وہ بیڑیاں توڑ دی جائیں تو والدین کے دل اور ان کا مان"
ٹوٹ جاتا ہے۔ ریاط کے بکھرے فقرے عرشمان کو باخوبی آگاہی دے رہے
تھے کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے۔
"جب وہ مرد ہو کر اتنے دن ذہنی اذیت میں رہا تو وہ تو پھر ایک لڑکی تھی۔

مجھے آگاہی ہے ریاط، اور میں شرمندہ بھی ہوں میری کوتاہی، قفل نے"
تمہیں بھی تو ذہنی تذبذب سے دوچار کر رکھا ہو گا نا۔
میں بے حد منفعل ہوں۔" عرشمان کے چہرے اور لہجے میں افسوس تھا۔

نہیں بھائی! ایسا نہ کہیں.. اور بھول جائیں ان باتوں کو اب حالت گرفت"
میں آ چکے میرے لیے یہ ہی بہت ہے۔ اور یہ لیں..." ریاط نے متبسم سے
کہتے اپنی مٹھی عرشمان کی جانب بڑھائی جب میں نازک سے انگھوٹی تھی۔

وثقی کو اس فضا میں سانس دلوا دیں بھائی مجھے ڈر ہے کہیں وہ اس مشقت"
"میں ہار نہ بیٹھے۔

"تشکر! عرشمان نے دھیرے سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ "

میں نے ہمیشہ آپ کو بھائی کی جگہ رکھا ہے عرش بھائی اور مجھے یہ رشتہ بہت"
عزیز ہے۔" وہ ہولے سے مسکرا دی تو وہ بھی متبسم سا سر ہلا کر کمرے کی
"جانب بڑھ گیا۔

میرے دل پر کسی اور کی تصرف ہے، وہ یوں حکومت کر بیٹھے ہیں کہ ان کا"
نام لینے سے میرے سانسیں اعتدال پر رہتی ہیں، ان کو سوچنے سے مجھے زندہ
"ہونے گا احساس جاگتا رہا ہے۔

دراب زیدی! اب آپ سے آپ کو جیتنا ہے۔اب اظہار محبت کی باری"
ہے... آپ پر پردے چاک کرنے ہیں مجھے آگاہی ہے میرا آنچل تو آپ کے
دل تک پہنچے گا نہیں مگر آپ کے ساتھ کی کہکشاں تو اس میں سمیٹ سکتی
ہوں نا۔"

پھر یا تو یہ بازی فتح ہو گی یا میں دوستی بھی گنواں بیٹھوں گی۔ "مگر آپ کو"
سمبھالنے کے لیے مجھے خود کو، اپنے پندار کو داؤ پر لگانے کا رسک لینا ہو گا۔"
ایک فیصلہ کیا جا چکا تھا وہ گہری سانس لے کر پلٹ گئی۔ایک جنگ، ابھی باقی
تھی۔اور اس میں کامیاب ہو جانا آسان تو نہ تھا۔"

مجھ سے نارضگی ہے تو وجہ کا اظہار کریں۔ کیوں کر آپ کی نگاہوں میں"
اجنبیب اور لہجے میں تلخی در آئی ہے۔"

میرے حوصلے تمام نہ کریں بالاج کے مجھے آپ کا گمان دیورا سا ہو۔بس"
کر دیں یہ لب بستگی کی سزا دینا۔جب کوئی قصور ہی نہیں تو سزا کی حقدار کیسے
ٹھہری میں۔"سخت لہجے میں کہتی وہ ان کے روبرو آن کھڑی ہوئی۔ پچھلے
واقعے کے بعد مزید دلبرداشتہ ہوئی تھی وہ۔ معملہ اب آر یا پار ٹھہرا تھا۔

اور آپ اب جان لیں اگر اب بھی آپ نے اپنے قفل نہ توڑے تو مجبورً"
مجھے..." بالاج کی نگاہوں میں دیکھتے اس نے فقرے ادھورے چھوڑے
تھے۔

وہ جو بہت تحمل سے اُسے سن رہے تھے اس کی اس انداز و فقروں پر لب "
"سختی سے آپ میں پیوست کر لیے تھے۔

آپ خود کو بے قصور گردانتی ہیں جب کہ ایسا کچھ ہے نہیں۔"استہزا لہجے"
میں کہتے وہ اُس کا سکون چھین گئے تھے۔

بالاج!" چند ثانیے وہ انہیں بے یقینی سے دیکھے گئی تھی۔"

میں اتنا بھی بے خبر نہیں تھا زرباب جینا آپ نے مجھے سمجھا، میرے دل" نے بہت اعلی مقام دیا ہے اور بہت مان تھا مجھے آپ پر۔" بالاج کے لبوسے فقروں آزاد ہوئے زرباب کے چہرا سپید پڑا تھا۔

آپ نے نا صرف میرے دل کو زخمی کیا میرا مان بھی توڑ ڈالا ہے۔اور اس" پر مجھ سے استفسار کیا جارہا ہے کہ خطا کہاں سرزد ہوئی ہے آپ کی۔" وہ بولنے پر آمدہ کیا ہوئے اس کی سانس کو تھما کر اعصاب تک کو بے قابو کر گئے تھے۔

زرباب نا سمجھی کی حالت میں انہیں تک رہی تھی کوئی شے کوئی فقرہ مزاحم"
"ثابت نہ ہو سکا تھا۔

آپ واضح دار لہجے میں کہیں بالاج، گر کو مجرم میں ٹھہری تو لب بستہ سزا"
جھل لوں گی۔ان کے ہاتھ کو تھامنا چاہا تھا مگر بالاج نے واقع نہ دیا تھا۔"اس
درجہ بے دردی پر وہ سسک ہی تو اٹھی تھی مگر مزید قہر بالاج کے فقروں نے
"ڈھایا تھا جو اسے غیر محترک کر گئے۔

آپ کو معلوم تھا زرباب کے دراب وثقی کو پسند کرتا ہے بلکہ شادی کرنا"
چاہتا ہے۔اس نے آپ کو اپنا پہلا ہمزار چنا.. آپ کے سامنے دل کھول دیا۔
اُس کے باوجود آپ نے اس کی راہ ہموار نہ کی بلکے قلب سے لہوں نچوڑ لیا۔
اتنی سنگ دلی سے انکار اس کے منہ پر دے مارا کہ میرے بھائی کا وجود ریزہ
"ریزہ ہو گیا۔

آپ افہام و تفہیم عنایت کر رہی تھی کہ وہ اپنی محبت کا گلا گھوٹ کر اس سے "
دستہ بردار ہو جائے۔ اک خوبصورت منزل تک پہچانے کے بجائے رستے ہی
"مقفل کر دیے آپ نے۔

جب وہ بولنے پر آئے تو پھر کچھ نہ دیکھا یہ بھی نہیں کہ ان کی سفاک گفتگو
نے اس کے وجود کو تہہ بالا ڈال تھا۔ مانو اس کا تنفس تک تھم گیا تھا۔

آپ کو علم تھا زرباب وہ محبت کی راہ میں بہت آگے نکل چکا ہے۔ آخر کیسے "
آپ یہ سب کہہ سکتی ہیں کہ وہ اپنی محبت سے دستبردار ہو جائے۔ اور
اندھروں میں ڈوب جائے۔ "سخت نگاہ ڈال کر بہت ٹھنڈے لہجے میں کہا
گیا۔

آپ! آپ غلط سمجھ رہے ہیں میں نے...." سوکھے لبو پر زبان پھیر کر کچھ "
کہنا چاہا مگر آنسوؤں کا گھولا حلق میں اٹک گیا تھا۔

افف ! نہیں بالاج میں مانتی ہوں کہ در پسند کرتا ہے مگر... مگر وہ اور وثقیٰ'' ایک دوسرے کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتے۔ میں نے اُس لیے کہا تھا اور پھر.... ''وہ مارے استعجاب کے متحیر ہی تو وہ گئی تھی۔ اس پر بالاج کے نگاہیں۔ پژمردہ سا وجود مزید نڈھال ہوا تھا۔

آپ کون ہوتی ہیں یہ فیصلہ کرنے والی کہ کون کس کی زندگی میں رہے گا'' اور کس کے ساتھ خوش؟'' وہ سختی سے گویا ہوئے۔

بالاج ! زرباب نے کچھ کہنا چاہا اس کا سر بری طرح چکرا رہا تھا۔ بالاج کا لہجہ '' وجود پر ضرب کر رہا تھا۔

ایک نظر اس کے بے سکنہ وجود اور مرجھائے چہرے پر ڈالی دل میں"
سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ مگر وہ اس لمحے جابر اور سفاک ہی تو بن گئے تھے۔
"محبت پکار رہی تھی مگر انہوں نے نظر پھر لی اور مزید گویا ہوئے۔

میرا بھائی محبت کرتا ہے وثقیٰ سے یہ اُس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی"
ہے جو آپ اُس سے چھیننے کے درپہ ہیں اور میں اس کا قطعی متحمل نہیں ہو
سکتا سمجھ لیں آپ۔" لہجہ تنبیہ لیے ہوئے تھا۔
زرباب دم بخود تھی محبت کا مان بخشنے والا آج نگاہ بھی نہیں اٹھا رہا تھا۔ وہ یہ"
جاننے کا روادار بھی نہ رہا تھا کہ اس کے حالت تغیر ہو رہی تھی۔ وہ تھکنے لگی
"تھی مانو حوصلہ تمام ہونے کو تھا۔

آپ یہ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ میں... میں دراب کی خوشیوں کو چھینے" کے درپہ ہوں وہ میرا بھی کچھ لگتا ہے۔"حیرت کی زیادتی سے سمبھل کر سخت لہجے میں گویا ہوئی تھی۔

آپ کے انداز اور اطوار سے لگتا تو یہ ہی ہے۔" بالاج استہزاء سے بولے۔"

بالاج یوں بد گمانی اچھی تو نہیں۔ میرے جانب نگاہ کریں دیکھیں مجھے۔ کیا" میں دراب کے لیے برا چاہ سکتی ہوں۔ اپنے ہاتھوں سے چہرے اپنی جانب "کیا۔

تو پھر ٹھیک ہے آپ کی بات مان لیتا ہوں میں مگر تب جب آپ وثقی کو" راضی کر لیں گی۔ زرباب نے بے بسی سے دیکھا۔

میں ایسا نہیں کر سکتی" بالاج اور پھر ولی انہیں مانے گی پھر میں یہ عمل کبھی"
نہیں کروں گی۔اور وہ بھی تب جب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔"گہری
سانس لیتے وہ ہولے سے گویا ہوئی۔
میں نے بہت مشکل سے سب کچھ سمبھالنے کے کوشش کی ہے بالاج۔"
"آپ کو اندازہ بھی نہیں ہے۔

آپ ابھی بات کے دوسرے رخ سے آگاہ نہیں ہیں بالاج وہ جان جائیں"
گے تو سمجھ پائیں گے کہ میں کس موڑ پر تھی۔"ایک اور کوشش کی تھی
سمجھانے کی اس نے۔

مجھے اور کچھ جاننا بھی نہیں ہے... جتنا علم ہے وہ میری وجود کے لیے مکتفی"
"ہے اور اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

مگر! زرباب نے کچھ کہنے کے لیے لب وا لیے مگر اس سے پہلے ہی بالاج"
"کہہ اٹھے۔

"اگر مگر کی گھڑیاں تمام ہوئی ہیں زرباب اب وقت فیصلے کا آن ٹھہرا ہے۔"
فیصلہ!" وہ متحیر ہوئی۔"

بات واضح ہے زرباب... میں اپنے بھائی کو یوں بے چین نہیں دیکھ سکتا۔ تو"
آپ میرے گھر رہ کر میرے بھائی کی خوشیاں اُسے تھمائیں یا لب بستہ رہ کر
اپنی بہن کا ساتھ دیں۔" وہ کہہ کر اپنا رخ موڑ گئے۔

وہ یقیناً اس لمحے سفاک ہوئے تھے، اور ان کی بے حد سخت ققروں نے"
زرباب کے وجود سے روح چھین لی۔ اُس کی نگاہوں سے اشک بہہ نکلے
تھے۔ بالاج بھی اپنے لبوں سے آزاد ہوئے ققروں پر چونک گئے تھے بے

ساختگی میں وہ حدود پار کر چکے تھے۔ مگر اب کیا کیا جا سکتا تھا واقعی غصہ عقل
"کو کھا جاتا ہے۔
"آپ.. آپ کا گھر؟"

یہ آپ کا گھر ہے بالاج... تو... تو میرا گھر کون سا ہوا۔ آپ اتنے بے رحم کیسے"
بن سکتے ہیں۔" زرباب کی سسکی بھری پکار پر وہ بے چین ہوئے تھے۔ سختی
سے لب آپس میں پیوست کیے۔

آپ نے یہ کہا بھی کیسے بالاج بلکہ یہ خیال بھی کیسے آپ کے ذہن میں"
آیا۔" سختی سے کہتے انہیں اپنے جانب پلٹا تھا۔

دراب اور وثقیٰ سے ہمارا ایک رشتہ ہے ان کے معملے سے ہمارا واسطہ ہے"
مگر ہمارا ابھی تو اک کوئی رشتہ ہے نا.... جو ان سے پہلے بنا ہے۔ آپ یوں مجھے

بے مول کیسے کر سکتے۔ ”وہ یک دم اشتعال میں آئی تھی بالاج بے بسی سے
”دیکھے گئی ان کے بات کا عکس کرب بن کر زرباب کے چہرے پر تھا۔

کہتے ہیں جب تک بات کے تمام پہلو سے آشنائی نہ ہو لبو پر قفل کے پہرے“
”بیٹھائے رکھنا چاہئے۔ ورنہ خسارہ اپنا ہی ہوتا ہے
میں در کا برا چاہوں گی... دراب وہ ہے جس نے مجھ پر سب سے پہلے“
”بھروسہ کرتے ہوئے اپنے راز میں شامل کیا۔
”میں اس کا برا چاہوں گی... وہ صدمے میں ہی تو آگئی تھی ان کے بات کر۔“
زرباب وہ....“ بالاج نے کچھ کہنا چاہا۔“
میں اسے سانسیں تھما کر اس کا گلا نہیں کاٹ سکتی تھی۔ ”ایک جھٹکے ان کے“
بات کاٹ کر بول اٹھی۔

کیا فائدہ ایسے تنفس کا جو آپ کے وجود پر بوجھ بنا رہے۔ ساری زندگی"
دراب، وثقیٰ کے الفات بھری نگاہ کے لیے تڑپتا رہے مگر جب وہ اس کے
نظروں میں کسی اور کا عکس دیکھے گا۔ تو کیا اپنی محبت کے مل جانے پر جھوم
اٹھے گا۔ "بے ساختہ انہوں نے نگاہ اٹھا کر زرباب کی جانب دیکھا جو بہتی
آنکھوں اور سرخ چہرہ لیے کہہ رہی تھی۔

"عرصہ دراز وثقیٰ اور عرشمان محبت کی ڈور سے جڑے ہیں۔"
مجھے بتائیں کیا دراب کے لیے یہ آسان ہوتا، وثقیٰ کے لیے سہل ہوتا؟ وہ
"کیوں کر دراب سے شادی کرے جب کے حصول محبت ہے وہ۔
پا کر بھی تباہ رہے کا دارب، زور زبردستی کر کے دراب کو آپ وثقیٰ کا ساتھ"
دے دیں کے وہ بھی شاید نوشہ تقدید جان کر رشتہ کو نبھالے مگر کیا عرشمان
"کی محبت کو بھول جائے گی، دراب سے عرشم جیسی محبت کرنے لگی گی؟

میرے سچ سے آگاہ کرنے پر میں مانتی ہوں وہ تکلیف میں ہے۔ مگر کیا آپ"
جانتے ہیں کوئی ہے جو دراب سے خاموش محبت کر رہا ہے کئی وقت سے یہ
"آگاہی رکھتے ہوئے بھی دراب کی نگاہ اس تک نہیں جاتی۔

بالاج نے الجھ کر سوالیہ نگاہ سے اس کو تکا وہ جب بولنے پر آئی تو بالاج لب"
بستہ ہو گئے۔ بہت بڑی بڑی وجہیں تھی اس کے پاس وہ تو نگاہ اٹھانے کے
"قابل نہ رہے تھے۔

ریاط! ریاط ہے وہ گمنام لڑکی جو دراب کو تحائف بھیجتی ہے۔ "اس نے مانو"
ان کے سماعتوں پر بلاسٹ لیا تھا وہ ہونق ہی تو رہ گئے تھے۔

وہ دراب کو پسند کرتی ہے...اس کی بکھری زندگی کو سمبھال لے گی۔"
"حوصلہ ہے اس میں اس سب کا۔

پرا گرو ثقیٰ اور دراب کا ساتھ جوڑا تو عرشمان مر جائے گا، ریاط مخبوط الحواس"
ہو جائے گی، و ثقیٰ وہ بکھر جائے گی اور دراب کیا وہ ایسا ہم سفر پا کر خوش رہے
"گا۔ ہر گز نہیں پل پل جئے گا اور پل پل مرے گا۔

میں ایک کو پھول تھماؤ تو کانٹیں چاروں کو چبھیں گے۔ ہر منزل عشق اہل"
"نہیں ہوتی ہے بالاج من چاہا نہ ہو تو قصوروار نہیں ٹھہراتے

بولتے بولتے وہ مانو تھک سی گئی تھی۔ بالاج بستر پر اپنا سر دونوں ہاتھوں میں
تھام کر بیٹھ گئے۔ ٹھیک کہا تھا آدھی آگاہی انسان کو تباہ کر دیتی ہے جیسے اس
"وقت انہیں کر دیا تھا۔

مجھے علم نہیں تھا زرباب! میں بس دراب کی یہ حالت دیکھ کر پریشان ہو"
"... اٹھا تھا۔ ندامت میں ڈوبی آواز فضا میں گونجی

زرباب نے شکوہ بھرے نگاہ اٹھا کر ان کی جانب دیکھا تو وہ مزید شرمندہ ہو گئے۔

غصہ کرنا کتنا بھی جائز کیوں نہ ہو بالاج آپ کو سب کچھ کہنے کا حق تو نہیں"
"دیتا ہے نا۔"اشک کو بے دردی سے صاف کرتے گویا ہوئی۔

میں مانتا ہو.. "آپ نے بھی تو مجھے آگاہ نہ کیا ان سب کے بارے میں۔"
ڈوریاں اتنی الجھی ہوئی تھی مجھے کہاں اندازہ تھا۔

آپ کے رویے نے مجھے دلبرداشتہ کر دیا تھا۔آپ نے مجھے موقع ہی فراہم"
نہ کیا۔ مگر اچھا ہی ہوا مجھے اپنی حیثیت کا اندازہ ہو گیا۔لرزتے لب سے
"بامشکل کہا تھا اور الماری کی جانب بڑھ کر اُسے کھولنے لگی۔

زندگی میں پہلی بار بالاج نے بنا سوچے سمجھے کوئی قدم اٹھایا تھا اور خسارہ کر"
بیٹھے تھے اپنا سارا اشتعال، غصہ، جھاک کے مانند بیٹھ گیا تھا اور سوائے
"ندامت اب کوئی جزبہ باقی نہ بچا تھا۔

ان کا دل ڈوب کر ابھرا۔ یوں تو نہ کہیں ہانم۔ وہ تڑپ کر اس کی جانب"
" آئے تھے۔ لمحے سے پہلے انداز میں تبدیلی آئی تھی۔

کیوں نہ کہوں سچ ہی تو کہا ہے۔ انہیں نظر انداز کیے وہ بیڈ پر کپڑے رکھنے"
لگی تھی۔ اسی اثنا میں قدم بڑھایا تھا کہ حوصلہ تمام ہوتے سر بری طرح
چکرایا۔ اگر بالاج چشم زدن میں اسے نہ تھامتے تو یقین وہ زمین بوس
"ہو جاتی۔

"زرباب! سمبھالیں خود کو... ادھر بیٹھیں... وہ متفکر سے گویا ہوئے۔ "

زرباب نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا جب بالاج نے زبردستی اُسے بیڈ پر بیٹھایا۔
نارضگی کا اظہار بعد میں بھی کیا جا سکتا ہے۔پہلے آرام سے بیٹھ جائیں۔ برق
رفتاری سے پانی کا گلاس تھام کر اس کے لبوسے لگاتے کہا تھا۔"

میں ٹھیک ہوں۔یوں فکر مندی ظاہر کر کے بہلاوے نہ دیں آپ"
مجھے..."نارضی بھرے لہجے میں گویا ہوئی تھی۔ غصہ کم تو نہ تھا۔

ہاتھ دیکھائیں مجھے اپنا...وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی تدودو میں تھی جب بالاج"
نے سختی سے کہتے اس کے کلائی تھامی نبض ٹٹول کر دیکھی تھی۔
افف آپ کی نبض اتنی دھیمی چل رہی ہے زرباب..وہ متفکر سے کہتے"
استھیتسکوپ اٹھانے کھڑے ہوئے تھے سامنے ہی وہ ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا
دکھا۔انہوں نے برق رفتاری سے اٹھایا تھا جب اس کے نیچے رکھی فائل
"....گری۔وہ دھیان نہ دیتے مگر

زرباب! چند ثانیے بعد ہی ان کے آواز میں شک اور حیرانی ابھری تھی۔ وہ"
"یقین وہ گمان کی دہلیز پر کھڑے تھے۔
زرباب نے نگاہ اٹھا کر سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھا جو ایک کاغذ ہاتھ میں تھمائے نگاہوں میں بے چینی لیے منتظر سے کھڑے تھے۔ مگر اس نے
"لب مقفل ہی رکھے اور رخ پھیر لیا۔
میں کچھ پوچھ رہا ہو آپ سے... کیا آپ... مطلب یہ آپ کی ہے۔ انہوں"
"نے گہری نگاہ سے چہرا دیکھا۔
"بتائیں مجھے؟"

جی ہاں امید سے ہوں میں... ان کے یقین پر مہر ثابت کی تھی اس کے"
فقروں پے وہ کتنے ہی لمحہ ساکت سے ٹھہرے رہے تھے مانو فقروں کو سمجھ
"رہے ہوں۔

آپ! افف زرباب میں کبھی غلط نہیں کہتا تھا واقعی جس نے آپ کو"
"میڈیکل کی ڈگری دی وہ کوئی احمق ترین انسان ہی تھا۔
اس حالت میں کس قدر ذہنی دباؤ کا شکار رہی ہیں وہ تو مانو اپنا سر پیٹ لینے کو"
تھے۔اس کی اس حرکت پر وہ صحیح سے خوش بھی نہ پا رہے تھے یا انہیں
احساس ہی نہیں ہوا تھا۔"زرباب نے شکوہ کرتی نگاہ سے انہیں دیکھا۔

"ہاں جیسے آپ تو بہت قابل ہیں نا آپ کو کیوں علم نہ ہوا مجھے دیکھ کر؟"
حد ہے! ایسے پیش آ رہے ہیں جیسے میں ان کی بیوی نہیں کوئی پیشنٹ"
ہوں۔اتنی بڑی خبر پر بھی یہ شخص اتنا عام سا برتاؤ کر رہا ہے۔"نئے سرے
سے اس کا دل نم ہونے لگا۔

روکیں میں ڈاکٹر کو فون کرتا ہوں۔ بالاج نے جیب سے فون نکالا مگر پھر"
"تھم گئے۔

آپ امید سے ہیں! مطلب میں... میں... غالباً اب جا کر ان کے ذہن نے"
"درست کام کیا تھا۔

یااللہ! بے ساختہ وہ اس کے سامنے بیٹھتے اس کا ہاتھ تھام کر اُسے نزدیک"
"کرتے اپنے حصار میں لیا تھا۔

آپ نے مجھے پہلے کیوں نہ آگاہ کیا زباب خوشی اور انبساط کے مارے وہ بے"
قابو ہو چلے تھے۔ "ان کے لبوں کے گوشوں سے مسکراہٹ پھوٹ رہی تھی۔
آنکھوں میں قمقمے سے جل اٹھے تھے زرباب نے بہت دھیان سے انہیں
دیکھا تھا۔

آپ میری بات سن کب رہے تھے جو میں کچھ کہتی... کیا علم تھا کہ مجھے تو"
پیشیاں بھکتنی ہوں گی۔اس گھر سے چلے جانے کا فرمان...ان کے سامنے
سے اٹھ کر وہ واپس کپڑے اٹھانے لگی جب بالاج نے اسے کندھے سے پکڑ
"کر اپنی جانب موڑا۔
"... زرباب! کیا کر رہی ہیں"
اپنے بچے کی خبر پا کر مجھے رکنے کو نہ کہیں بالاج! مجھے میری حیثیت کا"
ادراک ہو چلا ہے۔مجھے میری نگاہوں میں نہ گرائیں۔"دو موتی ٹوٹ کر
رخسار پر بہہ نکلے۔

بے شک میری ہونے والی اولاد کی ماں ہیں آپ اس سے پہلے میری محبت "
زرباب! مجھے معاف کر دیں واقعی میں غلطی پر تھا مگر قسم لے لیں روکنے کا

جواز وہ نہیں جو آپ نے سمجھا۔ ''دھیرے سے اس کے ماتھے پر لب رکھ کر وہ گویا ہوئے۔

غلطیاں بہت ہیں آپ کے دامن میں بالاج ایک معافی اُسے دھو تو نہیں'' ''سکتی ہے۔

بالکل درست کہہ رہی ہیں مگر محبت کے پراہن میں معافی ہو تو کیا وہ بھی'' ''نہیں کافی ہو گی۔

متردد تھا زرباب، در کی حالت اس کا آپ سے گریز، اور آپ نے مجھے کچھ'' بھی آگاہ کرنے سے پہلے ہی اس معملے کا تمام کر دینا غلط فہمی نہ ہوتی تو کیا ہوتا اس روز سماعتوں نے ادھوری گفتگو کو وجود کا حصہ بنا کر غفلت کا سکہ تھما دیا اور پھر دریوں بہم گفتگو کرتا تو مجھے بے چینی و اضطراب آن گھیرا لیا یہ سب کم فہمی کا نتیجا تھا کہ میں یوں برتاؤ کرتا گیا۔ وہ صفائی دیتے گویا ہوئے تھے۔

ندامت سی ندامت تھی ان کے لہجے میں۔ ”زرباب نے ایک گہرا سانس لیا تھا۔

شدید آپ درست ہیں... رشتے میں جب اعتماد کی کہکشاں ماند ہونے لگے تو“
”کنج فہمی کے اندھیرے گہرے ہو جاتے ہیں۔
نم لہجے میں کہتی وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی۔ اشک بہہ رہے تھے جس کو چھپانے کے سعی بھی اس نے نہ تھی۔

میں نے دل دکھایا ہے آپ کا زرباب، بے رحمانہ سلوک تک روا رکھا...“
سزا کا حق رکھتی ہیں آپ بندہ دست بستہ کھڑا ہے آپ کے روبرو وہ نرم تاثر
”سے کہتے زرباب کے بہتے اشک کو انگلیوں پر چنے لگے۔

آپ نے بہت برا کیا ہے بالاج! یوں بھی بھلا کوئی کرتا ہے جانتے ہیں نا اس حالت میں بیوی کو خوش رکھنا چاہیئے مجھے کہتے ہیں خود کون سا اچھے ڈاکٹر ہیں۔ زرباب کے خفا انداز میں کہنے پر بے ساختہ بالاج کا قہقہہ گونج اٹھا۔

"میری جان! بندے سے واقعی بہت بڑی خطا ہو گئی اب وہ اپنے بیوی کا بہت خیال رکھے گا ڈاکٹر میں واقعی اچھا ہوں مگر اس سے بھی اچھا شوہر ثابت ہو کر دیکھاؤ گا۔ اب کوئی غلطی نہیں ہو گی وعدہ۔ وہ محبت سے ماتھا چومتے گویا ہوئے۔"

"جی غلطی کی گنجائش بھی نہیں نکلتی ہے اب وہ سرشار سی ان کے کاندھے سے سر ٹکا گئی۔ بے شک مہر بہ لب رہنے پر کوتاہی اس کے بھی تھی۔"

بیداری کی منزل پر پہنچی تھی۔ کئی ثانیے وہ ماحول کو بھی نہیں سمجھ پائی تھی"
کہ وجود کا ہر جوڑ دیکھ سا رہا تھا ہاتھ میں غالباً کچھ لگا ہوا تھا۔ ارد گرد دیکھتے اس
کی نگاہ سامنے کرسی سے پشت لگائے ایک ہاتھ کی مٹھی لبو پر رکھے نظریں اُسی
پر ٹکائے پر سوچ سے عرشمان پر ٹھہری تھی۔ اور کئی لمحے یہ سمجھ کی سیڑھی
"چڑھنے لمیں لگے تھے کہ آیا یہ گمان ہے یا یقین۔

اگر تمہیں اب بھی گمان و شبہ ٹھہرا ہے میرا یہاں ہونا وثقیٰ تو مجھے یہ بات "
سوائے اذیت کے اور کوئی احساس نہیں تھما سکتی۔" خاموشی کو چیرتی عرشمان
کی آواز فضا میں گونجی تھی۔

پچھے کتنے دن سے بخار کی کیفیت سے گزر رہی تھی تمام دوائیں بھی اسے"
صحتیاب نہیں کر پا رہی تھی۔ اور کیسے کرتی وہ ذہنی اذیت کی جس سہج پر تھی

وہاں یہ ادویات اثر کہاں کرتی ہیں۔ مگر ایک پکار نے اس میں جان ڈال دی تھی۔"

عرش تم! لہجہ بے ربط ہوا اور سانسیں اعتدال پر آنے لگی تھی۔ بکھرے" لہجے میں پکار ہوئی اور وہ پورے قوت لگا کر اٹھ بیٹھی مگر جسم مانو ابھی تک تب رہا تھا۔ نقاہت کی وجہ سے کھڑی نہ ہو پائی تھی۔ "ہاتھ کی پشت میں سوئی کی چبھن ہوئی مگر پروا کہاں تھی۔

عرشمان نے گہری سانس لی اور خود کرسی سے اٹھ کر بیڈ کی جانب آیا۔" ڈرپ مکمل ہو چکی تھی اس نے احتیاط سے نڈل نکالی اور اس کے سامنے بیٹھ گیا۔"

اتنی صریح بے اعتبارٹی ولیٰ کے جرم ہی درج کر دیا تم نے۔ مر جھائے"
چہرے پر ویران نگاہیں عرشمان کا دل حلق میں آیا تھا۔ جب کے وہ بس تک
"رہی تھی۔ مانو شعور کی منزل سے ابھی دور ہو۔

تمہارے ذہن کے گوشے میں بھی یہ خیال کیسے وارد ہو گیا کہ میں... میں"
عرشمان جس نے سمجھ کی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی تمہیں چاہا ہے وہ منزل پے
"پہنچ جانے پر موڑ جائے گا۔

تم تو مجھے، مجھ سے بہتر جانتی تھی پھر یہ سب۔ عرشمان کے لہجے میں کم"
افسوس تو نہ تھا۔ "وثقیٰ کے لبوسے سسکی آزاد ہوئی تھی۔

تم نے کہا تھا نا کہ محبتوں کی باتیں ودلیلیں رہنے دیتے ہیں اور نتائج پر آتے" ہیں۔ تو چلو اب نتائج پر ہی آتے ہیں۔ "اس کا لہجہ کسی بھی احساس سے آری تھا۔

نہیں عرش میر اوہ مطلب نہیں تھا... میں... مجھے کچھ علم نا تھا کہ میں کیا کہہ" رہے ہوں۔ "وہ تڑپ کر گویا ہوئی تھی۔

لمحوں میں موت سا احساس ہوا تھا۔

مجھے خوف نے اپنے اندر سمیٹ لیا تھا عرش مجھے تم سے جدا ہونے کے"

"اندیشے نے نڈھال کر دیا تھا۔

وہ اپنا چہرا چھپا کر بے دردی سے رو دی۔ عرشمان کے وجود میں بے چینی"

"سے در آئی تھی اس کے حواس باختگی پر مگر وہ لب بھینچ گیا۔

اب یہ سب باتیں رہنے دیتے ہیں وثقیٰ۔ "وہ اس لمحے اس قدر ظالم ہوا"

تھا۔ وثقیٰ نے بے یقینی سے اس کے جانب نگاہ کی تھی۔

وہ کبھی اس کے معملے میں اتنا سنگدل نہیں رہا تھا پھر... یہ عرشمان نہیں تھا یہ" وثقیٰ کا عرش نہیں تھا۔ یہ کوئی مجسمہ تھا، دیونانی مورت تھی۔ "اس کے نگاہ میں وثقیٰ کو اپنے لیے الفت نہیں محسوس ہوئی تھی۔

عرش کیا ہو گیا ہے تمہیں یہ کیسی باتیں کر رہے ہو تم... وہ ہٹلر کی جانشین،" جس کے لہجے میں روب رہا کرتا تھا، جو ہمیشہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات کہتی تھی آج اشک بار ہوتی نگاہ لیے بے بسی سے سامنے موجود شخص کو "تڑپ کر دیکھتے مانو فریاد پر اتر آئی تھی۔

میں نے کیا کہا ہے... میں تو بس آپ ہی کی بات دوہرا رہا ہو۔ وہ مکمل" پر سکون سا تھا۔ وثقیٰ کے ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی ہوئی۔ عہد و پیماں کے راستے تمام ہو گئے تھے مگر محبوب کے لبوں ے یہ سنا اس قدر مہلک تھا۔ "اس کا تنفس غیر اعتدال ہوا تھا۔

تو پھر محترمہ وثقیٰ خانزادی... مہم سا تبسم لیے وہ آخری حد پار کرنے کو"
"تھا۔

اپنے لبو پر قفل ڈال لو عرش... یا گویا میری سماعتیں چھن جانے تک صبر کر"
"لو... تم سے دستبرداری مجھ سے میرا قلب بند کروادے گی۔

یہ خیال ہی کہ میں تمہاری نہیں مجھے کرب میں مبتلہ کر رہا ہے کجا کہ"
تمہارے لبو یہ سب سنا.... کہتے کہتے اس کی ہچکی سی بند گئی تھی۔ دھندلائی
"نگاہوں سے وہ سامنے موجود نفوش کا چہرا نہیں پڑھ سکتی تھی۔

مگر! مجھے کہنا ہو گا وثقیٰ... کہ ایک خحبوط الحواس لڑکی، جو دنیا سے بے نیاز،"
جس کی نگاہ کہیں نہیں ٹھہرتی جس کے لیے لوگ آنکھیں بچھاتے رکھتے ہیں

وہ مجھ سے عشق کرتی ہے۔ عرشمان کے فقرے اسے متعجب سے کر گئے۔ وہ ساکت نگاہ اور جامد وجود سے اُسے تکنے لگے جو مزید کہہ رہا تھا۔ ''

مجھ سے جدا ہونے کے خیال نے اسے دم بستہ کر کے بستر پر ڈال دیا تو'' دلیلیں بند کر کے اور نتائج پر نگاہ کریں تو وثقیٰ خانزادی کے وجود اور قلب پر ایک ہی احساس ابھرتا محسوس ہو گا اور وہ عرشمان عباس کا عکس ہو گا وثقیٰ کے عرش گا۔ ''بہت نرم سے تبسم سے وہ کہہ رہا تھا۔

تمہارے پندار کی حفاظت کرتے ہوئے، تمہیں رسوائوں کے دلدل میں'' ''نہ ڈالتے ہوئے پالیا ہے تمہیں زیست میری۔

زندگی میں پہلے بار عرشمان نے وثقیٰ کے نرم ہاتھوں کو تھام پر انگھوٹی کو '' تیسری انگلی کی زینت بنایا تھا۔

جب کے وثقیٰ تو مارے استعجاب کے گنگ ہی رہ گئی تھی۔ بس رخسار پر"
" موتی گر رہے تھے۔ دل جیسی شے بہت شدت سے دھڑک رہی تھی۔

یہ لمحے میں کیا ہوا تھا جو لب بے رحم سے فقرے ادا کر رہے ہے لحظہ بھر"
میں شہد کے پراہن میں آن لپٹے تھے۔ عرشمان کی نظریں بہت محرم بن کے
"لب ورخسار سے ہم کلام ہونے لگی وہ چونک ہی تو اٹھی تھی۔

آپ! آپ سچ کہہ رہے ہیں بن بنائے وہ چہک کر لب گویا ہوئی نگاہیں"
"چمک سی اٹھی تھی اس کی۔ مانو زندگی کی نوید سن لی ہو جیسے۔
مگر اگلے ہی پل عرشمان کا بلند قہقہہ اسے ہوش میں لے آیا تھا۔ غالباً زندگی
میں اول بار وہ گڑبڑائی تھی۔

آپ! تم نے مجھے آپ کہا اوہ ولیٰ میری یہ شدید خواہش ہوا کرتی تھی کہ تم" مجھے ایسے مخاطب کرو مگر یہ یوں ہو گا مجھے آگاہی نہ تھی۔ وہ مسلس ہنس رہا تھا جب کہ وثقیٰ کا چہرا جگمگانے لگا وہ سرشار سی تھی۔

تم میری تھی وثقیٰ، پھر بھلا کیوں کر میں تم سے دستبردار ہو جاتا۔ کچھ راہیں" "آسان ہونے کے باجود مشکل ہو جاتی ہیں۔

مگر اب سب ٹھیک ہے۔ وہ دھیرے سے اپنی محبت کی کہکشاں اس کے رگو میں بھر رہا تھا۔

تم نے بہت ستایا ہے عرش!" "بھیگے لہجے میں شکوہ کیا تھا۔"

معافی کا طلب گار ہوں! مگر اب وعدہ کرتا ہوں کبھی ایسے جان لیوا غلطی سر" "انجام نہ دوں گا۔

چلواب جلدی سے صحت یاب ہو جاؤسب تمہیں اس حال میں دیکھ کر"
بہت متفکر ہیں۔"وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
تم لوٹ آئے ہو میرے پاس میرے ہو کر تو بھلا زندگی روٹھ سکتی ہے مجھ"
پر۔ متبسم سے کہتی وہ بھی اس ساتھ آن کھڑے ہوئی۔"تم نے مجھے
بکھرے نہیں دیا عرش۔

اور میرا وعدہ ہے یہ وقت پھر کبھی نہیں آئے گا چلواب باہر چلتے ہیں سب"
منتظر ہیں ہمارے۔ ہولے سے وہ گویا ہوا۔
تم چلو میں کپڑے تبدیل کر کے آتی ہوں۔

زندگی اس لمحے ارد گرد ہی نظر آ رہی تھی اندھیرے تمام ہو چلے تھے اب"
"تتلیوں کے رنگ تھے جو بکھر کر دونوں کو نمایا کرنے لگے۔

”ماشاءاللہ! شکر خدا کا کہ تمہاری صورت تو دیکھی میرا بچہ۔ “
بینا نے محبت سے وثقی کو سینے سے لگا کر ماتھا چوما تھا۔

سمرین نے نگاہ بھر کر اس پر ڈالی تو کتنی ہی دعائیں ان کے لبو سے آزاد ہوئی“
تھی کہاں وہ بے سدھ، ہوش سے بیگانہ تھی کہ کوئی دوا اثر پزیر نہ تھی اور
کہاں عرشمان کے ساتھ کی خبر نے اُس کے وجود کو پھولوسا مہکا ڈالا تھا۔انہیں
“ خود پر افسوس ہوا تھا۔

کیسی طبعیت ہے... عصمہ بیگم نے خود کے پاس بیٹھاتے محبت سے چور لہجے“
میں پوچھتے ماتھو چوما تو وہ ان سے لپٹ گئی۔ ”خوشی اس کے انگ انگ سے
پھوٹ رہی تھی اور مسکان نے چہرے کو چراغاں سا کر رکھا تھا۔چند گھڑیوں
”میں ہی روح لوٹ آئی تھی اس کے وجود میں۔

بھئی میرے جدائی نے بے حال کر دیا تھا اب جو لوٹ آیا ہوں تو کیوں کر نہ"
محترمہ ٹھیک ہوتی۔ "عرشمان نے شریر لہجے میں کہا تو سب کے چہرے مسکرا
اٹھے۔

ایسا کچھ نہیں ہے۔ "وہ کہاں لب بستہ رہ سکتی تھی فوراً سے بیشتر بول اٹھی۔"
اچھا! عرشمان نے بڑا معنی خیز سا اچھا کہا تھا اتنے لوگوں کی موجودگی میں"
"بے باک سا اظہار اُسے شرمانے پر مجبور کر گیا۔

ہائے وثقیٰ تم شرماتی بھی ہو؟ "سحرش مارے استعجاب کے بول اٹھی۔"
زندگی لوٹ آئی تھی۔
بھابھی! نا کریں نا وہ مزید عصمہ بیگم کے سینے میں چھپی۔"

''اچھا! میری بات کا جواب تو دو وہ باضد ہوا تھا۔''

تائی! اسے کہیں یہ اپنے لبو پر پہرے ڈالے۔ آپ جانتی ہیں نا اس نے مجھے'' بہت ستایا ہے میں بیمار بھی اسی کی وجہ سے ہوئی تھی۔ ''عرش کی نگاہوں کی تاب نہ لاتے ہوئے اس نے بینا سے فوراً سے بیشتر مدد چاہی جو مل بھی گئی تھی۔

خبردار عرش جو تم نے مزید میری بیٹی کو تنگ کیا تو... تمہاری خیر نہیں'' ہوگی۔ ''بینا اپنی مسکراہٹ چھپاتے گویا ہوئی تھی۔

اچھا بھئی کچھ نہیں کہتا آپ کی چہتی کو ویسے ان محترمہ نے بھی مجھے کم تو'' پریشان نہیں کیا ہے اس کی جواب طلبی کون کرے گا۔ ''وہ معصومیت سے گویا ہوا۔

کوئی نہیں میں تو معصوم ہوں بھلا کہا پریشان کرتی ہوں۔ ''چہرے اور لہجے'' میں زمانے بھر کے مسکینت تھی۔ سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

ویسے عرش ایک بات تو بتاؤ تمہیں ایسی کون سے دشواری درپیش تھی جو یہ'' جنگلی بلی ہی نگاہوں میں بھائی میرا بچہ۔ ''سمرین بامشکل تبسم روکتے گویا ہوئی تھی۔

امی!'' وثقیٰ نے شکوہ کرتی نگاہ سے انہیں دیکھا۔''

نہیں وہ بھئی کوئی نازک سے لڑکی، کوئی موم سا مجسمہ بہو ڈھنڈتے بیٹا کیا'' ''ہٹلر کی جانشیں کو دل دے بیٹھے۔

"بس چھوٹی امی قسمت...دل پر ہاتھ رکھ کر وہ آہیں بھرتے گویا ہوا تھا"

افف ! آپ کہیں سے بھی میری والدہ ماجدہ نہیں لگ رہیں اپنی ہی بیٹی کے" "بارے میں یہ خیال وثقیٰ تپتے ہوئے بولی۔

ارے بھئی مجھے بھی شوق تھا میری بہو زرا کم سن کلی سی ہو مگر...انہوں سے" قصداً بات ادھوری چھوڑی۔

تائی ! آپ کہیں امی کو...وہ فوراً اس کے پاس آئی تھی۔

یہ میری امی بالکل نہیں آج سے میں آپ کی بیٹی عرش کو انہیں دے دیں" "اس کے بات پر قہقہہ گونجا تھا۔

اب سب پرانی باتیں جانے دو اور نئی شروعات پر توجہ دو۔ "

کمرے میں ایک جہاں تھا خوشیوں کا جس میں ہر رنگ بڑا خوبصورت سا
"تھا۔

مشعل نے گہرے سانس لے کر دہلیز پر کھڑے اندر کے منظر کو دیکھا"
"تھا۔

کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو... یہ محبت تمہارا مقدر نہیں بن سکتی ہیں مشعل۔"
انسان جو بوتا ہے وہ ہی اسی کے ہاتھ میں آتا ہے۔"التمش نے دھیرے سے
ان کے کان کے پاس آکر کہا تھا۔وہ یک دم چونک اٹھی تھی۔

"تم نے خود زیاں کا سفر طے کیا اور اس میں مجھے تباہ کیا ہے۔"
تمام کر دو التمش یہ باتیں.... میں بھی تو تہہ دامن رہ گئی ہوں۔جو مجھے سزا"
"دے رہے ہو...اس کے آنکھوں میں بجری سے بھرنے لگی۔
سزا! وہ ابھی دی ہی کہاں ہے سوچو جب تمہاری تمام کارگزاری کی سند میں"
"...گھر والوں کے سامنے رکھو گا تو

بس کرو تم.... انتقام چاہتے ہو.... اس کے وجود میں سنسناہٹ سے دوڑ گئی"
"اس کے فقروں پر۔

اپنی آواز کو دھیما رکھو سمجھی انتقام کیا ہوتا ہے ابھی تمہیں علم ہی کہاں ہے..."
تم پر زندگی میں اتنی تنگ کر دو کا مشعل کے سانسوں کے آمد و رفت بھی
"تمہیں بوجھ لگی گی۔

سارا غرور مٹی نہ کر دیا تو میرا نام بھی التمش خانزدہ نہیں سمجھی۔ وہ آگ اگل"
کر لوٹ گیا تھا مگر مشعل کو اپنا وجود ابھی تک دہکتا محسوس ہونے لگا تھا تمام در
بند ہو گئے تھے اس کی انا، حکومت سب زمین بوس ہو چلی تھی۔ سب کی
زندگی اجالوں کے گرد تھی۔ بس وہ ہی سیاہ نصیب ٹھہر گئی تھی۔ "اس نے
رشتوں کی پامالی کی تھے یہ ادنیٰ جرم تو نہ تھا۔

کئی آنسو اس کا چہرا بھگو گئے تھے مگر وہ سسک بھی نہ سکی تھی الٹے قدم وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی وہ قدم جو دنیا کو ٹھوکر پر رکھتے تھے وہ اب بھجان اور شکتہ تھے التمش اپنا کہا پورا کرتا ہے وہ جانتی تھی جلد وہ زندان میں ڈالی جانے والی تھی۔

❖❖❖

اسد! میرا یہ خیال ہے کیوں ناوثقیٰ اور عرشمان کو ہم اب مضبوط بندھن میں باندھ دیں۔" بلال صاحب نے چائے کا کپ رکھتے اظہار خیال کیا تھا۔ بہترین تجویر ہے بھائی صاحب.. التمش کا صرف نکاح تو اس لیے جارہا ہے" کہ وہ واپس جارہا ہے پھر جاکر مشعل کو بلوائے گا دستاویز میں آسانی ہو گی ساتھ گر یہ ممکن ہو تو بہت بہتر ہو جائے گا۔" اسد ہم خیال ہوئے تھے۔

مگر بھائی صاحب اتنے کم وقت میں تیاریاں کیسے انجام پائیں گی۔بینا متفکر "
سے گویاہوئی تھی۔

ارے بینا تیاریوں کی کیا بات کہی جب دل راضی تو بھلانا ممکن کہاں ہے "
"کچھ کرنا۔عصمہ بیگم مسکرائی تھی۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں بھائی جان،بچے بھی میرا خیال ہے اس قدم سے مطمئن "
ہوں گے سحر بیٹایوں کرو عرش کو بلالاؤاسد کے کہنے پر وہ برق رفتاری سے
"اسے بلانے گئی تھی۔

ایک اور مدعا تھااسد!بلال صاحب چند ثانیے ٹھہر کر گویاہوئے توسب"
"متوجہ سے ہوگئے۔

میں چاہ رہا تھا کہ توقیر سے دراب کے لیے بات کی جائے۔ان کی بات پر"
تمام چہرے کھل اٹھے تھے ساتھ خوشیوں نے دستک دی تھی کہ دامن تنگ
"پڑ گیا تھا۔

بالکل بھائی صاحب! جو مناسب لگے آپ ویسا کریں اسد کے چہرے پر رقم" تھا کہ وہ دل و جان سے راضی ہیں۔" اسے اثنا میں سحر س عرشمان کے ساتھ لوٹی تھی۔

آپ سب نے بلایا تھا۔" اسمائیل کے برابر میں براجمان ہوتے وہ متبسم سا" بولا۔

"ہاں بھئی! بڑی اہم بات ہے سمائیل نے شرارت سے دیکھا۔ "

معملات توسب کے گوش گزار رہے ہیں برخوردار تو باہم مشاورات سے" یہ طے پایا کہ کیوں نہ التمش کے نکاح کہ ساتھ وثقی کو رخصت کروالیا جائے ...عباس نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ لحظہ بھر لگا تھا ان کے بات کو ضرب

"دینے میں پھر بڑی جاندار ہی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا۔

جو آپ سب کو مناسب لگے...ماشاءاللہ بڑے ہی کوئی سعدت مند بچے"
واقعے ہوئے ہو سمائیل نے اس کے کندھے پر زور سے مکا جڑتے کہا تھا اور
"سب کے قہقہے پھونٹ پڑے تھے۔
زندگی پھر مسکرائی تھی وثقیٰ نے اوٹ سے یہ منظر اپنے دل میں جزب"
"کرتے رب کا شکر ادا کیا تھا۔

السلام علیکم ! کیسی ہیں زرباب ؟" ریاط چند بیگ اٹھائے لاؤنج میں داخل"
ہوئی تھی وہ جو بہت پر سکون سے انداز میں بیٹھی سموسے سے انصاف کر رہی
تھی مسکرا اٹھی تھی۔

وعلیکم السلام ! کہاں غائب ہو بھئی تم سب نہ ولی کا کچھ علم نہ عرشم اور تم"
نے بھی کتنے وقت بعد اپنی جھلک دیکھائی ہے "محبت سے معانقہ کرتے وہ
گویا ہوئی۔

ہم سب تو یہی ہیں آپ بتائیں کیا مصروفیات چل رہی ہیں بیگ کو ٹیبل پر"
"رکھتے جواب دیتے استفسار کیا تو زرباب مسکرادی۔

معصوم شوہر سے خدمات لینے جیسی مصروفیت..." بالاج اسی لمحے وہاں"
آتے گویا ہوئے جن کے ہاتھ میں ایک ٹرے میں دو چائے کے کپ تھے۔
السلام علیکم بھائی ! اور یہ سب.. ریاط نے کھڑتے ہوتے تعجب سے کہا تو وہ"
ٹیبل پر ٹرے رکھتے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے مسکرائے تھے۔

لاحول وللہ.. اللہ کو مانے کون سی خدمت کرلی آپ نے بس یہ ایک کپ"
چائے ہی تو بنائی ہے۔ "زرباب یک دم شکوہ کناہ ہوئی۔

تو بہ ہانم ! ٹھیک آدھے گھنٹے پہلے کس نے فرٹ باول بھر کے آپ جناب کی" فرمائش پر حاضر کیا تھا۔ وہ بھی ترکی باتر کی تبسم کو لبو میں دبائے بولے تھے۔

ہاں تو زرا سی بات ہی تو ہے..." اس نے شاہانہ انداز اپنایا تھا۔"

دیکھ لیں ریاط ! یہ مجھ پر ظلم ہے آپ اب گواہ بن جائیں۔" وہ مسلسل اُسے" تنگ کر رہے تھے۔ خفا خفا سی زرباب ان کے دل کو گداز کر رہی تھی۔ اپنی طبعیت کی وجہ سے وہ ہر لمحے ان سے لڑنے کو تیار رہی تھی جب کہ بالاج کو "بھی اُسے زچ کرنے میں لطف سا آرہا تھا۔

خبر دار جو تم نے ان کے طرفداری کی ریاط..." ریاط کے لبو پر در آئی" مسکراہٹ پر وہ فوراٹوک گئی اور نتیجہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنس دیے جس میں وہ بھی شامل ہو گئی تھی۔

"اچھا خیر امی اور تائی جان نے آپ کے لیے کچھ چیزیں بھجوائی ہیں اور ساتھ
"پیغام بھی کہ جیسے ہی وقت میسر ہو گھر آ جائیں۔
آپ تو آگاہی رکھتی ہیں نکاح کی تقریب ہونے والے اس کے بہت ساری"
تیاریاں ہیں۔ وثقیٰ نے سب کی جان سوکھ رکھی ہے آ کر اُنہیں ہی سمبھال
"دلیں بھئی۔

"لگتا ہے بہت پریشان کر دیا ہے بھئی! وہ گویا ہوئی۔"

"!بالکل"

اچھا آپ لوگ بیٹھ کر گپ شپ کریں مجھے کچھ اہم کام ہیں پھر میں ہسپتال"
"چلا جاؤ گا۔ بالاج موبائل اٹھاتے کھڑے ہوئے تھے۔
زرباب! آپ اگر چاہیں تو ریاط کے ساتھ ہی چلی جایئے گا ورنہ میں رات"
تک تو واپس آ جاؤں گا پھر چل چلیں گے جو مناسب لگے آپ کو مجھے بتا دیے
" گا پلٹ کر کہا تو وہ سر ہلا اثبات میں ہلا گئی۔

چائے پیو! بالاج بہترین چائے بناتے ہیں زرباب نے ہنستے ہوئے کہا تو ریاط"
"کے لب بھی مسکرا دیے۔

وہ مستقل دیکھ رہی تھی مانو ریاط کی نگاہیں کچھ تلاش رہی تھی پیر اضطرابی"
کیفیت میں ہل رہا تھا۔ جیسے وجود میں بے چینی سی ہو مگر لبوں پر فقرے لانا
"مشکل امر ہو۔

تمہارے راز کے محرم بنی ہوں اب پردہ داری خانہ نشین ثابت ہو گی۔""
مبہم فقروں کے پراہن میں زرباب نے کہا تھا وہ جو عمل استغراق میں تھی
چونک اٹھی۔

قدم بہت دشوار ہے زرباب ! کہیں امید کا بادل برس کر مجھے نارسائی کی"
آگ میں نہ جلادے۔" وہ تڑپ کر گویا ہوئی نگاہوں میں در آیا خوف زرباب
سے چھپا تو نہ رہ سکا۔

گر جو ایک قدم پر قوز و قزا کے رنگ آجائیں تو؟" وہ مسکرائی تھی۔"
یہ قدم تمہیں اٹھانا ہو گا ریاط...افسوس اور خوف کے پنچھی کو پیچھے چھوڑ"
دو۔ منزل پانے لے لیے راستے کا خوف نہیں رکھتے۔

زرباب اٹھ کھڑی ہوئی وہ اپنے کمرے میں ہے نکال لاؤ اُسے بے نام یادوں
"سے اور رکھ دو اس کی ہتھلی پر محبت کا سنہری موتی۔

کیا مجھے آپ سے بات کرنے کے لیے کچھ وقت میسر آسکتا ہے دراب "

زیدی؟ سفید اور گرین امتزاجی رنگ کے سوٹ میں چہرے پر نرم تاثر لیے

وہ اس کے کمرے کہ دروازے پر کھڑی اجازت طلب کر رہی تھی۔"

دراب نے چہرا گھما کر خاص تعجب سے دیکھا تھا۔

"آئیں! ہاتھ میں تھامی کتاب کو میز پر رکھتے متبسم سا گویا ہوا۔ "

سب خیریت ہے؟ ریاط چند قدم چل کر اندر آئی تھی نگاہ دروازے کے "

"ساتھ رکھی میز پر موجود قلم پر ٹھہر سی گئی تھی جب دراب نے مخاطب کیا۔

جی! میں... وہ سمبھلی تھی۔ اس کے آنچل کے کونے میں موتی اٹکے تھی "

"گر جو احتیاط نہ برتی تو وہ بکھر جانے تھے۔

وہ منتظر سا کھڑا تھا، نگاہوں میں رتجگے لیے، چہرے پر کرب کی لکریں تھی اور

"وجود میں تنہائی کا بسیرا۔

ایک مقدمہ ہے۔ جیسے لڑنا ہے، آپ ماہر وکیل ہیں۔ پھر نا جانے یاد ہو کہ نہ ہو... مجھ سے وعدہ ایفا لیے بیٹھے ہیں کہ جب بھی ضرورت ہو گی آپ مجھے دشواروں سے رہائی دلوائیں گے۔ ”خود کو سمبھال کر وہ بہت محتاط فقروں کا چناؤ کر رہی تھی۔

دراب نے اس کے مرتعش پلکیں، لرزش سے ہاتھوں کو دھیان سے دیکھا تھا۔ لحظہ بھر اس کے دل کو کچھ ہوا تھا کوئی احساس تھا جو وجود میں سرائیت سا کر گیا تھا۔

کون سا مقدمہ؟“ بے ساختہ اس نے لب پر زبان پھیرتے کہا۔ ”

ریاط نے گہری سانس لے کر آنکھوں کو زور سے میچ کر کھولا۔“

”دراب اس کے چہرے کے ہر پڑاو کو فہم کے پردے سے تک رہا تھا۔

مقدمہ عشق!" ریاط کے لبوسے ادا ہوئے فقرے دراب کو متغیر ہی تو "
کر گئے تھے۔
میں... میں سمجھا نہیں... وہ فہم و فراست ہو کر بھی انجان بنا تھا۔ مانو غامض "
"ہوں الفاظ۔

ریاط نے نگاہ اٹھا کر اس کی چہرے کی جانب دیکھا۔ باوصف تفہیم کے وہ "
"ناواقف کار ٹھہرا تھا۔
اپنی محبت کا مقدمہ لائی ہوں بہترین وکیل ہیں جیت میرا مقدر کر دیں۔""
میز سے قلم اٹھاتے وہ ہولے سے گویا ہوئی۔
دراب کو لگا اس کے قدم رنجیر ہوئے ہوں۔ لبو پر فقرے پھڑ پھڑا کر رہ گئے
"دل میں سنسناہٹ سی ہوئی تھی اور نگاہوں میں کرب سا جاگا۔

یہ ممکن نہیں ریاط۔" بڑی دشواری سے کہا گیا تھا۔"

ریاط کے بڑھتے ہاتھ تھم سے گئے دل کی دھڑکن پر یک دم مانو کسی نے "
پاؤں رکھ دیا تھا مگر اس لمحے اسے کمزور نہیں پڑنا تھا۔استقلال لازم ٹھہرا تھا۔
"قلم اٹھا کر وہ مڑی دراب اسی پر نگاہ جمائے کھڑا تھا جیسے منتظر ہو کچھ کہنے کا۔

آپ کی نگاہ جس ہستی پر ٹھہری ہے وہ بے شک بہت خوبصوت ہے "
دراب۔"نم لہجے میں وہ گویا ہوئی اور دراب کو متعجب کر ڈالا تھا۔
"کیا وہ اس راز سے آشنا تھی وہ پر سوچ ہوا۔"

آپ کی پسند عام ہو بھی نہیں سکتی تھی اور اس بات کا اندازہ مجھ سے بہتر "
اور کون کر سکتا ہے جیسے آپ کے شایان شان تحائف، بے جان شے
ڈھونڈنے کے لئے بہترین انتخاب بھی عام سا لگتا تھا۔پھر یہ بات تو ہمسفر کی

ہے۔ ''دراب نے اس کے فقروں کو ضرب دیا اور پھر... بے ساختہ اپنا سر
''تھام کر ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

جس پر نگاہ نہ کی تھی وہ میرے اس قدر نزدیک تھی۔ مجھے پڑھتی رہی، مجھے''
روح میں اتارتی رہے۔ دل پر مزید بوجھ آن پڑا تھا۔ ''ریاط کرب سے
مسکرائی تھی۔

مجھے لگا تھا آپ پہلی مرتبہ میں ہی مجھ تک رسائی پالیں گے مگر.... ''اس نے''
بات ادھوری چھوڑ دی۔

تم نے خسارے کا ساماں کیا ریاط۔ میرے ہاتھ خالی ہیں۔ وقت ہے ابھی''
لوٹ جاؤ مجھ سے امیدیں وابستہ کرنا تمہیں کرب میں مبتلا کرے گا بس۔''
بہت دھیمے سے وہ اس کی سماعتوں میں اپنے فقرے اتار رہا تھا۔ ناجلال تھا، نہ

حقارت،نہ طیش اور نہ رسوا کن تفرے ریاط نے بہت دھیان سے دراب کے چہرے کو دیکھا تھا۔

ہاں وہ محبت کا مسافر تھا بھلا کیوں کر وہ کسی کی محبت کو رسوا کرتا۔وہ کم"

ظرف نہیں تھا کہ جو خود پر جائزہ قرار دیا تھا وہ ہی دوسرے پر حرام کر دیتا۔

"محبت کی بازی ہاری تھی مگر عقل و سلیم سے گرا نہیں تھا۔

خوشبوں کے جزیروں سے ستاروں کی حدود تک محبت کی ہے تو پھر کیوں "

کر خسارہ کہ رنگین خیالوں کی الجھی بستی میں ایک آپ کے ملنے کا خیال سلجھا دیتا ہے مجھے۔" بے ساختہ ریاط کے لبو پر تبسم ابھرا۔

اور رہی بات مسافت کی تو کچھ سفر منزلوں سے زیادہ خوبصورت ہوتے"

ہیں۔وہ لاجواب کر رہی تھی ہر سوال کا جواب ساتھ لائی تھی۔وہ تسخر کرنے

"آئی تھی۔

"آپ کو علم ہے میں ہر بار تحائف پر انت الحیات کیوں لکھتی تھی۔ "

دراب نے استفامیہ نگاہ سے ریاط کے چہرے کو دیکھا نگاہ میں نمی تر رہی" تھی۔ مگر ان میں کئی جزبے ہچکولے لے رہے تھے۔ بے ساختہ وہ نگاہ چرا "گیا۔

"انت الحیات کا مطلب ہے تم میری زندگی ہو۔"

ریاط!" دراب نے پہرے بیٹھانے چاہئے تھے کچھ کہنے کے لیے لب وا" کیے مگر وہ پہلے ہی بول اٹھی۔

اور زندگی کا مطلب سانس لیا نہیں ہوتا نہ محبت میں سودے ہوتے ہیں۔ "

یہ تو قوس وقزح کے رنگ ہیں جو سب پر بکھرتے ہیں پھر خسارے کا حساب "کتاب کیسا دراب۔

کبھی نہیں سوچا تھا کہ آپ کے روبرو کھڑے ہو کر آپ سے آپ کو مانگے"
کی اجازت چاہوں گی میں۔ مجھے یہ بھی علم نہ تھا کہ جب آپ مجھ تک پہنچیں
"گے تو کیا عذر تراشوں گی میں۔

مجھے تو یہ علم بھی نہ تھا کہ میری بات لبو سے آزاد ہو کر کیا انجام پائے گی۔"
مگر مجھے یقین تھا کہ میری الفت، جزبے پاکیزہ ہیں تو رسوائی اور حقارت میرا
"مقدر نہیں ہو گی۔ میرے زخم کو گلاب کیا جائے گا۔
دراب آپ کو حق ہے انکار کا مگر... بولتے ہوئے وہ آگے بڑھی اور نیچے "
"قالین پر دراب کے پیروں میں آن بیٹھی۔

وہ ساکت ہی تو رہ گیا تھا اس دیوانی پر جو لٹ جانے کے درپہ تھی۔ دراب کو"
محسوس ہوا اس کے حواس تو کب کے جامد تھے صرف سماعتیں عمل میں ہیں
"کہ وہ ریاط کو روک ہی نہیں پا رہا تھا۔

میں اپنی ساری زندگی آپ کے نام کرنا چاہتی ہوں یہ جانتے ہوئے بھی کہ "
" آپ کے دل میں کوئی اور بستا ہے۔
میرے زندگی ہمیشہ آپ کے نام سے منسوب رہے گی چاہے آپ مجھے اپنا"
نام دیں یا نہ دیں۔" چہرہ جھکا کر وہ کہہ رہی تھی۔

ریاط یہ زندگی ہے اور یہ بہت طویل ہے۔ کیوں اپنے قدموں کو لہولہاں "
کر کے مسافت طے کرنی ہے۔" دراب کے لہجے میں بے بسی سی در آئی۔

یہی تو بات ہے نا دراب یہ زندگی ہے اور بہت مختصر ہے۔ اگلے پل قدم "
اٹھ بھی پائیں یا نہیں کوئی بھروسہ نہیں مسافت تک طے پا جانا بہت دور کی
بات ہے۔" وہ ہولے سے مسکرائی تھی مگر اشک چہرہ بھگو رہے تھے۔

بات سمجھو! میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ کو دینے کے لیے۔اس نے"
کوئی احتمال نہ چھوڑا تھا ریاط کو بعض رکھنے میں۔"دراب کے لہجے کی برودت
نے لحظہ بھر ریاط کے وجود کو بھی ٹھنڈا کیا تھا۔ مگر وہ سمبھل کر گویا ہوئی۔

کیا عزت بھی نہیں۔آپ میرے حصے میں عزت ڈال دیں میں محبت کا"
"دائرہ بنالوں گی۔

"! مگر"

اپنی محبت کو زندگی میں نہ لا سکے تو کسی کی محبت بن کر اسے اپنا آپ سونپ"
دیں۔میرے کندھے اتنے نازک تو نہیں جو آپ کی نارسائی کے قصے اور
"تڑپ ناسن سکو۔چاہے حلف لے لیں۔

ہم دوست رہے ہیں آپ دوستی نبھانا لینا،بس محبت نبھانے کا کام مجھے"
"کرنے دینا۔وہ واقعی دراب کے گرد دائرہ بنا رہی تھی۔

وہ درست تھا۔اسے آگاہی تھی جس دن وہ گمنام لڑکی اس کے روبرو آگئی"
"اسے قید کرلے گی، تیاری مکمل تھی۔اور وہ تسخیر ہو رہا تھا۔
آپ شاموں کی سیاہی پر قناعت کرلیں گی ریاط؟"ناجانے کیوں وہ سوال"
کر گیا تھا۔
"میں ان شاموں کے بعد کی سحر کی منتظر رہوں گی۔ "
یہ سفر بہت طویل ہو گا قدم لہولہاں بھی ہو سکتے ہیں۔"اس کے نزدیک "
بیٹھ کر بے ساختہ کہا گیا تھا۔
کچھ سفر قدموں سے نہیں دل سے طے ہوتے ہیں پھر چاہے قلب سے لہو"
نچوڑ ہی کیوں نہ لیا جائے۔ تھکن نہیں ہوتی۔
"دراب اس مخبوط الحواس لڑکی کو دیکھا گیا۔

انکار کا حق تھا مگر وہ کیا انکار کر سکتا تھا۔ کیا وہ بے نشان راستو پر ریاط کو لے"
چل سکتا تھا۔ جوابات بہت دشوار تھے۔
گہرے سانس لیتے، تنفس کو بہتر کرتے اس نے دھیرے تھے ریاط کے
"کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔
اور وہ جو لٹ جانے کا سوچ کر آئی تھی مگر یہاں اس کے دل کا مدعا سمجھ لیا"
"گیا تھا۔
یہ ہاں، دشوار راستوں کی شرعات تھی یہ چلش پیہم راستہ اس کے محبت کا"
"حاصل بنے والا تھا۔

زرباب! کیا ہوا کوئی بات ہوئی ہے؟" بالاج تعجیل میں اندر کی جانب "
آئے تھے۔ مگر اسے اون کے پاس کھڑے پایا تھا تو وہ تھمے تھے۔

نہیں کیوں کیا ہوا؟" وہ بھی ان کے سوال پر چونکی تھی۔ "

وہ ریاط! ان کا ادھورا فقرہ زرباب کے دل کو بے چین کر گیا۔ "

کیا ہوا اسے؟" الٹا سوال ہوا تھا۔ "

میں اندر آ رہا تھا وہ روتے ہوئی جا رہی تھی پکارا بھی مگر شاید اس تک آواز "

"نے رسائی نہ پائی ہو۔

یا میرے اللہ! کہیں جو خوف اس کی وجود پر قابض تھے وہ حقیقت کا لبادہ تو "

نہیں اوڑھ گئے زرباب نے سراسیمگی کے عالم میں کہا تھا۔

"کیا معملہ ہے ہانم کچھ بتائیں تو حل بھی تراشیں ہم۔"

موبائل پر مسلسل ریاط کا نمبر ملاتے اس نے بالاج کو تمام واقعہ کہہ سنایا۔ "

"کتنے ہی لمحے وہ بھی مہر بہ لب رہے۔

ریاط کو ابھی رہنے دیں زرباب، پہلے در کے پاس چلیں۔ شاید ہمارے"

سمجھانے سے کچھ حاصل ہو جائے۔ مجھے آگاہی ہے جب ریاط یہ قدم اٹھا سکتی

ہے تو وہ دراب کو بھی سمبھال سکتی ہے اس کے وجود میں ٹوٹی کرچیاں ہیں
"جنہیں چننے کا حوصلہ ریاط کے سوا کسی میں نہیں۔
بالاج کے قفرے اُسے ہوش رکھنے میں قائم رہے سر کو اثبات میں ہلاتے وہ"
"کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

معافی کا طلب گار ہوں بھابھی! چاہیں تو سزا سنا دیں حرفِ شکایت بھی لبو پر نہیں آئے گی۔ دراب چہرا جھکائے ان دونوں سے ہم کلام تھا بالاج نے اپنے شاندار بھائی کو نگاہ بھر کر دیکھا ایسا دکھ و رنج اس کے چہرے پر رقم تھا مگر انہیں ایقان تھا ریاط پر۔
تم نے یہ فیصلہ اس قدر تعجل میں کیوں کیا در... ذہن میں ابھرتے خیال کو زبان بخشی تھی زرباب نے۔

مجھے خوف لاحق ہو چلا تھا بھی، مجھے ڈر تھا کہیں میری نظر ولی کی "
" زندگی کو نہ لگ جائے۔

"مجھے نہ ہوش میں چین ہے، نہ خرد میں قابو میں ہوں۔ "
میں ہوش میں دیوانہ ہو کر وثقیٰ کے لیے تڑپ جاتا ہوں ان کی ساتھ کے "
لیے بے چین ہو جاتا ہوں۔" وہ دھیمے سے کہہ رہا تھا۔ زرباب نے بالاج کی
جانب دیکھا جو ہونٹوں پر مٹھی رکھے بیٹھے تھے۔

مگر جب بیداری کے منزل کو پہنچتا ہوں تو خوف مجھے گھیر لیتا ہے کہ کہیں "
میرے لبوسے بے کل ہو کر آزاد ہوئے فقرے ان کی خوشیاں و محبت نہ
چھین لیں۔ میرے نارسائی کے آگ ان کے خوشیوں کو غرقاب نہ
کر دے۔"

دراب کے نگاہ سے نمی رسنے لگی تھی یقیناً وہ آخری حدود پر تھا چہرا تپش سے
سرخ ہونے لگا تھا۔

میں نے تسلیم کر لیا کہ ریاط کی محبت اس آگ پر بارش بن کر مجھے تباہ "
"کرنے سے روک لے گی۔ میں خود غرض ہو گیا۔
مجھے آگاہی ہے آپ کیا خیال کر رہی ہوں گی کہ بے شمار لوگ محبت کرتے"
ہیں نہیں ملتی تو میرے طرح راہ نہیں بدلتے۔ ان کی یادوں کو سینے میں
"بسائے رکھتے ہیں۔
مگر بھابھی میں بندہ بشر ہوں۔ تھک گیا جب بھی وثقیٰ کا خیال آتا ہے دل"
چاہتا ہے تمام بیڑیاں توڑ کر من مانی کر لوں پھر چاہے ان کی مرضی ہو یا نہ ہو
" بس انہیں اپنا بنا لوں۔
ریاط کی محبت مجھے دائرے میں رکھے گی میں مخبوط الحواس ہو کر برباد نہیں"
"کر لوگا کسی کو بھی۔
میں نے خود کو اسیے جکڑ لیا کہ ناخائن ہو سکوں گا نہ نقب کا کوئی راستہ"
"ہے۔

مجھے معاف کر دیں بھابھی! وہ ہاتھ جوڑ گیا تھا جب کہ زرباب برق رفتاری"
سے اس کے نزدیک آئی تھی اور ہاتھ تھامے تھے۔
"بالاج نے بڑے ضبط سے خود کو سمبھالا۔

مجھے بھروسہ ہے تم پر در کہ وقت کبھی تمہیں مشکل راہ پر ڈال بھی دے تو"
تم منافقت کا راستہ نہیں اپناؤ گی اور تم نے مجھے سر خرو کر دیا۔ بالاج نے اسے
"گلے لگاتے کہا تھا۔
دراب! اگر تمہاری خود غرضی کسی کے دل کی خواہش کو پورا کر گئی تو یہ یہ"
برا سودہ تو نہیں۔ ریاط اچھی لڑکی ہے تمہیں افسوس نہیں ہو گا اس فیصلے پر
"زرباب بے حوصلہ تھما یا تو وہ سر ہلا گیا۔
آپ دونوں میرا ایک کام کر دیں.... وہ سمبھل گیا تھا اسے سمبھلنا ہی تھا۔ "
میرے دائرے کو تنگ کر دیں کے پھر نکلنے کا کوئی راستہ نہ بچے۔ بھائی بابا اور
امی سے کہہ دیں میں ریاط سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ بالاج نے گہرا سانس

ہوا کے سپرد کر کے سر کو اثبات میں ہلا دیا۔ وہ سوائے دعا کہ اور کیا کر سکتے تھے۔"

"یہ سب کیا ہے بھئی؟" عرشمان لیپ ٹاپ ہاتھ میں لیے لانج میں آیا تو گویا متحیر رہ گیا۔ سامنے لاتعداد میگزین، تصویریں اور کاغذ بکھرے تھے۔

کیا مطلب کیا ہے؟" تم جانتے ہو عرش میں کس قدر متفکر ہو رہی ہوں" کچھ بھی فہم میں داخل نہیں ہوتا ہے وثقیٰ کی پریشان کن سے ابھری تھی چہرے سے بھی واضح تھا کہ وہ واقعی متردد ہے۔

آپی یہ دیکھیں، اسی اثنا میں حیا نے ایک عکس وثقیٰ کی نگاہوں کے سامنے" لہرایا مگر جلد ہی مایوس ہو کر تلاش جاری کر دی۔

تم پریشان کیوں ہو یہ عقدہ تو پیش کرو نا عرش نے ٹیبل پر جگہ بنا کر لیپ" ٹاپ رکھا۔

"جیسے تم نہیں جانتے ہو اپنی شادی کا لہنگا پسند کر رہی ہوں؟"

شرارہ! بھابھی ان محترمہ کو مجھ سے شادی کی خوشی اتنی غالب آگئی کہ یہ "
بھول بیٹھی ہیں کہ ان کا بوتیگ ہے اور یہ بہت نہ سہی تھوڑی بہت بہتر
ڈیزائیر بھی ہیں۔" عرش نے متبسم سا سحرش کو دیکھتے کہا تھا مگر وثقیٰ کے
"چہرے پر غصے سے اثار ابھرے تھے۔

ہاں تم بس بچت کا موقع ڈھونڈ لو۔اور زرابات سنیں میری عرشمان صاحب"
کہ میں اپنی ہی شادی میں اپنا ہی بنایا ہوا شرارہ پہنو گی کیا بھلا کبھی قاضی کو اپنا
نکاح پڑھواتے دیکھا ہے وہ تب کر گویا ہوئی تھی اور سحرش کے ساتھ عصمہ
"بیگم اور بینا بھی ہنس پڑی۔

مگر! بس عرش ناستاؤ.... تم وثقیٰ کے حسب دلخواہ شے اُسے دلواؤ گے سمجھ"
گئے۔اختتام میں بینا نے سختی سے کہا تو وثقیٰ مسکرادی جب کے عرشمان اس
"کی چہرے پر آئے رنگ دیکھ کر دل ہے دل میں سرشار سا ہو گیا تھا۔

مشعل! تم بھی کچھ پسند لو یا پھر کرر کھا ہے۔ ''عصمہ بیگم نے توجہ دلائی'' تھی۔

ارے امی! میں نے پسند کر لیا ہے۔ ''حدیفہ سے شرارت کرتے التمش'' گویا ہوا تھا۔

ارے کیا لہنگا تم نے ذیب تن کرنا ہے؟ ''انہوں نے گورا تھا۔ ''
لیں کرنا تو میرے لیے ہی ہے نا وہ بھی برخنگی سے بولا سحر س ہنس ''
''پڑی۔

''بھئی درست ہی تو کہہ رہا ہے تائی امی۔''
تم بھی نا بس اسی کی سائید لیا کرو سحرش۔اب مشعل کے بھی کوئی مرضی ''
''ہے یا نہیں سمرین نے بھی ٹوکا۔

اب چاچی جی ساری زندگی میری مرضی پر ہی تو چلنا ہے پھر ابھی سے کیوں''
نہیں میری خواہش ہے میری دلہن میرا منتخب کردا لباس پہنے۔ ''نگاہوں

میں ایک جہاں آباد کیے وہ مشعل کی جانب دیکھتے گویا ہوا اور اس کی دغا بازی
"پر وہ لہو پی کر رہ گئی۔

بات تو درست ہے کیوں مشعل تمہیں تو اعتراض نہیں؟" بینا نے استفسار"
کیا تھا۔

نہیں امی مجھے بھلا کیا اختلاف ہونا ہے وہ سمبھل کر بولی تھی۔ جب کے"
التمش کے مزاق اڑاتی نگاہیں اسے تپا گئیں تھی۔

کچھ سیکھاؤ تم بھی، یہاں کیسے اپنے خواہش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔" عرشمان"
"نے وثقی کو پھر چھیڑا تھا اور کچھ ہی لمحوں میں معاکہ چھڑ گیا تھا۔

اللہ کو مانو تم دونوں اب تو شادی ہونے والے ہے کچھ لحاظ برت لو بینا اور"
"سمرین نے اپنا ماتھا پیٹا تھا مگر وہاں پر وا کسے تھی۔

"بھئی ہمارے بیٹی نے چھٹیوں کے عرضی دی ہے۔ کھانے کی میز پر موجود
توقیر صاحب نے محبت آمیز لہجے میں زرباب کو مخاطب کیا تو وہ مسکرادی۔"
جی بابا! گھر میں شادی کا ماحول ہے۔ایسے میں ہاسپتال کے ساتھ شادی "
کے معملات سمبھلانا خاصی دقیق امر ثابت ہوگا۔ لقمہ منہ میں رکھتے وہ گویا
ہوئی۔"

یہ بہت اچھا کیا زرباب! اپنی صحت کو بھی مدِ نظر رکھو بچے جہاں آرا اس کی "
فکر میں گویا ہوئی تھی۔

ویسے امی سوچ تو کچھ ایسی تھی کہ کچھ وقت کے لیے ہسپتال سے وقفہ "
درکار کر لیا جائے۔ مگر پھر... زرباب کے ادھورے فقروں پر سب اُس کی
جانب متوجہ ہوئے تھے۔"

مگر پھر کیا بیٹا!" جہاں آرا تو اس کے انداز و بیاں پر ہی ہول اٹھی تھی۔"

یہ ہی کہ ! ڈاکٹر بالاج پھر مجھے کہیں گے کہ مجھے اپنی نوکری وخاص تنخواہ"
شاید عزیز نہیں۔اس کے چہرے پر بلا کی معصومیت تھی جہاں جہاں آرااور
"رانیہ ہنسی تھی وہی توقیر صاحب کا قہقہہ گونج اٹھا تھا۔
افف بھابھی ! آپ بھی نا۔"
اچھا آپ کی بھابھی صاحبہ اتنی ہی کوئی معصوم ہیں نا۔ بالاج نے مصنوعی "
"غصہ سے گھورا تھا۔
تم بے فکر رہو زرباب بچے ! جب تک چاہوں چھٹی لے لو اور بے فکر رہو"
ڈاکٹر بالاج آپ کو ہر ماہ آپ کی تنخواہ دیتے رہیں گے توقیر صاحب شرارت
"سے بولے تو بالاج نے احتتاج کہا۔

"بناکام کے اجرت ! یہ میرے ہسپتال کے قواعد میں بالکل نہیں بابا۔ "

مگر برخوار دار بیوی کے فرائض و قوائد میں ہے۔ بلکہ گروہ چاہے تو تمہاری "
بھی سارے تنخواہ ضبط کر سکتی ہے۔ "توقیر صاحب ٹشو سے ہاتھ صاف
کرتے بولے تھے۔
نہیں پھر انہیں ان کی ہی دی جائے۔ بالاج برخنگی سے گویا ہوئے تو سب "
"کے چہرے مسکرا اٹھے۔
ہمم! آپ کو تو ویسے بھی موقع چاہیے ہوتا ہے۔ اس نے گھورا۔
اچھا رانیہ تم کل چلو گی میری ساتھ گھر۔ وثقیٰ اور حیا بہت پوچھ رہی تھی۔"
"پھر ابھی کالج کی چھٹیاں بھی ہیں۔ زرباب نے استفسار کیا تھا۔
جی خوف سوچ رہی تھی دو دن سے حیا نے فون کر کے جان ادھی کر دی"
ہے میری۔ "وہ ہنستے ہو گویا ہوئی۔
ہاں تو جاؤنہ بیٹا! اچھا ہے تیاروں میں بھی مدد ہو جائے گی جہاں آرا نے کہا تو"
"وہ سر ہلا کر اٹھ گئی کہ کھانا وہ کھا چکی تھی۔

بابا!، آپ دونوں سے کچھ اہم گفتگو کرنا تھی اگر آپ دونوں فارغ ہیں تو..."
بالاج نے توقیر م صاحب کو اٹھتے دیکھا تو زرباب کے جانب دیکھے گویا
"ہوئے۔
ہاں کیوں نہیں! توقیر صاحب قدرے متعجب سے ہوئے تھے۔"
"جہاں آرا کے چہرے پر بھی تعجب انگیز لکیریں ابھری تھیں۔

وہ سب لاؤنج میں تھے جب ملازمہ چائے وہی لے آئی وہ دونوں منتظر "
سے بالاج کو تک رہے تھے جو غالباً گفتگو کے لیے بہتر لفظوں کا چنا سوچ رہے
"تھے۔ جب زرباب کی آواز نے سناٹے کو چیرا۔

محبت دلوں کو فتح کر لے تو زندگی گزارنا خوشگوار ہو جاتی ہے۔" بالاج نے"
مشکور سی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ متبسم سی سر ہلا گئی۔

بالکل ہم آپ کی بات سے انحراف نہیں کر سکتے۔ ”توقیر صاحب نے“
ناسمجھی سی کہا۔

اگر در کے لیے ریاط کی جانب نگاہ کریں ہم تو؟ بالاج نے مانو استفہام میں ”
رائے دی تھی۔

بے ساختہ توقیر صاحب نے جہاں آرا کو دیکھا تھا وہ بھی ششدر سے رہ“
”گئیں تھی کہ گمان تو کبھی آیا ہی نہیں انہیں۔

دراصل دراب کی خواہش ہے کہ وہ ریاط کا ساتھ چاہتا ہے اگر آپ سب کی“
بھی رضامندی رہے تو۔ ”توقیر صاحب مسکرا دے۔

اسی اثنا میں دراب بھی اندر داخل ہوا تھا اور ماحول سے ظاہر تھا کچھ اہم گفتگو“
چل رہی تھی۔ اس نے سوالہ نگاہ سے بالاج کو دیکھا تو انہوں نے بیٹھنے کا اشارہ
”کر دیا وہ بھی میکانگی کی کیفیت میں بیٹھ گیا۔

ہمیں ہمشہ لگتا تھا کہ ہمارے بچے بہت آزادانہ خیال کے مالک ہیں مگر ہم"
واقعی خوش بخت ثابت ہوئے ہیں تو قیر صاحب کی آواز گونجی تھی مگران کے
" لہجے سے عیاں تھا کہ وہ بہت خوش ہیں۔

تم ریاط سے شادی کیے خواں ہو ودراب ؟" یکایک وہ کہہ اٹھے تو دراب"
کے سینے میں ٹیس سے اٹھی تو راستے بند ہونے کا ازن ہوا چاہتا تھا۔ لبو سے کیا
کہتا سر کو اثبات میں ہلا دیا۔ درد بڑھنے لگا۔ محبت ریت کے مانند پھسلنے لگی مگر
یہ محبوب کے لیے ضرروی بھی ٹھہرا تھا۔

"اگر آپ کو اورامی کو یہ رشتہ مناسب لگتا ہے تو... قصداً وہ ٹھہرا۔"
ہم نے کہانا ہم خوش بخت ہیں کہ ہمارے اولاد کو ہماری مرضی اہم خیال"
لگتی ہے۔ تو پھر یہ ممکن کیسے کہ ہم ان کی انبساط کے پرے کوئی تصفیہ کر دیں
گے۔ کیوں جہاں آرا درست ہیں انہوں نے خیال لینا چاہا۔

بالکل! ریاط اچھی لڑکی ہے سمجھدار ہے پھر تمہارے بیٹے کی پسند ہے وہ"
محبت سے گویا ہوئی تھی۔ "ہم کل ہی اس معملے کو بلال سے کہہ گزرتے ہیں
خوشیوں میں ایک رنگ اور بڑھ جائے گا۔
شکریہ بابا! وہ گہری سانس لیتا گویا ہوا تھا بالاج نے اٹھ کر اُسے گلے لگایا مانو"
"تسلی فراہم کر رہے ہوں۔
سب کچھ اپنے جگہ لوٹ رہا تھا۔ ایک دل تھا بس جو ویرانی کا بسیرا کیے ہوئے"
تھا اُسے سمبھلنا آسان فہم تو نہ تھا سمجھدار مرد کو بے ساختگی میں محبت ہو چلی
"تھی۔ وہ ٹوٹا تھا مگر شاید جکڑنے کے لیے۔

اوہ ریاط آپی! آپ... اف میں تو خوشی سے اب دیوانی ہونے لگی ہوں۔ ایک"
ساتھ اتنی ساری تقاریب ہوں گی گھر میں۔ کمرے میں اس وقت ایک جہاں
"آباد تھا۔

کچھ دیر پہلے ہی جہاں آرا میٹھائی کے ساتھ تاریخ لے کر گئی تھی۔اب جہاں"
وثقیٰ اور عرش کی شادی ہونا طے تھی اور ان کی رسم مایوں میں مشعل اور
التمش کا نکاح اب وہاں ریاط اور دراب بھی شامل ہو گئے تھے ایک مضبوط
"بندھن باندھنے کے لیے۔ تمام تواریب پھر سے طے کی جانی تھی۔
ریاط کی نگاہیں مسلسل چھلک رہی تھیں وہ رب کے حضور دل میں سجدہ بجود"
"تھی من کی مراد بر آئی تھی اور کیا شاندار انتظام ہوا تھا۔

ریاط کیا شاندار بندہ تمہارا نصیب بنا ہے بس موصوف کی زبان خاصی چلتی"
ہے۔"وثقیٰ نے تعریف کرتے ہوئے چھیڑا تھا۔

ریاط نے گہرا سانس لیا۔ محبوب کی شیریں آواز سماعتوں تک پہنچانے کے"
لیے عقل و فہم والا بندہ بھی یوں احمق ترین حرکات سرانجام دے دیتا ہے۔
ریاط نے سوچا تھا مگر قفرے لبو پر نہ لائی تھی۔

تمہاری تو اس سے کبھی ٹھنی بنی کیا اب بھی تم دشمنی برتو گی ولی۔ عرشمان"
"نے چھڑا تھا ریاط ہنس دی۔
ہم اب معملہ الگ ہے مجھے اپنی بہن ان سے زیادہ عزیز ہے ریاط کے لیے"
"در گزر کر دوں گے وہ شاہانہ انداز میں گویا ہوئی تو اب ہنس پڑے۔
ارے مشعل آپی آپ تو کچھ کہیں نا.. آپ تو اتنے خاموش طبعی ہو گئی "
ہیں۔ "حیا نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر ہلایا وہ جو نا جانے کہاں کھوئی
"تھی چونک اٹھی۔
انہیں رہنے دو حیا... محترمہ کو خود کی خوشیوں پر راضی تو ہونے دو۔ التمش"
کہاں باز آنے والے تھا فقروں کا تیز مشعل کے دل میں پیوست کیا تھا۔
التمش کیوں دق کرتے ہو اسے۔ "سحرش نے ٹوکا تھا۔"
وہ طنز کے تیر چلاتا ہے بھابھی اور اُسے معصومت سمجھتی ہیں۔ یہ مکاری بھی"
اس عمدہ انداز میں کرتا ہے محبت کی روشنی پھوٹتے معلوم ہوتی ہے۔ اب میں
"سونے کی بھی بن جاؤ تو کچھ حاصل نہیں۔

اُسی اثنا میں زرباب بالاج کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی تھی اور مشعل" کی وجود میں لگی آگ مزید بڑھی تھی۔ زرباب کے چہرے پر سکون کا عکس، وجود سے پھوٹتی کسی اور کے عکس کی مہک نے کیا مان بخشا تھا۔ سب خوش "ہیں ایک میرے ہی دل کو قرار نہیں۔

ارے آپ لوگ... مجھے لگا چلے گئے ہیں۔ سحرش نے ایک کرسی بالاج کو پیش کرتے کہا تھا۔

بھئی ہماری ہانم کو اپنی دیورانی سے ملنا تھا.. بالاج شرارت سے بولے۔

اور کیا! اب دیکھیں نا ابھی سے ہی سوچا مزاج جان لوں۔ میں جیٹھانی ہوں میرے ظلم ہو سہنا ہوں گے وہ بھی متبسم سا بولی تو سب بے ساختہ ہنس دے جب کے ریاط اس کے کاندھے سے آگئی۔

مشعل نے گہرے نگاہ سے اطراف میں دیکھا۔ جس سے ساری زندگی "
رشتوں کو دور رکھنا چاہا تھا وہ تو تمام تاج اپنے سر پر رکھ گئی تھی جب کہ دامن
"میں چھید اس کے ہوئے تھے۔

حیا اس کے کاندھے سے لگی تھی ریاط کا ہاتھ زرباب کے ہاتھ میں"
"... تھا، عرشمان نے اس کے جانب جو س بڑھایا تھا افف
"بالاج نگاہوں میں جہاں لیے اسے تک رہے تھے۔

مشعل کی آنکھوں میں چھن سے ہونے لگی بے ساختہ وہ کمرے سے باہر"
نکلی تھی مگر پیچھے سے قہقہے، بزلہ سخن، رومانوی فقرے اس کی سماعتوں سے
"ٹکرائے ضرور تھے۔

"ریاط کا رشتے طے پاتے ہی گھر میں تین شادیاں منقعد پا گئی تھی تیاریوں میں بھی مزید زور بڑھا تھا۔"

"سب کچھ الجھ سا رہا تھا کہ کس طرح تقاریب کو انجام دیا جائے جس پر یہ طے پایا کہ سب سے پہلے مشعل اور التمش کا نکاح کیا جائے آج وہی جشن تھا پھر کل سے عرشمان و وثقیٰ، دراب و ریاط کے شادی کے تقاریب شروع ہو جانی تھیں۔"

"لان میں خوبصورتی سے احتتام کیا گیا تھا وہائٹ ہاؤس کے لوگوں کے چہرے خوشی و انبساط سے کھلے ہوئے تھے۔ کچھ لمحوں پہلے ہی رسم نکاح کے ادائیگی کے بعد مشعل کو چھوٹے سے مگر آرائش سے سجے اسٹیج پر لایا گیا تھا۔"

ہلکے سرخ رنگ کے مرصع دار پوشاک میں وہ خوبصورت زیورات پہلے
مناست آرائش وجمال میں وہ پری چہرہ ہی معلوم ہوتی تھی مگر نگاہیں مانو تمام
"احساس سے مبرا تھی۔

نکاح مبارک ہو مشعل التمش... بڑی جاندار مسکراہٹ لبو پر سجائے التمش "
نے اس کے کان کے پاس سرگوشی کی تھی۔ مگر مشعل کو اس کا لہجہ تمسخرانہ
"معلوم ہوا تھا۔

مجھے تمہیں کچھ بہت ضروری بتایا ہے مگر ابھی یہ موقع بہتر نہیں مزید وار"
ہوا مشعل کا وجود گہری کھائی میں جانے لگا تھا۔
آگاہی تھی وہ جنت تو پانے نہیں جا رہی تھی یکا یک نگاہوں میں نمی سے
اترنے لگی جنہیں بامشکل اس نے دل میں اتارا تھا۔ سب روشن تھا سوائے
"اس کے۔

التمش کے لب مسلسل مسکرا رہے تھے وہ انتقام کا مسافر ہوا تھا کیا معلوم اس کا دل پر سکون تھا یہ حرکات مرتکب کر کے۔ مشعل کو لمحے میں بھی اندازہ نہ ہوتا تھا چہرہ اطراف میں گھمایا تو بد بختی کا احساس مزید غالب آیا تھا۔

عرشمان، وثقیٰ کو نگاہوں میں بسائے نا جانے کون سی الفات بیاں کرنے" میں مصروف تھا کہ وثقیٰ کے چہرے پر ابھرتے رنگ اسے نگاہ چرانے پر مجبور "کرنے لگے۔

ویسے بالاج آپ بھی حد کرتے ہیں۔ کیا تھا جو آپ کم سے کم داری کی" شادی کچھ وقت کے لیے آگے بڑھوا دیتے۔
زرباب نے شکوہ کرتی پکار پر اسے دوائی تھماتے وہ چونکے۔

"!کیوں بھئی"

میں درست طریقے سے لطف اندوز بھی نہیں ہو پا رہی ہوں اور یہ "
دیکھیں میرا لباس بھی کس قدر عام سا ہے جلد بازی میں جو لیا گیا تھا۔"
"زرباب کی بات پر کتنے ہی لمحے بالاج بس اُسے تکتے رہے تھے۔
ارے کیا یہ درست ہے بالاج بھائی! وثقیٰ اور ریاط سحرش کے ساتھ "
بدوقت ان دونوں کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔"وہ بس اپنا ماتھا رگڑتے رہ
گئے۔

بالکل درست بھابھی! بس لگ بھگ تیس پینتیس دکانوں کی خاک چھانے"
کے بعد یہ عام سا جوڑا پسند آیا محترمہ کو وہ بھی شرارت سے گویا ہوئے۔اور
لطف اندوز نہ ہونے کا تو یہ عالم ہے کہ رات دو ڈھائی بجے امی نے زبردستی
ڈھولک بند کروائی تھی زرباب کی ناک دباتے وہ بولے تھی جب کہ سب
بے ساختہ ہنس پڑے تھے۔زرباب نے انہیں گھورا تھا۔

بالاج بھائی! آپ بھی کس کی باتوں پر صفائی دیتے ہیں اور چلو مجھے کندھا مل" گیارونے کو یہ وثقیٰ محترمہ نے کیا کم کپڑوں کے لیے ہماری درگت بنائی تھی عرشمان بھی شاملِ گفتگو ہوا تھا وثقیٰ نے بڑی زور سے اس کے جوتے پر اپنی ہیل مارے تو وہ بلبلا اٹھا۔

بھئی ان خواتین کو آپ کبھی مطمئن نہیں پا سکتے میں پانچ سالہ شادی کا" تجربے کار بندہ ہوں اسمائیل متبسم سے بولے تو سحرش چڑ سی گئیں۔ بس ان مردوں کو تو موقع فراہم ہونا چاہیئے۔" لمحے میں وہاں محفل سی لگ گئی تھی اور بحث و تکرار شروع ہو گئی تھی۔ کٹھی مٹھی سی۔

"نہیں میں مکمل احتجاج کرتا ہوں آپ سب کی باتوں پر۔ "
لیں جی وکیل صاحب نے عدالت لگالی ہے التمش شوکی بولا۔

بالکل بھئی۔ ریاط نے صرف آدھے گھنٹے میں اپنے اہم ترین دن کے"
جوڑے منتخب کیے تھے دراب نے خاموش کھڑی ریاط کو دیکھاتے کہااور اس
"کے ماتھے پر سجے ٹیکے کو بڑے استحقاق سے درست کیا تھا۔
لمحے میں تمام جانب اُسے محسوس ہوا قمقمے جل اٹھی رنگ گہرے ہوئے اور
رخسار دہک اٹھے تھے۔ نگاہوں میں تعجب ابھرا اور سب کی شوخ سے او ہو پر
وہ شرم سے دھری ہو گئی تھی۔ "دراب نے یہ عمل خود کو وثقیٰ کے جانب
اٹھ جانے والی نظروں سے روکنے کے لیے گیا تھا بلاشبہ وہ کامیاب ٹھہرا تھا
" ریاط کے چہرے پر بکھرے رنگوں نے اُسے حصار میں لے لیا تھا۔

تم جانتی ہو میں نے رخصتی کیوں نہ چاہی؟"التمش رات کے پہر مشعل "
کے کمرے میں براجمان تھا وہ جو سر جھکا بیٹھی تھی چونک اٹھی۔

بے ساختہ التمش کے نگاہ اس کے سراپے پر پڑی تھی۔ یہ وہ مشعل نہ تھی ''
جو غرور اور حقارت سے لوگوں کو دیکھا کرتی تھی، جس میں رحم نہیں تھا بڑی
خوش قسمت تھی رشتوں کے معملے میں، حکومت کیا لوگوں پر۔ ''بے ساختہ
اس کا قہقہہ کمرے میں گونج اٹھا تھا۔

مشعل لبوں کو آپس میں پیوست کیے بس تکے گئی بے بسی سی بے بسی''
تھی۔ ''مشعل نے خود کو اتنا بے نوا کبھی نہ پایا تھا۔
تمہاری حیثیت بتانے کے لیے... مشعل کا چہرا اپنے مضبوط ہاتھ میں''
جکڑتے وہ گویا ہوا تھا۔ تم اب ساری زندگی اسی انتظار میں اپنے ماں باپ کی
دہلیز پر بیٹھی رہوں گی مگر میں کبھی تمہیں نہیں اپناؤ گا۔ وہ سفاکیت سے بولا
''مشعل کی سماعتوں میں ذہر انڈیل رہا تھا۔

التمش! ''تڑپ کر مشعل نے خود کو اس سے آزاد کروایا تھا۔''

تم ! تم ایسا بالکل نہیں کر سکتے... جلال لوٹا تھا اس کا قہر میں ڈوبے لہجے میں "
"وہ گویا ہوئی۔

آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے میں نے ایسا کر دیا ہے "التمش پر زرا اثر "
نہ ہوا تھا۔
دیکھو التمش ! مانا مجھ سے کچھ کوتائیاں ہوئی ہیں مگر جانے دو نا ہم دوست "
رہے ہیں وہ بھی بہترین۔ "لجاجت سے کہتی اس نے ہاتھ تھاما۔
مگر اب ہم بے مثال دشمن ہوں گے اور تقریح کی گفتگو تو یہ ٹھہری کہ یہ "
"رشتہ بس میں نبھاؤ گا۔
میں سب کو بتادوں گی... "دھمکی آمیز لہجے میں وہ بولی۔ التمش نے "
استہزایہ انداز میں دیکھا تھا۔
ٹھیک ہے پھر طلاق کا ہار اپنے گلے میں ڈال لینا اور ساتھ تمام زاوں پر سے "
بھی میں پردہ اٹھادوں گا۔ "وہ کمینگی کی انتہا پر پہنچ گیا تھا۔

بڑی محبت سے اس کا گال تھپکتے وہ مسکراہٹ اچھال کر چلا گیا۔ ''مشعل ''
نے اپنے ہاتھوں میں منہ چھپایا اور بلک بلک کر رو دی اسے کیا آگاہی نہیں تھی
''کہ التمش اپنے کہے سے کبھی پیچھے نہیں ہٹتا۔

سنہری آنچل میں جگنو تھامے جس راہ کی وہ مسافر ہو چکی تھی قسمت نے ''
''روشن رات کا آسمان اس کا سایہ سر پر رکھ دیا تھا۔
وہ رب کے سامنے سجدہ نہ کرتی تو کیا کرتی خوش بختی اسے ہی تو کہتے ہیں۔ ''
رسوایوں کی بیڑی سے آزاد، نفرت کے دائرے سے مبرا وہ سراپا شکر
''تھی۔

نگاہیں موندے کر اس نے سر کو بیڈ کی پشت سے ٹکا دیا تھا۔ کتنے ہی لمحے وہ ''
یقین و گمان کی منزل پر ٹھہرے رہی تھی جب رانیہ اور زرباب اسے یہاں
دراب کے آرام گاہ میں چھوڑ گئی تھی یہی تو وہ در تھا یہاں اس نے مقدمہ جیتا
تھا۔ پھولوں کی دل فریب خوشبو نے اُسے معطر کر رکھا تھا جب دروازہ کھٹک

کر مضبوط سے قدموں کی چھاپ محسوس ہوئی یہ قدم ریاط کو اپنے دل پر
"محسوس ہو رہے تھے۔ وہ ایک جھٹکے سے سیدھی ہو بیٹھی تھی۔

السلام علیکم! "نہایت ہی گمبھر لہجے میں کہا گیا تھا۔ ریاط سر ہلا کر رہ گئی۔ "
بہت مبارک ہو آپ کو... جیسے چاہا اُسے پالیا... دھیمے لہجے میں دراب کے "
آواز بکھر رہی تھی جب کہ وہ سانس روکے بس سماعتوں کو عمل میں رکھے
"ہوئے تھے۔

"میں زندگی بھر دعا گو رہوں گا ریاط کہ آپ کا دل ہمیشہ آباد رہے۔"
آپ کا ساتھ میسر رہے گا تو دل بھی شادماں رہے گا کہ میرا قلب تو آپ کی"
محبتوں کی آماجگاہ ٹھہرا۔ "ریاط کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔
دراب نے گہری سانس ہوا کہ سپرد کی مانو وجود کو ہر سکون کرنا چاہا تھا۔ لحظہ"
بھر میں سمبھل گیا تھا وہ ریاط اس کے چہرے پر در آئی اضطرابی کیفیت سے
آگاہ تھی نگاہ میں سمیٹ لینے گا پیغام دراب تک بھی پہنچا تھا اس نے اپنی

سیدھی جیب سے ایک کیس نکالتے اس میں سے نازک سی چین نکال کر ریاط
"کی ہتھلی پر رکھی۔

یہ بہت خوبصورت ہے... نازک سا بریسلٹ اسے پسند آیا تھا۔ "متبسم سا "
کہا تھا۔

"مجھے علم ہے کیوں کہ یہ میری پسند ہے وہ بھی ہنس دیا۔"

ریاط میں یہ نہیں کہوں کا کہ اتنے دن میں میں نے خود کو تیار کر لیا۔ دائرہ "
تو ابھی تنگ ہوا ہے مشکلات تو ابھی در آنی ہیں آپ ثابت قدم رہ لیں گی نا؟"
ناجانے وہ سوال گو تھا یا آئندہ وقت کے لیے تیار کر رہا تھا۔

بس ساتھ چلنے کا وعدہ کر لیں دراب... میں ہر راہ پر آپ کو کھڑی نظر آؤ گی "
جو آپ تک جاتا ہو گا۔ وہ سچائی سے بولی تھی

"کتنے ہی پل دراب اسے تکا رہا تھا۔

مجھے ایک سوال نے چین نہیں لینے دیا تھا کہ وہ کون سی شے تھی جس نے" مجھے ویرانی تھمادی۔ مگر اب جواب حاصل شدہ ٹھہرا۔"ریاط کے استفہامیہ نگاہوں میں دیکھتے وہ مزید گویا ہوا۔

یہ میری دعاؤں میں شدت نہیں تھی کہ میرے محبت پانی کا بلبلہ تھی کہ" عرش تک نہ پہنچ سکی مگر اب علم ہو گا مجھے کہ آپ کی محبت پاکیزہ تھی...آپ نے بس چاہا پانے کا تصور لالچ میں شمار کرتا ہے اور میں نے وثقی کا ساتھ چاہا "تھا جب کہ آپ نے بس الفت بکھری تھی۔

وہ پہلی دلہن تھی جو اپنے شوہر سے کسی اور سے کی گئی ادھوری محبت کا ذکر " بڑی ہی توجہ، اشتیاق سے سن رہی تھی وہ پہلی شب عروسی تھی جہاں محبت کا ذکر تو چھڑا تھا مگر تیسرے کے حوالے کا۔"ریاط نے اپنا کہا سچ کیا تھا رقابت سے پاک، حسد سے آزاد اس نے دراب کی دل کی تڑپ کو سننے کا سفر شروع کر دیا تھا وہ محبت جو یک طرفہ تھی جس کی مدت بہت مختصر رہی تھی اور کمال

کے جس کا ذکر یہاں ہو رہا تھا وہ بے خبر اپنے عشق میں کھوئی، محبوب کے حصار میں قید تھی۔

محبت ودیعت ہے جوہر کسی کی جھولی میں نہیں آتی ہے دراب کا دل خیالی رہ گیا

"تھا مگر ریاط کے اندر سمندر تھا محبت کا۔

گہرے مہرون اور سنہرے بوجھل والے لہنگے میں آرائش وجمال سے "

آراستہ وہ بلا کی خوبصورت ہی تو لگ رہی تھی غالباً پہلا موقع تھا جو وہ یوں تیار ہوئی تھی ہر آنکھ نے اس کے حسن کو سراہا تو تھا اس نے رخ ور خسار پر محبت کا رنگ کا متسور تو نہ تھا۔ عرشمان نے متبسم سے کمرے میں قدم رکھا تو بے ساختہ نگاہ سامنے نفوس پر ٹھہر گئی جو کمرے کی اوست میں کھڑی تھی۔

افف ! ولیٰ مجھے اندازہ نہ تھا تم قطعی مشرقی دلہن جیسے میرے استقبال "
میں نہ بیٹھی ہو گی۔" وہ شرارت سے کہتا اس کے روبرو آن کھڑا ہوا تھا جب
وثقیٰ کے آب دید دیکھ چونکا تھا۔

کیا ہوا ہے تمہیں تم رو رہی ہو۔ بے قراری سے تھام کر سوال کیا تھا مگر نگاہ "
آپ ہی اس کی کلائی پر جا ٹھہری جہاں وہ ہتھیلی میں تھمائے شدید ضبط سے
"کھڑی تھی۔

یا اللہ ! کیسے ہوا ہے ؟ سامنے صوفے کر بیٹھاتے وہ کلائی تھامتے پوچھ رہا"
"تھا۔

میرا ہاتھ نادانستگی میں سائیڈ ٹیبل سے ٹکرا گیا تو چوڑیاں ٹوٹ کر کلائی میں "
پیوست ہو گئی ہیں... ضبط کے باوجود بھی موتی بہہ نکلے تھے عرشمان برق
"رفتاری سے دوائی کے ڈبہ کی جانب دوڑا۔

”افف وثقیٰ دھیان رکھنا تھانا... کرچی نکلاتے وہ ڈپٹے ہوئے گویا ہوا۔ “

”....میرے کیا خطا“

ہم! ویسے کہا تو درست ہے آپ کی کہاں کوئی کوتاہی ہے اب اتنا“

خوبصورت لگنے پر نظر تو لگ ہی جاتی ہے گفتگو کے اختتام پر وہ شوخ سے تبسم کے ساتھ نگاہ میں جھنکتا گویا ہوا تھا اور وثقیٰ کو اپنی دھڑکن سماعتوں میں

”دھڑکتی محسوس ہوئی تھی۔

میرے زندگی کی وہ دعا ہو تم وثقیٰ جو ہر سانس کے ساتھ مانگی گئی ہو ہزار “

دشوار امر، جدائی کے خوف کو محبت کے سمندر میں ڈبو کر آج تم یہاں میری محرم بن کر موجود ہو وہ کھڑا ہوتے بولا تو بے ساختہ وثقیٰ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ ”پیروں میں پہنی پازیب نے عرشمان کو تھم جانے پر مجبور کیا تھا پھر وہ

”سائیڈ کی دراز سے ایک فائیل نکال کر پلٹا۔

لوگ رونمائی میں گھر، گاڑی، ہیرے موتی دیتے ہیں مگر تم وثقیٰ ہو... وثقیٰ "

اسد

اور میری وثقیٰ عام لڑکی تو نہیں... عرشمان کی بات پر وہ مسکرائی تھی۔"

"مرصع رقم جزبات جو لبوسے ادا نہ ہو رہے تھے وہ نگاہوں سے ظاہر تھے۔

عرشمان نے فائیل بڑھا کر کھولنے کا اشارہ کیا تو وہ کچھ متعجب سے اُسے"

دیکھنے لگی مگر لحظہ بھر بعد ہی چہرے کے تاثرات تبدیل ہوئے تھے مارے

"استعجاب کے عرشمان کا چہرا تکنے لگی۔

ایسے نہ دیکھو مانا بہت خوبصورت ہوں اور ابھی تو ماشاءاللہ غضب کا لگ رہا"

"ہوں وہ شریر سا گویا ہوا۔

عرشم یہ تو...." وثقیٰ ابھی تک متعجب سی تھی۔"

"... کہاں نا تم عام نہیں ہو"

افف عرشو میں... میرے پاس قطعی کوئی لفظ نہیں جو کہہ سکو وثقیٰ کی آنکھ"
سے آنکھوں بہہ نکلا تھا جنہیں بہت احتیاط سے عرشمان نے اپنے پوروں پر چنا
"تھا۔

تمہاری خوائش تھی ناکہ تم پاکستان کے سب سے مشہور ڈیزائنر کسوا کے"
"ساتھ کام کرو بس یہ انہیں کے ساتھ طے پایا گیا معاہدہ ہے۔
میری خواہش ہے وثقیٰ تم زندگی اپنی شرطوں پر جیو میں وہ مرد نہیں بنا "
"چاہتا جو محبت کی بیڑیاں ڈال کر تمہیں قید کر لوں۔
تمہیں تو آڑنا ہے ساتوں آسمان میں بس نگاہوں میں مجھے بھی رکھنا۔ وہ "
"محبت سے کہتا اس کے تسبیہ پیشانی چوم گیا۔
"مان، عزت... وہ چاہت وثقیٰ کو اپنے آنچل میں دیکھائی دی تھی۔ "

میری خوش قسمتی ہے عرشمان کہ تم جیسا مرد میری زندگی کا ساتھی ہے گر تم نہیں تو وثقیٰ بے پنکھ ہے وہ اس کے سینے پر سر رکھے کہہ رہی تھی۔ عرشمان ''ہولے سے مسکرا دیا۔

مجھے واقعی آگاہی نہیں کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے اگر رخصتی نہیں لینی تھی تو غلط'' ''بیانی کی ضرورت کیا تھی۔ بلال صاحب برہم لہجے میں کہہ رہے تھے۔

ناجانے کیا مدعا ہے مشعل سے پوچھو تو کہتی ہے علم نہیں التمش کچھ بتانے کو رضامند نہیں مگر کوئی تو بات ضرورت ہے بھابھی بیگم ورنہ ایک سال کم تو نہیں ہوتا وہ تو دو ماہ کا کہہ کر گیا تھا اور اب تک سوائے ٹالنے کے کچھ نہیں کر رہا ہے۔ ''سمرین متفکر سے بولی تو ماحول میں چھائی خاموشی مزید گہری ہو گئی۔

لوگ مستقل باتیں کر رہے ہیں شادی والا معملہ پھر سے جاگ رہا ہے بھائی"
صاحب حالانکہ سب جانتے ہیں وہ ایک حادثہ تھا مگر التمش کا یہ رویہ.... عباس
صاحب نے فقرے ادھوری چھوڑ دیے تھے کسی کی عقل و فہم میں کچھ سمجھ
"نہ آرہا تھا التمش مسلسل رخصتی کے معملے کو ٹال رہا تھا۔
اس سے کیا ہی امید رکھ سکتے ہیں ہر بار جب بھی ہمیں لگتا ہے وہ سمجھدار "
ہو گیا ہے کوئی نہ کوئی حرکت مرتکب کر بیٹھتا ہے آپ ہم اس سے حکمی گفگتو
کریں گے بلال صاحب مانو فیصلہ کر بیٹھے تھے۔اور دور اوپر جاتی سیڑھیوں پر
بیٹھی وہ اپنا سر تھام گئی پر حرف بہت واضح تھا۔وہ یہ بھی جانتی تھی التمش کبھی
اسے نہیں چھوڑے گا اور اب وہ خود بھی کہاں چاہتی تھی۔وجود میں طغیانی
"سے موجزن تھی۔نگاہ رس سی رہی تھی۔مگر بے بسی عروج پر تھی۔

مشعل! کسی پکار پر وہ چونک اٹھی۔ نیلے لباس میں ملبوس چہرے پر متفکر "
"سایہ لیے ہاتھ میں فیڈر تھامے وہ اُسے ہی دیکھ رہی تھی۔
کیا ہوا ہے مشعل آپ رو رہی ہو؟" زرباب نے ساتھ بیٹھتے ہاتھ تھامتے "
استفسار کیا تھا۔

... میرے چہرے پر رقم تحریرِ اذیت بہت واضح ہے زرباب "
میرا وجود تھکن سے نڈھال ہو چلا ہے مگر آرام کی کوئی سبیل ہی میسر نہیں
"آتی ہے مشعل کے لہجے سے بھی اداسی بہہ رہی تھی۔
میں وہ جو لوگوں پر نگاہ تک نہ کرتی تھی، آج کسی کے لوٹنے کی منتیں کرتی "
ہوں۔ بدبخت ہو گا کوئی، حسد میں جس نے کئی زندگیوں کو داؤ پر لگا دیا آج
اس کی ہی زیست بے نشاں ٹھہری ہے۔ سسکتے ہوئے مشعل کہہ رہی تھی
جب کہ زرباب ساکت نظر تھی سماعتیں عمل میں تھی۔

"بے حد افسوس سے مشعل کو دیکھا جو شہزادی سی شان ہوا کرتی تھی، غرور نگاہوں میں رہتا تھا آج خستہ حال کسی کے وجہ سے طلب بن گئی تھی۔"

میں نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا مجھے اس کا انداز ہو چلا ہے زرباب اور معافی بہت جھوٹا لفظ ہے اس کے لیے۔ وہ کہہ گئی۔

میرے گھر والے میری وجہ سے پریشان ہے وہ وجہ جاننا چاہتے ہیں کہ اخر التمش کیوں کر ایسا کر رہا ہے۔ وجہ علم میں ہے مگر کیا میں بتا سکتی ہو۔ وہ مجھے تل تل مارنا چاہتا ہے۔ وہ پھر رو پڑی۔ میری گناہ میرا پیچھا کر رہے ہیں۔

جب پچھتاوا ہو جائے تو معافی مل جاتی ہے مشعل! عقب سے وثقیٰ کی آواز ابھری دونوں نے پلٹ کر دیکھا تھا۔ وہ ان دونوں کے ایک سیڑھیاں اوپر بیٹھ گئی۔

جو ہمارے نصیب میں ہوتا ہے اور جو ہمارے لیے بہتر ہوتا ہے وہ ہی ہمیں دیا جاتا ہے۔"

بے شک آپ نے غلط کیا تھا مگر اب آپ آگائی پا گئی ہیں اور میر االلہ بہت ”
”مہربان ہے آپ کی مشکل راہ کو بھی آسان کر دے گا۔
میں نے سب کا دل بہت دکھایا ہے وثقیٰ،اس جھوٹ میں تمہیں بھی شامل
کیا تھا”عرش آج تک مجھ سے ہم کلام نہیں ہوتا ہے۔ریاط میری بارے میں
سب جانتی ہے۔گال نم ہونے لگے تھے۔میں اس کے سامنے نگاہ نہیں
اٹھا پاتی ہوں۔

تو آپ مجھ سے بات کر لیتی مشعل !بھائی ہوں منا لیتی میں تو آپ کا منتظر تھا۔
عرش نرم لہجے میں کہتا ہوا ان سب تک آیا تھا وہ سب ایک ساتھ اٹھ کھڑی
ہوئی۔
مانتا ہوں جو ہوا تھا غلط تھا،اور پھر غلطی کس نے نہیں ہوتی آپ کو افہام ہو گیا
میری لیے تو یہ ہی بہت ہے عرشمان نے مشعل کا ہاتھ تھاما تھا۔

بالکل مشعل ! ہمیں آپ سے کوئی گلہ نہیں جو گزر کیا وہ بیت گیا ہے۔ اللہ کو شکر ہے ہمارے نصیب میں جو تھا وہ بہتر تھا۔ زرباب نے مسکرا کر کہا تھا۔

آپ التمش بھائی کو بھی منالیں وہ بھی مان جائیں گی نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ دولوں میں نرم جزبہ پیدا ہو ہی جاتا ہے وثقیٰ نے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ مسکرادی۔

مجھے معاف کردو میں واقعی غلطی ہر تھی اتنے سال میں نے اس مخلص رشتوں سے حسدع نفرت کی۔ عرشمان کے محبت سے اُسے گلت لگایا تھا۔

آپ جائیں التمش بھائی سے بات کریں۔ مجھے ایقان ہے سب ٹھیک ہو جائے گا۔ سر پر تھپکتے اس نے تسلی دی تو وہ سر ہلا گئی۔

بس دعا ہے جب مشعل کے قدم درست سمت اٹھ گئے ہیں تو التمش بھی سمجھ جائیں۔

ان شاءاللہ سب اچھا ہو گا۔ وثقیٰ نے کہا تھا۔

ارے یہ لو تمہاری لڑکی کا فیڈر تمہارے طرح اب تک اس نے ادھم مچادیا ہو گا زرباب نے سیڑھی پر رکھا گئڈرا اٹھایا تھا۔

کیا کہاں ! میں اور میری بیٹی ادھم مچاتے ہیں وثقیٰ نے گھورا۔

کوئی شک ! عرشمان کے لب پھڑ پھڑائے۔

عرشو ! میری کسوا بہت معصوم سی ہے بالکل میری طرح۔ کسی کو نہ تنگ کرنے والی برہمی سے ان کے زرباب کے ہاتھ سے فیڈر جھپٹا۔

اللہ کو مانو بہن ! میرے بھتیجی عرشو پر چلی گئی تو ہی تم اتنی پر سکون رہتی ہو ورنہ کیا تمہارے بچپن کے قصے ہمیں یاد نہیں۔ زرباب نے بھی چھیڑا تھا۔

اور عرشمان کا قہقہہ گونجا تھا۔

میں چھوڑوں کی نہیں تم دونوں کو اپنے بارے میں کیا خیال ہے مہر بھی کوئی تم پر نہیں گئی ہے بالاج بھائی جیسی ہی ہے اور تم پر گئی ہوتی تو بدمزاج ہی ہوتی اس نے فوراً بدلا لیا تھا۔

ہاں اس کے بابا جیسے بہت خوش مزاج ہیں نا۔

صبر صبر آنے دو بالاج بھائی تو بتاؤں کے کہ ان کے ہانم صاحبہ کیا ارشاد فرما رہی تھی۔ وہ غصے سے کہتی اوپر کی جانب بڑھی جب کہ وہ دونوں ہنس پڑے۔

تمہارے ہاتھ کن لمحوں کو قید کر رہے ہیں۔ تم اجازت دو تو کیا میں معلوم " کر سکتا ہو۔ "عقب سے آئی خوبصورت آواز اور شریر لہجے پر نہیں بلکہ ایک فقرے پر ریاط کے کنیوس پر موجود عکس میں رنگ بھرتے ہاتھ ساکت ہی تو ہوئے تھے۔

تم! "ایک عرصہ لگا اس سفر کو طے ہونے میں ریاط کے لبو پر ہلکہ سا تبسم" آن ٹھہرا۔

ارے بھئی کون سے دیس میں ہو بندہ منتظر ہے آواز سننے کو۔ دراب چند"
قدم چلتا نزدیک آیا اور کندھے پر ہاتھ رکھا۔ وہ جانتا تھا کہ کس شے نے ریاط
"کو مجسمہ بنایا ہے۔

آپ! اتنی جلدی کیسے آئے... بامشکل خود کو ہوش کی دنیا میں لا پٹختے، بے"
ترتیب ہوتی ڈھرکن کو سمبھال کو بول پائی تھی۔ لاتعداد بار دراب نزدیک
آیا تھا مگر یہ انداز نگاہوں میں کچھ بسا تھا ریاط کے وجود میں سنسناہٹ سی
"ہو گئی۔

کئی عرصے سے میری زوجہ میری منتظر تھی سوچا اب لوٹ جاؤں متبسم"
سے کہتے کہا۔ "ریاط پر مانو آپ حرتوں کے پہاڑ ہی تو ٹوٹ رہے تھے یہ
دراب وہ تو نہیں تھا جس کے ساتھ وہ پچھلے ایک سال سے رہ رہی تھی۔ یہ
"کوئی نئی شناخت تھی۔

”میں آپ کی زوجہ ہوں خوشی وانبساط میں بے ربط فقرہ ادا ہوا۔“

یہ سوال ہے یا بتایا جارہا ہے وہ بے ساختہ ہنسا اور زندگی میں میں ریاط کو ہمیشہ“

”سے زیادہ خوبصورت لگا۔

”اچھا آپ کو یہ چکن لیگ پیش پسند ہے نا میں لایا ہوں۔ “

اور ایک جھٹکا مگر اس بار ریاط کو سمبھالنا تھا ورنہ اس کی یوں پر واموشی اس

”لمحوں کو اس کے دامن میں ادھورا نہ رکھ دے۔

میری لیے لائیں ہیں وہ لمحے سے پہلے بول اٹھی۔ دراب نے سمبھل کر اس“

کے نگاہ میں دیکھا تھا نہ کوئی شکوہ نہ شکایت، نہ دکھ کچھ بھی ہچکولے نہیں لے

رہا تھا۔

جی مگر ایک شرط پر ملے گا؟“ وہ مزید تنگ کرتے گویا ہو۔ “

کیا!“ وہ برس رکھ کر مکمل متوجہ ہوئی۔ “

کیرم کھیلنے پر، جو جیتا اُسے ملے گا دراب نے ہاتھ میں پکڑا پیکٹ اسے "
"دیکھا۔

افف دراب! آپ جانتے ہیں مجھے چکن کتنا پسند ہے پھر بھی وہ ناراضی "
"سے گویا ہوئی۔ مگر دراب جانتا تھا یہ محبت ہے۔

اگلے دس منٹ بعد لاونج میں ایک ادھم سا مچ گیا تھا۔ "
اور شادی کے بعد پہلی بار دراب بس ریاط کا دراب تھا، وہ اس کے ساتھ
مصروف تھا کسی بھی کل کے چھلک کے بنا وہ آسمان کے سیر پر نہ ہوتی تو کہاں
"ہوتی۔

یہ دھوکا ہے! تم نے میری باری لی ہے ریاط... دراب اس کے مسلسل"
چہرے پر بکھرے رنگ دیکھ رہا تھا اور احساس ہوا تھا کہ بس توجہ سے ہی وہ

گلناز ہو گئی تھی۔ بے شک اس کے مسافت طویل تھی۔ ایک اطمنان سا دل

''میں اتارا تھا کہ راستے اب ملنے ہی تھے۔

نہیں بالکل نہیں میری باری تھی۔ ''وہ سرے ہی مکر گئی تھی۔ ''

دراب نے گھورا۔ ریاط تم مسلسل بے مانی کر رہی ہو۔

افف کب کی؟''اس نے معصومیت کے حد کرتے کہا۔ ''

چند مسکراتے ہوئے لمحت سر کے تھے۔ ریاط نے لاکھوں بار بلائیں لے ڈالی تھیں۔

یاہو! میں جیت گئی! یک دم ہے ریاط کی چیخ فضا میں گونجی۔ ''

''دراب نے ہونق سا ہو کر اس کے جانب نگاہ گی۔

کیسے... مطلب کیسے تم نے کوئین کو پاکٹ میں ڈالا جب کے تمہاری دو" کوٹ رہتی... باقی کے فقرے اس کے لبو میں ہی دم توڑ گئے تھے کہ کیرم پر "سوائے ایک سفید کوٹ کے کچھ نہ تھا جب کہ ریاط کی دو، تین رہتی تھی۔

کیا بات کرتے ہیں آپ دیکھیں کہاں ہیں۔ "وہ اپنی مسکراہٹ کو دباتے " گویا ہوئی اور لحظہ بھر بھی ضائع کئے بغیر اس نے چکن پیس اٹھایا تھا اور ڈور "لگائی تھی۔ دراب کی سمجھنے سے پہلے ہی۔

افف! مجھے نہیں معلوم تھا تم اس طرح دھوکے سے جیتوں گی ریا۔ اصل" میں تو میں فتح یاب ہوا ہوں۔" وہ بھی اسی کے پیچھے دوڑا اور لاونج میں ان دونوں کے قہقہے گونج اٹھے ایک مدت بعد گھر کی فضا کے یوں دراب کے قہقہے سنے تھے۔

آپ نے دھوکا دیا ہے۔ ''اس کے احتتاجً کہا۔ ''

کیا ثبوت ہے بھئی۔ وہ بھی ہنسے ہوئے گویا ہوئی۔

ریاط... وہ ایک جست میں لپک کر اس تک پہنچا تھا اور اسے پشت سے اپنے''

''رحصار میں قید کیا تھا۔

وکیل سے ثبوت، بے تحاشہ ہنسے سے ریاط کے گال سرخ ہو چکے تھی ''

جب کہ رداب کا گھیرا اسے ہوا اس کھونے پر مجبور کر رہا تھا یہ قرب کب

''نصیب ہوئی تھی۔

اہم اہم! سامنے موجود کھنگھار پر دونوں نے چونک کر دیکھا تھا۔ ''بالاج ''

اور زرباب لبو پر تبسم لیے انہیں دیکھ رہے تھے۔ وہ ابھی ہاسپتال سے لوٹے

تھے اور یہ منظر انہیں بھایا تھا۔

دونوں کو دیکھتے لمحے کے ہزراوں حصے سے پہلے ریاط دراب کے حصار سے "
نکلی کر سیدھی ہوتے چہرا جھکا گئی تھی۔ہاتھوں میں مانو پسینہ سا پھونٹ پڑا
تھا۔"دراب نے بہت دھیان سے اس کے ایک ایک انداز کو محسوس کیا تھا۔

بھئی کن ثبوتوں کے بات ہو رہی تھی۔ بالاج شریر سے لہجے میں کہتے "
"نزدیک آئے تھے۔

بھئی ! ہمارے بیوی ہم سے محبت کا ثبوت طلب کر رہی ہیں دراب نے اپنا "
مضبوط بازو ریاط کے کاندھے پر رکھتے کہا اور اس کی ہاتھ میں پکڑا چکن
کھایا۔"وہ جو پہلے ہی سرخ ہو رہی تھی اس کی اس حرکت پر مانو بے ہوش
ہونے کو تھی۔

افف ! دراب کچھ تو لحاظ کریں۔"اس کے لب پھڑ پھڑائے۔"

ارے اپنی بیوی کے ہاتھ سے کچھ کھانا برا ہے کیا۔ کیوں بھابھی دراب نے "

"زرباب کی تصدیق چاہی جو کب سے بس مسکرائے جارہی تھی۔

نہیں بالکل نہیں فوراً سے بشتر دراب کے حق میں فیصلہ دیا۔ "

اور بس وہی ریاط کا حوصلہ تمام ہوا تھا بے ساختہ دراب کے حصار سے خود کو آزاد کرتے وہ اپنے کمرے کی جانب دوڑی تھی جب کہ دراب کا قہقہہ اس کی

"سماعتوں کے ساتھ ساتھ تھا۔

افف دراب کیوں تنگ کرتے ہو... زرباب نے اس کے کندھے پر ہاتھ "

"مارا۔

تنگ کہا کیا بھابھی! ان کے آنچل میں ستارے ٹانک رہا ہوں "

کہتے ہیں مسافر کے راستے پر اندھرے اتنے نہ کرو کہ وہ منزل کی تلاش سے گھبرا جائے۔ ایک طویل مدت انہوں نے مجھے سمبھالا ہے اب ریاط کے دل

"پر مرہم رکھنے کی باری ہے۔

کچھ لوگ کی محبت یاد بن کر دل میں رہتی ہے۔ مگر کچھ لوگ زندگی بن کر "
دل میں رہتے ہیں۔ وثقیٰ میرے لیے یاد ہیں مگر ریاط میں زندگی کا عکس۔" وہ
گہرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔

بالاج اور زرباب مسکرا دیے۔ بہترین فیصلہ کیا تم نے۔

اچھا اب میں جاؤں اپنے بیوی کے پاس وہ میری راہ تک رہی ہوں گی وہ شریر
سے لہجے میں کہتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

"زرباب نے شکر ادا کیا تھا سب کچھ جگہ پر آ گیا تھا۔

ختم شد